



ڈاکٹر ذاکر حسین انسپری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before
taking it out. You will be res-
ponsible for damages to the book
discovered while returning it.



Rate

D U E D A T E

No. 954.025
164A.155

Acc. No. X-770

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book Re. 1/- per day, Over night book Re. 1/- per day.

$$\frac{28}{8} \div \frac{10}{2} = \frac{7}{1} \div \frac{5}{1} = \frac{7}{5}$$

مروغاب
مزارات ()

بلان مشرق

مشتنگ

۱۳۸

۲۵۱

حوض منن بر بالای کشتیها

• حرف خاء •

خانوه (از مسکار بیانه) ۱۰۹

خانپور ۱۹۹

خاف ۲۱۳

خانه کان ۲۵۵

خنا (مخطا) ۶۳ - ۷۰ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۸۰ - ۸۴

خن ۷۳

خفان مشهور به کولاب .. ۲۸۲ (شف کان)

آب خچند (میجرن) .. ۸۸ - ۸۵ - ۸۴

شهر خچند ۸۸ - ۸۵

ولایت خراسان ۱۹ - ۵۷ - ۷۳ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱

۸۹ - ۹۰ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۹ - ۱۱۹ - ۱۲۱ - ۱۶۸

۲۰۲ - ۲۵۹ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۲۴ - ۲۹۹ - ۳۳۵

قلعه خرماتو ۸۱

خرید ۱۱۴ - ۱۰۳

خرزبیل ۲۲۰

خرابه ۲۲۳

خرگاه بر عدد بروج میهر ۳۶۱

۵۷۵۲

۸۵ ..

۱۱۵ ..

۲۶۲ ..

۳۵۶ - ۱۱

۱۳۵ ..

۱۵۲ ..

نیلاب

فرمان

۱۵۱

۱۹۹ قلعه چندبري

۱۳۳ چولي مېديسر ..

۱۷۰ - ۱۶۳ چوسه

۸۷ چهار باغ اندجان

۱۰۵ چهار باغ دارالخلافت آگوه مشهور به مشفق پيشت

۱۱۸

۲۱۱ چهار باغ هرات

۲۳۹ - ۲۳۰ چهار باغ کابل

۲۳۳ چهار دره (در قندهار)

۲۳۹ چهار باغ قندهار

۳۰۸ چهار باغ نزه جلال آباد

۷۳ - ۵۷ ملک چین

۱۳۹ - ۱۳۰ - ۱۲۸ - ۱۲۹ قلعه چينور

۱۵۹ - ۱۳۳ - ۱۳۳ چينور

• حرفه حاد •

۵۷ ديار حبشه

۲۷۹ - ۲۰۳ - ۱۹۱ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۵۵ حجاز

۳۹۳ - ۳۳۰ - ۳۰۸ - ۲۸۳

مراث (هري) ۲۰۹ - ۲۰۶ - ۲۰۵ - ۱۲۱ - ۹۰

۲۸۷ - ۲۲۳ - ۲۲۲ - ۲۲۰ - ۲۱۴ - ۲۱۳ - ۲۱۲

۲۳۳ - ۲۹۰

۱۸۹ ولايت هردوز

۳۹۷ - ۳۴۳ - ۳۴۲ قصبه مرهانه

هزار جات ۹۰ - ۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ (شف هزاره)

درمنظر اول

عزراجه سلطان مسعودي ۱۰۱

آب هلينده (هيرمند) ۲۱۹ - ۲۰۴

هندوستان ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۶ - ۳۸ - ۳۱ - ۳۲

۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۷ - ۷۹ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۸

۸۹ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۱۱

۱۱۳ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۲۳ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۳

۱۵۷ - ۱۶۲ - ۱۶۸ - ۱۷۳ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۹۱ - ۱۹۶

۲۱۹ - ۲۲۳ - ۲۲۲ - ۲۴۹ - ۲۸۳ - ۲۸۵ - ۲۸۷

۲۹۰ - ۲۹۹ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۱۹ - ۳۲۱ - ۳۲۳

۳۲۴ - ۳۲۶ - ۳۲۹ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳

۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۳

۳۴۷ - ۳۴۹ - ۳۵۱ - ۳۵۳ - ۳۵۵ - ۳۵۶

هندوکوه ۹۰ - ۲۷۰

سرکار هنديه ۱۳۱

هردل ۱۲۹

هيرة پور

• حرف ياء •

يلنگي

يارکند

هرواز ياري کابل

۳۵۳

• حرف نون •

۱۲۸

۱۳۷

۲۵۲ - ۲۵۲ - ۲۵۲ - ۲۵۲

۵۳

۱۳۷ - ۱۴۰

۱۳۲

۲۴۳

۲۴۴

۸۷

۹۲ (شف کاف)

۱۴۱ - ۱۴۲

۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۷

۸۰ - ۲۱۵

۹۲

۱۳۳

۱۶۰

۳۱۰ - ۳۱۲ (شف سين)

۳۱۲

• حرف واو •

۱۷۹

۹۹ (شف دال)

۲۱۳

۱۷۹ - ۱۸۳

• حرف هاء •

۱۳۷ - ۱۳۹

مشهد مقدس (اقدس) ۲۰۴ - ۲۰۸ - ۲۱۳

۲۱۵ - ۲۱۹ - ۲۲۱

مصر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۶۰ - ۶۹

ممبوره ۲۳۷

دیار مغرب

مغولستان (زمین مغول) (مغولستان)

۶۴ - ۶۸ - ۸۳

مکه معظمه

ملتان ۹۲ - ۱۱۲ - ۱۷۱

قلعه ملوت

مدینة منور (مدینة الحکما)

مندراول (مندرايل)

مندهاکر

مندسور

مندو ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۵ - ۱۴۲

قلعه مندو

منگیر

منا (در مکه معظمه)

مولى

موضع تیرگران

موى

مهاون

آب مهندري ۱۳۸ - ۴

میدان

میوات ۱۰۰ - ۱۰۶ - ۱۱۰ - ۱۱۱

میان دوآب

میرتبه

کوه لکه

لنگان (لنگانات)

قصبه لیوی ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۷ - ۱۷۸

۱۷۹ - ۲۰۱

لبرگده (لبرگده)

۲۳۱

• حرف میم •

ماوراءالنهر ۶۲ - ۷۳ - ۷۵ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۲

۸۸ - ۹۱ - ۲۸۷ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۳۳۵

ماچین

مازندران

ولایت مالو ۱۲۴ - ۱۳۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۴ - ۱۴۶

۱۸۵ - ۳۳۹

پل مالان

دروازه ماشور قندهار

ماچهوره ۳۲۵ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۷

آب ماچهوره ۳۲۵

ولایت مانکوت ۳۲۶ - ۳۶۷

قلعه مانکوت ۳۳۶

محمود آباد ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۳

محولات ۲۱۳

مداین ۵۸

مرغینان ۸۵ - ۸۸

۸۶

۹۰

۲۲۹

۵۸ - ۶۳

۱۹۰ - ۱۹۲ - ۲۳۹

۱۷۳ - ۱۶۹ - ۱۴۹ - ۱۴۷ - ۱۴۶ - ۱۴۵ - ۱۴۲	۱۲۹	قصبة كنفار
۲۶۲ - ۲۲۲ - ۱۸۹ - ۱۸۵ - ۱۷۷	۱۵۸	آب كنباي (آب سياه)
۱۵۲	۲۴۱ - ۲۳۰	دروازه نندكان حصار قندهار
قصبة كدهي	۳۱۰ (شف نون)	كنور نوركل
گذر چوسه .. ۱۵۹ - ۲۲۲ (شف چ)	۳۱۲	كندمك (كندمك)
گذر چاله (در كابل)	۵۷ - ۵۳	شهر كوفه
گرچستان	۹۱	كول ملك
گريدز .. ۱۰۱ - ۲۴۴ - ۳۰۸ - ۳۱۱ - ۳۲۳	۱۰۶	كول قنچپور (غدير)
ولايت گرمسير .. ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۲۱ - ۲۲۷	۱۵۴ - ۱۱۱	قصبة كول
گلبار (گلزار) .. ۲۶۹ - ۲۷۵ - ۳۰۹	۱۳۰	كولاب مندهور
كنبد هرمان (كنبد اهرام مصري) ۵۶	۱۳۶	كولي واره
.. .. . (شف الف)	۱۸۰	كول جوگي
درياي گنگ ۱۰۰ - ۱۰۳ - ۱۱۳ - ۱۱۴	۲۲۹	كوچه بند (در قندهار)
۱۲۴ - ۱۴۵ - ۱۴۸ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۳	۲۸۶ - ۲۷۸ - ۲۷۱ - ۲۵۲	كولاب (در بدخشان)
۳۲۹ - ۱۶۶	۲۹۳ - ۲۹۲
گنبد سفيد (در قندهار) ۲۳۸	۲۵۳	آب كوچه
گوالبار ۹۹ - ۱۰۴ - ۱۱۲ - ۱۵۶ - ۱۸۶	۲۸۹	كوچه بند باغ
حصار گواليار .. ۱۰۰ - ۱۹۶ - ۳۳۶	۹۲	كوت
گور كپور	۱۰۱	پرگنه كهرام
گهات كرچي (گهات كرچي) ۱۴۴	۱۰۳ - ۱۰۲	حصار كهندار (كندهار)
• حرف لام •	۱۵۲	كهلكام
لاهور ۹۳ - ۹۴ - ۱۲۵ - ۱۲۲ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۵۶	۳۲۶	كهاور
۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۷ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۹۵ - ۲۲۲	۹۲	كي
۳۴۲ - ۳۴۶ - ۳۵۱ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۶۶	۲۰۵	كهلكي
قلعه لاهور		
آب لاهور		
لكهنؤ		
قصبة لكهنؤ		
قلعه لكي		
	• حرف كاف •	
	۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۲۷ - ۱۲۶ - ۱۲۴	ولايت كجرات
	۱۴۱ - ۱۳۸ - ۱۳۵ - ۱۳۴ - ۱۳۳ - ۱۳۱ - ۱۳۰	

۲۸۲	کان نقره	۹۲ - ۹۱ - ۹۰ - ۸۹ - ۸۸ - ۸۷ - ۸۶	دارالملک کابل
۲۸۳	کانت کوله	۱۰۳ - ۱۰۲ - ۱۰۱ - ۱۰۰ - ۹۹ - ۹۸ - ۹۷	
۲۸۴	کنل روغنی	۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۱۰	
۲۸۵	کنل شبرنو	۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۲۷ - ۱۲۶ - ۱۲۵ - ۱۲۴ - ۱۲۳	
۲۸۶	کنل رنگ	۱۳۵ - ۱۳۴ - ۱۳۳ - ۱۳۲ - ۱۳۱ - ۱۳۰ - ۱۲۹	
۲۸۷ - ۲۸۵ - ۲۷۲ - ۲۶۱	کنل منار	۲۲۱ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۲۱۶ - ۲۱۵	
۲۸۸	کنل سچاوند	۲۳۳ - ۲۳۲ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹ - ۲۲۸ - ۲۲۷	
۲۸۹ - ۲۷۵ - ۲۷۲ - ۲۷۰	کنل هندو کوه	۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹ - ۲۳۸ - ۲۳۷ - ۲۳۶ - ۲۳۵	
۲۸۳	کنل	۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹ - ۲۴۸ - ۲۴۷ - ۲۴۶ - ۲۴۵	
۲۸۳	کنل اشتر کرام	۲۶۰ - ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۵۶ - ۲۵۵ - ۲۵۴	
۲۸۶	کنل ناری	۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱ - ۲۷۰ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۷	
۲۸۳	کنل بادنیچ	۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹	
۹۴ - ۹۳	کچه کوک	۳۰۰ - ۲۹۹ - ۲۹۸ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴	
۹۵	کوه کرتاق	۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳	
۲۸۸ - ۷۹	کرمات	۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱ - ۳۱۰ - ۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷	
۱۱۳	کوه	۳۲۳ - ۳۲۲ - ۳۲۱ - ۳۲۰ - ۳۱۹ - ۳۱۸ - ۳۱۷	
۲۱۳	کرشو	۳۵۷ - ۳۵۵ - ۳۵۴ - ۳۵۳ - ۳۵۲ - ۳۵۱ - ۳۵۰	
کز (دره کز) ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۹۲	کز (دره کز)	۳۶۳	
۷۸ - ۷۷ - ۷۶	شهر کش (معروف به شهر سبز)	۸۵	
۱۹۶ - ۱۹۵ - ۱۹۴ - ۱۹۳ - ۱۹۲ - ۱۹۱ - ۱۹۰	کشور	۱۵۳ - ۱۵۲ - ۱۵۱ - ۱۵۰ - ۱۴۹ - ۱۴۸ - ۱۴۷	
۲۲۹ - ۲۲۸ - ۲۲۷ - ۲۲۶ - ۱۹۱ - ۱۹۰ - ۱۸۹		۱۶۱ - ۱۶۰	
۲۳۶ - ۲۳۵		۱۹۶ - ۱۹۵	کلمه کالنجور
۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵	کشم	۱۲۸ - ۱۲۷	کشم
۵۶	مدینه کلدانیین (مدینه فلاسفه مشرق)	۱۴۱	کشم
۲۶۷ - ۲۶۶ - ۹۳	کلانور	۲۱۳	کلانور
۲۵۳	کلاوکان	۲۱۵	کلاوکان
۲۹۹ - ۲۹۸ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۹۰	کمبرد	۲۲۱	کمبرد
۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۹	کدجایت	۲۶۲ - ۲۶۱	کدجایت

۹۰	قراقرم	۱۱۳ - ۱۰۲	قازي پور
۹۳	قرفز	۹۱	قلعه مجھوان
۳۰۹ - ۲۹۵ - ۲۹۱ - ۲۷۳ - ۲۷۵ - ۲۵۱	قرباغ	۹۲	قو (خورگي)
۲۸۳ - ۲۸۲	قرايگين (قرايگين)	۹۱ - ۸۲ - ۸۱ - ۷۵ - ۱۳	قزوين (غزنه) (غزني)
۲۱۵ - ۲۰۵	قروين	۲۲۵ - ۲۰۰ - ۱۷۵ - ۱۶۶ - ۱۰۱ - ۹۴ - ۹۲	
۳۹۰	قصر روي	۲۶۴ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۴۹ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۳۰	
۲۵۸ - ۲۳۱ - ۲۲۵ - ۸۹	قلاک از مضافات قندهار	۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۱ - ۲۹۸ - ۲۸۹ - ۲۸۴ - ۲۷۳	
۲۶۶		۳۲۳ - ۳۲۲ - ۳۲۱ - ۳۱۵ - ۳۱۲ - ۳۱۱ - ۳۰۹	
۲۲۱	قلعه کلا	۳۶۲ - ۳۳۴ - ۳۳۳	
۱۳۵ - ۱۳۴ - ۱۱۲ - ۱۰۲ - ۱۰۰ - ۴۳	قنوج	۲۵۷	قلعه قزوين
۳۵۶ - ۱۸۵ - ۱۶۳ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۴۹ ..		۳۰۷	قزو شيددين
۹۸ - ۹۷ - ۹۴ - ۹۳ - ۹۱ - ۸۹ - ۸۲	قندهار	۲۱۳	قوربان
۱۳۵ - ۱۲۶ - ۱۲۵ - ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۱۴ - ۹۱		۲۹۴ - ۲۹۱ - ۲۷۲ - ۲۶۹ - ۲۵۵	قور بند (خوري)
۱۸۹ - ۱۸۸ - ۱۸۵ - ۱۷۴ - ۱۷۳ - ۱۷۰ - ۱۳۶		۳۰۱ - ۲۹۹	(شف غوري)
۲۰۰ - ۱۹۵ - ۱۹۳ - ۱۹۳ - ۱۹۲ - ۱۹۱ - ۱۹۰		۲۸۳ - ۲۷۶ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۰	قوري
۲۲۵ - ۲۲۴ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۲۰۵ - ۲۰۲ - ۲۰۱		۲۶۹	قلعه غوري
۲۲۳ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹ - ۲۲۸ - ۲۲۷ - ۲۲۶		• حرف فار •	
۲۴۲ - ۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹ - ۲۳۸ - ۲۳۶ - ۲۳۵		۸۱ - ۷۹ - ۵۹	فارس (فرس)
۲۶۶ - ۲۶۱ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۴۸ - ۲۴۶ - ۲۴۳		۱۱۱ (شف سين)	فتيحه (سکري)
۳۱۱ - ۳۰۹ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۲۹۸ - ۲۹۲ - ۲۷۳		۸۸ - ۸۵ - ۸۳	ولايت فرغانه
۳۵۷ - ۳۳۴ - ۳۳۳ - ۳۳۲		۲۱۸ - ۲۱۲	فرا
۲۹۵ - ۲۵۳ - ۲۵۱ - ۸۶	قندز (قندوز)	۸۵	فناکت (شاهرخيه)
۳۱۱ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۸۳ - ۲۷۶ - ۲۷۵		۲۱۳	فوشنج
۳۱۶		۸۰	فهره کوه
۲۲۹ - ۲۰۱ - ۲۰۰	قلعه قندهار	۳۹۰ - ۱۵۹	فيروز آباد
• حرف کاف •		۳۶۶ - ۳۵۵	جهار فيروزه
۲۸۵ - ۱۹۸ - ۱۳۵ - ۱۱۵ - ۹۹ - ۸۵ - ۷۵	کاشغر	• حرف قاف •	
۳۳۲ - ۲۹۱		۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۸۳ - ۷۹ - ۷۳	دشت قبايق

صوفی آباد ۲۱۵
• حرف ضاد •

ضیعی ۲۵۵ - ۲۶۸ - ۲۹۳ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۳۰۰
• حرف طاء •

طایقان (طالقان) ۷۳ - ۲۵۳ - ۲۶۰ - ۲۷۱ - ۲۷۵
۲۷۶ - ۲۸۳ - ۲۹۲ - ۲۹۳

طارم ۲۲۰

قلعه طایقان ۲۷۷

آب طایقان ۲۸۰

طبل عدل ۳۶۱

شهر طوس ۲۲۹

• حرف ظاء •

قلعه ظفر ۱۱۵ - ۱۲۹ - ۲۰۰ - ۲۳۶ - ۲۵۳ - ۲۵۵

۲۷۱ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۸۳ - ۲۹۲ - ۲۹۳

• حرف عین •

ملک عجم ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۸۱

عراق ۱۹ - ۵۷ - ۸۱ - ۸۲ - ۹۹ - ۱۸۸ - ۱۹۰

۱۹۱ - ۲۰۲ - ۲۰۵ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۲۳ - ۲۲۴

۲۵۹ - ۲۸۴ - ۲۹۹ - ۳۱۱

عراقین ۷۹

عرب ۸۱

مقبره کشمیر ۱۷۱

مقبره پنوج ۱۹۷

کوه مقابین ۲۶۳ - ۲۶۲

علیکار ۳۰۷

علیشنگ ۳۵۷

مبسی خیل ۹۲

• حرف غین •

قلعه سیهوان ۱۷۶

سوری ۱۸۹

قلعه سوری ۱۹۰

سیستان ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۱۳ - ۲۲۱

سیاه سنگ ۳۰۹

سیاه آب میان سرخاب و گندمک ۳۱۲

• حرف شین •

ملک شام ۵۴ - ۵۷ - ۶۰ - ۷۹ - ۸۱ - ۳۰۸

شاهرخیه (فناکت) ۸۴ (شف فاد)

شال ۱۹۰ - ۲۰۲ - ۲۴۱ - ۲۴۹

شاهدان ۲۵۵ - ۲۵۳

ممالک شرقیه ۱۱۳ - ۱۲۹ - ۱۴۹ - ۱۶۲

شکرتلار ۱۳۴

دریای شمال ۵۸

قلعه شمس آباد ۱۱۲

شمه ۱۴۷

قصبه شمسی ۲۲۰

دریای شمر ۱۳۴ - ۳۱

شور اندام ۳۳۳ - ۳۳۴

باغ شهر آرا (درکابل) ۲۲۱ - ۲۲۶

شهر کهنه (درقندهار) ۲۲۳ - ۲۲۹

شهر بند بلخ ۲۸۹

شهرلار ۷۹

شهره ۹۲

شیرپور ۱۵۲

• حرف صاد •

صد دره ۹۹

مسجد صفا ۱۴۹

آب سند (نیلاب) ۷۳ - ۷۵ - ۷۹ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۴	۹۴	سرمساره
۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۸۵ - ۲۰۰ - ۲۲۷ - ۲۳۰ - ۲۳۱	۱۱۴	سرور
۳۳۱ - ۳۳۲ (شف نوں)	۱۳۱ - ۱۳۳	سرکچ (سرکچ)
۱۰۰ - ۱۰۲	۱۴۸	سرو
۱۰۲ - ۱۱۱ - ۱۱۶ - ۱۲۳ ..	۱۶۷	سرای دولخان
۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۸۵ - ۲۵۳ ..	۱۹۹	سری نگر
۲۶۸	۲۱۳	سرای فرهاد
۵۴	۲۱۳	سرخس
۵۷ - ۵۸	۳۱۲	سرخاب
۵۷	۷۳	سفین (سفین - سفین)
۸۹	۲۱۴	باغ سفید هرات
۹۲	۳۱۸	کوه سفید سنگ
۱۳۳ - ۱۳۴	۵۷	سقلاب
۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۸۹ ..	۱۰۶ - ۱۰۹ (شکر - قنچپور)	سکری (شکر - قنچپور)
۱۴۲	(شف فاه)	سکندر پور
۱۴۸	۱۱۴	سلیکائی (سیلول)
۱۵۶	۶۳ (شف سیلول)	دریای سلطان پور
۲۱۵	۱۷۰ - ۳۶۶	سلطان پور
۳۳۶	۱۷۰	سلطانیہ
۹۸ - ۱۲۸ - ۱۶۷ - ۱۶۹ - ۲۲۴ - ۳۴۴	۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷	صلیم گڑھ
۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۳ - ۳۵۵ - ۳۶۶	۳۵۱	سمرقند
۱۴۷ - ۱۴۸	۸۰ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۵ - ۸۸ - ۹۱ - ۹۶	سمانه
۲۱۴	۹۹ - ۱۱۳	سمان
۲۱۹	۹۷ - ۱۶۱	سند
۵۹ (شف سلیکائی) ..	۲۱۵	سند
۸۴	۵۷ - ۱۳۵ - ۱۷۱ - ۱۷۸ - ۱۸۵	سند
(شف خاء) ..	۱۸۹ - ۲۰۰ - ۲۱۲ - ۲۵۷ - ۲۲۳ - ۲۲۶ - ۲۳۹	سند
۹۴ - ۱۷۱	۳۴۱	سند

۱۲۸ - ۹۵ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۰	ملک روم	۳۱۰	دکه
۱۶۸	۱۰۳	دلمو
۷۹ - ۷۳	روس	۸۰	دمشق
۸۱	حصار روم	۱۳۱	دندوقه
۲۶۱	روضة بابا ششپر	۲۳۹	دوکي
۱۴۸	رهتاس	۱۲۴ - ۱۱۶ - ۱۰۰ - ۹۸ - ۵۱	دارالملک دهلي
۳۴۱ - ۳۳۶ - ۱۹۶ - ۱۵۷ - ۱۵۳	قلعه رهتاس	۱۶۷ - ۱۵۶ - ۱۵۴ - ۱۴۹ - ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۲۷	..
۳۴۲	۳۵۱ - ۳۵۰ - ۳۴۴ - ۳۲۵ - ۲۶۹ - ۱۸۷ - ۱۶۹	..
۱۶۷	قصبه رهنک	۳۶۵ - ۳۶۲ - ۳۶۰ - ۳۵۶ - ۳۴۳	..
۲۱۵	ري	۱۱۳ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۰	دهرلپور
۳۲۷	ريوارى	۱۹۶	ولايت دهندهپور
• حرف زاد •		۲۰۰	دهنکوه
۲۱۳	زاوه	۲۶۱	ده افغانان
۳۲۲ - ۲۶۱ - ۲۶۰	زمزمه (زمه)	۳۵۱	قلعه دهلي
۵۵	مدينه زها (زها)	۷۱	ديلون بلدق
۲۲۲ - ۲۱۴ - ۲۱۳	زيارتگاه هرات	۸۱ - ۷۹	ديار بکر
• حرف سين •		۳۴۳ - ۱۱۰ - ۹۳	ديپال پور
۱۳۰ - ۱۰۶	سارنگپور	۱۲۴	شهر دين پناه
۱۹۷ - ۱۷۱ - ۱۶۹	کوه سارنگ	۱۴۵ - ۱۴۳ - ۱۳۱ - ۱۳۴ - ۱۳۳	بندر ديب
۱۸۱	سانلمير	۱۷۹	قلعه ديوراول
۲۱۸	چشمه ساؤق بلق (ساورق بلق)	• حرف راء •	
۲۵۲	کنل سامان	۱۱۲ - ۱۰۰	راپري
۲۹۹ - ۲۹۶	سال اولنگ	۱۴۳ - ۱۰۶	رايسون
۳۵۱ - ۳۵۰	سامانه	۱۹۶ - ۱۳۰	قلعه رايهون
۲۳۴ - ۲۲۰ - ۲۱۵ - ۲۰۹	ولايت سبزوار	۱۹۹ - ۱۷۰	راجوري
۳۰۷	ده سبز	۲۹۳ - ۲۷۱	رستانق
۳۴۴ - ۱۲۵	آب صغاج مشهور بآب لودهيانه	۱۲۸	قلعه رننډپور
۵۳	کوه سرنديپ (قدم گاه آدم عم)	۱۹۶	رننډپور

۲۲۰	خلیجان	۸۰	حرمین شریفین
* ۲۷۹	خلسان	۲۳۸	بانای حسن ابدال
● ۲۸۸ - ۲۸۷	خلم	۳۵۵ - ۳۵۲ - ۳۵۱ - ۱۰۲ - ۹۳	سرکار حصار فیروزه
۲۷۱	خملنگان	۳۵۲	قلعه حصار
۷۶ - ۷۹ - ۷۵	خوارزم	۸۰	شهر حلب
۷۹	خوزستان	۲۵۶	حمید پور
۱۹۹ - ۱۹۵ - ۹۳	خوشاب	۱۳۳	موض صباد الهلک
۲۷۵ - ۲۶۰ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۹۱	خوست	۲۱۸
۲۹۳ - ۲۸۳					
۲۲۹	خواجه خضر					
۲۶۱ - ۲۴۳	خواجه پشته					
۲۳۸	خواجه ریگ رو					
۲۹۱ - ۲۶۰ - ۲۴۸	خواجه سیاران					
۳۲۵ - ۹۱	خیبر					
۲۶۱	خیابان نزد کابل					

● حرف دال ●

۹۶	دارالمرز
۲۳۴ - ۲۲۹ - ۲۰۳ - ۱۶۱	دالور زمین (زمین داور)
۲۸۳ - ۲۶۶ - ۲۵۹ - ۲۵۷ - ۲۴۹ - ۲۴۴
۳۳۴ - ۳۳۳ - ۲۸۵
۲۱۵	داسغان
۸۳	دره کنز (شف کان)
۱۹۸	دره لار
۲۵۳	دوسک (ورسک)
۲۵۸	دروازه طاقیه دوزان (دروازه کابل)
۲۹۶	دره قبیچاق
۲۸۶	دشت نیل بر
۱۳۶ - ۱۳۹	ملک دکن

۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴	..	چاریکاران	۲۹۲	چرم
۲۳۶	۵۷	جزیره
۷۶	۳۶۰	چسبرون
۳۰۶ - ۱۷۵	۹۱	جگدلیک (جگدلیک)
۲۱۵	۲۳۱	جگدلیک میلا سنگ
۱۷۱ - ۱۷۰ - ۱۴	۲۲۳ - ۳۱۰ - ۳۰۸	جلال آباد (جوی شاهی)
۱۰۳	۳۴۱	(شف جوی شاهی)
۱	۹۱	جم
	۳۲۶	جمن
	۱۴۸	جنگستان چونه
	۹۳	کوه چود
	۱۵۳ - ۱۵۱ - ۱۲۴ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۲	چونپور
	۳۵۶ - ۱۶۰ - ۱۵۷ - ۱۵۴
	۲۲۳ - ۱۵۶ - ۱۲۴ - ۱۱۸ - ۱۱۶ - ۱۱۳	آب چون
	۳۶۰ - ۳۵۱
	۱۴۸	چونه گداه
	۱۴۸ - ۱۴۷	چونه
	۱۸۰	چونپور
	۱۸۹ - ۱۸۶ - ۳۸۴	قصبه چون
	۳۰۱ - ۲۰۰	جوی شاهی (جلال آباد)
	۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۶۶	(شف جلال آباد)
	۳۰۴ - ۲۷۲	جوی موری
	۲۸۹	جوبارهای بلخ
	۱۵۷ - ۱۵۴ - ۱۵۲	چهار کهنه
	۲۱۴ - ۲۱۳	باغ جهان آرا (در هرات)
	۹۴	چولم
	۱۸۱	چیسلمیر

۲۶۰	تاج عَز (مختلوع هما یون)	۳۵۳ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۰	بلعد بیانه
۱۹۹ - ۶۳	تَبَّت	۱۲۴ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۳	ولایت بیانه
۲۲۳ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۸۲ - ۸۱ - ۷۶	تبریز	۳۵۴ - ۳۵۱ - ۳۳۹ - ۱۲۹	..
۲۵۷ - ۲۴۹ - ۲۴۱	ولایت تبری	۱۴۵	بیجاگده
۲۴۲	قلعه تبری	۱۷۹	بیکانیر
۷۵ - ۷۲ - ۶۸ - ۶۶ - ۶۰ - ۵۹ - ۵۸ - ۵۷	نرکستان	۱۹۵	آب بیاه
۲۳۵ - ۲۲۳ - ۱۷۷ - ۱۱۳ - ۸۵ - ۸۲ - ۷۹	نریله	• حرف پے •	
۹۲	نرمت	۹۵	شهر پانی پت
۱۵۷ - ۱۵۲	نرشیز	۱۷۴	پانر
۲۱۳	نریت	۱۸۷	قصبه پالم
۲۱۳	نکیه چمار	۲۳۷	پای منار
۲۴۳	ولایت تنکفوت	۱۳۴	پدای
۷۳	نوران	۱۴۳ - ۱۴۱	پتن
۲۶۰ - ۲۵۵ - ۸۱ - ۷۶ - ۷۳ - ۶۷ - ۶۰	• حرف ئے •		پٹنه
۱۷۷ - ۱۷۶ - ۱۷۴ - ۱۷۳ - ۱۴۵ - ۱۸	ولایت ٹبہ	۱۵۱ - ۱۴۸	پرنیہ
۲۳۱ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۰۲ - ۲۰۱ - ۱۸۹ - ۱۷۸	• حرف جیم •		قلعه پریان (اسلام آباد)
۷۲	جاجرات	۲۲۷	پرہالہ
۱۰۳	جاجڑ	۱۹۹	پکلی
۱۳۸ - ۱۳۷ - ۱۳۳	قلعه جانیانیر	۲۲۵ - ۱۶۹ - ۱۶۷ - ۱۲۸ - ۱۲۵ - ۱۲۴	پنجاب
۱۴۵ - ۱۴۴ - ۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۰ - ۱۳۴	جانیانیر	۳۵۵ - ۳۵۱ - ۳۴۹ - ۳۴۶ - ۳۳۹ - ۳۳۶ - ۳۲۹	..
۱۷۳	ولایت جاجکان (جاجکان)	۳۶۹ - ۳۶۲ - ۳۵۶
۲۱۵ - ۲۱۴ - ۲۱۳	جام	۱۹۷	پنچ
۳۴۴	جالندھر	۲۸۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۷۳	پنجشیر
۳۱۲	چہریار	۲۸۳	آب پنجشیر
۲۸۷	چمکنو مینہ	۱۸۱ - ۱۸۰	پہلودی
۱۰۶	چرمل	۷۵	پیش بالیغ
		• حرف تاء •	
		۸۴	تاشکند

۷۶ - ۷۳	بلغار	۳۶۰	نازار دویانی
۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۷۱ - ۲۶۹ - ۷۹ - ۷۵ - ۷۳	بلخ	۹۲	بجور
۳۰۸ - ۲۹۲ - ۲۸۹ - ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۸۵		۹۲	قلعه بجور
۱۲۹	بلوچستان	۹۷ - ۹۴ - ۹۱ - ۸۹ - ۸۸ - ۸۵ - ۸۲ - ۷۵	بدخشان
۱۴۵ - ۱۴۴	برگنه بلگرام	۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۱۱ - ۹۹ - ۹۸	
۳۰۹	کوه بلندری	۲۳۶ - ۲۲۳ - ۲۰۱ - ۲۰۰ - ۱۳۵ - ۱۲۹ - ۱۲۳	
۳۲۳ - ۳۱۱ - ۳۰۸ - ۲۷۴ - ۲۵۴ - ۹۲	بنگش	۲۴۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۸ - ۲۳۹ - ۲۳۷	
۱۵۱ - ۱۵۰ - ۱۴۸ - ۱۴۷ - ۱۲۹ - ۱۱۳ ..	بنگاه	۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۶ - ۲۶۰ - ۲۵۷ - ۲۵۵	
۱۶۰ - ۱۵۷ - ۱۵۶ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۵۳ - ۱۵۲		۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱ - ۲۷۰	
۳۴۰ - ۳۳۹ - ۲۲۲ - ۱۶۶		۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۸۹ - ۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۲	
۱۵۴ - ۱۵۳ - ۱۴۸	بنارس	۳۶۱ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۲ - ۳۰۱ - ۲۹۹ - ۲۹۸	
۲۸۲	چشمه بندگشا	۳۵۳	بداون
۳۲۵	قصبه بن	۳۵۳	قلعه بداون
۲۶۱	نوی	۱۱۲	آب برهان پور
۱۹۵ - ۹۷ - ۹۳	بهره	۱۴۲ - ۱۴۱	بروج
۳۲۳ - ۹۴ - ۹۳	آب بهت	۱۴۲ - ۱۴۱	بروده
۹۴	بهاول پور	۱۸۹ - ۱۴۵ - ۱۴۲	برهان پور
۱۶۰ - ۱۵۲ - ۱۴۸ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۹۷	ولایت بهار	۱۰۶	بصار
۳۴۰		۲۲۸ - ۲۲۷ - ۲۰۴	قلعه بست
۱۶۳ - ۱۵۸ - ۱۲۴ - ۱۱۴	بهرچپور	۲۱۵	بسطام
۱۵۸ - ۱۱۴	بهره	۳۶۱	بساط نشاء
۱۵۲	بهاگلپور	۷۹	بغداد
۱۶۶	بهاگلپور	۲۸۹ - ۲۸۸	بقلان
۳۰۹	کوه بهزادی	۱۷۶ - ۱۷۴ - ۱۷۳ - ۱۷۲ - ۱۷۱ - ۱۶۹ - ۱۶۷	ولایت بکر
۳۲۱ - ۳۱۹ - ۳۱۶ - ۳۱۴	بهرود	۲۵۷ - ۲۲۳ - ۲۰۲ - ۱۹۵ - ۱۸۵ - ۱۷۸ - ۱۷۷	
۵۳	بیت اله نداس	۲۵۸	
۸۹	بیمتان	۱۷۵	قلعه بکر
۸۹	بیکتوت	۳۵۲ - ۳۴۱ - ۳۳۱	بکرام معروف به پشاور

۲۳۰	آب ایستاد	۸۵	افلیم پنجم
۲۹۱ - ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۷۱	ایبک	۸۵	المالیغ
۲۸۷	قلعه ایبک	۸۵	المانو
● حرف باء ●		۸۹	الانغ
۵۶ - ۵۴	شهر بابل	۹۶۷ - ۹۶۰ - ۱۵۶ - ۱۲۳ - ۱۱۱	الور
۹۱	بادام چشمه	۲۷۴	النگ چالاک
۳۱۱ - ۹۲	بادنج	۲۷۹	النگ قاضیان
۹۳	باغ وفا	۱۸۳ - ۱۸۳ - ۱۸۲ - ۴۵ - ۲۳ - ۱۸	حصار امرکوت
۲۰۰ - ۱۱۱	باری	۸۰	انگوزیه
۱۶۷	باغ خواجه دوست منشی	۸۸ - ۸۷ - ۸۵ - ۸۴ - ۸۳	ولایت اندجان
۱۶۷	باغ خواجه غازی	۸۷	قلعه اندجان
۲۱۲	باغ شاهي (در هرات)	۹۴	انباله
۲۱۳	باخوز	۱۹۷	اندرکول
۲۱۴	باغ مراد هرات	۳۰۰ - ۲۸۶ - ۲۷۶ - ۲۶۰ - ۲۵۱ - ۲۰۰	اندراب
۲۱۴	باغ خیابان هرات	۳۵۴ - ۳۰۲
۲۱۴	باغ زاغان هرات	۲۷۵	قلعه اندراب
۲۳۱	باغ جلال الدین	۳۳۵	اندخود
۲۳۸	باغ فردوسی مکانی بابر شاه	۸۷ - ۸۳	اوز جند (اوزگند)
۲۴۲ (شف حاء)	بابا حسن ابدال	۸۵	اوش
۲۵۱	باغ علي قلی اندرابی	۸۸	اوزبکیه
۲۵۰ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۳ - ۲۵۵	بامیان	۱۵۳ - ۱۴۸ - ۱۴۵ - ۱۰۴ - ۱۰۲	ولایت اوده
۲۶۰	باغ خسرو شاه	۲۰۵	قلعه اوک
۲۶۲	باغ قراچه خان	۵۶	اهرام مصری (یعنی بناهای چندکده در مصر است)
۲۶۲	باغ دیوان خانه	۸۱ - ۷۹ - ۷۸ - ۷۷ - ۷۶ - ۷۳ - ۶۱ - ۶۰	ایران
۲۶۲	باغ بنفشه	۲۹۲ - ۲۵۳ - ۲۲۷ - ۲۱۳ - ۲۰۵ - ۲۰۳
۲۸۵	بازارک	۳۳۵ - ۳۳۴ - ۳۳۳
۲۸۱	بادام دره	۷۵ - ۶۳	زمین ابغور (بلاد ابغور)
۲۲۱	باغ صفا	۱۱۲	ایرج

• منظر دوم در اسامی موانع و قلعات و آنها و غیره •

حرف الف •				
آس	۷۳
آلان	۷۳
آب آمویه	۲۵۳ - ۷۳
آذربایجان	۸۲ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹
آدینه پور	۷۱
دارالخلافه آگره (اکبر آباد)	۱۰۱ - ۱۰۰ - ۹۹ - ۹۸
	۱۱۳ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۲
	۱۲۹ - ۱۲۷ - ۱۲۶ - ۱۲۱ - ۱۱۸ - ۱۱۳
	۱۴۹ - ۱۴۷ - ۱۴۶ - ۱۴۵ - ۱۴۴ - ۱۴۱ - ۱۳۲
	۱۶۰ - ۱۵۷ - ۱۵۶ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۵۳ - ۱۵۰
	۳۳۹ - ۱۹۶ - ۱۷۰ - ۱۶۷ - ۱۶۶ - ۱۶۲ - ۱۶۱
	۳۶۱ - ۳۶۰ - ۳۵۶ - ۳۵۱ - ۳۴۰
آسیر	۱۴۲
قلعه آسهر	۱۴۲
برج آقچه حصار قندهار	۲۴۱ - ۲۲۹
آب دره	۲۶۰
آب قنگی (بنگی)	۲۹۹ - ۲۷۶
آب بلران	۳۱۱ - ۲۹۵
کوه ابر قبیص	۵۳
ابهر	۲۱۶
اترار (بانگی)	۸۵ - ۸۰
اتاور	۱۶۱ - ۱۰۳ - ۱۰۰
اچین	۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۳۰
آچه	۱۷۹ - ۱۷۲ - ۱۳۵
احمد آباد	۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۸
اخیسی (اخسیکت)	۸۸ - ۸۷ - ۸۵
ادی خدجان	۲۹۹
ادیسه	۱۴۸
کوه ارتاق	۶۰
ارکنه قون	۷۸ - ۶۴ - ۶۳ - ۶۲
اردبیل	۲۲۰ - ۲۱۹
آب ارغنداب	۲۳۶ - ۲۲۹
ارقندی	۲۴۳
آرنه باغ (درکابل)	۳۰۵ - ۲۷۳ - ۲۶۲ - ۲۴۶
مدینه اسکندریه	۵۶
اسفرو	۸۵
استرغیج	۸۹
اساول	۱۴۳
اسفراین	۲۱۳
استالف (کوه استالف)	۲۸۶ - ۲۶۸
اشکمش	۲۵۴ - ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۵۲
اشتر کرام	۳۰۶ - ۳۰۳ - ۲۸۵
الونج	۶۰
افغانستان	۳۰۴ - ۱۲۱
اقلیم چهارم	۳۶

۲۲۰ - ۲۲۵	حاجي يوسف	۱۸۷	يوسف محمد خان برادر مهرزا عزيز كوكلفاش
۲۲۵	يوسف آفتابچي	۲۱۱ (كوينده)
۲۲۰	يوسف عم	۲۲۳
۵۴	قوم بهود	۳۲۱
						شيخ يوسف چرلي
						شيخ يوسف كوراني

• تمام شد منظر اول •



۸۳ مهروز بن شاهرخ مهروز
 ۸۶ یادگار سلطان بیگم دختر عمر شیخ
 ۱۲۷ - ۱۱۳ یادگار تغائی
 ۱۲۹ - ۱۲۴ یادگار ناصر مهروز (ابن عم همایون)
 ۱۵۶ - ۱۵۴ - ۱۴۹ - ۱۴۳ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۲
 ۱۷۳ - ۱۷۲ - ۱۷۱ - ۱۶۹ - ۱۶۷ - ۱۶۴ - ۱۶۱
 ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۹۵
 ۲۴۸ - ۲۴۳ - ۲۳۷ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۰۲ - ۲۰۱
 ۲۵۷ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹
 ۲۱۸ یار علی سلطان تکلر
 ۲۱۹ یادگار سلطان موصلر
 ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۶ - ۲۹۳ یاسین دولت
 ۵۵ - ۴۹ یزد بن مهلاذیل
 ۷۶ یسومنگا بن چغتائی
 ۱۴۹ یعقوب بیگ
 ۲۱۸ یعقوب مهروز تغائی
 ۲۲۳ یعقوب (دیگر)
 ۵۸ یغن بن سام
 ۶۵ - ۶۴ - ۶۳ - ۴۹ یلدوز بن منکلی خواجه
 ۶۱ - ۴۹ یلدوز خان بن آبی خان
 ۶۰ یلدوز بن انور خان
 ۶۶ یوسفی سالجی بن آلفقوا
 ۸۶ - ۸۴ - ۸۳ یونس خان
 ۹۴ قوم یوسف زئی
 ۱۲۵ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۹۸ - ۹۶ - ۹۵ امیر یونس علی
 ۲۴۵
 ۱۱۹ مولانا یوسفی طهیب
 ۱۵۴ ۱۵۳ یوسف بیگ پسر ابراهیم بیگ چابوق

۱۰۷ میر همه
 ۵۸ هند بن حام
 ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۴ - ۹۶ - ۹۴ - ۹۳ امیر هندو بیگ
 ۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۴ - ۱۳۲ - ۱۱۷
 ۳۵۹ - ۱۵۳ - ۱۵۱
 ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۹۹ - ۹۳ مهروز هندال پسر بابو پادشاه
 ۱۴۹ - ۱۴۵ - ۱۲۹ - ۱۲۳ - ۱۱۹ - ۱۱۶ - ۱۱۵
 ۱۵۷ - ۱۵۶ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۴۳ - ۱۵۲ - ۱۵۰
 ۱۷۱ - ۱۷۰ - ۱۶۹ - ۱۶۷ - ۱۶۵ - ۱۶۴ - ۱۶۰
 ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۰۱ - ۲۰۰ - ۱۹۵ - ۱۷۴ - ۱۷۳
 ۲۴۹ - ۲۳۸ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۳۷
 ۲۶۰ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱
 ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۳ - ۲۶۹ - ۲۶۷ - ۲۶۱
 ۲۹۱ - ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۳ - ۲۸۱
 ۳۰۷ - ۳۰۴ - ۳۰۲ - ۳۰۰ - ۲۹۸ - ۲۹۳ - ۲۹۲
 ۳۲۲ - ۳۱۵ - ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱
 ۲۸۳ قوم هندوان
 ۷۷ هبوت برادر طراغای
 ۳۳۶ - ۱۵۲ هبوت خان نیازی
 ۳۳۹ - ۳۳۸ - ۳۳۷ هیمو بقال (راجه بکرماجیت)
 ۳۴۰

• حرف یاد •

۱۴ مهیار محمد غزنوی پدر شمس الدین محمد انکه خان
 ۴۹ یانت (ابوالترک النجه خان) بن نوح عم
 ۵۹ - ۵۸ - ۵۷ یارچ بن یانت
 ۵۹ یادگار محمد مهروز بن سلطان محمد مهروز بن بایسنفر

۱۲۵ - ۱۲۳ - ۱۲۲ - ۱۲۱ - ۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۶
 ۱۲۳ - ۱۲۲ - ۱۲۱ - ۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۷ - ۱۱۶
 ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۲۲ - ۱۲۱ - ۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۵
 ۱۵۲ - ۱۵۱ - ۱۵۰ - ۱۴۹ - ۱۴۷ - ۱۴۶ - ۱۴۵
 ۱۵۳ - ۱۵۲ - ۱۵۱ - ۱۵۰ - ۱۴۹ - ۱۴۷ - ۱۴۶
 ۱۶۰ - ۱۵۹ - ۱۵۸ - ۱۵۷ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۵۳
 ۱۶۱ - ۱۶۰ - ۱۵۹ - ۱۵۸ - ۱۵۷ - ۱۵۵ - ۱۵۴
 ۱۶۷ - ۱۶۶ - ۱۶۵ - ۱۶۴ - ۱۶۳ - ۱۶۲ - ۱۶۱
 ۱۶۸ - ۱۶۷ - ۱۶۶ - ۱۶۵ - ۱۶۴ - ۱۶۳ - ۱۶۲
 ۱۷۵ - ۱۷۴ - ۱۷۳ - ۱۷۲ - ۱۷۱ - ۱۷۰ - ۱۶۹ - ۱۶۸
 ۱۸۱ - ۱۸۰ - ۱۷۹ - ۱۷۸ - ۱۷۷ - ۱۷۶ - ۱۷۵
 ۱۸۲ - ۱۸۱ - ۱۸۰ - ۱۷۹ - ۱۷۸ - ۱۷۷ - ۱۷۶ - ۱۷۵
 ۱۹۰ - ۱۸۹ - ۱۸۸ - ۱۸۷ - ۱۸۶ - ۱۸۵ - ۱۸۴ - ۱۸۳
 ۱۹۸ - ۱۹۷ - ۱۹۶ - ۱۹۵ - ۱۹۴ - ۱۹۳ - ۱۹۲ - ۱۹۱
 ۲۰۱ - ۲۰۰ - ۱۹۹ - ۱۹۸ - ۱۹۷ - ۱۹۶ - ۱۹۵ - ۱۹۴
 ۲۱۰ - ۲۰۹ - ۲۰۸ - ۲۰۷ - ۲۰۶ - ۲۰۵ - ۲۰۴ - ۲۰۳
 ۲۲۱ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۲۱۶ - ۲۱۵ - ۲۱۴
 ۲۲۲ - ۲۲۱ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۲۱۶ - ۲۱۵
 ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹ - ۲۲۸ - ۲۲۷ - ۲۲۶ - ۲۲۵ - ۲۲۴
 ۲۳۸ - ۲۳۷ - ۲۳۶ - ۲۳۵ - ۲۳۴ - ۲۳۳ - ۲۳۲ - ۲۳۱
 ۲۴۸ - ۲۴۷ - ۲۴۶ - ۲۴۵ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۴۱
 ۲۵۷ - ۲۵۶ - ۲۵۵ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰
 ۲۵۵ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹ - ۲۴۸
 ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۱ - ۲۶۰ - ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۵۶
 ۲۶۴ - ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۱ - ۲۶۰ - ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۷
 ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱ - ۲۷۰ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۶
 ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴
 ۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵
 ۲۸۹ - ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۳ - ۲۸۲
 ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۹۰
 ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۹۰
 ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۹
 ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۹
 ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱ - ۳۱۰ - ۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷
 ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱ - ۳۱۰ - ۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷
 ۳۲۱ - ۳۲۰ - ۳۱۹ - ۳۱۸ - ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۳۱۵ - ۳۱۴
 ۳۲۱ - ۳۲۰ - ۳۱۹ - ۳۱۸ - ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۳۱۵ - ۳۱۴
 ۳۳۱ - ۳۳۰ - ۳۲۹ - ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۶ - ۳۲۵ - ۳۲۴
 ۳۴۲ - ۳۴۱ - ۳۴۰ - ۳۳۹ - ۳۳۸ - ۳۳۷ - ۳۳۶ - ۳۳۵
 ۳۴۲ - ۳۴۱ - ۳۴۰ - ۳۳۹ - ۳۳۸ - ۳۳۷ - ۳۳۶ - ۳۳۵
 ۳۵۶ - ۳۵۵ - ۳۵۴ - ۳۵۳ - ۳۵۲ - ۳۵۱ - ۳۵۰ - ۳۴۹

ولي خوب ميرزا ۱۲۴
 ولد بيگ المهي شاه طهماسب .. ۲۴۹ - ۲۵۱
 ولد قاسم بيگ ۲۵۲
 شاه ولي انگه .. ۳۵۲ (شف شين)
 ويس خان بن شهر علي خان اوفلان .. ۸۶
 سلطان ويس .. ۹۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵
 ويس سلطان ۲۱۳
 ويس بيگ قبيحاق ۲۷۸ - ۲۱۲
 امير ويس ۳۵۹

• حرف هاء •

هابيل پسر آدم سم ۵۳
 هاله زميندار ۱۷۸
 هاشم بيگ ملازم يادگار ناصر ميرزا ۱۷۸ - ۲۰۱
 ملك هائي بلوچ ۲۰۲
 خواجه هجری جامي ۱۷۳
 هرامسه ۵۶
 هرمس بابلي ۵۶
 هرمس مصري ۵۶
 قوم هزاره ۲۲۵ - ۲۰۹ - ۱۳۶
 ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶
 ۲۳۶ - ۲۳۵ - ۲۳۴ - ۲۳۳ - ۲۳۲ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹
 ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹ - ۲۳۸ - ۲۳۷ - ۲۳۶
 ۲۴۶ - ۲۴۵ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹
 ۲۵۵ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹ - ۲۴۸
 ۲۵۵ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹ - ۲۴۸
 ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۶ - ۲۶۵ - ۲۶۴ - ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۱
 ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۶ - ۲۶۵ - ۲۶۴ - ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۱
 ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱
 ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱
 ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۸۱
 ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۸۱
 ۲۹۸ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱
 ۲۹۸ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱
 ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱
 ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱
 ۳۱۸ - ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۳۱۵ - ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱
 ۳۱۸ - ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۳۱۵ - ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱
 ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۶ - ۳۲۵ - ۳۲۴ - ۳۲۳ - ۳۲۲ - ۳۲۱
 ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۶ - ۳۲۵ - ۳۲۴ - ۳۲۳ - ۳۲۲ - ۳۲۱
 ۳۳۸ - ۳۳۷ - ۳۳۶ - ۳۳۵ - ۳۳۴ - ۳۳۳ - ۳۳۲ - ۳۳۱
 ۳۳۸ - ۳۳۷ - ۳۳۶ - ۳۳۵ - ۳۳۴ - ۳۳۳ - ۳۳۲ - ۳۳۱
 ۳۴۸ - ۳۴۷ - ۳۴۶ - ۳۴۵ - ۳۴۴ - ۳۴۳ - ۳۴۲ - ۳۴۱
 ۳۴۸ - ۳۴۷ - ۳۴۶ - ۳۴۵ - ۳۴۴ - ۳۴۳ - ۳۴۲ - ۳۴۱
 ۳۵۸ - ۳۵۷ - ۳۵۶ - ۳۵۵ - ۳۵۴ - ۳۵۳ - ۳۵۲ - ۳۵۱
 ۳۵۸ - ۳۵۷ - ۳۵۶ - ۳۵۵ - ۳۵۴ - ۳۵۳ - ۳۵۲ - ۳۵۱

نظری سال النگی ۲۹۹
 شیخ نظامی مرحوم ۳۱۶
 نظام خان پدر مبارز خان ۳۳۷
 نظر شیخ چولی ۳۶۷ - ۳۶۴
 نکدري (قوم) ۲۲۹ - ۲۰۹

نگینه خاتون مادر تیمور صاحبقران ۷۸
 مولانا نورالدین ترخان ۲۲۳ - ۲۲۰ - ۴۷ - ۱۵
 نوح عم بن لمک ۵۷ - ۵۶ - ۵۴ - ۵۳ - ۴۹
 ۱۲۲ - ۵۸
 نوبه بن حام ۵۸
 نورالدین محمد میرزا شوهر گلرنگ بیگم همشیره
 همایون ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۴۹
 نور بیگ ۲۳۵
 نویدی شاعر ۲۴۵
 خواجه نور ۲۶۹
 نویم کوکه ۳۰۳
 نهال بیگ ۱۵۲ - ۱۴۹
 قوم نیرون ۷۲ - ۶۷
 قوم نیازیان ۳۳۶ - ۱۶۴

• حرف واو •

مهنرواصل ۲۵۸ - ۲۲۴
 وزري فرنگ امپروالامرای بنادر ۱۴۵
 وقاس سلطان بلخي ۲۸۸
 مهنروکیله (وکیل) ۲۵۸ - ۲۲۴
 سلطان ولد میرزا بن سلطان ابو سعید میرزا ۸۳
 امیرولي (علي) خازن (بیگ) ۱۰۳ - ۱۰۰ - ۹۶ - ۹۴
 ۱۰۷ - ۱۶۸ - ۳۳۴ - ۳۴۴ - ۳۴۷ (شف عین)
 ولي شرمیل ۹۶

میرزا قلبي برادر حیدر محمد خان ۲۹۷ - ۲۵۲
 میرزا بیگ ملازم میرزا کامران ۲۶۸
 ملا میر کذابدار ۲۶۹
 خواجه میرزا بیگ دیوان ۲۹۲ - ۲۸۹

• حرف نون •

ناصر میرزا برادر بابر شاه ۹۱ - ۸۶ - ۸۵
 سلطان ناصرالدین ۱۱۲
 نازک شاه (در کشمیر) ۱۹۸ - ۱۹۷
 خواجه ناصرالدین علي مسدوفي ۲۹۱
 فامرقلی ۳۶۰ - ۳۱۵
 نجم بیگ ۹۱
 میرزا نجات ۳۴۲ - ۲۹۷
 ندیم کوکه شوهر فخرنسا انکه ۱۹۱ - ۴۵ - ۴۴
 ۲۵۹ - ۲۴۱
 نریت های ۱۰۶
 نرسنگید یو چوهان ۱۰۶
 قوم نصاری ۵۴
 نصیر خان نوهاني ۱۴۷ - ۱۰۳ - ۱۰۰
 نصرت شاه والی بنگاله ۱۱۴
 نصیب شاه والی بنگاله ۱۵۱ - ۱۴۸
 نصیب رمال ۲۷۸
 نصیب خان افغان پنج بهیه ۳۴۴ - ۳۴۳ - ۳۴۲
 نظام خان (حاکم بیان) ۱۰۷ - ۱۰۴ - ۱۰۰
 خواجه نظام الدین علي خلیفه ۱۱۹ - ۱۰۷
 (شف خاء)
 نظام الملک حاکم دکن ۱۴۶
 میرزا نظر ۱۵۴
 مهر نظر علي میر هزار نیشکاني ۲۳۶

۵۵ - ۵۴ - ۵۳	مهلائیل بن قینان
۵۱	مهادیو
۸۲	مهرنوش مادر سلطان محمد
۸۶	مهربانو بیگم خواهر ناصر میرزا
۹۰	مهربکار خانم خالهزاده بابر پادشاه
۱۰۴ - ۱۰۳ - ۹۸ - ۹۶ - ۹۵	سید مهدی خواجه
۱۱۷ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۵
۱۰۷	مهدی سلطان پدر عادل سلطان
(شف قای) ۱۹۰	مهدی قاسم خان
۲۶۴ - ۲۲۴	مهرخان خزیده دار
۲۷۵ - ۲۶۲	مهدی خان (سلطان)
۲۸۱	حافظ مهري
(شف فاء) ۲۹۷	مهرسکاهی فرحت خان
۳۱۳	قدیلغ مهمنده
۴۱ - ۴۸	میرزا میران شاه (جلال الدین) بن تیمور
۲۱۹ - ۸۲
۱۰۱ - ۹۶	خواجه میر میران مدر
۲۲۴ - ۹۶	میرزا بیگ ترخان (بلوچ)
(شف شین) ۱۰۴	خواجه شاه میر حسین
۱۱۲	میدنی رای
۱۱۸	میرزا خان خانخانان بن بیرام خان
..	میران محمد شاه (محمد فاروقی) ملازم سلطان بهادر
۱۴۵ - ۱۳۲
..	شیخ میرک (ملازم شاه حسین) از اولاد شیخ پوران
۱۷۶ - ۱۷۳
۲۳۶	میر علی بلوچ
۲۶۸ - ۲۵۲	میرزا بیگ برلاس
۲۵۲	میرزا قلی جلایر

۱۳۳ - ۱۳۱	ملوکخان مندووانی ساقب به قادر شاه
(شف قای)
۲۵۸	ملک محمد ملازم حاکم تکه
۲۷۴	ملک علی پنجشیری
۳۲۰ - ۳۰۷	ملک محمد مندراوی
۳۲۱	ملک سنگی
۳۳۲	ملک مختار
۴۳ - ۴۹	منکلی خواجه بن تیمور تاش
۶۲ - ۴۹	منکلی خان بن بلدوز خان
۵۸	منسج (منسک) بن یافت
۶۷	منزلون زوجة دومین
۷۶	منکوقاآن بن تولی خان بن چنگیز خان
۷۹	شاه منصور شاه ایران
۸۲	منوچهر میرزا بن سلطان محمد میرزا
۹۲	شاه منصور برادر طاووس خان
۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۳ - ۹۸ - ۹۶	امیر شاه منصور برلاس
۱۴۸	منجم آریسه
۲۷۲ - ۲۵۳ - ۲۳۳ - ۱۸۱ - ۱۷۷ - ۱۷۶	منعم خان
۲۹۱ - ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۲۸۶ - ۲۸۱ - ۲۷۸ - ۲۷۷
۳۳۳ - ۳۳۰ - ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۳ - ۳۰۱ - ۲۹۹
۳۶۳ - ۳۴۰ - ۳۳۵ - ۳۳۴
۲۳۴	منور بیگ پسر نور بیگ
۵۲	مورث نفایس الفنون
۵۷	موسوی عم
۸۶ - ۷۸ - ۷۷ - ۷۶	مواتکان بن چغتای
۱۰۸ - ۱۰۷	مومن تکه
۲۴۵ - ۲۴۰ - ۲۳۴ - ۱۵۱	موبد بیگ
۳۲۸	خواجه محمد مومن فرخودی

۳۵۰ - ۳۴۸ - ۳۴۶	۶۵	..	مریم مادر عیسی عم بنت عمران
۱۱۲ - ۱۰۰	۸۳	سلطان مراد میرزا بن سلطان ابراهیم میرزا	
معصومه سلطان بیگم دشیرا همایون زوجة محمدزمان		۹۳	ملا مرشد نابری
۱۴۹	مهرزا	۱۰۰	مرغوب غلام سلطان ابراهیم
۲۱۲	۲۱۳	مهر مرتضی صدر مامل
۳۴۲ - ۲۵۳	۲۱۸	میرزا مراد (شاهزاده) پسر شاه لهما سپ
۳۴۲	۲۳۹ - ۲۳۶ - ۲۲۶ - ۲۱۹
۶۰ - ۴۹	۳۵۷	مراد خواجه
۶۲	قوم مغل (مغلان) (مغول) (الوس مغل خان)	۸۸	سلطان مسعود میرزا عمزاده بابر شاه
۶۴ - ۶۷ - ۸۵ - ۹۰ - ۹۶ - ۱۰۷	(شف الف)	۳۰۵	مست علی قورچی
۱۴۹	۳۴۹	خواجه مسافری
۳۰۵	۳۶۸	مولانا مسعود حصاری
۹۱ - ۸۹	۲۲۰	مشایخ قصبه شامی
میرزا مقیم پسر ذوالذنون ارغون		۱۰۸	مصطفی رومی
میرزا مقیم مخاطب به خراسان خان ملازم سلطان بهادر		۲۴۶ - ۲۴۴	مصاحب بیگ پسر خواجه کلان بیگ
۱۳۱	۲۷۵ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۶۷ - ۲۶۵ - ۲۶۴ - ۲۵۷
مقدم (بیگ) (کوکه)	۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۱ - ۲۸۴ - ۲۸۰ - ۲۷۸ - ۲۷۶
مقصود میرزا آخته بیگی	۲۸۱ - ۲۲۹ - ۲۱۹	۳۶۶ - ۳۵۰ - ۳۴۲ - ۲۹۹
خواجه مقصود هروی	۲۲۲	۷۹	مظفر شاه (سابق)
درویش مقصود بنگالی	۲۲۲	۹۰	مظفر حسین میرزا بن سلطان حسین میرزا
مقیم خان	۳۵۴ - ۲۳۶ - ۲۳۵	۱۳۴ - ۱۲۷	سلطان مظفر
حافظ مقصود	۲۶۸	۱۷۰	مظفر ترکمان ملازم همایون
خواجه مقصود علی	۲۸۶	۱۹۷	مظفر نویچی (این را سکندر نوشته)
مقصود قورچی	۳۲۷
مُقری مسکین مودن	۳۶۳	۲۵۰ - ۲۴۹	مظفر کوکه میرزا عسکری
مکران بن تنبال	۵۸	۲۴۵ - ۲۴۳ - ۲۲۹ - ۲۱۸ - ۲۲۱ - ۱۹۱ - ۴۵	خواجه معظم (سلطان) برادر ملاری مریم مکانی
مکن ولد حسن	۱۰۳	۳۴۲ - ۳۳۴ - ۳۳۳ - ۲۸۴ - ۲۵۹ - ۲۵۴ - ۲۵۲
ملوخان (حاکم هند بوقت تیمور)	۹۷			
ملک داد کورانی	۱۱۱ - ۱۰۷			

۲۲۲ سید محمد قالی هروی
 ۲۳۲ - ۲۲۰ - ۲۹۶ - ۲۵۲ - ۲۳۵ محمد خان جلابر
 ۲۵۳
 ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۴ - ۲۵۱ .. محمد علي تفتالي
 ۲۲۰ - ۲۵۲ سلطان محمد نراق
 ۲۹۶ - ۲۸۸ - ۲۵۲ خان ترکمان (محمدی)
 ۲۵۳
 ۲۶۳ محمد حسین خواهرزاد پهلون دوست
 ۲۸۶ - ۲۷۸ - ۲۷۵ - ۲۷۲ محمد قلی خان برلاس
 ۳۶۶ - ۳۵۰ - ۳۴۲ - ۳۳۴ - ۳۰۷
 ۲۹۱ - ۲۸۰ محمد قلی شیخ کمال (کمال)
 ۲۸۶ محمد قلی سلطان
 ۲۸۷ محمد قلی میرزا ملازم پیر محمد خان
 ۲۹۰ محمد قلی خان جلابر
 ۲۹۱ میر محمد منشی
 ۲۹۱ خواجه محمد امین کنگ
 ۳۱۵ محب علی خان (ملازم هندال میرزا بود)
 ۳۴۰ - ۳۳۹ محمد خان افغان قرب شیرخان
 ۳۴۲ محمد امین دیوانه (شف الف)
 ۳۴۲ میر محسن داعی
 ۳۵۹ مولانا محمد فرغلی (پیر علی)
 ۸۶ مخدومه سلطان بیگم (قراکوز بیگم) زوجة عمر شیخ
 ۲۸۱ میرزا
 ۲۸۱ مخلص قیزی (سراینده)
 ۱۰ - ۱۳ - ۱۹ - ۳۴ - ۴۵ - ۶۵ - ۱۷۴ - ۱۸۲ - ۱۸۳ مریم مکانی (حمیده بانو بیگم) والد اکبر پادشاه
 ۱۸۴ - ۱۹۱ - ۲۰۴ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲
 ۲۲۴ - ۲۲۱ - ۲۴۷ - ۲۱۴ (شف حواء)

۱۴۹ - ۱۰۷ - ۹۶ (سلطان محمد)
 ۱۵۳ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۲۸۱ (شف مدین)
 ۹۶ سلطان محمود غزنوی (سابق)
 ۱۰۲ محمود خان نوحانی
 ۱۰۴ محمود خان پسر فتح خان سروانی
 ۲۴۱ - ۱۰۴ (ولد مهتر حیدر رکابدار)
 ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۰۶ محمود خان ولد سلطان سکندر
 ۱۰۹ ملا محمود ملازم خواجه خایفه
 ۱۱۹ سلطان محمد کوسه
 ۱۴۳ محافظ خان
 ۱۶۴ محمد خان رومی
 ۱۸۵ - ۱۷۳ سلطان محمود بکری
 ۱۷۷ محمد علی تابوچی خوش منعم خان
 ۱۸۶ سلطان محمود گجراتی
 ۱۹۸ - ۱۹۷ (حاکم کشمیر)
 محمد خان شرف الدین اوغلی نکلو میر دیوان حاکم
 ۲۱۸ - ۲۱۴ - ۲۱۳ - ۲۰۶ - ۲۰۵ هری (هرات)
 ۳۳۴ - ۲۹۰ - ۲۱۹
 ۲۱۳ سلطان محمد میرزا پسر شاه طهماسب
 ۲۱۸ محمد خایفه والد احمد سلطان شاملو
 ۲۱۸ سلطان محمد خدا بنده
 ۲۲۹ - ۲۱۹ محمدی میرزا نبیر جهان شاه میرزا مشهور بشاه
 یزدی بیگ کچل استجلو
 ۲۱۹ محمدی بیگ کقبادار قاجار
 ۲۲۲ محمد کرکه
 ۲۲۳ میر محمد جالبان
 ۳۲۸ - ۲۸۰ - ۲۲۳ (شیر محمد)
 (شف مدین)

۱۸۵	راجہ مٹرسین
۱۳۸	مجاہد خان
۲۹۱	مجنون قاتل
۳۷ - ۳۵ - ۳۳ ..	حکیم محیی الدین مغربی
۴۸	سلطان محمد میرزا بن میرزا شاہ بن ابونیمور
۸۲	
۷۳	سلطان محمد خوارزم شاہ
۸۱	محمد سلطان پسر جهانگیر میرزا
۸۳ ..	سلطان محمد میرزا بن بایسنقر میرزا
۸۳	سلطان محمد میرزا بن سلطان ابوسعید میرزا
۸۳	سلطان محمود میرزا بن سلطان ابوسعید میرزا
۸۸	
۸۸ - ۸۷ - ۸۶ - ۸۴	محمود خان پسر یونس خان
۱۰۳ - ۹۸ - ۹۶ - ۸۶	محمدی (محمد) گولکناش
۱۱۰ - ۱۰۸ - ۱۰۷	
۸۶ ..	محمد خان بن خضر خواجه خان
۸۷	خواجه محمد مروزی
۱۶۲ - ۹۰	محمد حسین میرزا
	امیر محب علی خلیفہ (خواجه خلیفہ - میر خلیفہ)
	۹۰ - ۹۴ - ۹۶ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۷۶ - ۲۹۰ - ۳۳۳ (شف خاں)
	امیر محمد قاسم کوه بر ۹۰ (شف قانی)
۹۲	مولانا محمد صدر
۱۰۳ - ۹۸ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴	محمد سلطان میرزا
۱۴۴ - ۱۲۴ - ۱۱۱ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۴	
۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۷۳ - ۲۳۳ - ۲۰۰ - ۱۷۱ - ۱۶۳	
۱۲۰ - ۱۰۳ - ۹۶ - ۹۴	سلطان محمد دولدی
۱۰۷ - ۱۰۳ - ۹۶ - ۹۴	محمد علی جنگ جنگ
۱۱۰ - ۱۰۸	

۳۶۴	لطیف میرزا
۳۵۲	لعل خان بدخشی
۵۶ - ۴۹	لیک (لایک - لیگان - لایخ) بن متوشاخ
۵۷	
۳۰۷	لیفان
۱۰۳ - ۱۰۲	لوحانان
۱۴۸	لردیان
۲۴۹	لونک بلوچ
* حرف میم *	
۹۷	ماچین
۱۲۱ - ۱۰۴	ماهم بیگ والدہ همایون
۱۱۰	مانک چند چوہان
۱۱۲	مانسنگہ
۱۸۴ - ۱۸۱ - ۱۸۰ - ۱۷۹ ..	مالدیو زمہندار
۱۸۷	ماہم انگہ (آغا) (بیگہ) والدہ ادہم خان
۳۶۷ - ۳۶۳ - ۲۳۰ - ۲۲۵ - ۱۹۴ - ۱۹۳ ..	
۱۹۹	مالدیو (حاکم اجیرو ناگور)
۲۹۱ - ۲۸۸ - ۲۸۷ ..	خواجه مانی اتالیق
۳۲۰	ماہم ملی قلی خان
۳۵۲ - ۳۳۲ ..	ماہ چریک بیگم زوجہ همایون
۹	شیخ مبارک پھر ابوالفضل مؤلف
۱۴۳	سود مبارک بخاری ملازم سلطان بہادر
۳۳۸ - ۳۳۷ - ۱۶۴	مبارز خان (عدلی) امیر افغان
۳۴۰ - ۳۳۹	
۲۶۲	ملا مبتلائی اوجی
۲۷۸ ..	مبارز بیگ برادر مصاحب بیگ
۳۴۴	مبارک خان رئیس افغان
۵۶ - ۴۹	متوشاخ بن اخنوخ

۶۴ - ۶۳	قوم قيات
۷۰	قين بوقاق بن قبل خان
• حرف کاف •	
۱۱۴ - ۹۹ - ۹۴ - ۹۳	عمرزا کامران پسر بابريادشاه
۱۳۵ - ۱۲۹ - ۱۲۵ - ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۱۹	
۱۶۲ - ۱۶۱ - ۱۶۰ - ۱۵۹ - ۱۵۴ - ۱۳۹	
۱۷۲ - ۱۷۱ - ۱۷۰ - ۱۶۹ - ۱۶۸ - ۱۶۷ - ۱۶۶	
۲۰۰ - ۱۹۹ - ۱۹۷ - ۱۹۵ - ۱۹۰ - ۱۸۹ - ۱۷۴	
۲۲۷ - ۲۲۶ - ۲۲۵ - ۲۲۴ - ۲۲۲ - ۲۰۲ - ۲۰۱	
۲۳۷ - ۲۳۶ - ۲۳۴ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹ - ۲۱۸	
۲۵۵ - ۲۴۸ - ۲۴۵ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۴۰ - ۲۳۸	
۲۶۲ - ۲۶۱ - ۲۶۰ - ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۵۶	
۲۷۱ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۵ - ۲۶۴ - ۲۶۳	
۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۳	
۲۸۹ - ۲۸۸ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۸۱	
۲۹۹ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۹۰	
۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۹ - ۲۹۸ - ۲۹۷	
۳۱۰ - ۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴	
۳۲۱ - ۳۲۰ - ۳۱۹ - ۳۱۶ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱	
۳۲۹ - ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۶ - ۳۲۵ - ۳۲۴ - ۳۲۳	
۳۶۵ - ۳۳۲ - ۳۳۱ - ۳۳۰	
۱۱۷	کاجي چک
۳۴۲ - ۳۴۲	کاکرعلي
۲۸۸	کابلي خان برادر محمد قاسم موجي
۳۴۹	کالا پهار برادر اسکندر سور
۱۰۵ - ۱۰۲ - ۹۵	امير کتّه بيگ
۱۱۱	کچک علي
۱۷۲	کچک بيگ

۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۹ - ۲۹۵ ..	
۱۹۱	فوزي بهادر
۲۰۶	قرا سلطان شاملو
۲۸۰ - ۲۷۲ - ۲۲۵ ..	قرمان قراول بيگي
۲۵۲	قراچين
۳۱۵	قزوغجي
۳۳۴	مهتر قرا ملازم محمد خان
۳۳۴	قرا بيگ ميروشنار
۲۳۴ - ۲۳۳ - ۲۲۸ - ۲۲۳ - ۱۲۵	قوم قزلباشيه
۲۴۱ - ۲۳۸ - ۲۳۶ - ۲۳۵	
۲۱۰ - ۲۰۷ ..	قزاق سلطان ملازم شاه طهماسب
۱۰۳ - ۱۰۰	قطب خان
۱۴۹	ملا قطب الدين شيرازي استاد سلطان بهادر
۱۶۱ - ۱۵۱ - ۱۵۰ ..	قطب خان پسر شيرخان
۲۲۰	ملا قطب الدين جلنچو بنداندي
۲۳۶	مير قلندر (گوينده)
۹۰	قدغلي (از لقبهای ترک)
۹۶	قوم قنقير (وفيه لغات)
۷۲	قوم قنقيرات
۳۶۴ - ۱۱۷	قنبر علي بيگ
۳۰۴	قنبر علي سبازي
۳۶۴ - ۳۴۲ - ۳۰۷	قندوق (قوندوق) سلطان
۳۵۴ - ۳۵۳	قنبر ديوانه
۷۰ - ۶۹	قزيله خان بن قبل خان
۲۵۵ - ۲۴۳ - ۱۵۹ - ۱۴۹ - ۱۰۷ - ۹۶	قوج بيگ
۱۰۸ - ۱۰۷	قوام بيگ اردو شلا
۹۵ - ۶۴ - ۶۳ - ۶۲ - ۴۹ ..	قيان بن ايلخان
۵۴ - ۴۹	قهنان بن انوش

۳۴۲ - ۲۸۸ - ۲۶۳ - ۲۴۳ - ۲۳۱	قاسم مخلص	۱۷۶ - ۱۶۷
۳۵۳ - ۳۵۲	۸۲
۲۴۹	۲۲
۲۶۳	۵۶
۳۰۵ - ۳۰۱ - ۲۸۶ - ۲۷۲	۱۰۲
۲۸۱	۳۳۷
خواجه قاسم مهدي (مهدي قاسم) ۳۲۹ (شفیم)		* حرف قاف *	
۳۴۵	۶۵ - ۶۸ - ۴۹ - ۱۶	قلهولي بهادر بن تومنه خان
۳۵۰	۱۵۸ ۷۹ - ۷۵ - ۷۴ - ۷۱ - ۷۰
۳۶۸	۶۷ - ۴۹	قایدو خان بن دومن (دومین) خان
۵۸	۵۳	قابیل پسر آدم عم
۶۰	۶۰	قوم قارلیغ
قبل خان بن تومنه خان ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۲ - ۷۴ - ۷۵		۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۴ - ۹۶	ملک قاسم برادر بابا تشقه
۷۹	۱۱۱
۸۶	۱۰۰
امیر قتلوق قدم ۹۵ - ۹۶ - ۹۸ - ۱۰۳ - ۱۰۷ - ۱۰۸		۱۲۱ - ۱۱۱ - ۱۰۸ - ۱۰۷	قاسم حسین سلطان (خان)
۳۰۷	۱۴۸ - ۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۳ - ۱۳۲
۲۶۸	۱۶۰ - ۱۷۸ - ۱۷۱ - ۱۶۷ - ۱۶۳ - ۱۶۱ - ۱۴۹
قراچار نویان بن سوغوچین ۴۹ - ۶۷ - ۷۲ - ۷۴		۲۹۶ - ۲۹۰ - ۲۸۱ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۶۶ - ۲۳۴
۷۶ - ۷۵	۳۰۰
۶۰ - ۴۹	۱۴۵ (شفیم)	خادر شاه (ملو خان) ..
۷۶	۱۴۵
قرا یوسف ترکمان ۸۲ - ۱۲۸		۱۵
قراقوزی ۹۶ - ۱۰۷		۳۰۱ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۴۳ - ۲۳۷ - ۲۰۱	قاسم برلاس
قراچه بیگ خان ۱۲۵ - ۱۷۴ - ۲۰۱ - ۲۳۴ - ۲۴۴		۲۱۱
۲۴۶ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴		۲۱۲
۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۷ - ۲۶۹ - ۲۷۲		۲۶۵ - ۲۶۳ - ۲۵۱ - ۲۲۳	محمد قاسم خان موجی
۲۷۳ - ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۲۸۴ - ۲۸۰ - ۲۷۵ - ۲۷۳		۲۹۱ - ۲۸۸ - ۲۷۵

• حرف فاء •

۵۸	فارس بن پهلو
۵۸	فارسيان
۸۵	فاطمه سلطان مادر جهانگیر میرزا بن عمر شیخ
۱۰۴	محمد فاروق پسر بابو
۲۲۴	مهر فخر نوشکچی
۳۰۷	بی بی فاطمه
۴۱	امیر فتح الله شیرازی (عضد الدوله)
۱۰۳	فتح خان (خانجهان) (شیرازی) (مروانی)
	(شفخاء)
۲۷۷	فتح الله بیگ برادر روشن کوک
۳۲۳	فتح شاه افغان
۳۴۷	فتح باز (نام یوز)
۴۴	فخر نسا انکه کوچ ندیم کوک
۱۱۲	فخر جهان بیگم
۳۴۲	شاه فخر الدین
۵۸	فراغته مصر
۵۸	فرغان پسر بودر
۶۲	فریدون
۱۴۶	قوم فرنگ
۲۸۶	فریدون خان
۳۶۶	فرحت خان مهرسکاهی
	(شف میم)
۳۵۲	فرخ فال پسر همایون
۱۵۳	میر فضلی حاکم بناری
۲۵۴	فضیل بیگ برادر منعیم خان
	۱۷۶ - ۱۸۱ - ۲۳۳ - ۲۵۴
۲۵۹
۵۶	فقیر علی (فقر علی)
	۱۱۵ - ۱۲۹ - ۱۴۹ - ۱۵۴ - ۵۶

بار پادشاه ۴۸ - ۸۳ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۹۲

میرزا عمر شیخ پسر تیمور ۸۱ - ۸۳

عمر بن میران شاه ۸۲

عماد الملک ۱۳۲ - ۱۳۸ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۶

خواجه عزیز ناظر ۱۹۱ - ۲۲۴ - ۲۴۱ - ۳۴۷

عہلم بن سام ۵۸

عبدی عم ۶۹

مہدی رینا ۱۱۹

• حرف غین •

خواجه غازی لبریزی دیوان ۲۴۴ - ۲۶۸ - ۲۴۴

.. ۲۶۶ - ۲۷۲ - ۲۸۶ - ۳۱۱ - ۳۳۳

غازی خان ۹۳

محمد غازی نوبائی ۱۵۵ - ۱۵۴

غازی خان کشمیری ۱۹۹

غالب خان ۳۲۵

غازی خان سور پدر ابوالہیم سور ۳۳۹ - ۳۵۴

عزین یافت ۵۹

میر غزنوی (شمس الدین انکه خان) ۱۸۷ - ۱۹۱

.. ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ (شفشین و الف)

غضنفر نوکر یادگار ناصر میرزا ۱۴۳

علام علی شش انگشت ۳۲۸ - ۳۶۵

غنیہ جی امجد زوجہ عمر شیخ میرزا ۸۵

غنیہ جی آغا سلطان زوجہ عمر شیخ (دیگر) ۸۶

میر غنی ۳۴۲

غیاث الدین جهانگیر میرزا پسر تیمور ۸۰

سلطان غیاث الدین برادر سلطان شہاب الدین غوری ۹۷

قاسمی غیاث الدین جامی ۱۷۶ - ۱۷۲

ملا غیاث الدین ۳۵۴

سلطان علاؤالدین (عالم خان) (لودی) (سودای) ۹۲	عبدالعزیز خان اوزبک پسر عبید خان ۲۸۸ - ۲۸۹
۱۰۷ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ (شف عالم خان)	عبید خان اوزبک ۲۸۹
استاد علی قلی (نادر العصر) .. ۹۵ - ۱۰۹ - ۱۶۴	خواجه عبد السمیع ۳۱
شیخ علی .. ۹۶ - ۱۸۱ - ۱۸۳ - ۱۸۵ - ۲۴۳	مولانا عبد الله ۳۱۵
امیر علی (ولی) خازن .. ۹۸ (شف واد)	مولانا عبد القادر ۳۱۷ - ۳۴۲
سلطان علاؤالدین سابق .. ۹۹ - ۱۰۷ - ۱۹۶	مولانا عبد الله سلطان پوری (دیگر) .. ۳۲۵
علی خان شیخ زاد فرملی .. ۱۰۷ - ۱۱۰ - ۱۱۱	خواجه عبد الباری ۳۴۲
علی انکه باشایق ۱۰۸	خواجه عبد الله ۳۴۲
میر علی شیو ۱۱۹	خواجه عبد المجید دیوان ۳۴۲
سید علی خان نوکر سلطان بهادر ۱۳۱	خواجه عبد الملک وزیر سرکار آتشی ۳۵۹
علی خان مهاونی ۱۵۲	عثمان چلپی میرزا بن مهران شاه ۸۲
علاول خان ملازم شیر شاه ۱۹۷	مرقا پسر خراسان ۵۸
شیخ علاؤالدین سمنانی (ولی) .. ۲۱۵	قوم عرب ۵۸
علی قلی خان شیدانی پسر حیدر سلطان شیدانی و برادر	میر عرب مکی ۲۷۹
بهادر خان ۲۱۹ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۴۴ - ۲۷۷	میرزا عزیز کوکلتاش خان اعظم ۱۸۸ - ۱۸۷ - ۱۴
۲۸۱ - ۳۳۴ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۵ - ۳۵۱ - ۳۵۲ ۲۲۵
.. .. . ۳۶۴ - ۳۵۴	استاد عزیز سیستانی (رومی خان) .. ۳۵۵
علی سلطان چلاق ۲۱۹	میرزا عسکری برادر همایون ۹۹ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴
علی بیگ ذوالفقار کش ۲۱۹	۱۱۹ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۶ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۴۱
علی دوست خان بار بیگی پسر حسن علی ۲۲۳	۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۶۰
.. .. . ۲۲۸ - ۲۸۰	۱۶۳ - ۱۶۵ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۷۱ - ۱۸۹ - ۱۹۰
علی سلطان نخلو ۲۲۷	۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۲۰۰ - ۲۰۲ - ۲۰۳
علی قلی خان اندرابی ۲۵۱ - ۲۷۲ - ۳۲۱ - ۳۳۲	۲۰۴ - ۲۲۵ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲
.. .. . ۳۴۳ - ۳۴۲	۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۹
علی قلی اوغلی قورچی میرزا کاهران ۲۵۸ - ۲۶۸	۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۳ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۵ - ۲۹۲
علی قلی سلطان ۲۷۵ ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۴ - ۳۰۶ - ۲۹۳
علی محمد امپ ۳۲۵ - ۳۰۷	ملا عصام الدین ابراهیم ملا زاد ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۲۷۰
عمر شیخ میرزا بن سلطان ابوسعید میرزا و پدر	خواجه عطاء الله دیوان بیونک ۳۴۲

• حرف عین •

قوم عاد	۵۸
عالم شیخ پسر طرغائی	۷۹
عادل سلطان بن مهدی سلطان	۹۸ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴
..	۱۰۳ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۲۱
عالم خان لودی سلطان علاؤالدین	۱۰۰ - ۱۰۳ - ۱۴۰
(شف علاؤالدین)
سلطان عالم ملارم سلطان بهادر	۱۳۵
عاقل سلطان اوزبک پسر عادل سلطان	۲۲۱
عارف نوشکچی (بهار خان)	۲۲۴
عالم شاه (ملازم میرزا کامران)	۳۲۵ - ۳۶۳
عارف بیگ	۳۳۰ - ۳۴۲
عادل خان افغان	۳۳۶
عارف الله پسر خوانده قنبر	۳۵۳
میر عبدالحی صدر	۳۰۸ - ۳۳۰ - ۳۴۲ - ۳۶۴
..	۳۶۸
خواجه عبیدالله (ناصرالدین خواجه احرار)	۸۴
(شف شاه)
عبد لرزاق میرزا بن الغ بیگ میرزا	۸۹
عبیدالله خان	۹۱ - ۲۲۱
عبد الرحیم سقاوی	۹۳
امیر عبدالعزیز	۹۴ - ۹۶
عبدالعزیز (عبد العلی) میر آخر	۹۴ - ۱۰۳
..	۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۱۰
امیر عبداله (کتابدار)	۹۵ - ۹۶ - ۹۸ - ۱۰۳
..	۱۰۷ - ۱۰۸
عبد الشکور	۱۰۷
عبدالملوک تورچی	۱۱۱

عبدالرشید پسر شیر خان	۱۲۳
عبد الله خان اوزبک خورش قاسم حسین خان اوزبک	۱۴۲ - ۲۹۰ - ۳۴۲
میرزا عبداله	۱۶۲ - ۲۰۱ - ۲۶۸ - ۲۷۶ - ۲۸۱
..	۲۹۳ - ۳۴۲
خواجه عبدالحق	۱۶۸ - ۱۷۱
قاسمی عبداله صدر میرزا کامران	۱۶۹ - ۱۷۱
مولانا عبدالباقی صدر	۱۷۶ - ۲۷۹ - ۲۸۶ - ۳۰۳
..	۳۳۳ - ۳۴۲
شیخ عبد الغفور	۱۷۷
شیخ عبد الوهاب (از اولاد شیخ پوران)	۱۹۰
میر عبدالحی گرم سیری	۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۲۱
خواجه عبداله انصاری پیر هرات	۲۱۴
خواجه عبدالحی امیر قزوین	۲۱۵
عبداله خان استجلو داماد شاه اسمعیل	۲۱۸
خواجه عبدالصمد شیرین قلم	۲۲۰ - ۲۹۲ - ۳۰۳
..	۳۴۲
عبدالتاج کرکیراق	۲۲۰
عبد الوهاب	۲۲۴ - ۲۸۰ - ۲۹۱ - ۲۹۷ - ۳۱۲
میر عبداله (سید بنی مختار)	۲۳۳ - ۳۳۰ - ۳۴۲
علاء الخالق استاد میرزا کامران	۲۳۶
خواجه عبدالحق	۲۴۴
عبد الجبار شیخ	۲۵۰
عبد الرحمن قصاب	۲۵۸
عبدالله سلطان	۲۷۲
عبدالرشید خان پسر سلطان سعید خان حاکم کاشغر
..	۲۸۵ - ۳۳۲
عباسی سلطان اوزبک	۲۸۵ - ۲۸۶

۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۲۲۵ - ۲۳۶ - ۲۴۸ - ۲۳۹

شیردل خویش منعم خان ۱۷۷

قوم شیعه ۲۰۴

شیرعلی ملازم میرزا کامران ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۰

۲۶۳ - ۲۶۶ - ۲۷۵ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۵ ..

شیخم خواجه خضری ۲۷۷ - ۲۷۲

شیر محمد پکنه (سید محمد پکنه) ۲۸۸ - ۲۸۷

.. .. (شف سوم)

شیرعلی هگ ۳۳۴

• حرف صاد •

حافظ صابرقان ۲۱۴ - ۲۱۱

عانی ولی سلطان ۲۱۹

صالح دیوانه ۳۲۵

صدر خان ۱۳۴ - ۱۳۳ - ۱۳۲ - ۱۳۱ - ۱۳۰ ..

صلحا بن آدم عم ۵۴

صوفیان خایینه ۲۱۹

• حرف طاء •

طاق بن اغور خان ۶۱

طاووس خان برادر شاه منصور ۹۲

امیر طاهر ۲۳۳ - ۱۷۶ - ۱۷۳

طاهر محمد پسر میر خرد ۳۶۶ - ۲۹۹

محمد طاهر خان ۳۱۶ - ۳۱۱

امیر طراغای پدر تیمور ۷۹ - ۷۷ - ۴۸

شاه طهماسب صفوی والی ابران ۲۰۵ - ۱۳۶ - ۱۳۵

۲۰۶ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۲

۲۴۰ - ۲۴۹ - ۲۵۳ - ۲۴۴

• حرف ظاء •

ظفر علی ولد فقیر بیگ ۱۷۶

۲۹۱ - ۱۴

مولانا شرف الدین علی یزدی مولف ظفر نامه ۱۶

۹۷

ملا شفافی ۳۲۵ - ۳۰۱

میر شمس الدین محمد غوری انگد خان ۴۳ - ۱۳

۱۴۵ - ۲۲۵ - ۲۳۶ - ۲۵۸ (شف الف و نین)

شیخ شمس الدین کلال ۷۲

شمس الدین محمد (دستگیر همایون بر ساحل دریای)

۱۶۸ - ۱۶۶

شمس الدین علی سلطان ۲۲۰ - ۲۱۵

شمس الدین علی قاضی قندهار ۲۲۹

علامه شهرزادی ۵۷ - ۵۳

سلطان شهاب الدین غوری ۹۷

مولانا شهاب معنائی صاحب بحریري ۱۱۹ - ۱۱۸

شهاب الدین احمد خان ۳۵۴ - ۳۴۲

شهاب خان افغان ۳۵۲

شیت عم (اوربای اول) ۵۵ - ۵۴ - ۵۳ - ۴۹

شیرآمون ۷۶

شیرین بیگی آغا خواهر تیمور ۷۹

شیرعلی خان اولان بن محمد خان ۸۶

شیرم طغائی ۸۷

شیرک خان ۸۹ - ۸۸

شیر افکن بیگ ولد قوچ بیگ ۲۳۴ - ۲۳۳ - ۱۰۷

۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۹ - ۲۶۱

شیر شاه افغان (نامش فرید بن حسن بن ابراهیم) ۱۲۳

۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳

۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳

۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۷۰ - ۱۸۰ - ۱۸۵ - ۱۸۶

۱۷۳ - ۱۳۵ - ۹۱ - ۸۹
 شاه بیگم مادر سید علی بابا پادشاه ۹۱ - ۹۰ ..
 شاه بیگ خان ۱۶۸ - ۹۱
 خواجه شاه میر حسین ۹۶ - ۹۵ (شف مهم)
 شاه خان جلالیر ۲۶۱ - ۲۸۲ - ۲۳۵ - ۱۷۹ - ۱۵۳ ..
 ۲۱۸
 شاه میرزا پسر محمد سلطان میرزا ۲۴۱ - ۱۶۱ - ۱۶۳ ..
 ۲۸۵
 شاه ولد ملازم عسکری میرزا ۱۹۲
 استاد شاه محمد سرنائی ۲۱۱
 شاه قای سلطان ۲۱۳
 شاه قای سلطان استیقلو حاکم مشهد ۲۱۵
 شاه قلی سلطان مبردار ۲۱۸
 شاه قلی سلطان افشار حاکم کرمان ۲۱۸
 شاه علی جلالیر پدر تیمور جلالیر ۲۲۸ - ۲۲۷ ..
 شاه قلی نارنجی ۲۹۹ - ۲۹۱ - ۲۶۱ - ۲۵۲ - ۲۲۸ ..
 ۳۴۲ - ۳۲۰
 شاه قلی سیستانی ۲۳۶ - ۲۳۵
 شاه بردی خان ۲۴۴
 شاه قلی سلطان خویش بیرام خان ۲۶۶
 شاه محمد برادر حاجی محمد ۳۱۰ - ۲۹۸ - ۲۸۵ ..
 شاه محمد سلطان حصاری ۲۸۹ - ۲۸۸
 میرزا شاه خویش میر برکه ۳۴۶ - ۳۰۳
 شاه ولی انگه میرزا محمد حکیم ۳۴۰ (شف واو)
 شاهباز خان افغان ۳۴۳
 شجاعت خان ۱۴۰
 شجاعت خان (سچاول خان) ۳۳۹
 میر شریف خان برادر شمس الدین محمد انگه خان

۳۱۵
 مهر سنبلی مهر آتش سنبلی خان (صفدر خان) ملازم
 مایون ۲۶۹ - ۲۶۳ - ۲۲۴ - ۲۰
 هند بن حلم ۵۸
 منکر پسر آونگ خان ۷۲
 سلطان (میرزا) منکر برلاس ۲۶۲ - ۲۶۰ - ۹۰ ..
 منکر خان جنجوهه ۱۰۵
 سنگی ناگوری ملازم مالدیو ۱۸۰
 میرزا منکر ولد شهریان بیگم ۲۰۲
 سنبلی ۲۰۳
 سنجاب سلطان افشار حاکم قزاق ۲۱۸
 سنگی انا درویش ۳۳۵
 سورخچیچین پسر ایردچی برلاس ۷۲ - ۷۱ - ۴۹ ..
 سورخ خان ۶۲
 قزم میورها ۵۰
 سیورنتمش برادر تیمور ۷۹
 سیورنتمش بن میران شاه ۸۲
 سیوندک سلطان قوزچی باشی افشار ۲۱۸
 سیف خان کوکه اکبر و پسر خواجه مقصود ۲۲۲ ..
 میرسید علی زمهندار ۲۴۹
 میرسید علی ۳۴۲ - ۲۹۲
 میرسید علی سبزواری ۲۹۹
 سید علی ۳۲۸
 * حرف شین *
 شام بن یغن ۵۸
 میرزا شاه رخ پسر تیمور ۸۳ - ۸۲ - ۸۱ ..
 شاه رخ میرزا بن ابو سعید میرزا ۸۳
 شاه بیگ ارضون برادر محمد مقیم پسر ذوالنون ارضون

سکندر (سکندر) سلطان .. ۱۹۱ (شف الف)
 سکندر نوینچی (مظفر) .. ۱۷۱ (شف میم)
 سکندر خان اوزبک ۳۳۲ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴
 ۳۵۱
 میر سلطان علي خواب بین ۸۹
 میرزا سلیمان ۹۵ - ۱۰۹ - ۱۱۳ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۲۰۰
 ۲۰۱ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۹ - ۲۴۹
 ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۶۰ - ۲۶۸ - ۲۶۹
 ۲۷۱ - ۲۷۳ - ۲۷۵ - ۲۷۸ - ۲۸۱ - ۲۸۳ - ۲۸۵
 ۲۸۹ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۸
 .. ۳۰۰ - ۳۰۳ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۵۴
 سلیمي ۱۳۳ - ۱۰۶
 ملا سلطان علي ۱۳۶
 سلیمه سلطان بیگم بنت گلرنگ بیگم بنت بابیر پادشاه
 ۱۴۹
 سلطان بیگم زوجة میرزا عسکري .. ۱۹۳
 سلطان علي افشار ۲۱۸
 سلطان قلی قورچی باشی خویش محمد خان ۲۱۸
 حافظ سلطان محمد رخنه .. ۲۲۳ - ۲۸۱
 سلطان محمد بخشی (قراول بیگی) ۲۲۳ - ۲۵۹
 (شف میم)
 خواجه سلطان محمد رشیدی وزیر .. ۲۵۴
 سلطان قلی انکه ۲۶۸
 خواجه سلطان علي (افضل خان - دیوان) ۲۸۹
 ۳۰۱ - ۳۱۲
 سلیم شاه (جلال خان) پسر شیر شاه ۳۲۴ - ۳۲۵
 ۳۲۹ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ (شف جیم)
 میر محمد ۱۷۳ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۲۸۴

سادات بني مختار ۲۳۴
 قوم سلفانیچی ۲۷۶
 سلفانیچی میر ایلانی ۲۹۹
 سادات فرید ۳۰۳ - ۳۱۱
 سیدل خان ۲۹۷ - ۲۹۸
 سهر سیهاته (سیهاته) ۳۰۳
 سهردي کچی ۱۰۶
 سیدخان بن یافت ۵۸ - ۵۹
 سرخ و دامی کهنه شاعر پنهین ۱۱۹
 سرمست خان ۱۵۲ - ۱۶۴
 سردار بیگ پسر قراچه بیگ ۲۶۴ - ۲۸۰
 سعادت یار کوکه پسر خالدار انکه .. ۴۴
 شیخ سعدالدین حمزه ۵۲
 سلطان سعید خان ۱۱۵ - ۱۹۸ - ۲۸۵
 سعید بیگ سردار ۲۹۳
 بابا سعید قبهایی ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۷ - ۳۲۵ - ۳۲۶
 (شف باء)
 سعید خان پسر سارنگ گکهر ۳۲۴
 سعادت خواجه ۳۵۷
 سقایی بن یافت ۵۸
 سقایی برانده همایون از دیبا نامش نظام ۱۵۹ - ۱۶۰
 سلطان سکندر لودی (برادر ملاؤالدین) پدر سلطان
 ابراهیم ۹۳ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۴۷
 سلطان سکندر سور افغان (احمد خان) ۹۸ - ۳۳۷
 ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۶ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۵
 ۳۶۶ - ۳۶۷ (شف الف)
 سلطان سکندر پدر محمود خان ۱۰۶ - ۱۱۳ - ۱۱۴
 سکندر خان ۱۴۱

روشن کوکه ۲۷۷ - ۲۲۲ - ۲۱۸
مولوی معنوی روم ۲۷۱
خواجہ روح الله ۲۸۶
مولانا روح الله استاد همايون ۳۵۷

• حرف زاء •

زاهد بیگ ۲۵۸ - ۱۵۷ - ۱۵۴ - ۱۴۹ - ۱۲۹
زبیر راعي ۹۱
محمد زمان میرزا ۱۲۷ - ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۱۴ - ۹۹
۱۵۷ - ۱۵۰ - ۱۴۹ - ۱۴۶ - ۱۳۵ - ۱۳۲ - ۱۳۱
۱۵۹
زنج بن هام ۵۸
صہر زنبور ۱۴۱
زین خان کوکه پسر بیچہ جان انگہ ۲۲۲ - ۱۴۴
محمد زینون ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۰
شیخ زین صدر خافي نبيره شیخ زین الدین ۱۰۷
۱۹ - ۱۱۰
شیخ زین الدین خافي ۱۱۹
زہی الدین سلطان شاملو ۲۲۹ - ۲۱۹
سلطان زین الدین کشمیری ۲۲۳
مولانا زین الدین محمود کمانگو ۳۳۳

• حرف سین •

سام بن نوح عم ۵۸ - ۵۷
قوم سالچیت ۶۶
سالچوتی ۷۰
وانا سانکا ۱۱۱ - ۱۱۰ - ۱۰۶ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۲
۳۲۴ - ۱۱۲
سام میرزا برادر شاه طهماسب ۲۱۸ - ۲۱۶ - ۱۷۰ - ۱۳۵
سلطان سارنگ گکھر ۳۲۴ - ۱۹۵

دو نکرسي ۱۱۰
قوم دھوسر ۳۳۷
• حرف ذال •

ذوہون بیان پادشاہ ۶۴
ذوالنون ارنون ۹۱ - ۸۹

• حرف راء •

رایمل جدّ رایسال درباري ۱۴۷
رایسال درباري ۱۴۷
رایمل سوزي ۱۸۰
راجہ بکھو ۳۲۶ - ۳۲۵
راجہ کھلور ۳۲۶
رایسین جلواني ۳۵۳
رحمان قلی خان ۳۲۵
رستم ترکمان ۱۰۸ - ۱۰۷
رستم خان امیر افغان ۳۵۲
رشید خان ۲۹۱ - ۱۱۵
رضیہ سلطان بیگم دختر عمر شیخ ۸۶
رفیع الدین صفوي ۱۶۷ - ۱۰۴
رفیع (رفیق) کوکه ۲۷۱ - ۲۲۹
رکن داؤد ملازم سلطان بہادر ۱۳۶
رکن خان امیر افغان ۳۵۳
رگھوناتھ (آدناتھ) ۵۱
رمکی چک امیر کشمیر ۱۷۰
بی بی رویا دایہ ۴۴
روم بن یغن ۵۸
روس بن یافت ۵۸
رومی خان ۱۵۱ - ۱۴۶ - ۱۴۲ - ۱۳۲ - ۱۳۱
روشن بیگ ۱۵۲ - ۱۴۹

قوم درلکین ۹۷ - ۹۳
 امیر درویش محمد هاربان ۱۲۰ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۹۶
 دربا خان ۱۴۳ - ۱۰۰
 درویش محمد قواشیر پدر شجاعت خان ۱۴۰
 درویش علی قنبدار ۱۴۱
 دلاور خان ۱۰۷
 دلپت رای ۱۱۰
 دلدرا آغاچه بیگم والدۀ میرزا هندال ۱۵۶ - ۱۵۵
 ۲۳۱ - ۱۶۰
 دومنیز (دوتمین) خان بن بوقا قآن ۹۷ - ۴۹
 دواخان بن براق خان ۸۶ - ۷۸ - ۷۷
 دولنخان ۹۳
 خواجه دوست خاوند ۲۸۹ - ۲۳۳ - ۱۰۷ - ۱۰۵
 دوست بیگ ایشک آقا ۱۴۹ - ۱۴۶ - ۱۲۹ - ۱۰۸ - ۱۰۷
 دولت خان برادر نصیر خان ۱۴۷
 خواجه دوست منشی ۱۶۷
 ملک دولت چک ۱۹۹
 حافظ دوست محمد خانی ۲۱۱
 دوغان بیگ ۲۵۳ - ۲۵۲
 دولت سلطان دامن میرزا کاهران ۲۵۸
 دوست محمد پسر میرزا قلی ۲۹۷
 دوندو (فتح خان) نگهبان چینه ۳۴۷
 دولت خواجه ۳۵۷
 دیب باقوری بن آنچه خان ۵۱ - ۴۹
 دیومیرزا ۲۱۸
 دیو سلطان ۲۱۹
 دیندار بیگ ۳۰۵

• حرف ن •

خضر خواجه خان بن تغلق تیمور خان ۸۶
 خضر خان هزاره ۲۹۳ - ۲۵۷ - ۲۳۵ - ۲۳۴ - ۲۲۵
 ۳۹۴ - ۳۸۵ - ۳۴۲
 خضر خواجه خان (سلطان) ۲۸۱ - ۲۶۴ - ۲۳۴
 ۳۹۴ - ۳۸۲ - ۳۳۳ - ۳۱۱ - ۳۰۷ - ۲۹۰
 میرزا خضر خان ۲۹۲
 خضر خان افغان سلطان جلال الدین ۳۴۰
 خلیج بن یافت ۵۹ - ۵۸
 خلیج (از لقبهای ترک) ۶۰
 خلیل بن میران شاه ۸۲
 سلطان خلیل میرزا بن سلطان ابوسعید میرزا ۸۳
 میرخلیفه ۲۵۹ - ۲۵۷ - ۱۱۷ - ۹۶
 محمد خلیل آخته بیگی ۱۰۸
 خواجه خلیفه ۱۱۷ - ۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۰۸
 میرخلیج ۲۲۸ - ۲۲۷
 خنجر بیگ ۳۴۲ - ۳۳۰
 خواجه احرار ناصرالدین (خواجه عبیدالله)
 ۸۷ - ۱۱۸ - ۱۲۰ (شفمین)
 خواجهی اسد جامدار ۱۰۸ - ۱۰۷
 خاوند مهر مورخ ۳۵۹ - ۱۲۰
 خواص خان رئیس افغانان ۱۶۴ - ۱۵۹ - ۱۵۲
 ۳۳۹ - ۱۷۲ - ۱۶۵
 خواجه حاجی کشمیری ۱۹۹ - ۱۷۰
 قوم خواجه خضریان ۲۷۷
 خواجه پادشاه صریض ۳۴۲
 • حرف دال •
 داؤد خان ۹۴
 دده بیگ هزاره ۲۴۲ - ۲۳۴

حکیم خاقانی ۳۸
 خانزاده بیگم همشیره بابر شاه ۸۵ - ۲۲۶ - ۲۳۰
 .. ۲۳۱ - ۲۳۳ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۲
 خان میرزا برادر بابر شاه .. ۹۰ - ۹۱ - ۱۱۱ - ۲۸۲
 ابرار خان بیگ ۹۶
 خانخانان ۱۰۷
 خانجهان (فتح خان مرعشی) ۱۱۱ - ۱۴۲
 .. ۳۴۷ (شف فاء)
 خواجه خاوند محمود برادر خواجه عبد الحفی ۱۶۸
 .. ۱۷۱ - ۲۰۰ - ۲۴۴ - ۲۵۳
 خانم بیگم کوچ میرزا کامران ۲۳۶
 خالق بریدی ۲۷۱
 خالدین ۲۹۱
 خانم مبیغ میرزا سلیمان ۳۰۷
 خالدین دوست سهری بابا دوست ۳۱۶ (شف باد)
 خانیش بیگم زوجة همایون مبیغ جوجوق میرزای
 خوارزمی ۳۳۲
 خدیجه سلطان بیگم ۱۱۲
 خداوند خان وزیر سلطان مظفر .. ۱۳۲ - ۱۴۱
 خدا دوست پسر مصاحب بیگ ۲۹۴
 خراسان بن عیلم ۵۸
 ملا خرد زرگر ۳۱۴ - ۲۷۵
 میر خرد ۲۹۹ - ۳۶۶
 خور بن یافت ۵۸
 خسرو شاه .. (بوقت بابر بود) ۸۸ - ۲۹۰
 خسرو کولکناش ۹۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۴۵ - ۱۴۹
 ۱۵۴
 خسرو ملازم شاه ایران ۲۵۳

حسن قلی آقا ۲۹۷
 حسین محمد بی ملازم پسر محمد خان .. ۲۸۷
 حسن صدر ۳۸۰
 حسن آخته ۳۰۵
 خواجه حسن وزیر سرکار آبی ۳۶۰
 حکیمه دایه ۳۴۴
 میرزا محمد حکیم (ابوالمفاخر - ابو الفضائل)
 پسر همایون ۳۳۲ - ۳۴۰
 همیده بانو بیگم مریم مکانی .. ۱۸ (شف میم)
 محمد خان ۹۴
 حضرت خوا هم ۵۳ - ۶۵
 حیدر علی ملازم خواجه کلان بیگ .. ۹۴
 مهتر حیدر رکابدار ۱۰۴
 میرزا حیدر کورگان بن محمد حسین ۱۱۵ - ۱۳۵
 ۱۳۶ - ۱۴۲ - ۱۶۴ - ۱۶۷ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱
 .. ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۸۴
 حیدر بخشی ۱۵۲
 حیدر سلطان شیدانی ۲۱۹ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۴۱
 ۲۴۳ - ۲۴۴
 ملا حیدری شاعر ۲۲۱
 حیدر محمد آخته بیگی ۲۲۳ - ۲۴۲ - ۲۷۵ - ۲۸۱
 .. ۲۹۰ - ۳۱۲ - ۳۳۳ - ۳۴۲ - ۳۵۱ - ۳۵۴
 حیدر محمد خان ۲۵۲
 حیدر دوست مغل ۲۷۲ - ۳۰۵
 حیدر قاسم کوه بر ۲۹۶
 حیدر قلی بیگ شاملو ۳۴۴
 حرف خاد
 خالدار انکه مادر سعادت یار کوه .. ۴۴

۱۵۰-۱۰۶-۱۰۰ حسن خان میروانی
 ۱۰۰ حسین خان نوحانی
 ۱۰۳ حسن ولد مکن
 ۱۰۸-۱۰۷-۱۰۳ امیر شاه حسین
 ۱۰۸-۱۰۷ خواجه حسین
 ۱۱۱ حسین خان (دیگر)
 شاه حسین (حسن) بیگ ارغون ولد شاه بیگ ارغون
 ۲۵۷-۱۹۰-۱۷۷-۱۷۳-۱۳۵
 ۱۳۷ حسن پدر شیر شاه
 ۱۶۳ حسن خلفات
 ۱۶۳ رای حسین جلوانی ملازم شهر شاه
 ۳۳۲-۳۱۱-۲۹۶-۲۳۳-۱۷۹ میرزا حسن خان
 ۱۹۷ حسین خان سروانی ملازم شهر شاه
 ۱۹۹ حسین ماکری پسر ابدال ماکری
 ۳۹۴-۳۴۲-۳۳۳-۳۳۰-۲۰۱ خواجه حسین مروی
 ۳۹۷
 حسین قلی میرزا شاملو برادر احمد سلطان شاملو
 ۲۱۸-۲۰۳
 ۲۵۹-۲۵۴-۲۱۸-۲۰۳ حسن بیگ کوکه
 ۲۱۳ مهر حسین کر بلائی فاضل
 ۲۱۹ حسن سلطان شاملو
 ۲۲۳ حسین علی ایشک آقا
 ۲۲۳ مهر حسین ولد میرزا بیگ
 ۳۴۲-۳۴۰-۲۹۰-۲۸۹-۲۵۲ سلطان حسین خان
 ۲۵۳ حسین بیگ قورچم شاه ایران
 ۲۷۸-۲۵۳ حسین (حسن) قلی سلطان مهر دار
 ۳۰۰-۲۹۰-۲۸۷-۲۸۶-۲۸۲-۲۸۱-۲۸۰
 ۲۵۹-۲۵۷ حسام الدین علی ولد میر خلیفه

۱۵۳ راجه چنگامن برهمن
 ۲۵۹-۲۰۳ حاجی بهادر
 ۵۸ چمن بن یافت
 ۱۱۲-۱۰۸-۱۰۶-۹۵ چون تهمور سلطان
 ● حریف شاه ●
 ۵۸-۵۷ حام بن نوح مم
 ۹۵-۹۳ حاتم خان
 ۱۳۹ جلجی محمد خان (کرمی) (بابا قشقه)
 ۲۲۲-۲۲۱-۲۱۹-۲۱۸-۲۰۵-۲۰۳-۱۵۳
 ۲۹۱-۲۵۲-۲۵۱-۲۴۳-۲۴۱-۲۴۰-۲۲۸
 ۲۷۶-۲۷۵-۲۷۴-۲۷۳-۲۶۸-۲۶۳-۲۶۲
 ۲۹۶-۲۹۰-۲۸۹-۲۸۹-۲۸۵-۲۸۰-۲۷۷
 ۳۰۸-۳۰۷-۳۰۶-۳۰۴-۳۰۳-۳۰۲-۲۹۸
 ۳۱۰-۳۰۹
 ۱۵۹ حاجی بیگم (مهد دنیا) زوجة همایون
 ۲۵۸ حاجی محمد عسی
 ۲۷۱ حافظ شیرازی نسل الغیب
 ۳۲۶ قاضی حامد
 ۳۶۶-۳۳۳ حاجی محمد سیستانی
 ۵۸ حبش بن حام
 ۳۰۹ مهر حبش
 ۳۳۵-۳۳۹ حبیب خان رئیس افغانان
 ۲۳۷ هرم بیگم زوجة میرزا ملایمان
 ۸۹ خواجه حسین خسرو مرعین میرزا
 ۸۹ مولانا حسامی قراکولی
 ۹۰-۸۹ سلطان حسین میرزا (هم مصر بابر)
 ۲۳۳-۲۲۱-۱۶۸-۱۶۳-۱۶۲-۱۶۱
 ۹۳ شاه حسن (بابری)

قبیله جود ۹۳
 مہتر جوہر آفغانيجي ۲۴۶ - ۲۴۴
 جوجک میرزا ملازم پیر محمد خان .. ۲۸۷
 بابا جوجک ۳۰۱ - ۳۲۵ (شف باء)
 جوجي خان ۳۰۷ - ۳۲۴ - ۳۲۵
 جوجوق میرزای خوارزمي ۳۳۲
 میرزا جهان شاه بن قوا يوسف .. ۸۲ - ۲۱۹
 جهانگیر میرزا بن عمر شہنخ ۸۵ - ۸۸ - ۹۰ - ۹۱
 ۲۸۲
 جهانگیر قلي بیگ ۱۴۹ - ۱۵۲ - ۱۵۷ - ۱۶۰ - ۲۲۲
 جتيجي انگہ کوچ شمس الدین محمد فزنوي ۳۴
 ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۹۴ - ۲۲۵
 قاضي جيا ۱۰۲ - ۱۰۴
 رای جيسلمیر (رای لون کرن) .. ۱۸۱
 جي بہادر اوزبک ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲

• حرف چے •

مولانا چاند منجم ۱۸ - ۱۹ - ۲۳ - ۱۸۱
 چاکر بیگ خان ولد ویس قباچاق .. ۲۷۸ - ۲۸۲
 ۲۹۲ - ۲۹۳
 چغتای پسر چنگیز خان ۷۳ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۸۴ - ۸۶
 الوس چغتای ۷۶ - ۸۸ - ۹۲ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۷۱
 چغتائي سلطان ۲۵۰
 چغتاي خان ۳۶۳
 چلمہ بیگ کوکہ ۲۰۴ - ۲۶۲ - ۳۳۱
 چلبي بيگ ۲۱۶
 چنگیز خان (تموچین) ۶۷ - ۶۸ - ۷۱ - ۷۴ - ۷۶
 ۷۷ - ۸۶ (شف ناہ)
 رای چندر بہان ۱۱۰

جعفر بیگ ۲۵۲ - ۲۵۳
 قوم جگلي ۵۰ - ۵۱
 قوم چلابر ۶۷ - ۶۸ - ۷۲
 سلطان جلال الدین (بوقت چنگیز خان بود) ۷۳
 جلال خان (از اولاد سلطان علاؤ الدین) ۱۰۷
 جلال خان (اسلام خان) (سلیم شاه) پسر شیر خان
 ۱۲۳ - ۱۵۲ - ۱۵۴ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۴ - ۱۶۵
 ۱۹۹ (شف سین)
 مولانا جلال تنوي ۱۵۹
 جلال الدین بیگ ۱۹۰ - ۲۳۱ - ۲۶۴
 خواجہ جلال الدین محمود ۲۰۲ - ۲۴۹ - ۲۸۰ - ۲۸۴
 ۲۹۲ - ۲۹۹ - ۳۰۷ - ۳۰۹ - ۳۲۲ - ۳۲۶
 ۳۶۰ - ۳۶۶
 جمشید سابق ۶۰ - ۲۰۰
 شیخ جمال ۹۶
 جمال خان خادمہ خیل سارنگ خاني .. ۱۲۳
 مولانا جمال الدین محمد يوسف خطیب کشمیر ۱۹۸
 مولانا جمشید معنائی ۲۲۱
 جمیل بیگ ۲۲۸ - ۲۴۳ - ۲۶۳
 میر جمال ۳۱۵
 قبیله جنجورہ ۹۳
 سلطان جنید برلاس ۹۵ - ۹۶ - ۹۸ - ۱۰۳ - ۱۰۴
 ۱۲۴ - ۱۴۸ - ۲۶۰ - ۲۶۲
 جنید بیگ برادر زادہ مظفر ترکمان ۱۷۰
 جوبینہ بہادر پسر یلدوز خان ۴۹ - ۶۴
 جوجي پسر چنگیز خان ۷۳
 الوس جوجي ۷۶
 جوجي برادر نیمور ۷۶

۳۴۲ - ۳۹۸	نوردي بيگ آلاوة	۱۳۹
۲۵۲	نورشي بيگ	۱۷۹
۲۹۷	نورمون بيگ ولد بابا جلاير	۱۸۱
۲۷۹	نورمون بولاس	۱۹۱
۲۹۹	نوردي محمد جنگ جنگ	۲۷۵ - ۲۹۳
۲۱۹	نورمون مهرزا	۲۹۸
۱۶	نوردي بيگ	۲۷۷
۷۷ - ۷۵ - ۶۸ - ۶۷ - ۴۸ - ۴۴ - ۴۳ - ۴۲ - ۲۵	نورالغزيرين (نام اسب)	۲۹۰
۹۷ - ۹۲ - ۸۹ - ۸۳ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۸	تغلق ليمور خان بن السيفوفا خان	۸۶
۲۸۳ - ۲۱۹ - ۱۸۵ - ۱۶۳ - ۱۳۹ - ۱۲۸ - ۱۲۲	تکوز پسر خال ايلخان	۶۳ - ۶۲
۳۳۵ - ۲۸۹	نورچون (چنگيز خان) پسر بيسرواي بهادر	۷۲
۶۳ - ۴۹	۷۳
۸۳	نور علي شغالي	۲۷۴ - ۲۷۳
۳۶۶ - ۲۲۴	نور تاش انکه	۳۲۵ - ۳۰۷
۲۲۷	تنگيز خان بن منکلي خان	۶۲ - ۴۹
۳۱۵	تنبال پسر عيلم	۵۸
..	تنگيز بن اغور خان	۶۰
..	تنگري قلبي مغول	۹۶
..	تومنه خان بن بابسنفر	۶۹ - ۶۸ - ۴۹ - ۱۶
..	۷۸ - ۷۵ - ۷۴
۷۲	نورغ بيگي زوج کوكي انکه	۴۴
۲۹۱ - ۱۰۷ - ۱۰۳	نور بن قويدون	۶۲
..	نوربا بن بوزنجر قاکان	۶۷
۳۱۵	نولي پسر چنگيز خان	۷۶ - ۷۳
۳۲۹	الوس نولي	۷۹
۲۲۳	نورقيمش خان	۷۹
۳۱۳	نورک پانيش نويس	۲۲۳
۵۲	نورک خان قوچون (قورچي)	۲۸۲ ۲۳۵
۲۰۷

* حرف ثاء *

مولانا ثاني ثاني خان

* حرف جيم *

قوم جاموقه

امير جان بيگ

شيخ جلم (احمد ژنده فيل) ۱۲۱ (شف الف)

جان محمد نقبائي

قوم جانوه

جباي بهادر

جرنده افغان

امام جعفر صادق رضی

جعفر سلطان

۶۰ نثار بن الفجہ خان
 ۶۴ - ۶۱ قوم تلجیک
 ۷۱ - ۷۰ - ۶۷ - ۶۳ - ۶۲ قوم نثار
 ۷۲ قوم تالچورت
 ۱۱۱ - ۱۰۴ - ۱۰۰ نثار (نثار) خان سارنگ خانی
 ۱۲۸ - ۱۲۷ - ۱۲۶ نثارخان پسر سلطان ملاوالدین
 ۱۲۹
 ۱۳۱ تاج خان ملازم سلطان بہادر
 ۱۴۲ - ۱۴۸ تاج خان
 ۱۸۵ - ۱۸۱ ملا (شیخ) تاج الدین لاری
 ۲۱۳ نثار سلطان والی خراسان
 ۳۰۰ - ۲۸۱ ناخچی (ناخچی) بیگ
 ۳۱۵ تاج الدین محمود باریگی
 ۳۴۵ - ۳۴۴ - ۳۴۱ - ۳۳۹ - ۳۴۵ نثارخان رئیس افغانان
 ۳۵۲
 ۷۳ تمب نگر (ولی)
 ۳۲۴ نثار گکھر
 ۵۹ - ۵۸ - ۴۹ ترک بن یافت
 ۸۷ - ۶۷ - ۶۲ - ۶۱ - ۶۰ - ۵۹ - ۵۸ قوم ترکان
 ۲۸۷ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴
 ۲۴۲ - ۲۳۹ - ۲۳۳ - ۲۳۲ - ۶۱ قوم ترکمان
 ۷۸ - ۷۷ ترمشیرین خان بن دواخان
 ۱۰۷ - ۹۶ امیر تردی بیگ (تردی محمد) خان
 ۱۸۱ - ۱۵۹ - ۱۴۹ - ۱۴۴ - ۱۴۳ - ۱۴۰ - ۱۱۷
 ۲۷۵ - ۲۷۲ - ۱۹۳ - ۱۹۲ - ۱۹۱ - ۱۸۵ - ۱۸۲
 ۳۴۲ - ۳۳۰ - ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۲۸۵ - ۲۸۱ - ۲۸۰
 ۳۶۵ - ۳۶۴ - ۳۵۴ - ۳۵۱ - ۳۴۵ - ۳۴۴
 ۱۰۷ تردی بگہ

۳۲۸ - ۳۲۱ بیگ ملوک محبوب میرزا کامران
 ۳۶۳ - ۳۳۱
 ۳۲۴ پورنام پسر ملک کائن
 ۳۵۲ بیگ محمد ابشک آقا
 ۳۹۴ ملا بیکسی (بنگشی)
 * حرف پ *
 ۱۹۰ پایندہ محمد وسی
 ۱۰۹ پرم دیو
 ۱۸۲ وانا پرساد
 ۱۹۰ - ۱۷۳ شیخ پودان
 ۱۹۱ پورنمل
 ۵۸ پهلویں اسود
 ۱۵۹ - ۱۰۷ خواجہ پهلوان بدخشی
 ۲۵۸ پهلوان اشتر
 ۳۶۳ - ۳۳۱ - ۲۸۳ - ۲۶۳ پهلوان دوست مہریر
 ۱۵۹ - ۱۰۷ پتچہ جان (پتچہ جان) انکہ والدہ زین خان کوکہ
 ۱۴۵
 ۸۱ پیر محمد پسر جہانگیر میرزا
 ۸۱ پیر علی تاز
 ۱۰۷ - ۱۰۳ - ۹۶ پیر قلی سیستانی
 ۱۵۹ - ۱۴۰ - ۱۳۳ مولانا محمد پیر علی
 ۲۷۱ - ۲۶۹ پیر محمد خان اوزبک حاکم بلخ
 ۲۹۱ - ۲۸۹ - ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۲ - ۲۷۸
 ۲۹۶ - ۲۸۸ پیر محمد آختہ
 ۳۴۴ ملا پیر محمد
 ۳۵۲ پیر محمد رهنکی امیر افغان
 ۳۶۴ پشروخان
 * حرف تاد *

١٣٣ بهوت رای ولد سلهدي	٧١ برتن بهادر
١٣٦ قوم بهيل	٨٩ - ٧٨ - ٧٧ (بهسون توا)
١٣٩ استاد بهزاد مصور	١٢٨ برهان الملك ملقاني
١٤٥ بهريال رای حاكم بچاگده	١٦٣ - ١٥٢ بزمزيد اميرافغان ملازم شهر شاه
١٥٦ - ١٥٥ - ١٥٣ شيخ بهلول	٢٣٣ - ٢٣٢ - ١٧٦ مير برکه پسر مير عبدالله
١٦٣ بهادر خان ملازم شهر شاه	٣١١ - ٣٠٣ - ٢٩٦ - ٢٨٩ - ٢٦١ - ٢٥٣
٢١٦ بهرام ميرزا برادر شاه طهماسب	٢٢٣ قاضي برهان خافي
بهادر خان پسر حيدر سلطان شيباني و برادر	٣١ - ٣٧ - ٣٥ - ٣٣ حکيم بطليموس (بطليموس)
٢٥٩ - ٢٥٢ - ٢٤٤ - ٢٢٩ - ٢١٩ علي قلي خان	١١٩ ملا بقائي
٢٢٢ - ٢١١ - ٢٠٧ - ٢٩٦ - ٢٨١	٣٣٨ - ١١٢ - ٩٩ بکرمجيت (راجه گواليار بود)
٢٩٦ - ٢٨٩ - ٢٥٢ - ٢٢٣ شيخ بهلول (ديگر)	٢٠٢ بلقيس مكاني شهرانويگم
٢٢٠	٢٢٢ ملا بلال كتابدار
٥٤ قاضي بيضاوي	٢٧٦ - ٢٤٩ - ٢٣٦ قوم بلوچ
٧٢ - ٧١ بهسونکای بهادر پسر برتن بهادر	٩٧ - ٨٩ بوقا قاکان بن بوزنجر قاکان
٨٩ - ٧٨ - ٧٧ بهسون توا بن موانکان	٩٧ - ٩٦ - ٨٩ بوزنجر قاکان بن آلنقوا
١٧١ - ١٦٧ - ١٥١ - ١٤٩ - ١٠٦ ييگ ميرک	٥٨ بودج بن سام
٢٨٣ - ٢٧٧	٥٨ بودر بن سام
١٨٥ - ١٥٢ - ١٤٩ - ١٣٧ خان خانانان	٩٠ بوزوق (از لقبهای ترک)
٢١٨ - ٢١٦ - ٢٠٨ - ٢١٢ - ١٩١ - ١٨٦	٩٦ بوقون قنقي پسر آلنقوا
٢٤٠ - ٢٣٥ - ٢٢٣ - ٢٣١ - ٢٣٠ - ٢٢٩ - ٢٢١	١٣٣ بوزي (نوري) اوزيک
٢٠٩ - ٢٦٦ - ٢٥٨ - ٢٥٧ - ٢٤٨ - ٢٤٢ - ٢٤١	١٤٤ بهاول انکه
٢٣٥ - ٢٢٣ - ٢٢٢ - ٢٢١ - ٢١٠	بهارخان (سلطان محمد) امير افغان پسر دريا خان
٢٢٥ - ٢٢٤ - ٢٢٣ - ٢٢٢ - ٢٢١ - ٢٢٠	١٥٢ - ١٠٠
٢٦٧ - ٢٥٥ - ٢٥١ - ٢٥٠ - ٢٤٩	١٠٦ بهاريل ابدري
١٧٢ بهگ محمد بکاول	١٠٧ سلطان بهلول لودي
٢٢٢ - ٢٢١ - ٢٢٠ بهگ محمد آخندبيگي	١٣٠ - ١٢٩ - ١٢٨ - ١٢٧ - ١٢٦ - ١٢٥ - ١٢٤ - ١٢٣ - ١٢٢ - ١٢١
٢٨٧ بهرم اوغلي سابق	١٣٧ - ١٣٦ - ١٣٥ - ١٣٤ - ١٣٣ - ١٣٢ - ١٣١
٢٠٠ - ٢٩٧ بهگ باباي کولايي	١٥١ - ١٤٨ - ١٤٦ - ١٤٥ - ١٤٤ - ١٤٣ - ١٤٢

۲۶۸ مولانا باقی یزید	۶۸ - ۳۹ بایسنقر خان بن قایدو خان
۲۸۵ - ۲۸۱ بالتو بیگ تواجی بیگی	۷۰ باجری (از لقبهای ترک)
۲۸۸ باباشاهو	۸۳ بایسنقر میرزا بن شاهرخ میرزا
۲۹۰ بالتو سلطان	با بای کاهلی انالیق مر شیخ پسر ابوسعید میرزا
۲۹۱ باقی محمد پروانچی	۸۳
۳۰۹ بابا قچقار	۸۸ بایسنقر میرزا پسر سلطان محمود میرزا
۳۱۵ مولانا بابا دوست صدر	۹۰ ملا بابای بشاعری
۳۲۰ بابا خزاری	۱۱۱ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۲ - ۹۶ بابا قشقه
۳۲۲ بابا بلاس (ولی مجذوب)	۱۰۴ - ۱۰۲ شیخ بایزید
۳۴۲ باقی بیگ یاتیش بیگی	۱۲۳ - ۱۱۳ - ۱۱۲ بایزید
۳۴۴ بالتو خان	۱۵۹ - ۱۵۴ - ۱۵۳ خان بابا بیگ جلابر پسر شاه خان
۱۱۴ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۰۲ - ۹۴ بین (بین) افغان	۱۸۱
۱۴۷ - ۱۲۴	بابا جوجک ۱۷۰ - ۲۷۷ (شف جنم)
۳۵۲ بجلی خان امیر افغان	۱۷۱ میر بابا دوست
۱۵۲ - ۱۴۹ - ۱۴۱ - ۱۳۱ امیر بچکه (بوچکه) بهادر	۱۷۲ امیر سید محمد باقر حسینی
۱۷۲ بخشوی لنگه	۱۷۷ بابرقلی مهرداد میرزا شاه حسین
۳۰۶ - ۲۲۵ بخشی بانو بیگم همشیره اکبر	۱۹۵ بابا حسن ابدال
۱۲۳ - ۹۰ بدیع الزمان میرزا بن سلطان حسین میرزا	۲۲۲ - ۲۰۲ بابا دوست بخشی
۱۶۸	۲۱۵ بحر عامی شیخ بایزید بسطامی (ولی)
۱۳۶ بداغ خان قچار (قچار) ملازم شاه طهماسب	۲۲۸ بابای سهرندی
۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹ - ۲۳۸ - ۲۱۸	۳۰۰ - ۲۲۹ بابا دوست یساول
۲۱۸ بدرخان استجلو	۲۵۳ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۳۶ - ۲۳۰ بلبوس بیگ
۳۶۳ - ۳۲۵ - ۲۹۸ - ۲۹۱۰ شاه بداغ خان	۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۸۱ - ۲۷۹ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۶۴
۷۷ - ۴۸ امیر برکل بن النکیر بهادر	۳۴۶ - ۳۳۲ - ۳۳۰
۵۱ قوم براهمه	۳۱۷ - ۲۷۱ - ۲۵۵ مولانا بایزید
۵۲ - ۵۱ برهما	۲۶۱ بابا ششیر (ولی)
۵۸ بربر بن حام	بابا سعید قچاق ۲۶۲ (شف سین)
۷۱ - ۶۴ الوس برلاس (لقب - بمعنی شجاع بانسب)	۲۶۳ باقی صالح ملازم میرزا کامران

۲۶۸ - ۲۷۱ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۸ - ۲۸۹

۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳

۱۰۶ - ۱۱۰ راول اودي سنگه

۲۵۲ لويس سلطان

۲۸۸ لويكن اغلان

۲۸۹ اوساغات (ايماقات) دره كنز

۵۸ اهواز بن اسود

۷۷ - ۷۶ - ۴۹ انجل نويان بن قراچار نويان

۷۱ - ۴۹ ابردمچي برلاس بن قاجولي

۶۲ - ۶۰ - ۴۹ ايل خان بن تنگيز خان

۶۹ - ۶۲ - ۶۰ قوم ايفور

۱۲۸ - ۸۰ ايلدرم بايزيد قيصرورم

۸۲ انجل ميرزا بن ميران شاه

۱۰۲ ملا اياق

۲۹۹ - ۲۹۱ قوم ايماقات

۲۸۷ ايل ميرزا ملازم پير محمد خان

• حرف باء •

ظهیرالدین محمد بابر پادشاه گیتی ستانی

فردوس مکانی پسر عمر شیخ میرزا ۱۱ - ۳۸ - ۸۵ - ۸۶

۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۲ - ۹۵ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۸

۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷

۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵

۱۲۶ - ۱۲۹ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۸

۱۷۱ - ۱۷۳ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۲۲۳

۲۲۴ - ۲۲۶ - ۲۳۰ - ۲۳۴ - ۲۳۶ - ۲۳۸ - ۲۴۱

۲۵۱ - ۲۶۰ - ۲۶۹ - ۲۸۲ - ۳۱۴ - ۳۲۳ - ۳۲۸

۳۴۹ - ۳۵۷ - ۳۶۱ - ۳۶۲

الغ بیگ میرزا بن سلطان ابوسعید میرزا و برادر

۸۳ - ۸۹ عمر شیخ میرزا

۸۴ الرس صف خان (شمسفعل)

۸۶ السهونغا خان بن دواخان

۸۷ الغجه خان نقالی بابر

۱۱۱ الهاس خان

۱۱۳ الامان میرزا فرزند همایون

۱۲۴ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۰

۱۳۵ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۱ - ۱۴۱ - ۱۴۱ - ۱۴۱

۲۳۱ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۶ - ۲۳۶

۲۵۷ - ۲۵۹ - ۲۶۶ - ۲۸۴ - ۲۸۵

۱۸۹ - ۱۹۰ امیر الله دوست فاضل

۳۳۵ الغ بیگ پسر هلیل سلطان

۲۰۴ امیر بیگ حاکم زمین داور

۲۱۴ امیر شاهي شاعر

خواجه امین الدین محمود هروی خواجه جهان

۳۴۲ - ۲۲۲

۲۴۸ امام قلی قورچی

۳۱۴ - ۲۵۰ میر اسمانی شاعر

۲۹۷ محمد امین

۴۹ - ۵۴ انوش بن شیت م

انوش آغا دختر خواجه حسین زوجة عمر شیخ میرزا

۸۶

۱۱۵ میرزا انور

۶۰ لوز خان بن صف خان

۷۲ اولون انکه زوجة بیسوکای بهادر

۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ لوزکادی پسر جنگیز خان

۲۶۰ - ۲۵۵ - ۲۳۷ - ۹۱ - ۸۸ - ۸۵ قوم اوزیک

اسحق سلطان ۲۷۷ - ۲۹۲ - ۲۹۳
 مولانا اسد ۳۶۳
 اشرف خان مير منشي ۳۶۲ - ۳۶۴
 اغور خان بن قراخان ۴۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲
 آغزخان ۱۲۲
 اغزوار خان اتاليق سام ميرزا ۱۳۵
 افغانان ۸۹ - ۱۰۰ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۵
 ۱۵۸ - ۱۶۳ - ۱۶۵ - ۱۶۹ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۹۵
 ۱۹۸ - ۲۴۰ - ۲۴۹ - ۲۵۸ - ۲۶۱ - ۳۰۷ - ۳۱۱
 ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۳ - ۳۲۵
 ۳۲۹ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۶ - ۳۳۹ - ۳۴۲ - ۳۴۳
 ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۵۲
 سيد افضل پسر مير سلطانعلي خواب بين ۸۹
 افغانان خليل ۳۰۷ - ۳۰۸
 افغانان مهند ۳۰۷ - ۳۰۸
 افغانان دبد الرحمانی ۳۲۳
 افغانان بومزیدی ۳۲۳
 افضل خان مير بخشى ۳۴۲ - ۳۴۶ - ۳۹۴
 اقليميا (اقليميا) خواهر قابيل ۵۳
 الوس اکتای (اوکدای) ۷۶
 مولانا الينس اردبيلي ۴۰ - ۴۱ - ۴۲
 النکیر (ایلنکر) بهادر بن انجل نوبا ۴۹ - ۷۶ - ۷۷
 النجه خان بن گیوک خان ۴۹ - ۵۹
 النجه خان بن ترک ۴۹ - ۵۹
 القان خان ۷۰
 النکر ميرزا بن میران شاه ۸۲
 ميرزا الغ بیگ ابن عم ابوسعید بن سلطان محمد ۸۲
 ۲۵۵

احمد سلطان لاش اغلي اسنجلو ۲۱۹
 شيخ احمد پسوي ۲۲۳
 احمد بیگ ۲۵۲
 احمد خان سور (سکندر) یزنه سلیم خان ۳۳۹
 ۳۵۲ (شف سکندر)
 اخنوخ (یعنی ادریس علیه السلام - اوریای سیوم
 هرمس البرامسه) بن پرد ۴۹ - ۵۵ - ۵۶
 اخیار خان قلعي زاده ۱۳۷ - ۱۳۸
 خواجه اخیار ۳۰۸
 ادهم خان کوه ۱۹۴ - ۲۲۵ - ۳۹۳
 ادهم ميرزا ولد دیو ميرزا ۲۱۸
 ارفشدد بن سام ۵۸
 ارم بن سام ۵۸
 ارن پسر بودر ۵۸
 ارمن پسر بودر ۵۸
 لرقل خواجه وزیر اغور خان ۶۱
 قوم لوفون ۱۷۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۹ - ۲۶۲
 اسفلینوس حکیم ۵۶
 اسود بن سام ۵۸
 شاه اسمعیل صفوي ۸۵ - ۸۶ - ۲۱۸ - ۲۹۵
 سيد اسحق (شتاب خان) ملازم سلطان بهادر ۱۴۳
 اسمعیل ولد محمد شاه ۱۹۷
 اسکندر سلطان پسر ميرزا حیدر ۱۹۸
 اسمعیل سلطان جامي ۲۲۹
 اسمعیل بیگ دولدي ۲۳۱ - ۲۴۱
 ۲۶۲ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۷ - ۳۳۳ - ۳۴۲ - ۳۵۰
 اسکندر سلطان (خان) ۲۶۰ - ۲۸۱ - ۲۹۰
 اسمعیل کور (کوز) ۲۶۲

فهرست نامهای مردمان و مواضع و قلعه‌ها و آبها و غیره (که در اولین دفتر اکبرنامه وقوع یافته اند)
 بترتیب حروف هجاء - اما نامهای آنکه در یک صفحه بتکرار واقع شده‌اند ذکر آن صفحه بتکرار نیآورده شد - بلکه
 بر یکبار اکتفا کرده آمد - گنجینان این روستا را ضروریست که آن صفحه را بنمایانند - تا بر همگی
 حالات مندرجۀ آن صفحه آگاهی یابند - و چون قلعه‌ها بلفظ قلعه یا حصار و جز آن و آبها بلفظ آب یا دریا
 و جز آن تمیز می‌یابند اسمای قلع و آبها را جداگانه نیآورده فهرست را بر دو منظر مرتب ساختیم - اولین برای
 مردمان - و دومین برای مواضع و غیره - و چون این کتب در بیان مواضع و حالات اکبر تالیف یافته است و تقریباً
 هر واقعه مرقومه این کتاب را مراحه یا ضمناً بذاتش نسبت می‌ست و نیز صفحه از ذکرش (که بحضرت شاهنشاهی
 یا خدیو عالم - یا خدیو زمان و هم برین سبط آمده) عاری نیست الا یک دو صفحه فلذا از برای احتراز از دقت
 در فهرست نامش را مذکور ساختیم - و تطویل مردود را گذاشته اینجا مردود را کار بستیم •
 • حسبی الا العالمین فانه • مولی حسیب قادر و نصیر •
 • شعر •

• منظر اول در اسامی مردمان و قبائل و اقوام و غیره •

سلطان آدم گهر	۱۱۵ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۶ - ۲۲۷
آق (آقا) سلطان	۲۴۳ - ۲۹۸ - ۳۰۴ - ۳۰۷
آدینه نقبائی	۳۱۵
آواخان پسر سلیم شاه	۳۲۵
آدم خان قیام خانی امیر افغانان	۳۵۲
شیخ آذری شاعر	۳۶۳
ابوالفضل مولف	۱ - ۳۱ - ۴۷ - ۵۲ - ۱۸۸ - ۲۵۶
ابرخس حکیم	۴۱
سلطان ابومعید میرزا پسر سلطان محمد میرزا و پدر	۳۶۱ - ۳۴۷ - ۳۲۴
عمر شیخ میرزا	۴۸ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۹
شیخ ابن عربی	۵۲
ابن جوزی	۵۴
ابومعشر بلخی	۵۶

• حرف الف •

آلقوا بنت جوینده بهادر و مادر بوزنجیر قان	۱۲ - ۴۹
آی خان پسر کن خان	۶۵ - ۷۲ - ۱۲۲ - ۱۶۶
حضرت آدم صفی علیه السلام	۴۹ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴
آغازیمون مهری (اورپای ثانی)	۵۵ - ۵۷ - ۶۵ - ۶۶ - ۱۲۲ - ۱۸۴ - ۳۲۴ - ۳۶۸
آذرینجان پسر بوذر	۵۵
آذرخان بن منل خان	۵۸
آی خان پسر افروز خان	۶۰
آرنگ خان	۶۰
آل مظفر	۷۲
آدون حسن آق قویا	۷۹
آرایش خان	۸۳ - ۸۲
آوق ملازم بابر شاه	۱۰۷
	۱۱۲

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ہمت	ہمت	۱	۳۵۲	تشریف	تشریف	۲	۳۳۳
ولی	ونی	۳	ایضا	دلخواہ	دلخواہ	۳	۳۳۴
حقائق	حقائق	۴	۳۵۷	خنک	خنک	۹	ایضا
و از جملہ	از جملہ	۱۸	۳۶۰	بنقلب	بنقلب	۱۳	۳۳۶
دو	ودو	۱۵	۳۶۹	مرچ	مرچ	۱۱	۳۴۰
[][۲۶	ایضا	را	ر	۱۴	ایضا
و باطناً	رباطناً	۱۴	۳۷۰	جانستان	جانستان	۱۵	۳۴۵

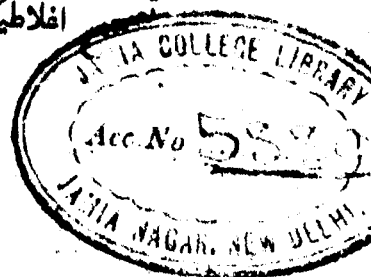
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۳	۱۹	ترتیب	ترتیب	۲۷۵	۵	حضرات	حضرت
۲۵۴	۱	برہمزدگی	برہمزدگی	ایضاً	۹	پنجشیر	پنجشیر
ایضاً		ایضاً	روزگار	۲۷۹	۱۹	سعادت	سعادت
ایضاً	۲	طلب	طلب	۲۸۰	۱۴	عالم	عالم
۲۵۵	۸	کاہمون	کاہمون	ایضاً	۲۷	بدولت	بدولت
۲۵۶	۳	اسماء	اسماء	۲۸۲	۱۰	دولتخانہ	دولتخانہ
ایضاً	۱۴	ہنگام	ہنگام	۲۸۴	۲۱	جہانبانی	جہانبانی
۲۵۹	۴	دولتخواہان	دولتخواہان	۲۸۶	۶	حال	حال
ایضاً	۱۷	معتد مان	معتد مان	۲۸۷	۱۰	مستحکم	مستحکم
۲۶۰	۳	بارجور	بارجور	ایضاً	۱۱	محصن	محصن
ایضاً	۶	تیبہ	تیبہ	ایضاً	۲۰	لنجایش	لنجایش
۲۶۱	۴	نزول	نزول	۲۹۳	۸	بیگ	بیگ
ایضاً	۱۹	منوجہ	منوجہ	ایضاً	۱۶	اعراق	اعراق
۲۶۴	۵	برسر	برسر	۲۹۵	۵	تمام	تمام
ایضاً	۲۳	ازین	ازین	ایضاً	۹	قدر	قدر
۲۶۷	۲	ازراہ تملق	ازراہ تملق	۳۰۱	۱۱	کنف	کنف
۲۶۸	۱۷	انکہ	انکہ	۳۰۲	۲۳	حکایت	حکایت
۲۷۰	۲۰	تعلیم	تعلیم	۳۱۶	۳	ملازمان	ملازمان
۲۷۱	۱۰	ع	ع	ایضاً	ایضاً	امّا بواسطہ	امّا بواسطہ
ایضاً	۱۵	مقدم	مقدم	ایضاً	ایضاً	قندوزرا	قندوزرا
ایضاً	۱۷	لوازم	لوازم	۳۱۸	۴	بمواجید	بمواجید
ایضاً	۲۲	نبرد	نبرد	۳۱۹	۱۰	انداختہ	انداختہ
۲۷۲	۱۵	روگردان	روگردان	۳۲۳	۱۹	بار	بار
۲۷۴	۱۶	پنجشیر	پنجشیر	۳۲۹	۱۸	سخندان	سخندان
ایضاً	ایضاً	ملک	ملک	۳۳۲	۴	مخدرات	مخدرات
ایضاً	۲۴	تشریف	تشریف	ایضاً	۹	ظالم	ظالم

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۴	در ضمیر	در ضمیر	۱۹۶	۱	وسیع	وسیع
۱۹۱	۶	جنب	جنب	ایضاً	۷	داده	داده
۱۹۳	۱۷	پسران	پسران	ایضاً	۲۲	تنگ	تنگ
..	..	الخ میرزا	الخ میرزا	۱۹۷	۱۹	ندارند	ندارد
۱۹۵	۱۴	خورده شود	خورده شود	۲۰۰	۶	تاباز	وتاباز
۱۹۷	۲	بعرض	بعرض	ایضاً	۷	درین	درین
ایضاً	۱۹	سه	سیوم	ایضاً	۱۱	قوت	قوت
۱۹۹	۱۱	رجمند	ارجمند	۲۰۲	۲	بانو	بانو
ایضاً	۲۱	شیرخار	شیرخان	۲۰۶	۷	دوازدهم	دوازدهم
ایضاً	ایضاً	مساعدا ت	مساعدا ت	۲۰۷	۲۰	کاخانهای	کارخانهای
..	۰۷۱	..	۱۷۰	۲۱۲	۸	دانسته	شاسته
۱۷۰	۱۵	باکری	ماکری	۲۱۸	۲۳	افشا	افشار
۱۷۲	۱	نام	ناصر	۲۲۳	۲۴	شاعنای	شاهنشاهی
ایضاً	۴	پندپذیر	پندپذیر	۲۲۵	۸	توانید	توانید
۱۷۳	۱	بذات	بذات	۲۲۷	۲۳	تنگ	تنگ
ایضاً	۱۸	حاجکان	حاجکان	۲۳۰	۲۲	بیکه	بیکه
۱۷۷	۶	زمین	زمین	۲۳۱	۲۱	نصاف	انصاف
۱۷۹	۲۰	و اصل پور	حاصل پور	ایضاً	۲۵	لکشر	لشکر
۱۸۳	۱۱	بطن	بطن	۲۳۲	۴	از هر طرف	(از هر طرف
۱۸۶	۱۳	هر دوار	ماژوار	۲۳۳	۲۱	مهمات	مهمات
۱۸۷	۱۲	میکشت	میکشت	۲۳۴	۱۸	نداخت	انداخت
۱۹۰	۱۲	مشتنگ	مشتنگ	۲۳۶	۱	زولانه	زولانه
۱۹۳	۲	اشا	حاشا	۲۳۷	۱	به میرزا	بمیرزا
۱۹۴	۱	لوزم	لوزم	۲۳۸	۱۰	صاحبان	صاحبان
ایضاً	۶	اتکه	اتکه	ایضاً	۲۰	مزاباشیه	قرلباشیه
۱۹۵	۱۵	کهر	کهر	۲۴۰	۲۲	ومت	وقت

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲۳	امرا	وامرا	ایضاً	۱۸	رضا جوئی	رضا جوئی
۹۳	۹	مال آن	مال امان	۱۲۷	۵	باتفاق	باتفاق
ایضاً	۲۰	برهنمون	برهنمون	۱۲۸	۱۱	رنتنهور	رنتنهور
۹۴	۵	مرکب	مرکب	ایضاً	۱۲	تاتارخان	تاتارخان
ایضاً	۱۹	محمد علی	محمد علی	۱۳۱	۲۳	مرد	مرد
۹۵	۱۳	بافته	بافته	۱۳۲	۲۲	بغلچه	بغلچه
ایضاً	۲۱	تلافی مشاق	تلافی مشاق	۱۳۳	۲۰	دیب	دیب
۹۹	۲۵	سپاه گران	سپاه گران	۱۳۵	۱۸	کورگان	کورگان
۹۷	۲	جوشن پوش	جوشن پوش	ایضاً	۲۳	آج	آچه
ایضاً	۴	هنگام	هنگام	۱۳۶	۹	کواران	کواران
۹۵	۱	آرامشی	آرامشی	ایضاً	۲۳	برین	برین
ایضاً	۹	هفداد لک	هفداد لک	ایضاً	ایضاً	بشیده	بشیده
۱۰۱	۴	مخطورات	مخطورات	۱۳۷	۲	فرباد	فرباد
ایضاً	۱۹	کامیاب	کامیاب	ایضاً	۳	معتمدان	معتمدان
ایضاً	۲۳	اشقات	اشقات	ایضاً	۱۱	هالول	هالول
۱۰۳	۲۵	برفاقت	برفاقت	ایضاً	۱۴	حکم	حکم
۱۰۴	۱۹	مشمول	مشمول	۱۳۸	۲	بشیده	بشیده
۱۰۷	۷	قورچین	قورچین	۱۴۰	۱۰	محمد پرغلی	محمد پرغلی
۱۱۱	۱	قورچی	قورچی	۱۴۱	۱۰	سرکیچ	سرکیچ
ایضاً	۱۸	بابا قشقه	بابا قشقه	ایضاً	۱۴	بروج	بروج
۱۱۷	۱۲	عدل	عدل	۱۵۴	۴	قبل	قبل
ایضاً	۲۳	بتائید	بتائید	ایضاً	۱۷	چفانچه	چفانچه
۱۱۸	۲۱	اشار	اشار	۱۵۶	۲۳	امور	امور
۱۲۰	۱۴	مرتب	مرتب	۱۵۸	۱۱	چند	چند
ایضاً	ایضاً	براین	براین	۱۵۹	۷	بابا جلیروتردی	بابا جلیروتردی
۱۲۲	۱۳	احصار	احصار	۰۰	۰۰	بیگ و قوچ بیگ	بیگ و قوچ بیگ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۱	۹	جورنغار	جوانغار - جورانغار	۶۱	۹	جورنغار	جوانغار - جورانغار
ایضاً	۲۰	بیدار	بیدار	۲۵	۲۵	برموز	برموز
۶۲	۱۶	تور بن	تور بن	۱۶	۱۶	عاقبة	عاقبة
ایضاً	۱۷	فدا یبانه	فدا ئیانه	۲۶	۱۱	بنظر	بنظر
ایضاً	۲۱	خال	خال	۲۸		الواع	الواع
ایضاً	۲۵	دنسته	دانسته	۲۴		زایچه	زایچه
۶۶	۶	اندراج	اندراج	۳۰	۲۲	بے اندازہ	بے اندازہ
۷۱	۱۵	کار ساز	کار ساز	ایضاً	ایضاً	متصرف	متصرف
ایضاً	ایضاً	نظام بخش	نظام بخش	۲۶	(۳)	(۳)	(۳)
۷۲	۱۵	ورطهای	ورطها	۳۳	۱	دوارده	دوارده
۷۳	۱۶	تنگوزئیل	تنگوزائیل	ایضاً	۲۱	مدکر	مدکر
۷۵	۷	خانزادهای	خانزادها	۳۴	۳	نسر الطائر	نسر الطائر
۷۷	۱	بایرن	بایران	ایضاً	۲۰	مدکر	مدکر
۷۹	۲۷	همزم شاه	بعزم شام	۳۵	۱	بحو	بحو
۸۰	۵	ملازم	ملازم	ایضاً	۲۲	ج دره	ج دره
۸۶	۱۴	هم	هم	۳۷	۱	حد خود	حد خود
۸۷	۱۹	محمود	محمود (۳)	ایضاً	۶	خانه	خانه
ایضاً	۲۰	دورزی	دورزی (۵)	ایضاً	۱۱	نادرست	نادرست
ایضاً	۲۶	[د] - (۴) نسخه [د]	[د] - (۴) نسخه [د]	ایضاً	۲۰	انتظام	انتظام
ایضاً	ایضاً	(۵)	(۵)	۳۸	۲۶	خاته	خاته
ایضاً	ایضاً	(۴)	(۴)	۴۰	۳	رم دبند	رم دبند
ایضاً	ایضاً	(۵)	(۵)	۴۶	۱	موب	موب
۸۸	۷	آمده	آمد	ایضاً	ایضاً	شاه	شاه
۹۰	۱	کهمرو	کهمرد	ایضاً	۷	اسجلی	اسجلی
ایضاً	۷	موب	موب	۴۸	۱۴	اواج	اواج
۹۲	۲	عیسی خیل	بعیسی خیل	۵۸	۲۱	تسلیمی بخش	تسلیمی بخش
ایضاً	۶	مندراول	مندراول	۶۰	۲۳	زبانزد مردم	زبانزد مردم

اغلاطیکہ در اولین دفتر اکبرنامه هنگام انطباع راه یافته



—————

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	پرکار	پرکار	۱۲	۴	بمساعت	بمساعت
ایضاً	۱۶	مورد	مورد	ایضاً	۱۷	دولتمندان	دولتمندان
۲	۲۳	تنگنای	تنگنای	۱۸	۱۸	بنفید	بنفید
۳	۷	عذابت نکیدی	عذابت نکیدی	ایضاً	ایضاً	قدوم	قدوم
ایضاً	۱۳	کارگاه	کارگاه	ایضاً	ایضاً	اقدام	اقدام
۴	۴	آفرین	آفرین	ایضاً	۲۲	مترصد	مترصد
ایضاً	۷	زبان	زبان	۱۴	۲۲	بذور	بذور
ایضاً	۲۳	فسایم	فسایم	ایضاً	۲۹	خان اعظم	خان اعظم
۵	۷	انتاد	انتاد	۱۵	۷	نعمت	نعمت
۶	۱۲	قدردان	قدردان	ایضاً	۲۴	نزدان	نزدان
ایضاً	۲۹	وئقی	وئقی	۱۶	۱۸	رمزدانان	رمزدانان
۷	۱۰	نوائر	نوائر	۱۷	۱۳	نیبر	نیبر
۸	۲۹	دنیی	دنیی	۱۸	۷	بوراق	بوراق
۹	۱۶	حرائد	حرائد	ایضاً	۱۴	شعری	شعری
۱۰	۱	فروع	فروع	۱۹	۲۷	بادہ	بادہ
ایضاً	۱۰	دنجوری	دنجوری	۲۰	۶	نظام بخش	نظام بخش
ایضاً	۱۷	مکونات	مکونات	ایضاً	۲۴	دادند	داد
ایضاً	۲۰	کافہ	کافہ	ایضاً	۲۴	رسالدند	رساند
۱۱	۵	دور بمان	دور بمان	ایضاً	۲۴	سپیدہ دم	سپیدہ دم
ایضاً	۱۱	خلوتیان	خلوتیان	ایضاً	۲۷	(۲) (۳)	(۲) (۳)
ایضاً	۲۱	ترقیات	ترقیات	۲۱	۱۶	قہقہہ	قہقہہ

THE
AKBAR NÁMAH

BY
ABUL FAZL I MUBÁRAK I 'ALLÁMÍ,
VOL. I.

EDITED FOR THE ASIATIC SOCIETY OF BENGAL.

BY
MAULAWÍ 'ABD-UR-RAHÍM,

ARABIC PROFESSOR, CALCUTTA MAHRASAH.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE URDOO GUIDE OR MUZHURUOL UJAYER PRESS.

1877.

هر دو طایفه مقصود حقیقی شانند (در رسید - آمد که درین کار شگرف کامیاب آرزو گردیدم •

• نظم •

• کلام که مرش زبان غیب است • گنجینه گشای کان غیب است •

• زانکس که نگه کند به تمکین • انصاف طلب کنم نه تحسین •

• این نامه سزای آدمین باد •

• انشاء الله که اینچنین باد •

(م) نسخه [ح] انشاء الله اینچنین - و نسخه [ط] که همچنان •

• تاریخ طبع دفتر اول •

• قمری •

۱۲۹۳ هـ

اتم الجزء بخیر

• دیگر •

۱۲۹۴ هـ

• ع • از لطف بے نیاز بآخر رسید جز (۱)

• دیگر ظاهراً و باطناً •

۱۲۹۴ هـ

در جمادی الاول بسنه یکهزار و دوم و دوز و چار شهری

• شمسی •

۱۸۷۷ ع

۱۸۷۷ ع

اتم بفضل جل اعطاء - ولاختتمت

• دیگر •

۱۸۷۷ ع

• ع • شکر حسیب مد که بآخر رسید طبع

• دیگر ظاهراً و باطناً •

۱۸۷۷ ع

ماه می یکهزار هشتاد و هفت عیسوی

بأنین تفنیح و طرز اختصار بمبارات تازه (که خامه آلود بمسچیان^(۴) قالب انشا نشده) انتظام یافت
و بتاکارش این فهرست رفعت و عذوان دواست ذره هوا مرشت ابوالفضل سعادت پذیر شد - و بعد
از رموز و نکات حکمت جالجا بمقتضای تقریب اندراج پذیرفت - که اگر آن حقائق و اسرار حقیقت
از اصل سوانح متمیز هازلند کتابی گردن انتخابی لهالب از مغز دانش •

- جام میز ماختم از خون خویش • فی خم سرکه که کند حینه ریش •
- هست بهر نکهه دقائقی بس • تاش نسجد نشاند کسی •

اگرچه [نظر بمخطبان رسمی آنچه] تا حال از مرگذشت بزرگان گزارش یافت (طفیلی دانانده
سخن سرا بودم) اما حقیقت شناسان افجهن تقدس نیکو دانند که درین محمده نامی ایزدی
از آغاز تا انجام (که هرگز چشم مرصاد) یک حرف بطغیل نیاروده ام - بدان برده چند
(که نقاب جمال مقدس شاهنشاهی اند) کرده در هر پرده پردگیفر وجه همت بوده است
حاشا کدام پرده - و چه پردگی - یک حمن امت که چندین تنوع ظهور دارد - و باطن یکتا همت
در گرد آن حسن جهان افروز روشنی پذیرامت •

- داند از آنجا که سخندان می مت • کین چه نمودار سخن رانی مت •

مرا که دل یکجا گرواست کجا خاطر بگوین گراید - تا بدالین تاریخ چه رسد - چنانچه در شمشیر
در یک میان در نیاید - و در مقصود در یکدل ننگد - پراگنده خاطران هرجائی را قیاس مکن
که این بیدلان خاک مرشت را دل کجاست تا قیاس را مزد - لیکن من مسبب بین را از فراخی
حوصله در مظهر مقدس حضرت شاهنشاهی حق را جلو خاص نمودند - و این رمیده ملک
اسباب را بکمند ارادت در آوردند - و از ژرف نگاهی و درات منشی مبدعان قضا (که ابواب
سعادت را از نیکذاتی اینکس سرانجام میدادند) جمال جهان آرای شاهنشاهی را در مظاهر
این سلسله علیّه نمودار گردانیدند - تا عشق حقیقی آن یگانه درگاه الهی بنگاشتن این داستان دراز
سرگرم ساخت - هم هنگام سخنوری گرم شد - و هم گلشن نکتہ پیرائی شاداب گشت - و هم فتور
در یکتادلی این بادیه بزمای حقیقت نرفت - هم مراتب جمال معشوق حقیقی پایه ظهور گرفت
و هم مدارج قانون عشق کمال عروج یافت •

اکنون آنچه آنرا مجازیان رسمی احتطاردی میدانستند مبری شد - و نوبت سخن بآنچه

(۴) در [لغت] باسمه چي بهمنی مصر و نقاش آمده (۳) نسخه [ح] ناکه نسجد (۴) نسخه [ط]

چشم بد مرصاد (۵) در [بعضی نسخه] درگروان (۶) نسخه [ح] چه نمود از چه سخن •

از گوشِ خوبشن شنوی کان فلان نماند • در گوشِ دیگران خبرت هم رسیدنی ست

و میر عبدالحی این تاریخ یافت • • مصرعه • • ای وای پادشاه من از بام افتاد •

و مولانا محمود حصاری این را در ملک نظم آورد • • ع • • واصل حق شد همیون پادشاه •

اما برسم خطی که نام اقدس را به الف نویسند - و مولانا قاسم گاهی این تاریخ را در رشته نظم کشید •

• • همایون پادشاه از بام افتاد •

• ع •

این تاریخ یک سال کم است - و تفاوت یک سال و دو سال در عمارات تجویز توان کرد نه در وفیات

و جمعه این مصراع تاریخ یافتند • • ع • • وارث ملک جلال الدین باد •

کمالات صوری و معنوی و مآثر عقل و دانش این یگانه روزگار بیش از آنست که بتحریر آید

از اقسام علوم عقلی و نقلی آگاهی تمام داشتند - علی الخصوص در اقسام علوم ریاضی آنحضرت را

پایه بلند بود - و همواره بارباب حکمت صحبت میداشتند - و ممتازان عام ریاضی در پایه سربردالا

کامیاب سعادت بودند - و آنحضرت را اراده بستن رصد مصمم بود - و بسیاری از آلات رصدی

ترتیب داده بودند - و چند جا محل رصد خیال فرموده بودند - و توجه عالی بشعر و شعرا نیز داشتند

و از آنجا (که طبع موزون از خصائص فطرت ملیم است) در خلال اوقات واردات قدسی را (چه از

حقیقت و چه از مجاز) در سلک نظم میکشیدند - و دیوان شعر آنحضرت در کتابخانه عالی

موجود است - و این چند رباعی از آن دیباجه کرامت مرقوم میگردد • • رباعی •

• ای دل مکن اضطراب در پیش رقیب • حال دل خود مگوی با هیچ طبیب •

• کاریکه ترا بآن جفا کار افتاد • بس قصه مشکل است و بس امر عجیب •

• دیگر •

• ای دل ز حضور یار فیروزی کن • در خدمت او بصدق دهنوی کن •

• هر شب بخيال در صفت خرم بنشین • هر روز برصل یار نوروزی کن •

• دیگر •

• ای آنکه جفا می تو به عالم علم است • روزیکه ستم نه بینم از تو ستم است •

• هر غم که رصد از ستم چرخ بدل • ما را چو غم عشق تو باشد چه غم است •

الملة لله که ذکر این سلسله رنیده (که چون سلسله سموات تائید الهی و اعنصام قدسی دارد

و یک سر این سلسله پیوسته است بصبح ایجاد آدم صفی - و مر دیگر بطلوع نیر وجود شاهنشاهی)

این دو نسبت تفرقه نکرده گله کرده آید - میرانفعال عظیم کشید - و آنحضرت متوجه کوه شدند تا امتیصال مکندر (که در مانکوت و آنحدود می بود) نمایند •

چون بنواحی هرمانه موکب اقبال نازل فرمود قاصدے نیز رو رسید - و بیرام خان را از قضیه امتداد حضرت جهانبانی خبر کرد - بیرام خان پیشتر رفتن را صلاح ندیده موکب عالی را متوجه کلانوز ساخت - ده روزی چند دران خطه دلگشا اقامت واقع شون - در نزدیکی کلانوز نظر شیخ چوای رسید - و فرمان عالی آورد - و مقارن این حال خبر قضیه ناگزیر بمسامع اجل رسید از اجتماع این قضیه جانگاہ گریه و ناری (که لازم عالم محبت و درستداری است) از آنحضرت بظهور آمد و آنقدر آشفتمندی خاطر و برهم زدگی باطن آن مقدس نهاد را روی داد که از حیطة خیال بشری بیرون باشد - و بیرام خان و انکه خان و ماهم انکه بمقدمات دلایز تسلی میدادند - چون از فرط محبت بود آنچه آنرا سرمایه تسلی میدادندستند باهم مزید اندوه میشد - و این برگزیده معبود حقیقی برای آحاد الناس آنقدر دل نگرانی و توجه مبذول میدارد - و از فوت هر کسی (که راحه از اخلاص و عقیدت و همدردی دارد) چگونه متأسف و متالم میشود - جای آنست که درین باب (که در زمان سالف موجب خرسندی و خوشحالی اهل غفلت میشد) بر ذات مقدس چنین حالت رود - تا اهل عالم (که نظیر ایشان جز بر محسوس نباشد) بر حقیقت بزرگی این بزرگ جهان اعتراف نمایند - و این اعتراف و محبت اهدای جمهور انام شود - و این اعتقاد ذریعه شمول نورانیت و عموم حقانیت گردد - و اگر نه این معنی بودے در دعوت آباد دانش و خدا شناسی و حق پرستی این نور پرورد اقبال کجا راه داشت که در تقادیر ایزدی چنین شکایت در ابروی عبودیت بهم رساندے - آخر بتائید عقل دور اندیش خود بمان صبر خرامیده در تصدقات و تبرعات (که بمسافران عالم بقا سودمند آید) اهتمام فرمودند - اصحاب نظم و ارباب فهم مرثیهها و تاربخها گفتند - از انجمله خواجه حمید مریدی ترکیب بندے در مرثیه آن غفران قباب ترتیب داد - و این چند بیت از انست •

ای دل صدای مرگ ترا هم شنیدنیست • صبح اجل بمطلع عمرت دمیدنیست
چون کل نفس ذائقة الموت حکم شد • میدان یقین که شربت مرگت چشیدنیست
این نام زندگی که نهاند مر ترا • نام ترا بطرف ممات کشیدنیست
غره مشو باین گل و بستان زندگی • باد خزان درین گل و بستان وزیدنیست

موانع دولت افزای حضرت شاهنشاهی از هنگام توجه بصوب پنجاب تا وقت جلوس مقدس

مجموعه از احوال دولت اشغال حضرت شاهنشاهی از زمان رخصت بصوب پنجاب تا زمان جلوس اشرف آنست که چون رایت اقبال بصوب پنجاب معطوف داشته توجه فرمودند در اندای راه انگه خان و سایر ملازمان عتبه دولت از حصار فیروزه آمده شرف رکاب بوس دریافتند چنانچه ایمانی بآن رفت - و چون موکب اقبال بمهرند رسید جمعی از ملازمان پادشاهی (که بنمک شاه ابوالمعالي تعیین شده بودند - مثل محمد قلی خان برلاس - و مصاحب بیک و خواجه جلال الدین محمود - و فرحت خان - و خواجه طاهر محمد ولد میر خرد - و مهتر نیمور شریچی) چون از محبت بد مستانه نا هموار این جوان بے اعتدال به تنگ آمده بودند نوید مقدم گرامی حضرت شاهنشاهی را شنیده خود را بے رخصت رسانیدند - و بسعادت ملازمت شتافته کامیاب عنایت گشتند - پیش از نزول عساکر منصوره هکندر (که از کوه برآمده بود) از شکوه آرائی موکب شاهنشاهی خود را باز بکوه کشید - و میر بدمست (که از لاهور بجهت دمع او برآمده بود) مراجعت نموده بلاهور شتانت - و چون بتحقیق پیوست (که این ولایت بحضرت شاهنشاهی عنایت شده - و آنحضرت متوجه این ممالک اند) بے اختیار با جمعیت خود در کنار آب سلطان پور رسیده ادراک ملازمت نمود - و آنحضرت از روی عطونیت و منظور داشتن الطاف حضرت جهانبانی در مجلس عالی خود اشارت به نشستن فرمودند - و میر مشمول انواع مراحم و مکارم گشت - و از آنجا (که میر تنک شراب مصعب جرعه دلیا شده بود) بعد از آنکه (رخصت یافته بمنزل خود رفت) پیغام فرستاد که نسبت من بحضرت جهانبانی معلوم همگنان است - علی الخصوص بخاطر گرامی باشد که در قمرغه جوی شاهی با حضرت جهانبانی در یکجا در یکطرف خوردنی خوردیم - و شما حاضر بودید - بشما الوش دادند - پس نظر باین نسبت چون بخانه شما آمدم تکیه نمود برای من چرا جدا انداختند - و دمقارخوان برای چه علجه برای من ترتیب داده شد - آنحضرت (که معدن دانش و مروت بودند) به بیخردی او تبسم فرموده بحاجی محمد سیستانی (که پیغام آورده بود) فرمودند - بگو توره سلطنت دیگر است و قانون عشق دیگر - آن نعمتی (که حضرت جهانبانی را بشما بود) مرا نیست - عجب که در میان

بواطن کمرِ سعی بر میانِ همت بستند - و آنچه درین وقتِ نغمه‌افزای بدوخت و دشمن باید کرد کردند - و در جبرِ این انحصار و جمعِ این افتراق آنچه مقدورِ وقت بود بجای آوردند - و عقدِ دولتِ ابد فرین این دردمانِ عالی چون انظام و انبیا نیابد که فروغِ جهان آزادی وجودِ اقدسِ حضرت شاهنشاهی خلفِ صدقِ سلطنت شرفِ سریرِ خلافت عالم و عالمیان را فرو گرفته بود سبحان الله اینچنین ذاتِ بدیعِ الکمال رفیعِ الاقبال (که هم نظام بخشِ صورت و هم کامیاب معنی بود) کجا در دایرهٔ وهم و عقلِ درزین می گنجید که چنین زود ازین جهان گذران مهر اختیار فرماید - اما چون وقتِ آن رسید (که جهان آمیزین عالم کهن را از سر نو طراوت بخشد و عالمیان را چنان بتازگی ترتیب دهد - که در بهیاری از قرونِ سابقه نبوده) لاجرم قصدِ اظهارِ کاملِ عبارتی بزرگ نهاده (که اکملِ افرادِ جهانیان باشد) نماید - و لهذا وقوعِ این قضیهٔ ناگزیر اگرچه در چشمِ ظاهرِ بینان دستِ آویزِ سوگواری و ماتم داری مت اما در نظرِ بالغِ نظران کارشناس گنجینهٔ سوز و سرور تواند بود - چه از وجودِ باجودِ این کوهِ والای سلطنت بتجدیدِ عالمِ ظاهر و باطن رونق پذیرفت - و چارسوی دولتِ صوری و معنوی رواج یافت - و (چون عقلِ والای این خدیو جهان بنقطهٔ کمال رسید - و اسبابِ فرمانروائی این بزرگ منش سرانجام یافت - و قریهٔ دولتِ عظمی بنام این خداوندِ جهان آمد) باوجودِ ابوالآبائی معنوی چون طرازِ فرزندی داشت اگر (فرمان‌روای زمان را بواسطهٔ درست بینی و نیک طوبیتی در قیدِ حیاتِ صوری داشتند) بواسطهٔ تبعیتِ اشرف (که در آئینِ خردمندی لازم است) هرائینه این بزرگ زمانه را تبعیتِ این نور پرورد فرض عین بود - و (چون خلعتِ پدربِ خلعت‌ست گرامی از ایزد بیچون که تابعیتِ ابنا را شایسته نیست - و بر خوردا ری فرزندان جز در بندگی آبا و فرمانبرداری ایشان سرنوشتِ قلمِ تحریر نشده) ناچار مقدمهٔ این جشنِ اقبال آن بود که فرماندهِ گیتی این جهان را پدرود نماید - و بالجمله بعد از لوازمِ تعزیت و مراسمِ تهنیتِ اولیای دزانت (که در دارالسلطنهٔ دهلی مجتمع شده بودند) بجهتِ جمعیتِ دلهای پریشان متفرق شده هر کدام بجای و مقامِ خود شتافتند - و تردی بیگ خان (که باتفاقِ این مردم بجهتِ سرانجامِ مهمِ این بلاد در دهلی اقامت داشت) اسباب و ادواتِ سلطنت و دارائی مصحوبِ غلامِ علی شش انگشت و جمعه دیگر از مردمِ اعتمادی بدرگاهِ جهان‌پناه فرماندهِ اظهارِ اطاعت و عبودیت کرد - و میرزا ابوالقاسم پسرِ میرزا کاسران را نیز روانهٔ ملازمت ساخت •

(۲) در [چند نسخه] میگذرد (۳) در [چند نسخه] رسد (۴) نسخه [ج ۵ و] سالقه (۵) نسخه

[ج ۵ و] بیعت •

ضمیر غیب‌دان داشتند بجهت تسلی و نظام عالم در ساعت مذکور عاطفت مشتمل بر خیر و عنایت مزاج مصحوب نظر شیخ چولی بهش آن نور پرورد اقبال فرماتند •

و از غرائب اشرفات ضمیر آنکه در ادامه همین روز بعضی از باریافتهای دولت حضور میفرمودند که درین روز نعمت بیک از بزرگان زمان آئید عظیم رسد - و همانا که ازین جهان درگذرد - و در آنخواهان (که در حضور اقدس بودند) در اخفای این واقعه هایلک کوشیده در فرماندهی خبر بجا نشین مسند خلافت و جمع ساختن آمرای عظام (که باطراف ممالک محروسه رخصت یافته بودند) سعی نمودند - و تا هفده روز بونور عقل این واقعه جانگداز را از عوام پوشیده داشتند - حاضران درگاه و مدبران عتیقه خلافت خضرخواجه خان و علی قلی خان و لطیف مبرز و خضرخان هزاره و قوندوق خان و قدیرعلی بیگ و اشرف خان و افضل خان (که در ساک و زرای کفایت پیشه انتظام داشت) و خواجه حسین مریدی و میر عبدالحی و پیشرو خان و مهترخان و بعد از چند روز تردید بیگ خان (که نقش امیرالامرائی بر لوح خاطر می نگاشت) و سایر آمرای جمع شده بتاریخ بیست و هشتم شهر مذکور خطبه بنام نامی و القاب گرامی خدیو زمان خوانده روزگار درهم آمده را تدارک و تلافی نمودند - و بعالم و عالمیان پیغام جمعیت جارید رسانیدند - هم کار فرمایان عالم قدس (که در انتظار این بودند) کامروا شدند و هم کار گذاران عالم عنصر بمراد خود رسیدند - میر عبدالحی صدر این بیت •
خوانده اند •

۱۰۴۹۳

اگر نوروز عالم رفت برباد • گل مد برگ سوری را بقا باد

و بعضی این بیت را نقش بسته بودند - و شهرت یافته بود - و نقل مجلسها گشته - و از غرائب آنکه در همان هنگام یکی از فضلا مصراع ثانی را تاریخ جلوس این خدیو زمان یافته بود - لیکن اگر گله را بدینا نوشته شود اگرچه بیک طریق رحم خط مساعدت آن نمی نماید - و در ایام اخفای این امر جانکاه یکبار ملا بیگسی را لباس آن غفران قباب پوشانده بر بالای ایوانی (که نشیمن آنحضرت بود) برآورده در بجانب دریا بمرم نمودند - و طوائف انام کورنش کرده از اضطراب و تلق که داشتند بقدر اطمینان یافتند •

و چون این غایله مصیبت ظهور یافت شورش عظیم و آشوب قوی (که لازمه این هنگام است) برخاست - اعیان دولت ابد پیوند بمقتضای دانش سلطنت اساس در تسکین خواطر و اطمینان

(۲) نسخه [ب] لطیف خان (۳) نسخه [ز] درهم خورده را (۴) نسخه [د] ملا بنگشی را (۵) در بعضی نسخه [اولیای دولت]

آنحضرت را می بردارد - چون بیدار میشوند واقعه را بمامم انکه والد ادهم خان درمیان می آرند ایشان جمعه از معتبران کردان را طلب داشته امتصار تعبیر میدمایند - و چون از حضرت جهانبانی میپرسند جواب میدهند که بلائی از مر ایشان دور خواهد شد - و بعد ازان بآهنگی از قضیه ناگزیر خود خبر داده تسلی میدهند - و همواره دران ایام سخنان میفرمودند که بوی انتقال ازین عالم فانی (که همه را گذاشتنیست) بمشام درویشانی آهنگه عزت میرمید - و جان مخلصان ازین شرعه شرعه میگشت - از آنجمله در طاق رواق (که آنحضرت میبودند) بخط خویش این مطلع ازین شعر •

شیخ آذری را نوشته بودند •

• شفیدهام که برین طایر فراندود امت • خط که عاقبت کار جمله محمود امت •

و در قرب انتقال افیون کم میکردند - تا آنکه جمعه از محرمان درگاه فرمودند که ملاحظه کنیم تا بچند روز دیگر چنان شود که بدو سه حب رسد - خوراک هفت روز جدا فرموده در کاغذ پیچیده به بندهای خاص نمودند - و بر زبان اقدس گذشت که افیون خوردن ما همین امت •

و در روزی (که اول منزل سفر ملک تقدس و نجر بود) چار حب مانده بود که طلب داشته بکلاب مبدل فرمودند - آخر روز جمعه ربیع الاول (۹۹۳) نهصد و شصت و سه شاه بداغ و عالم شاه (۳) و بیگ ملوک و جمعه دیگر از سفر حجاز آمده بودند - و چنتی خان و بعضی مردم از گجرات بخدمت رسیده عرض مرگداشت میکردند - و پهلوان دوهفت میویر و مولانا احمد با عرض منعم خان از کابل رسیده بودند - آخرهای روز بر بالای بام کتابخانه (که درین نزدیکی ترتیب یافته بود) برآمده مردم را (که در مسجد جامع مجتمع بودند) بمعادت کورنش مشرف ساختند - و تا خیل وقت از احوال مکه معظمه و گجرات و کابل می پرسیدند - و بعد ازان جمعه از ریاضی دانان را طلب فرمودند - و آن شب مظنه طلوع زهره بود - میخواستند که ملاحظه فرمایند - و نیت حق طوالت آن بود که چون زهره طالع شود و ساعت معهود گردد مجلس عالی داشته جمعه را بمناسب علیه امتیاز بخشند - و آن شب آخر روز خواهند که بمعادت فرود آیند - چون بزینه دوم رسیده اند مقری محکین نام اذان به هنگام بنیاد کرد - حضرت بمقتضای ادب بتعظیم اذان همانجا اراده نشستن فرموده اند - چون درجات زینه تیز بود و سنگهای لغزنده داشت در حین نشستن پای مبارک در دامن پوستین پیچید - و عصای اشرف لغزید - و از پای درآمده بصرآمدند و شقیقه یمینی آزدگی تمام یافت - چنانچه قطره چند خون از گوش راست برآمد - از آنجا که

چوب بر طبل میزد - و اگر تظلم او از عدم وصول علمونه بود در نوبت آن کار میکرد - و اگر مال و جهات او را ظالم غصب کرده بود یا دزد بوده سه نوبت طبل را بغض آورده - و اگر با کس دعوی خون داشته چهار نوبت مدای طبل را بلند گردانیده •

آثار طبع مخمور این هدیو ندسی نشان بدائع آفرین بسیار است - و هوشمندان آگاه دل را بجهت دریاضت جواهر گرانمایه آنحضرت همین قدر (که ذکر شد) بسند - آذون همان بهتر که سخن کوتاه ساخته بشرح مقصود در آید •

پرتو انداختن سفر عالم تقدس بر مرآت باطن حضرت جهانبانی جنت آشیانی - و مسافر شدن بآن عالم

بر ضامنه خبرت گزین پوشیده نماند که در آن نزدیکی (که حضرت شاهنشاهی نونهال چمن آگاهی بجانب پنجاب رخصت یافتند) اکثر اوقات بر زبان اقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی ذکر سفر ملک مقدس میگذاشت - و برخلاف عادت پسنیده خویش [که این معنی را (که منافی عالم انتظام است) مکرره داشته مذکور مجلس عالی نمیشد] درینولا بذکر آن خوشوقت میگذاشتند همانا که بر پیشگاه باطن غیب دان نقش آن پرتو انداخته بود • از انجمله روزی تصدیق و تحسین کلام حقیقت انجام حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی میفرمودند - که حضرت فردوس مکانی در محفل انس خود مذکور میساختند که فلان ملازم من میگفت که هرگاه خوابستان گورستان غزنین بنظر در می آید مرا میل مردن میشود - و در تلوار آن میفرمودند که ما چون دهلی و مزارات آنرا مشاهده میکنیم سخن او بیداد می آید که چه خوش میگفت - و در همان نزدیکی (که متوجه ملک بقا میشوند) ببعض از مستعدان خطاب میفرمودند - که امروز بعد از فراغ عبادات محری غیبی دست داده بود - و ملهم غیبی این رباعی بر زبان داد • • رباعی •

یا رب بکمال لطف خامم گردان • واقف بحقائق خواصم گردان

از عقل جفاکار دل انگار شدم • دیوانه خود خوان و خلاصم گردان

و هنگام خواندن اشک از چشم حقیقت بین میریزخت - و تغیر تمام در پیشانی نورانی آنحضرت مشاهده میشد - و در آن نزدیکی (که دهلی مخیم مرادفات جلال بود) آن فروغ افزای چشم خلانت یعنی حضرت شاهنشاهی شب بخواب دیدند که شخص کاکل مشکین مقدس

و آن در بدخشان اختراع یافته بود - چون (بدارالخلافه آگره نزل فرمودند - و بنظر اقدس حضرت گیتی منالیه فردوس مکنی درآوردند) آنحضرت بغایت پسندیدند •

و از جمله مخترعات شریفه آنحضرت خرگاه بود که بعدد بروج مهبشر مشتمل بر دوازده قسمت بوده - هر برج مشتمل بر پنجره ها که انوار کواکب دولتی از نقبهای آن تابان بود - و خرگاه دیگر مانند فلک الافلاک (که محیط فلک نوابت است) جمیع جوانب این خرگاه را احاطه نموده بود و چنانچه فلک اطلس از نقوش مبررات این خرگاه نیز از پنجره مبرا بود •

و از مخترعات عشرت افزای آنحضرت بمطی نشا ط بوده - و آن بمطیعت مستدیر مشتمل بر دوازده افلاک و کرات عناصر - دایره اول (که منسوب بود بفلک اطلس) سفیدرنگ واقع شده بود و دوم کبود - و سیوم بمناسبت زحل سیاه - و چهارم (که محل برجیس است) مندلی - و پنجم (که متعلق به بهرام است) لعلی - و ششم (که خانه نیر اعظم است) زرین - و هفتم (که منزل ناهید است) سبز روشن - و هشتم (که جای عطارد است) سوسنی - زیرا که مزاج عطارد منمزج است و چون رنگ کبود را با گلگون امتزاج دهند سوسنی گردد - و سبب اختیار رنگ سوسنی بر سایر الوان آنکه بعضی حکما رنگ عطارد را کحلی گفته اند - و رنگ سوسنی از دیگر الوان منمزجه کحلی نزدیگتر است - و دایره نهم (که منزل قمر است) سفید است - و بعد از دایره قمر کره ناره هوا بترتیب مرتب گشته - پس کره خاک و آب انتظام گرفته - و تقسیم ربع مسکون باقالیم سبعه وقوع یافته بود - خود بنفس نفیس دایره زرین را اختیار میفرمودند - و آنجا سریر آرای خلافت میشدند - و هر طایفه از منسوبات کواکب سبعه سیاره را در دایره (که بازای آن وضع کرده شده) بنشستن حکم میفرمودند - مثلاً آمرای هندی را در دایره زحل - و سادات و علما را در دایره مشتری - و مردمی (که در دوائر می نشستند) بانداختن قرعه (که در هر جانبش صورت شخص بر روضه غیر مکرر مصور بود) مامور میگشتند - و از دمت هر کس هر صورت که بر می آمد بهمان صورت دران دایره منمئل میگشت - مثلاً اگر صورت شخص ایستاده می برآمد می ایستاد - و اگر نشسته می برآمد می نشست - و اگر مضطجع می برآمد تکیه میکرد و باغ مزید انبساط میشد •

و از شرافت اختراعات آنحضرت پوشیدن لباس هر روز بود موافق رنگی که منسوب بکوکب آنروز است - که مرتب ادست - چنانچه در روز یکشنبه خلعت زرد می پوشیدند - که منسوب به نیر اعظم است - و در روز دوشنبه لباس سبز که منسوب بقمر است - و برین قیاس •

و از مخترعات آنحضرت طبل عدل بود که اگر دادخواه را با کسی مخالفت میشد یک نوبت

سرکار هوانی می نامیدند - و زمام اختیار آن سرکار بخواجه لطف الله داده بودند - و سامان شربتخانه و شوچخانه و جریان انهار و مهمانی که بآب منسوب باشد سرکار آبی میخواندند - و وزارت آن سرکار خواجه حسن تعین یافته بود - و مهمات زراعات و عمارات و ضبط خالصات و بعضی از بیوتات بمرکار خاکی موسوم گردانیده بودند - و وزارت این سرکار بخواجه جلال الدین میرزا بیگ منسوب بود و در هر یک از سرکارهای مذکوره یکم از امرا را دخل داده بودند - مثلاً (امیر ناصرقلی میرسرکار آتشی بود - و همواره جامه سرخ می پوشید •

و از جمله اختراعاتی (که در این زمان ترتیب یافت) یکم آن بود که استادان نجار چهار کشتی بزرگ در میان آب چون مرتب ساخته در هر یک از آن کشتیها چهار طاقه مشتمل بر در طبقه در غایت خوبی مرتفع گردانیدند - و آن کشتیها را بنوعی بیکدیگر وصل کردند که آن چهار طاقه در محاذی یکدیگر وقوع یافت - و در میان هر دو کشتی از آن چهار کشتی طاقه دیگر از حیز قوت بفعل آمد چنانچه در میان کشتیها حوضی منظم نمودار شد •

و از اختراعات شریفه ترتیب دکانها و آرایش بازار در کشتیها شده بود - که حیرت افزای عقل ناکرده کاران بود - و در سال (۹۳۹) نهمد و سی و نه (که حضرت از فیروزآباد دهلی با اکثر امرا و ارکان درات و تمامی انگیچیان و اعیان در کشتیها نشسته از راه دریا متوجه دارالخلافه آگره گشتند) هم چنین بازار آراسته بر روی آب چون روان بود - هر کس هر متاعی که میخواست در آن بازار می یافت - و برین قیاس باغبانان پادشاهی بموجب فرمان باغی بر روی آب ترتیب داده بودند و از مخترعات آنحضرت جمعه روان بود •

از جمله بدائع مخترعه آنحضرت قصر روان است - و آن قصر بود مشتمل بر سه طبقه که از چوب تراشیده بودند - و استادان نجار اجزای آنرا بر وجهی بیکدیگر وصل کرده بودند که هر کس چشم بران می افتاد می پنداشت که تمامی او یکپاره است - و حال آنکه هرگاه میخواستند آنرا از هم میگشادند - و بهر کسوره که میخواستند نقل میکردند - و نردبان طبقه اعلای آنرا بنوعی تراشیده بودند که هرگاه قصد میکردند منبسط میشد - و هرگاه اراده می نمودند منقبض میگشت • و از جمله مخترعات عالیله آن قدمی فطرت تاج بود در رفعت و لطافت بر حد اعتدال حاشیه (که بر گرد تاج میگردانند) مشتمل بود بر در فرجه نمایان - هر فرجه بصورت رقم هفت و بملاحظه آنکه (رقم دو هفت هفتاد و هفت است) مواز لفظ عز آنرا تاج عزت لقب نهاده بودند

مقام بر جمع مال مقصور حازد) تیر تدبیر اربهدنی مراد نازمیده رتم عزل بر صغیفه حال او کشیده
 انجرامی لایق رانیده آید - رزمیر خواند میر موخ در قانون همایونی تصریح کرده که در زمان
 سلاطین من مهم السعاده من هیئت الاعضال بمده اصحاب فضل و کمال مولانا محمد فرغلی
 تعلق گرفته بود - و حل و عقد و قبض و بعضی مهمات سادات و مشائخ و علما و قضاة و ارباب
 درس و علم و تحقیق اناحقاق ارباب عمام و عزل و نصب متکفلان امور دین و تعیین وظائف
 و امور غلات بحسب او مهم اختصاص پذیرفته بود - و مهم الدوة بمده السلطنة
 امیر هندریک تعلق داشت - و رتی و فتی و است و گشاد مهم اعظم امرا و اکابر وزرا و تمامی
 منصبیان اعمال سلطانی و متکفلان امور دیوانی و قرار و واجب عساکر و تعیین مراتب ملازمان
 درگاه مقروض بار بود - و مهم مراد و امور بیوثان با امیر دهمی استقرار داشت - و او (چنانچه باید)
 بمشیت مهمات بیوثان و ترتیب اسباب تجمل و حشمت و تکمیل موجبات تفاخر
 و عظمت سی پرداخت

و از جمله مختصرات آنحضرت تقسیم تیر است بدوازده قسم - و هر کدام از طبقات انام را بیکه
 از تیر معین ساختن - و اندازه مراتب طوائف خلایق بظهور آوردن - بدین تفصیل - تیر دوازدهم
 (که موافق نهایت عیار طاعت) مخصوص ترکش اقبال پادشاهی بود - تیر یازدهم منسوب
 بافرها و اخوان و زمره از سلاطین نژادان که ملازم عبده دولت بودند - تیر دهم متعلق بسادات
 و مشائخ و علما - تیر نهم متعلق بامرای عظام - تیر هشتم بزمره از مقریان و انجریان صاحب منصب
 تیر هفتم بسایر انجریان - تیر ششم متعلق بصرخیان قبائل - تیر پنجم بیکه جوانان بهادر
 تیر چهارم بتخویدلداوان - تیر سوم بجوالان جرگه - تیر دوم بنام شاگرد پدشگان - تیر اول بدربانان
 و باسبانان و امثال این مردم •

و از مختصرات آنحضرت آنکه مهمات مرکز سلطنت را بعدد عناصرا ربعه چهار بخش
 ساخته بودند - آتشی رهوانی و آبی و خاکی - و جهت تمشیت مهمات هر یک ازین چهار مرکز
 وزیر مقرر فرموده بودند - مهمات توخانه و ترتیب اسلحه و آلات حرب و سایر امور بیکه اندر دختن
 آتش را دران دخل باشد مرکز آتشی میگفتند - و بوزارت آن مرکز خواجه عبدالملک قرار یافته بود
 و مهمات مرکز براق خانه و بار چرخانه و امطبل و سرانجام ضروریات اندر خانه و شترخانه را

(۲) در [چند نسخه] میر آخوند (۳) نسخه [د] درس علم (۴) در [حاشیه] ایچکی بمعنی موردار

نوشته - و در [بعضی نسخه] ایچکیان - و در [بعضی] ایچکیان (۵) در [چند نسخه] معبد الملك •

حصن موزی و اهل نعمه و ساز را اهل مراد نام نهادند - که این مراد جمهور عالمیان است - و همچنین
 بقسمت ایام هفته پرداخته بدین از اهالی دولت و سعادت و مراد منسوب ساختند - برین موجب
 که روز شنبه و پنجشنبه با اهل سعادت تعلق گرفت - و درین دو روز توجه عالی با ناظمین منظم
 علم و عبادات متعلق شد - و جهت اختصاص این دو روز با اهل سعادت آنکه شنبه منسوب است بزحل
 و زحل مرتب مشایخ و خاندانهای قدیم است - و پنجشنبه متعلق است بمشتری - و آن کوکب
 قلما و - ایر طبقات اشراف است - و روز یکشنبه و دوشنبه با اهل دولت و سرانجام مهم پادشاهی
 و انتظام امور جهانی اختصاص گرفت - و حکمت در تعبیر این دو روز آنکه روز یکشنبه
 متعلق بنیر انظم دارد - که سلطنت و فرمانروایی از پرورد تربیت اوست - و دوشنبه متعلق بمریخ دارد
 و مریخ مرتب پادشاهی است - و روز دوشنبه و چهارشنبه را روز مراد گرفتند - و دران دو روز بعضی از دما
 و خواص و جمعه دیگر از اهل مراد بعدایات خاص مخصوص میشدند - و نکه در خصوصیت
 این دو روز آنکه دو شنبه متعلق بقمر دارد - و چهار شنبه بعطارد - و هر دو را با امور بیوتات
 مناجات خاص است - و روز جمعه بر طبق نام خویش جامع مراتب مذکوره گشته طبقات انام
 از فیض عام پادشاهی بهره ور میگشتند •

و از مختصراتی که در روزهای دیوان مخصوص بود (یکی آنکه) چون مرتب خلافت
 مقبر سلطنت میشد - و آنحضرت مرتب آرای فرماندهی گشته بزم دیوانی می آراستند (تا آواز نقاره
 طوائف مردم را آگاهی می بخشیدند - و هرگاه از دیوان بر میخواستند توپچیان بصدای بندوق
 خلق را آگاه میکردانیدند - و دران روز کرکیراچیان چند دخت خلعت و خزانچیان چند بدره زر
 نزدیک بارگاه می آوردند - تا در بخشش و کامروایی خلق تاخیر فرود - و چند کس از ملازمان
 شجاعت پدشاه جوشن در بر اندکده مستح بنزدیک بارگاه می ایستادند •

دیگر از مختصرات آنحضرت آنکه سه تیر زرین مطلقا (که کنایه است از سهم السعاده
 و سهم الدوله و سهم المراد) ساخته شده بود که بهر یک (از ارکان دولت و غیر آن) متعلق میگرفت
 مهمات آن سرکار بحسن اتمام او مرانجام می پذیرفت - و مقرر آنکه مادام که صاحب
 هر یک ازان مهم در نمیشیت اموریکه متعلق بآن مهم است بر وجه کوشش نماید (که معتدلم
 رضای الهی و مستوجب دولخواهی باشد) منظور مذابت بوده بر معاذ اختیار ثابت و پایدار ماند
 و هرگاه (از شراب جاه بدست شده جاده اعتدال گذارد - یا بواسطه غرضی نظر از دولخواهی پوشیده

فرستاده در بازار سوداگری در مانند خود (زبان اند) بدادن مال تنها صید نشود - و تا در اعتبار و داد ایشان نیز از بد تسخیر دلهای این طبقه صورت نه پذیرد •

و خاطر نفس تأثیر آنحضرت از مبادی احوال تا حال بر اختراع امور بدیعه و اظهار حقایق منبیه توجه داشت - از آنجمله دوران وقت (که حضرت گیتی حنائی فردوس مکنی از کابل بقندهار توجه فرموده حضرت جهاننایی را بجهت تمشیت مهمات در کابل گذاشته بودند) روزی آنحضرت سوار شده در اطراف شهر سیر دست و مرغزار میکردند - در آنای راه مولانا روح الله را (که بشریف آموختنی آنحضرت اختصاص داشت) مخاطب ساخته فرمودند که در خاطر چنان هرگز می اندازد که از سه کس (که درین راه پیش آیند) بنامهای ایشان فال گیریم - و بنای اساسی درات بران نهادیم - موقداً بمرض رسانید که بنام یک کس هم اکتفا میتوان کرد - فرمودند ملهم غیبی در دل چنین القا میکند - بعد از طی اندک مسافتی مردی در سنی کهولت پیدا شد چون از هرچندند که چه نام داری جواب داد که مراد خواجه - و متعاقب آن دیگری (که بر درازگوش هیزم بار کرده بطرف میبرد) پیش آمد - چون از امشس حوال کردند گفت دولت خواجه آنگاه در زبان الهام بیان جاری گشت که [اگر نام شخصی دیگر (که پیش آید) سعادت خواجه باشد] از مراتب اتفاقات حسنه خواهد بود - و کوب مراد از اقی سعادت طالع خواهد کرد و همان سعادت مردی (که گاری چند میچراید) در نظر آمد - چون پرسیدند (که نام تو چیست) گفت سعادت خواجه - ملازمان رکاب سعادت از آن کرامت علیا در تعجب و تحیر افتادند و نزد همگان بتحقیق انجا مید که این صاحب اقبال سعادت فال بمساعت ازلیم بمراتب ازچند کامیاب درات خواهد گردید •

و (چون این مؤلف غیبی از قوت بفعل آمد - و گلشن امید از جویبار معدلت سرسبز و تازه گشت) اساسی از نظام مهام دین و دنیا بر سراد و دولت و سعادت نهادند - و جمیع ملازمان و قبا اقبال بلذات تمام منوطان ممالک محرمه را بجهت تم منقسم ساختند - اخوان و اقربا و امرا و وزرا و کاتب سپاهیان را اهل دولت گفتند - چه پنداست که بی مساعادت این طایفه عروج بر معارج دولت و اقبال میسر نیست - و حکما و علما و صدور و عادات و مشائخ و قضات و شعرا و سایر فضلا و موالی و اشراف و اعالی را اهل سعادت خواندند - زیرا که انرا این سعادت مندان و مصاحبت با این فرقه شریفه سبب استحصال بمساعت ابدی است - و آریاب بیوفات و اصحاب

در دروغی - هر صنعت استاد بکنده اند (استاد این فن بدیع نیز گشتند - و کارنامه‌های
 غریب (که دفترها منظمتر بجای آن نتواند شد) درین روش چون سایر پدشاهان ازان مظهر کمالات
 بطور آمد - و از جامعیت این ذات قدسی منش چه گویم و چه نویسم که بی شایسته تکلف
 هر چه می‌تواند [که دروغی از مدونی انعام دانشوری اچه از حکمت پروران بالغ نظر - و چه از صنایع پردازان
 صاحب هنر - چه در امور دنی - (و چه در اشیای جزوی) سالها حال پیش استادان دانا
 در زش آن روش ارده باشد] چون بصورت ملزمت این دقیقه باب نکته دانی همه رس میرسد
 خود را از دیدن دولتی دانش کم دانه در مقام حیرت می‌آید - و بخاطرش میگذرد که همانا اوقات
 آنحضرت بغیر این کار صرف شده است - و باز میگوید که چندان مهارت عظمی که را نتواند بود
 موعظت خداداد - و از بدائع آنکه در مشارب مختلفه و مدارج متذوقه در یک مجلس
 حیر میفرمایند که بر طایع جهان آرا دشوار نمی‌آید - حکماء و علماء فضلا و علمتگران دیگر را
 کجا حوصله وفا میکند که بغیر رش خود زمانه سبقت دارند - این دریافت بلند و این
 حوصله مزاج در قوت بشری ننگید - بلکه طاقتهای بر نداد - اینک تعالی این گوهر والا را
 بجهت انتظام والیان دیرگاه دارد •

ذکر تنه احوال سعادت منوال حضرت جهانبانی جنت آسمانی - و شرح

بعضی از جلائل مخترعات و قوانین آنحضرت

چون (انتظام مهمات پنجاب بنهضت موبک جهانگشای حضرت شاهنشاهی صورت داپذیر
 یافت) حضرت جهانبانی بدوخته در دارالملک دهلی عشرت آرای باطن اقدس بوده
 در نظم مهمات ملکی اشتغال میفرمودند - و در تعمیر ممالک و امتیصال اعدا و تسخیر اقالیم دیگر
 توجه عالی داشتند - و مکرراً میفرمودند که چند جای را پای تخت ساخته در نظام هندوستان
 کوشش میفرمائیم - دهلی و آگره و جونپور و مندر و لاهور و قنوج و بعضی محال دیگر که صلاح افتد
 و هر جا لشکر بهر درازی یکی از هوشمندان دوابین رعیت پرور عدالت گذر مقرر میسازیم که
 آن نواحی محتاج بمک لشکر دیگر نباشد - و زیاده از دوازده هزار حوار در رکاب معتنی نگاه نمیداریم
 و میفرمودند که صدایهای مردم از طلا و نقره میفرمائیم که بپردازند که در بار عام شاهزادهای کامگار
 و مردمی (که در بساط قرب بمزید عنایت حرافرازانند) بموجب حکم عالی نشسته شرف امتیاز
 یابند - که غالب چنان است که دلای بزرگان عالی نظرت دنیا (که بدو انصرای اخلاص

نهمست رایات جهانتاب حضرت شاهنشاهی بصوب پنجاب بموجب امر عالی حضرت جهانبانی جنت آشیانی

درین اثنا (نه خاطر جهانگشای حضرت جهانبانی بداد و دهش نظام آرای ممالک هندوستان بود) خبرهای ناخوش از شاه ابوالعالی رسیدن گرفت - که از باد ناکوار دلیا بد معنی کرده در آزار خلایق میگوشت - و بر ممالک خلاف حکم پادشاهی ملوک می نماید چون حضرت جهانبانی را بار توبه خاص بود امثال این اخبار را خلاف واقع انگاشته بر اختراع اهل حداد و اندر ای ناتوان بیدان فرد می آوردند - تا آنکه خبر برآمدن سکندر از کوه در اردوی معنی شروع یافت - و نیز بیقین پیوست که این سید زاده بدصفت فرحت خان حاکم لاهور را بحکم تغییر داده کس خود را بجای او مقرر ساخته است - و در خزانه پادشاهی دست درازی میکنند - بطاظر اندس حضرت جهانبانی (که آئینه صواب نمای ملک و ملکوت بود) بالهام ربانی چنان مصمم شد که پنجاب (که از اعظم صوبهای هندوستان است) بمیان حرارت و حکومت حضرت شاهنشاهی و برکات رافت و عدالت آن نور پرورد اقبال رونق پذیرد - و شاه ابوالعالی را اگر مصلحت باشد حصار و آنحدود مرحمت شود - و نیز چون درین نزدیکی مختدرات تنقیصت را از کابل طلب میفرمائیم پنجاب در تصرف ملازمان حضرت شاهنشاهی بودن مناسب دولت است هر چند لشکر اقبال آن مقدار بود که دنج سکندر نمایند لیکن بجهت مصالح ملکی و طبیعی نام کمک مذکور ساخته اوایل سال (۹۶۳) نهصد و شصت و سه در حاضرت مسعود (که جلوس اورنگ هفت اقلیم را زبید و سلطنت ابد پیوند بآن افتخار نماید) حضرت شاهنشاهی اقبال پرورد الهی را بآئین سلطنت و شکوه اقبال تعین فرمودند - و بپیرام خان را بصورت اتالیق آنحضرت ساختند و بمعنی تربیت آن اعزاز دولت بمیان توجهات حضرت شاهنشاهی حواله شد - و جمعی کثیر از ارباب عقیدت و اخلاص در رکب نصرت اعظام آنحضرت اختصاص گرفته رخصت یافتند •

چون موبد قدسی آن نور پرورد الهی بسمروند رسید ملازمان عتبه اقبال (که در حصار فیروزه بودند) سعادت ملازمت دریافته محبت پیرای خاطر شدند - و دران منزل سعادت ورود استاد عزیز (۳۱) که بوسیله حسن خدمت و لطیف عقیدت بخطاب رومی خانی شرف اختصاص صیقلانی (که بوسیله حسن خدمت و بندوق اندازی قرین نداعت) دولت ملازمت حضرت یافته بود - و در فزون آتشبازی و بندوق اندازی آنحضرت ازینجا شد - و در اندک فرصت (چنانچه شاهنشاهی دریانت - و آتماز بندوق اندازی آنحضرت ازینجا شد - و در اندک فرصت) چنانچه

و مة ثبات الدین را پیش او بستاد . او این فرستاده را مقید ساخت . ایشان جمعی کثیر را
 پنهانی با خود متفق ساختند . و قریب بر نهمین مردم درون قلعه را بدست آورده دیوانه را
 اسیر کردند . علی قلی خان سر او را بدرگاه مقامی فرستاد . و توقع این واقعه بر باطن عدالت مآثر
 پادشاهی گران آمد . و فرمان عتاب آمیز علی قلی خان صادر شد . که چون اظهار اطاعت میکرد
 و میخواست که بلازمت آید کار را چرا بکنگ رسانید . و بعد از آنکه بدست افتاد چرا بے حکم کشت
 و آنحضرت مکرراً بمقرنای بصلای عزت میفرمودند که خاطر میخواست که این مرد را به بیند . اگر از مواد
 بهداشتی او نشان حقیقت و درستی خوانده شود او را فوازش فرموده تربیت عظیم فرمائیم .
 و از سوانحی (که درینوا بطور آمد) نامیاسی میرزا ملیحان امت . و شرح این بطرز اجمال
 آنست که چون (ایات جهانگشا بنسخیر هندوستان متوجه شد نردی بیگ خان (که اندراب
 و اشکوش در جایگیر او بود) بحکم عالی معاد همراهی یافت . و مقیم خان از جانب او
 برای انتظام جایگیر ماند . میرزا ملیحان مرست را غنیمت دانسته قصد این محال (که بجایگیر
 نردی بیگ خان بود) نمود . آری از راه گریز درآمد . که به نیرنگ پردازی مقیم خان را بخود نقد
 چون آن . ورت نه بست میرزا پردا آرم برداشته بمحاصره اندراب قیام نمود . مقیم خان ناگزیر
 اهل و عیال خود را همراه گرفته برآمد . و جنگ کنان خود را از آن مهلکه برآورده بکابل آمد .
 و از واقعاتی (که در آن ایام پدید آمد) کشتن حیدر محمد خان آخند بیگی بود غازی خان
 پدر ابراهیم را که سر ضروری میخواست . و شرح این ماجرا آنست که چون حیدر محمد خان را به بیانه
 فرستادند غازی خان (که حاکم آنحدود بود) تاب مقاومت نداشت در حصار بیانه متحصن شد
 و بعد و ایمانی (که از حیدر محمد ظهور یافت) اعتماد نموده از قلعه بیرون آمد . حیدر محمد
 چشم بر اموال و اسباب او درخته نقض عهد نمود . و بشمشیر بقتل رسانید
 چون این خبر بمصامع نسیه حضرت جهانبانی رسید مستحسن خاطر عدالت پیوند نیفتاد
 چون (در دست بود و اوایل درآمد هندوستان) سیاحت ظاهری او موقوف ساخته فرمودند که او
 دیگر کمر نخواهد بست . و آنحضرت تا سپری شدن او این جهان را همان طرز (که بر زبان قضا ترجمان
 گذشته بود) بطور آمد . و شهاب الدین احمد خان را (که میر بیوتات بود) به جهت تحقیق این معامله
 و تشخیص اموال او فرستادند . و خود بدولت و اقبال همواره در رعایت رعیت و تعمیر جهان
 و رفاهیت مردم بده اوقات گرامی را صرف مروتات الهی می فرمودند .

و از وقایع (که در آن نزدیکی بظهور آمد) قضیه قنبر دیوانه است - و اندک از گفتگوی
 بهیار او آنست که او از آهاده الناس با که از ساجدهیل اردوی اقبال بود - وقتی (که رباب نصرت
 بعد از پنج - مهین بجانب دهلی نهضت فرمود) این قنبر جمع از ادبایش را گرد خود فراهم آورده
 دست بداخت و تاراج دراز کرد - پیوسته غنائم بدست آورد - و بمردم داد - و از روی گریز
 پیوسته عرائض نیاز بدرگاه نوشه - و از نواحی مهند تاخنده تاخنده مندل را در تصرف درآورد
 و خود در مندل نشسته پسر خوانده خود را (که عارف الله نام نهاده بود) ببدان فرستاد
 در اندر د رمی حسین جلوانی (که از اعظم آسرای افغانان بود) بے جنگ ویران شد - و قنبر از اینجا
 خود را بکانت کوام رسانید - و آن نواحی را نهیب و غارت کرد - و در اندکدن با رکن خان (که از رؤسای
 افغانان بود) جنگ بے ترکانه کرده شکست یافت - و از اینجا بدان آمد - و هر چند (که این دیوانه عاقل
 پیوسته عرائض فرستاد - و اظهار بندگی و نیکو خدمتی کرد) اما فعل او با قول او موافقه
 نداشت - باز اخبارا گلیم دراز کرده مردم را از خود منصب خاسی و سلطانیه داد - و علم و نقاره
 بخشید - تنها معدی دنیا نداشت - مردای جنون نیز ضمیمه حالت او بود - بارها از دیوانگی
 با دیوانه ساختگی و ابنه طرازی خانه خود را بتاراج داده بود - و همواره از حرکات نامنظم
 (که شرارت بمجانین داشته باشد) بظهور آمده - چون مکرر این معنی بمسامع عز و جلال رسید
 مرمغان قضا جریان علی قلی خان شیدانی صادر شد که او را بدرگاه معلی فرستد - و اگر سر از اطاعت
 پیشه ننماید - و در همین اثنا (که دیوانه از رکن خان شکست یافته بدان آمده بود)
 علی قلی خان از مهمات میرت فارغ شده بمندل رخت - و بعد از فراغ مهمات اینجا بدان آمد
 هر چند علی قلی خان کس بطلب او فرستاد پیش او نرفت - و گفت چنانچه تو بنده پادشاهی
 من هم از غاشیه داران این موکیم - و این ولایت بزر شمشیر گرفته ام - آخر الامر علی قلی خان بجنگ
 پیش آمد - چون او دران نزدیکی شکست یافته بود در قلعه بدان منحصن شد - و عرضه داشت
 بدرگاه معلی مروتاد - چون احوال او بعرض مقدس رسید آنحضرت قاسم مخلص را فرستادند
 که او را بمقتل عذایات پادشاهی ساخته بآستانبوس مرانراز حازد - پیشتر از آنکه (قاسم بدان آید
 و این مژده نجات رحماند) علی قلی خان او را کشته بود - و مجملے ازان مرگداشت آنکه چون قنبر
 قلعه را محکم کرد - و محاصره امتداد یافت - و کارے نمی گشود) علی قلی خان محمّدی بیگ ترکمان

(م) نسخه [د] بدانرس - و در [بعضی نسخه] بدانرس (۳) نسخه [ح] مروت - و میرت نام موضع است

مولی مهرته که شهر کلان است ۱۲ من بعض العواشی •

آب میدادند . و هدایای درباردارای خالق و نامبردارای مخلوق پیش نهاد همت والا ساخته
مهر آرای خلعت بودند .

و از ... (که دران ایام موجب مزید سرور بطن اقدس شد) آمدن شاه دلی از گاه بود
از دارالاقبال کابل . که خبر حاجتی مغذرات تقی عصمت آورد . و خصوصیات احوال بعرض اقدس
معروض داشت . و روزا مسرت بخش رسانید . که از خدر مطهر ماه جوچک بیگم ایزد
هستی بخش فرزند گرامی کرامت فرموده است . آنحضرت ازین بشارت دلگشا و نوید روح پرور
شکر ایزدی بنمای آوردند . و جشن شادمانی ترتیب داده نقد مراد در دامن اهل روزگار ریختند
و نام آن گلین اقبال را مرغ مال نهادند . و شاه دلی را بدرگانی این عطیه غیبی خطاب - لطانی
کرامت فرموده با تحف و هدایا روانه کابل ساختند . و بمناشیر توجه و التفات سعادت
اختصاص دادند .

و از ... (که دران ایام روی داد) آمدن رستم خان بود . که در سلک امرای معتبر افغانان
انظام داشت . و مجمل ازین قصه آنست که چون آنکه خان و جمعی از ملازمان بارگاه دولت
موقوفه حصار شدند روز خرداد ششم شهرور ماه موافق چهارشنبه بیست و پنجم رمضان
در دو گروهی حصار فزول سعادت نمودند . رستم خان و تاتار خان و احمدخان و پیر محمد رهنکی
و بجلی خان و شهاب خان و تاج خان و آدم خان قیامخانی با جمعی از افغانان از حصار برآمده
و رستم بیگ را آرامش دادند . و باوجود آنکه (افغانان قریب دو هزار کس بودند . و اولیای دولت قریب
چهار صد کس) جنگ عظیم در پیوست . و بدائید الهی فتح روی داد . و تا هفتاد کس از مخالف
در میدان بقتل رسیدند . و رستم خان گریخته نلکه حصار را مضبوط کرد . و مجاهدان اقبال بیعت و مهرور
بمحامرا آن پرداختند . چون کار برودشوار شد قول طلبیده دید . و رستم خان را با نامبردها
قریب هفتصد کس مصحوب میر لطف و خواجه قائم مخلص بدرگاه والا فرستادند . و او
با جمعی کثیر آمده بدولت آقانبوس مرسلند شد . و بعد از چندگاه حکم معالی شرف نفاذ یافت که او را
جایگزین مناسب نمایند . اما بضرط آنکه فرزندان خود را در بگرام نگاهدارد . تا هم مسلک مرحمت
مملوک شده باشد . و هم راه حزم و احتیاط از دست نرفته . آن ماده مرد کوته اندیش ازین شرط دولت
(که سوامیه استحکام حاصله عبودیت بود) ایا نموده در مقام گریختن شد . چون این معنی بر پدشاه
خاطر مقدس پادشاهی بر تو انداخت او را مقید ساخته به بیگ محمد ایشک آقا سپردند .

(۲) نسخه [ح] چوچک (۳) در [بعضی نسخه] مصحوب میر لطیف . و نسخه [ح] مصحوب علی قلی
میر لطف الله (۴) نسخه [ح] فرزند خود را (۵) در [بعضی نسخه] بیگ محمد .

بلاهور تعین فرمودند . ده اکر مکه از کوهستان برآمده در میان ولایت دُست اندازی کند تدارک آن
 بوجه لایق آورده آید . و سرانجام مهمات مویه پنجاب به شارالیه تفویض یافت . و بجهت خوبی
 هروی عامانه و طغیان پاران بخاطر اشرف رسید که روزی چند دران سرزمین داکش اقامت فرمایند
 درین اثنا عرض داشتند که در خان ازبک رسید که بنومیق سبغانی بدارالسلطنه دهلی در آمد
 و مخالفان تاب مقاومت نیاورده فرار نمودند . مصلحت آنست که بزودی پای تخت هندوستان
 بمسند نشینی آن خدیو زمان مرعند گردد . باسجام این نوبت از عامانه نهضت عالی
 فرموده روز پنجشنبه شرف رمضان سال مذکور در علیم گدده (که بر سمت شمالی دارالملک دهلی
 بر کنار آب حوض واقع شده) نزول اجلال فرمودند . و در چهارم این ماه درون شهر مستقر
 اورنگ خلافت شد .

و درین روز در اندامی راه حضرت شاهنشاهی نور پرورد اقبال فرود بامر خلافت نیله گار را
 بشمشیر زده شکار فرمودند . چنانچه حدیث افزای اهل شکار شد . و اصحاب دریانت بر شکار
 مقصود اعلی نشان یافته کامیاب محسنت گشتند . و حضرت جهانبانی (که از ابتدای این سفر
 مبارک تا رسیدن بدلهلی و فتح هندوستان ترک تفرات حیوانی فرموده بتوجهات روحانی
 اشتغال می نمودند) امروز کمال انبساط بجای آورده حکم شد که از گوشت آن نیله گاو پاره را
 خشک کرده نگاه دارند . که چون بعد از رمضان بحیوان میل فرمائیم اول ازین گوشت
 تفرات خواص فرمود . و سجدهای شکر بجای آوردند . و جمیع ملازمان عقبه خلافت بمقامب عالی
 و جایگیرهای لایق شرف افتخار یافتند . سرکار حصار و آن نواهی بجایگیر ملازمان حضرت
 شاهنشاهی مقرر شد . و تفرات گیران کار آگاه این را حصار حوادث روزگار دانسته مجدداً بدولت
 روز افزون آنحضرت فال گرفتند . بپیرام خان را مرکب مهرزد و دیگر برگزینهای متفرقه عنایت شد
 و بزودی بیگ خان را بموات فرستادند . و مکندر خان را بآگره . و علی قلی خان را بسنبه
 و حیدر محمد خان آخته بیگی را بجانب بیانه (که نزدیک بدارالخلافت آگره واقع است) تعین فرمودند
 و بمیان قدوم پادشاهی و برکت انتظام آن خدیو عورت و معنی هندوستان بوختان دولت
 و سعادت گشت . و طبقات عالمیان و طوائف خلایق کامیاب اقبال گشتند . و آنحضرت در قلعه
 دهلی بوده پیوسته بمرغبات الهی بفرمودند . و گلشن سلطنت را بجویبار داد و دهش

- دبار ارباب خلاف نیان دانست - اما ازان جهت (که تعاقب این فرار نموده را مانع آمد تا بهزار جان فکدن خود را از مهلته بجان توانستند داد) از قسم احمال و امهال آن گروه بخت برگشته توان نمود •

چون بدانید ایندی انجمنی موهبت لبری بظهور آمد آنحضرت بر مسند داد و دهش نشسته اندازا نار مخلصان جانسمار و خدمت رسانند از فدائیان جان نثار امتیاز فرموده برای ظهور جوهر مخلصان از شرف ریز خدمت فروشان سخن در میان آزدند - که این فتحنامه بنام که نوشته شود و حکم شد که هر کدام مبلغ در بهایت خود را بموقوف عرض مقدس رساند - شاه ابوالمعالي (که سر خدمت بادشاهات بود) از بیهکری اراده آن کرد که منشور این فتح شگرف بنام او شود - و بدرام خان (که در آمدن هندوستان را بمعنی خود میدانست - و قازمان فتح برخلاف جمهور مردم موافقت رای جهان آرای حضرت جهانبانی نموده در تسخیر این ممالک و استیصال مخالفان اهتمام میکرد) جفا خار خار این آرزو داشت که فتحنامه باسم او طراز امینار یابد - و دور بدین کار آگاه معنی (که فتح را از میمنت و اقبال حضرت شاهنشاهی نور پور الاهی میدانستند) گوش هوش و چشم نظارگی باز داشته تماشا میگردان میکردند - و معامله فهمان انصاف گزین این فتح بزرگ را (که در روز نوبت منسوبان این نور حدقه خلافت اعمه ظهور بخشید) از توجه حضرت شاهنشاهی دانسته نیز از سخن سرائی این مردم حیرت افزا بودند - تا آنکه حضرت جهانبانی از روی الهام ربانی بر حقیقت کار آگاه شده منشور این فتح بزرگ را بنام نامی حضرت شاهنشاهی معلون فرموده مروت پداری خواطر مخلصان دور و نزدیک شدند •

و از وقایع عجیبه (که دران ایام سعادت فرجام مانع شد) گرفتن خواجه معظم است و محمله ازین سرگذشت آنکه نوشته چند بخط خواجه برآمد - که از کونه اندیشی و تباه خردی بهکندر مخلصان نا بوی نوشته اظهار درلتخواهی او کرده بود - آنحضرت را بغایت بدیع نمود از خواجه انکشاف فرمودند - چون روی انکار نداشت در جواب گفت من این درلتخواهی پادشاهی اندبعبیده بودم - و بقصد آنچنان کردم که این نوشتهها بنظر اقدس درآین - تا بمن بیشتار التفات مبذول داشته مرا سربراه خدمت شایسته گردانند - حضرت او را مقید فرموده بمبرقایی سپردند - و بعد از سامان و سرانجام مهمات مهیند از راه سامانه بدار السلطنه دهلی متوجه شدند و چون زیات نصرت بسامانه رسید شاه ابوالمعالي را باجمع از ملازمان درگاه (مثل محمد قلی خان برلاس - و اسمعیل بیگ دولدی - و مصطفی بیگ - و ابراهیم خان اوزبک - و جمعی کثیر)

تاکیه‌ها را برادر اسکندر برآوردند و عمارت به جای آورد. هرچند در آن روز مقرر نبود (که جنگ بزرگ سرانجام یابد) اما چون امری از طرف تعدیر بظهور آمدنی بود (رفته رفته نایب نبرد در اشغال افتاد - و آتش بیکار نمی‌گرفت - و آنچه نصرت قرین از اطراف درآمد بهمد از شرایط حزم مردانه ایستادند - و نقش مصاف و خواه نشست •

- در کوه آغلیان از جای جنید • زمین گفتی ز مر تا پای جنید
- دو اختر رو برو خنجر نشیندند • جناح و قلب را صف برکشیدند
- تراب تیر و چاک چاک شمشیر • دریده مغز پیل و زهره شیر

و در این افسانیه ایصال حضرت شاهنشاهی فتح عظیم روی داد - و آنجای فرزان بدست اولیای دولت درآمد - و جمیع کتیر از مخالفان مدبر بعالم نیستی شدند - سکندر با جمعی خود را بدامن کوه پنجاب کشید - بک از داوران خواجه مسافری خود را در انشای راه بسکندر رسانید - سکندر چون دید (که شخصی قصد او دارد) برگشت - هرچند دمت بشمشیر کرد شمشیر بدست نیفتاد بعد از سعی بسیار او را از خود دور ساخته خود را از مهلکه جان بیرون برد - آری کار بدستان دنیا و سفروران جاه جز این چه باشد - و حضرت جهانبانی در عین کامیابی دنیا (که باده مردافکن است) هوشمند بوده نیازمند درگاه ایزدی بودند - و با طبقات زمانه از کمال دانش و بینش سلوک میفرمودند - اگر چنین کامیاب شوند چه دور باشد - فرمان برداری سلطان خرد کار بر مراد میسازد اول نبوت در دست بهم میرسد - نادان گوشش در کار قرین حال او میشود - ثالثاً باوجود ظهور کارهای عاقلانه نسبت آنرا بخود روا نمیدارد - و کارگر را جز دادار دادگر نمی‌شناسد - خلاصه مقال آنکه آنحضرت برای تعلیم نیازمندی ارباب هورت و اهراز مراتب چهارماداری برشکر معنوی اکتفا فرموده به پاس ظاهری پرداخته سجده نیاز ایزدی بجای آوردند - اگرچه [درین مراتب گذشته (که فتح هندوستان) فتح حضرت گیتی حنانی فردوس مکتبی کارنامه بود - چنانچه سابقاً محبت گذارش یافت] اما هوشمند لیبب داند که مثل این نادره کار نبود - فی الواقع ازین گونه فتح (که باندک کم با چنین غنیمت بخشیده بود والا از درگاه کبرای الهی) در زمان باستانی کمتر نشان داده اند - معاین این فتح باد و باران از اندازه بیرون شد - ازین جهت (که باعث هلاکت گروه انبوه از ستم پیشهای کافر نعمت بود) از مقدمات اقبال اولیای دولت توان دریافت - و از آیات

ظهور کرامت و بشارت مظمی از حضرت شاهنشاهی و دیگر موانع اقبال

هر چند (حضرت شاهنشاهی صغیر من را نقاب خود داشته در پرده آرائی می بودند) اما
ایزد جهان آرا چون میخواست (که حای مملوئ این بزرگ زمان ظاهر گردد) بے اختیار امور بدیده
(که هر یک شاهد صحت عدل بر عتو استعداد و معون فطرت) بمقام ظهور می شناید - و از جمله
خوارق عادات (که دران ایام از حضرت شاهنشاهی (که باطن فیض موطنش مظهر احرار الهی و ظاهر
قدس مظهرش مصدر انوار نامتناهی ست) بظهور آمد) آنست که آنحضرت بر بالای بام از شهر
برآمده نظار ابدیم گشای خود را بر لشکر مخالف انداخته تماشا میفرمودند - لشکر بآ آن عظمت را
(که شکست آن در اندیشه کس نگذرد) فرمودند که در بیست مدت این را مردم ما قاراج خواهند کرد
حاشیه دشمنان بمطاعت عزت (که بدور بینی امتیاز داشتند) و بارها از آن نور پرورد الهی خوارق عادات
و بدائع کرامات مشاهده کرده بودند (ازین نوید مسرت فرجام خوشوقت شده زبان بشکر ایزدی
گشادند - آری امثال این امور بر عادت پرستان عالم صورت بعید می نماید - اما حق پرستان
معنی بین (که سواد پیشانی روزگار روشن دارند) این معنی و صد مثل این از چنین بزرگ
صورت و معنی دور نمی انگارند •

و درین ایام خواجه عمیر ناظر (که از خدمتگاران قدیم بود) از کابل آمده استعاض ملازمت نمود
و حضرت جهانبانی آن درانمند را در خدمت آن نور پرورد ایزدی سپردند - پیوسته در ملازمت
بوده اوضاع و اطوار هندوستان بموقف عرض میرسانید - و اهل هند را پیش آن یگانه روزگار آرایش
میداد - چون طالع اهل هند درجه قوت یافته ظهور عادت داشت طرز این مردم در مزاج اقدس
خوش می آمد - و اول بار (که آنحضرت را بشکار چینه میل شد - ر چینه شکری در نظر اقدس
درآمد) اینجا بود - که دلی بیگ پدر خان جهان چینه (که در جنگ ماچهبواره از افغانان
بدست آورده بود - و فتح باز نام داشت) پیشکش آن شیر شکار میدگاه اقبال کرد - و دور بیگان کردان
(که نزدیک بمطاعت عزت بودند) ازین بیکر بدیع عجیب بر فتوحات بے اندازه بی بردند - و نگهبان
آن چینه دوندو نام شخص بود که از میمنت قدم و فرط اخلاص بخطاب فتح خان نامور شد - و امروز
(که این شکر فغانه و لا بخامه اخلاص شمامه ذره هواخواه ابوالفضل رتم پذیر میگردد) فتح خان

(۲) مر [اکثر نسخه] دانسته (۳) در [اکثر نسخه] که بدور بینی و پیش بینی (۴) نسخه [۵] الهی
(۵) نسخه [۵] فتح بار (۶) نسخه [۵] روزر - نسخه [ج] کوندره

بدوگاه آوردند . چون احصا رست روز دهمان روز فتح بود . سجدات شکر قنّاج غیبی بجای آورده دست داد و دهقن بر جهانپایان گذاشتند .

چون سکندر بر سرگشته ایگه شد با هشتاد هزار سوار با تعداد تمام متوجه موکب عالی گشت بیرام خان از وفور عقل و شجاعت در سپهروز ثبات پای ورزیده اوازم قلعه داری و ضوابط هوشیاری بفرموده رسانید . و عرائض منوالی بدوگاه والا احوال داشته اعتمادی توجه نمود . چون دران هنگام منظر مقدس آن یگانه آفاق از عارضه قوناج آزاده بود بجای خود آن چمن آرای خلعت یعنی حضرت شاهنشاهی را (که همواره فتح و اقبال در رکاب دولت اوست) تعیین فرمودند . هنوز موکب اقبال این خدیو جهان از حوالی لاهور دور نرفته بود که حضرت جهانپایانی را صحت کامل روی داد و آنحضرت بدوات و اقبال هم از جهت صعبیت جدائی و هم از روی احتیاط همزمان ظفر و نصرت سوار دولت شدند . و برای صواب اندیش (که انتظام بخش زمان و زمین بود) مقرر فرمودند که فرحت، خان شقدار لاهور و بابوس بیگ موجودار پنجاب و میرزا شاه سلطان امین و مهتر جوهر خزیمه دار این صوبه باشد . و شب هفتم رجب سال مذکور بود که مواد عرصه سپهرند بموکب پادشاهی نور پذیر شد . و امرای اخلص همیشه بسعادت ملازمت افتخار یافته کوس شادمانی زدند و آنروز روز امرای شجاعت آئین در مقابل چنین لشکر گران نشسته قلعه داری میکردند که طلوع و ابات جهانتاب شد . و در باغ که نزدیک شهر بود مرابره اقبال زدند . و آداب نبرد بر وجهیکه سزاوار باشد قرار داده عساکر منصوره را چهار قسم فرمودند . یکم بنام گرامی حضرت جهانپایانی اختصاص یافت . و دیگره باسم والی حضرت شاهنشاهی سعادت پذیر شد . و دیگره را بشاه ابوالعالی و دیگره را به بیرام خان معین ساختند . و هر کدام از صفوف لشکر اقبال پیوند دمو اجنهان به میان جان بسته مساعی جمیله بجای می آوردند . و بهادران جان نثار جانفشانیها می نمودند و همواره از طرفین مردان نبرد آزمایی بجام تیغ شربت و اطمین می کشیدند . و از جانبین از راه مردی و مردمی معمول شده بود که فدائیان جانسپار را با احترام و تعظیم بمردم ایشان برده می سپردند کونه بیفان احباب بین کثرت عساکر مخالف و قلت لشکر پادشاهی را دیده بالندیشه های نا صواب خدوک دلهای ساده میشدند . و در یمنان مستب دان نقوش فتح و نصرت از پیشانی احوال اوایای دولت خوانده روز بروز در همت افزوده باعث مزید ثبات پائی خلاق میکشند . علی الخصوص ذات مقدس حضرت جهانپایانی (که جهان تمکین و اطمینان بودند) هر کدام را بطرز مناسب دل میدادند . و جان می بخشیدند .

گرفتند - و عساکر اقبال چهار موج مانع شدند - قول بشجاعت و اخلاص پیرام خان احاس یافت
و سرداری برانغار بخصر خان هزاره مقرر شد - و بزرگی جرانغار بتودی بیگ خان قرار گرفت
و بخت درخان با جمعی از نیزه‌سنان جرانغار بهرادی معین شد - از آنجا (که نیت شهریار جهان
بر آید عدالت و سایر موصیفات الهی مقصود) کار مقدمان درگاه را روز بروز در فتح و نصرت
امروزی گرفت - آفتان کمی لشکر منصور و گذشتن ایشان از آب شدید بال لشکر فرادان از راه
مداومت رسیده آمدند - و نزدیک نام فریدین بهم پیوسته داد مردانگی دادند - و جنگ عظیم
فایم شد - دانش پشاهان دورین لشکر فتح نزدیک بجزای جنگ را بخود قرار داده
بای ثابت استعظام کرده بودند - و همه بهمنهای کارکشا درین نبرد مرد آزمائی کر پردازیها کردند
تا آنکه شب در آمد - بهادران رستم حمله هنوز از اطراف رفته تیر میزدند •

و از آنجا که حمله (که مقدمه فتح شد) این بود که دران نواحی ده واقع بود بغایت بزرگ
از شمال تا بید اوردی آنس دران ده (که غائبایش از خس و خاشاک بود) افتاد - و در معنی
هزاران چراغ در رهگذر دولت افروخته شد - و بتحقیق پیوسته که این تائید الهی بومیله سعی
اهل خلاف شد - و هرگاه امع اقبال درخشد آنچه (اصحاب نزاع بهیون خود دانسته بعمل آوردند)
مرصافه زیبا آن کرده گردند - الفصه ازین روشنائی (که طلیمه نصرت بود) دلوران ظفر پیشه
بر احوال مخالفان بواقعی اطلاع یافته از اطراف بخندگیهای دلور جانستن بودند - و مخالفان
از حال عساکر فیروزی مند غافل بوده مشقت در تاریکی می انداختند - تا آنکه قریب سه پاس
از شب گذشته بود که لشکر مخالف تاب مقاومت نیاورده هراسیمه فرار اختیار کرد - و فتح عظیم
ری نمود - فیل و اسباب فراوان بدست اوایی دولت افتاد - نفائس غذائیم با عرائض اخلاص روانه
درگاه را نموده روز دیگر متوجه پیش شدند - و بفتح و نصرت در سهرزد رفته طرح اقامت انداختند
و ملی قلبی شایمانی را (که از عقب آمده ملحق شده بود) با جمعی پیشتر فرمادند •

و از عجایب آنکه چون خبر رسیدن تاتار خان بالشکر گران واستعدان تمام بحدود ماچیهواره بمصامع
جلال رسید با جمعی از مستعدان خطاب فرمودند که معانت بهیار است - تا رسیدن ما دران لشکر
هرچه اراده ازلی رفته باشد بظهور می آید - پس همان بهتر که بنهذ بعقبه کبریا برده بدریوزه
فتح و نصرت از عطاخانه الهی امداد فرمائیم - در همان هنگام دست دعا بلند کرده کامیابی پیشروان
موجب عالی مسذت فرمودند - چند روز ازین واقعه نگذشته بود که فتحنامه رسید - و غذائیم فراوان

جهانناني در سندان . و شکرانه این نعمت گوارا بجای آورده از آنجا روانه پیش شد . چون بنواهی
جالدهر رسید افغانان گریختن را صلاح یافت خود دانستند . و بواسطه منازعه (که در میان لشکر
نصرت پیوند بدید آمد) اسباب و اسوال نفیص خود را با نقد جان همراه بدر بردند . و آنکه
ازان سرگذشت آنست که تودی بیگ خان میخواست که پشتد رفته باافغانان گریخته خود را برساند
بیرام خان صلاح دران ندیده رخصت نمود . تودی بیگ خان بجهت این معنی بالتو خان را
پیش بیرام خان فرستاد . که بهر نوعی که باشد رخصت حاصل کند . بالتو خان آمده پیغام گذاری نمود
خواجده مدظم سلطان در دست پیش آمده دشمنی چند داد . بالتو خان نیز جوابهای سخت گفت
خواجده شد شکیبای انداخت که بدست بالتو خان رسید . چون این خبر بمصامع علیه پیوسته منشور
نعمت نگارش در سنده تمامی سخن را حواله بتقریر افضل خان نمودند . او رفته شرائف کلمات
و نصائح دوش انوار پادشاهی را بامرا رسانیده انجمن صلح و صلاح فراهم آورد . و بیرام خان
در جالدهر طرح انامت انداخت . و هر کدام را برگزیده های نواحی جدا ساخته جایجا تعیین نمود . سکندر خان
چون بماجیهواره نامزد گشت آنجا رفته بابو خیال کرده بیشتر روان شد . و مهرند را بتصرف خود
در آورد . و اسوال و اسباب فراوان بدست از افتاد . درین اثنا تاتار خان و حبیب خان و نصیب خان
و مبارک خان و جمعه گذیر از لشکر افغان از دهلی رحیده آمدند . سکندر خان در مهرند بودن^(۳)
صلاح حال ندانسته بجالدهر آمد . بیرام خان این معنی را مناسبت دولت خیال نکرد
بر آفت . که بایستی پای ثبات و مردانگی را محکم ساخته در حراست مهرند اهتمام مینمود
و ما را خبر میکرد .

و بعد از گفت و گوی بحدار امرای عظام اعتصام بقدر اک اقبال این پیوند پادشاهی نموده
از جالدهر پیشه روان شدند . چون بمحدود ماجیهواره اتفاق نزول افغان تودی محمد خان و اکثر
مردم صلاح در فتنه آب متلج نمیدادند . که چون موسم باران نزدیک رحیده لایق دولت آنست
که گذرها را استعمام داده توقف نمایم . چون شدت باران سپری شود و هوا رو بامتدال نه^(۴) از آب
بگذریم . بیرام خان و جمعه از دوری بآن^(۵) رفته اقبال گذشتن را مصلحت دانسته مقدمات پسندیده
ازان جانب گشودند . آخر بهعی مه پیر محمد و محمد قاسم خان نیشابوری و ولی بیگ
و حیدر خان بیگ شاملو بیرام خان از آب عبور نمود . تودی بیگ خان و سایر امرا ناگزیر از آب

(۲) در [بعضی نسخه] رسید . و نسخه [۱] معروض داشتند (۳) در [بعضی نسخه] بودن . بود را (۴)

و خود بتائید اقبال متوجه لاهور شدند - و اعیان آن دیار بشرف استقبال استعصاف یافته زبان اشکری این نعمت جلیل و موهبت عظیم برگزیدند - و رفیع و شریف فراخور رتبه و حالت بهرام بهادشاهی شریف اختصاص یافتند - دوم ربیع الثانی این سال بلدة فاخره لاهور (که در معنی سواد اعظم هندوستان است) بقدم اقدس بهادشاهی نریغ آسمانی یافت و طهارت الام و امانت خلایق از حوادث روزگار نجات ابدی یافته بمقاصد خود (که عمره بر شاهراه امید انتظار آن داشتند) رسیدند •

و در اواخر این ماه خبر آمد که شاهباز خان نام انغلی جمعی انبوه از انغان را متفق ساخته در دیوالپور اندیشه های فامد بخود راه میدهد - حضرت جهانبدایی شاه ابوالمعالی و علی فلی خان شیدایی و علی قلی خان اندرابی و محمد خان جلاور و جمعی دیگر از یکه های کارطلب را بآنصوب فرستادند - لشکر اقبال بمقتضای رسیده معرکه مخاربه را گرم ساخت - و از طرفین بهادران جان نثار لوازم نبرد بتقدیم رسانیدند - و کار بر تیر زده ابوالمعالی (که بدمعتهی دنیا و غرور حسن مستعار داشت) تنگ شده بود که شای قلی خان و یکه های مفسکن تکیه بر اقبال روز افزون نموده در دوری و جانفشانی کارها را بتقدیم رسانیدند - و گروه متعصبه را شکست داده بسیاری را از ان مجمع ادبار بخاک بختی برابر ساختند - و ارادی دامت بفتح و فیروزی مراجعت نموده کامیاب آمیزین شدند - حاکم سخن آن میخواهد که مقصود را اینجا گذاشته مجملی از احوال نصرت قرین مصاکیر اقبال (که بیاشایقی بپیرام خان تعیین یافته بود) نوشته قلم رفیع نگار گردد •

بر متفحصان سوانح تقدیر مخفی نماید که چون پیرام خان نزدیک پرگنه هرهاله رسید نصیب خان افغان اندک جاگمه در خور حوصله خود کرده فرار اختیار نمود - و غنیمت فراوان از نقد و جنس بدست بهادران نبرد افتاد - و عیال آنها بتمام گرفتار شدند پیرام خان بواسطه ندیده که از حضرت جهانبدایی شنیده بود (که چون بتائید الهی فتح هندوستان میسر گردد بغد واقع نشود - و بندهای خدا بزور در قید اسیری مردم در نیایند) خود سوار شده عیال افغانان را بتمام جمع کرده مصحوب معتمدان پیش نصیب خان فرستاد - و از حصول این چنین فتح (که مقدمه فتوحات بے اندازه تواند بود) تحف و هدایا از عیال نامی و سایر نفائس غذایم را مصحوب عرضه داشت خود بدرگاه جهان پناه حضرت

(۲) نسخه [ه] برشماره ابدان انتظار داشتند (۳) نسخه [د] جان مبارک - و نسخه [و] جان باز (۴) در بعضی نسخه [شایان سخن] (ه) نسخه [د] نگاشته (۶) نسخه [اح] معتمدان ساخته پیش •

خصوصاً که در مذهب و معنویت میزد. و چون موکب عالی بعطرت تمام درباری سند را عبور فرمود
ایمانان (که در حدود رهناس جمع شده بودند) پیرشان شده هر کدام خود را بفاهینه کشیدند
و موکب عالی بقایم ابدال منوچه پیش شد. هر روز جائی داشت و مرز میانه نشاط بخش
پیش می آمد. و بلاد و مرات در طایفه عدالت درآمده لذت آرامش و سعادت آسایش در می یافت.
و چون سخن بایست رسید بیشتر از موانع امانی بعضی از همراهان رکاب نصرت اعظم
(که به قرب منزلت و علو مرتبت انتخاب داشتند) نوشته میشود. • بیرام خان. • شاه ابوالمعالی
خضر خواجه خان. • تردی بیگ خان. • امین خان. • خضر خان هزاره. • عبد الله خان ازربک
میرزا عبد الله. • صاحب بیگ. • علی قلی خان شیبانی. • محمد قلی خان برلاس. • خواجه معظم
شهبان خان اندازی. • حیدر محمد آخته بیگی. • بابوس بیگ. • اسمعیل بیگ دولادی
میرزا حسن خان. • میرزا نجات. • محمد خان جلایر. • سلطان حسین خان. • قذوق سلطان
محمد امین دیوانه. • شاه قلی دارابی. • ترک خان. • کاکر علی خان. • باقی بیگ یتیم بیگی
اهل خان بدخشی. • بیگ محمد آخته بیگی. • خواجه پادشاه مریض. • کوچک خواجه
خواجه عبد الباری. • خواجه عبد الله. • میر معین. • میر غزی. • شاه فخرالدین. • میر محسن داعی
خواجه حسین مردی. • میر عبد الحی. • میر عبد الله قانونی. • خنجر بیگ. • عارف بیگ
خواجه عبد الصمد. • میر سید علی. • ملا عبد الغادر. • ملا الیاس اردبیلی. • شیخ ابوالقاسم جرجانی
مولانا عبد الباقی. • افضل خان میر بدخشی. • خواجه عبد المجید دیوان. • اشرف خان میر منشی
نام مخلص. • خواجه عطاء الله دیوان بیوتات. • خواجه ابوالقاسم. • شهاب الدین احمد خان
معبان خان فرغودی. • خواجه امین الدین محمود. • ملک مختار.

و چون موکب جهان آرای محدود قصبه سعادت پیوند کلانور رسید (شهبان الدین احمد خان
و اشرف خان و میرزا خان را بلا هوور فرستادند که رؤس مذاهب و رجوه دناپیر را بنام والا فروغ بخشند
و موقوفان آن شهر معظم را از آشوب ارباب نند و فساد منشور نجات جاردنی کرامت نمایند
و بیرام خان و تردی بیگ خان و امین خان و خضر خان هزاره و اسمعیل بیگ دولادی
و جمعی کثیر را بر سر نصیب خان پنج بیه (که در قصبه هرانه اقامت داشت) رخصت فرمودند

(۲) نسخه [۵] دلکش (۳) نسخه [ط] نشاط افرا (۴) نسخه [اب و ط] سیستانی (۵) نسخه [ج و ه]
قذوق. و در [بعضی جا] قذوق (۶) نسخه [ح] عبد الباقی (۷) در [بعضی نسخه] میر حسین. و در
[بعضی] میر حسن (۸) در [بعضی نسخه] داعی.

اگرچه (خرد مغدان عالم معامله دانی این کلام حقیقت ترجمان را بر دوات و نصرت حضرت
جهانبانی بشارت شایسته خیال نموده بهجت آرای محفل سعادت شدند) اما دوربینان
بارگاه دانش معنوی این نظم بدیع را نوید خلافت کبری و سرور سلطنت عظمای حضرت شاهنشاهی
دریافته بر دین انتظار طیران علویین طایر قدسی اقامت فرمودند . و حضرت جهانبانی اعدام
بدره انولکای عزایت الهی و استعصال بحبل المذین بشارت آسمانی نموده با اندک از مردم
(که همه هزار شدند) بمعاضدت بشارت از جنود غیبی (که در شمار محامیان عقول ننگد)
نصرت فرمودند . بپیرام خان بهجت استحکام بعضی از مهمات پادشاهی و سامان یوق خود
رعایت یافته مدار اقبال ذیل ماند . و حضرت جهانبانی از جلال آباد بآئین عیش و عشرت
بجایه موار شده از آب گذشتند . و سلج محرم سال (۹۶۲) نهد و شصت و در عرصه بگرام مضرب خیام
ایمال شد . سکندر خان اوزبک (که خدمات پهنیده کرده بود) مورد جلالت عنایات گشت
و دران روز بمنصب خانگی امتیاز یافت . و پنجم صفر این سال دریای سند (که به نیلاب
مشهور است) متغیر ریات نصرت شد . و سه روز درین منزل خاطر گشا مقام بود . و درین مرحله
مشورت آرا بپیرام خان از کابل آمده معاضدت بساط بوس دریافت . و در همان روز مبشران اقبال
نوید دولت آوردند . که تانارخان کشی (که با لشکر گران بحراست قلعه رهتاس متعین بود)
با وجود استعداد قلعه داری و استحکام قلعه (بمجرّد شنیدن طغنه ارتفاح ریات نصرت
بحدرد سند) پای ثبات از جای داده فرار اختیار کرده است . و آنحضرت نظربه نیکو خدمتیهایی
قدیم و جدید به سلطان آدم گهر منشور ماطفت فرستاده او را بزمین بوس عالی اشارت فرمودند
از آنجا که طالع بلند نداشت عذر زمیندارانه آورده عرضه داشت که با سکندر عهده شده است
و پسر مرا لشکری نام همراه خود برده . اگر من دولت زمین بوس دریابم هم نقض عهد کرده باشم
و هم پسر مرا بدم است . اوایای دولت بموقف عرض رسانیدند که مناسب آن می نماید
که لشکر فبروزی اثر را حکم شود که اول فکر او کرده بیشتر نصرت فرماید . که خود سرے چنین را
درمیان گذاشته پیش رفتن از دور اندیشی دور است . آنحضرت (که معدی صروت و نقوت بودند)
فرمودند که از قدیم باز حمله جفیان عقیدت و اطاعت بوده است . و مجدداً خدمت شایسته
(چنانچه سابقاً گذارش یافت) بظهور آورده . در نفوت تنبیه او را لایق دولت روز افزون نمیدانیم

(۲) در [بعض نسخه] کشند (۳) در [چند نسخه] مقام مشرت آرا (۴) نسخه [ب] عشرت افزا (۵)

در [اکثر نسخه] کاسی .

مذکور و سایر ارباب خلاف معاینات روی داد - و همه جا غالب آمد - و با وجود آنکه (سواری امپ
 ندیده انصاف - و همواره او را بر صندوق نیل بار کرده میبردند) بوسیله جرأت و جسارتی که داشت
 زره های سخت بدست افتاده را بپوشا صرف میکرد - و کمرهای شکوف (که در اندیشه
 اهل دیوکار نگذرد) پیش میبرد - چون در حوالی آگره سکندر استقلال یافت از بجایز بهار
 و بنگاه روان شد - حضور جان ولد محمد خان بجای پدر نشسته قام بزرگی بر خود بست - و خود را
 به سلطان جلال الدین ملقب بپیمانی ساخته در انتظام بنگاه همت گماشت - و مبارزخان و هیمو
 قصد بنگاه داشته نظریه از اوقات بدیع مخالفان خود اشتغال نمودند - و تقامیل این سوانح
 (که گوی گفتم نغدد) در نهانخانه احوال گذاشته بمقصود اصلی میبرد •

یورش جهانگشای حضرت جهانبانی جنت آشیانی بنسخیر هندوستان و فتح آن بمیان دولت روز افزون شاهنشاهی

بر منظران بدائع آثار و مضمعان جلالت اخبار پوشیده نماند که [چون حقیقت هرج و مرج
 هندوستان و شور و شغب این مرکز امن و امان (که اندک بر مزو ایما گذارش یافت) مکرر
 بمجمع گرامی حضرت جهانبانی جنت آشیانی رسید] یورش هندوستان (که در مکه منضمیر
 پیش بین تصمیم یافته بود) پیش نهاد همت عالی ساخته جمیع مختارات تنق عصمت را
 در دارالملک کابل به حمایت ایزدی مهرده شاه ولی بکول بیگی را انکه میرزا محمد حکیم ساخته
 در خدمت گذاشتند - و خدمات حضرات و مهمات مرید کابل برای زرین منعم خان تفویض نموده
 در واسطه ذی الحجه (۹۹۱) نهصد و شصت و یک در حایت مخداری و زمان منظر (که حرکات افلاک
 بآن امتحان نمایند - و نظرات کواکب بدان مباهات کنند) عنان عزیمت والا بصوب صواب ممالک
 هندوستان معطوب مرموند - و آن نور پرورد ایزدی یعنی حضرت شاهنشاهی را (که عمر عنصری
 آنحضرت در آن هنگام سعادت پداری دوازده سال و هشت ماه بود - و عقل کامل آن بزرگ کونین
 از احاطه احصا امزد) مقدمه جیش فتوحات صوری و معنوی ساخته بادبای اقبال را
 بجول در آوردند - و در روز توجه عالی بدیوان لمان الغیب تبرک و تفاؤل جستند - چون
 (امر عظیم از پناه غیب و جلباب خفا جلو ظهور می نماید) مذاکرات بشارت (از انفس و آفاق)
 بهزار زبان بلند آوازه میگردند - از انجمله این شاه بیت قدسی عبارت بر مر صفحہ اولی (که مرنوشت
 پیدایشی دولت تواند شد) عنوانی منشور فتح نموده •

• شعر •

دعای : : : طلب : : : زانکه با زاغ و زغن شهر همت نبور •

مستقل شد . الحق این پدر ، پدر در انتظام اسباب روزگار حلیقه موافق داشتند . حیف که در حرام نمکی و کفر نعمتی زندگانی خود را پدید کردند . اگر (این دو کس از ملازمان عذبه علیه ایالت حضرت شاهنشاهی بوده خدمت بارگاه معنی به پدر مقروض میشد . و اهتمام مرحدها به پسر او نامزد می بود) هرائیده مشمول مراحم خسروانی گشته بوسیله خدمات شایسته زندگانی (که بزرگان دانش آنرا حیات شمارند) یافتند . آنچه کارکنان را اینچنین کار فرما بایستی در رعایت قاعده (که بچنین حرام نمکی بدست آید) دانایان کارشناس زیستن چنان را بمراتب اندر از مردن دانسته جهان جهان نغرون قرار می نمایند .

و بالجملة چون سلیم خان بعد از خانه شرافت مبارز خان آنچه ظهور کرد که کس نکند و احمد خان مور بزرگ سلیم خان (که ریاست پنجاب با اهتمام او بود) مدتی فرمانروایی شد و خوب شدن را حکمفرمای نهاد . و محمد خان (که قریب قریب بشیر خان داشت . و حاکم بنگاله بود) سر بر ریاست عامه برانگیخت . و ابراهیم خان سوره او هم بنصبت قریب ایالت هندوستان را در تلاش شد . و شجاعت خان (که بمجاور خان در الهند عوام اشتهار داشت) در مالوه سر خود سری بلند کرد . و ادبانی از انچه با هم افتاده در شورش و آشوب گشادند . سکندر بالشکر پنجاب و سایر ارباشان فراهم آمده قصد دار الخلافه آگره کرد . و مبارز خان و ابراهیم خان نیز بهمین اراده برآمدند . آخر بروباد بازئی هیمو مبارز خان شرق رویه شرافت . و نزدیک آگره میان سکندر و ابراهیم جنگ در پیوست . ابراهیم شکست یافته بگوشه بدر رفت . و پدر او غازی خان مور (که بر ولایت بیانه تسلط داشت) بقلعه رفته متحصن شد . و کار سکندر بصورت بلند شد . و از جند تا دریای گنگ در تصرف او درآمد . و لشکر فراوان فراهم آورده میخواست که شرق رویه رفته و مدعیان حکومت را از میان برداشته دعوی انفراد نماید . درین هنگام طنطنه توجه رایات جهانگشای حضرت جهانبانی جغت آشیانی بنصیر هندوستان بلند آوازه شد . و تاتار خان و حبیب خان و جمعی کثیر را به ریاست پنجاب تعیین نمود . و محمد خان حاکم بنگاله قصد دفع مبارز خان و سایر مخالفان خود پیش گرفت . با مبارز خان و هیمو در حدود چپرگنه بعد از چندین مرگدشت محاربه عظیم روی داد و قضا را محمد خان درگذشت . و خزائن شیرخان و سلیم خان بدست هیمو افتاد . او در مددات جسمانی و محملذات نقصانی فرو رفت . و کارش از روی ظاهر بالا گرفت . و درین میان او را با ابراهیم

(۲) در [چند نسخه] آمد (۳) نسخه [د] که طنطنه (۴) نسخه [ح] چپرگنه (۵) نسخه [ح]

دو جنگ نشسته شد . و نسخه [ط] بمسالك نیسی در گذشت .

است مهابی را بغایت آورده میداشتند - و بتاریخ بیست و دوم ذی القعدة (۹۴۰) نهصد و شصت
 بسبب سستی درجه (که در یک از اعضای سفلی از انصباب ماده حاده رفته بود) رخت همی
 بریست - بزمیت از دیروز خان نامی پسر او (که خرد سال بود) جانفشین شد - و بعد از
 چند روز مهارز خان (ده خالوی این دیروز خان بود) این بیگناه را بزرایه عدم فرستاده خود دم
 حکومت زد - و نام خود محمد عادل نهاد - او پسر نظام خان (که برادر خرد شیر خان مذکور است)
 بود - از عرائف آنده این نظام را یک پسر و سه دختر بود - پسر بحکومت رسید - و شوهر
 آن سه دختر بیایه ایالت رسیده اعتلا یافتند - یکی سلیم خان مذکور بود - و دیگری سکندر شور
 و دیگری ابراهیم شور که احوال این دو برهمه اجمال مذکور خواهد شد - و هیمو (که از بدگونی
 و بداندیشی و حمایت [که در مزاج رؤسای جهان (که متفحص احوال جهانیان میباشند)
 خوش می آید - برتریه که آن خوش آمدن عیوب بدنهادی و شرارت ذاتی را از نظر دور بین شان
 میپوشد] از پایه اندی بمذازع علیا رسیده بود) و کالت این ستم پیشه را (که پیوسته بلهو و لعب
 و تمتعات نهسانی پرداخته از احوال عالمیان غافل بود) پیش گرفت - و شورش در جهان
 پدید آمد - سخن باینجا گذاشته بمجموعه از احوال هیموی مذکور بیان را شاداب کردن
 مذاهب می نماید .

احوال هیمو - ای جویای بدائع قدرت الهی نظریه دور انداز - و عبرتی از احوال هیمو بگیر
 او بظاهر نه حسب داشت و نه نسب - نه از صورت بهره - و نه از میرت نصیبه - همانا که ایزد بیچو
 او را بجهت کمال معنوی (که از دیده درمی بالغ نظران روزگار پوشیده بود) بیایه بلند رحانید
 یا بواسطه حزا دادن بدکاران روزگار بدکارتری را گماشت - بآری آن بدقیانه کوتاه قد دراز اندیشه
 در ریواری (که از فصاحت حیوانات است) در زمره بقالین فرومایه منسلک بود - و از روی سبب در جماعه
 دهمور (که نورتری بیایه بقالین هندوستان اند) انتظام داشت - در پس کوچها بهزاران بزمی
 نمک شور فروخته - تا آنکه باطائف اخیل خود را در سلب بقالین سرکار ملیم خان (که اندکی از احوال او
 گذارش یافت) در آورد - و بکارنامه های گریزت رفته رفته بسلم خان خود را بدگونی و کاردانی
 و رشاس گردانیده داخل ملازمان گشت - پیوسته مردم را در بلا انداخته - بظاهر و انموده
 که برای صاحب خود دولتخواهی میکنم - و بباطن برای خود بازار اخذ و جرگرم میداشت - و خانه

(۲) نسخه [ح ط] حکومت (۳) نسخه [ا ح] سکندر خان شور (۴) نسخه [ح] می آمد (۵) نسخه

[ح] می آمد (۶) نسخه [ح] در سر کوچها (۷) در [اکثر نسخه] بنگاه

معنوی این خدیو عالم می نمایند از دید امثال این امور چه تعجب - آنکه (معدن بوا عجبیهای
معنی باشد) از ظهور عجائب دوری چه ندر کار باشد - بیدار خان در باب قبلی اندازی حضرت
شاهنشاهی قصیده منظوم ترتیب داده در جشن عالی بعرص اقدس رسانید - و این مطلع
• شعر •

از آن قصیده است •

• عقد قبلی (بود خدایک تو از کجک • کرد از غفل صورت پروردن غماب حک •
و در همین ایام انحصار (که اندیشه شیر هندوستان در خواطر ارادای دولت جلوه میداد) عرائض
ارباب اخلاص از هندوستان آمد - و خبر گذشتن سلیم خان و سایر هرج و مرج آن ممالک بمسامع
دور جلال رسید •

مجموعه از مواعظ و حوادث هندوستان که در ایام هرج و مرج روی نمود

چون رشته کلام بدینجا کشید ناگزیر همت واقعه نویسن آنست که بوسم اجمال احوال هندوستان
گزارش باید - تا سخن رسائی انجمن معنی را حالت منتظره در پیش نیاید - مجموعه از احوال
هندوستان آنکه (چون بتاریخ یازدهم ربیع الاول (۱۲۵۲) نهند و پنجاه و دو شیرخان پنج سال
و در ماه و میزده روز بتهت و تسلط حکومت باستقلال کرده بعدم خانه شدانت) پسر خود از
سلیم خان بعد از هشت روز بآفاق امرا بجای پدر نشست - هشت سال و دومه و هشت روز تکاوی
رباست می نمود - اخذ اوقات در جنگ عادل خان برادر کلا و خواص خان پرداخت - او از غلامان
شیرخان بود - و بابل طرازی و گریز و تصرف کردن اموال مردم و اندوخته های عالم را بادانی
و امانت دادن در خواطر گزیر عوام بولایت خود را مشهور ساخته بود - و [چون مخالفت با آقای خود
(هر چند او باطل باشد) میمنت ندارد] ارباب خلاف را کار بجای نرید - و زمانه با طبقه
میزبان (که ایالت پنجاب داشتند - و موکرده آن مردم هیبت شان بود) زد و گیر داشت
و این مردم مغلوب شده در شعاب جبال کشمیر در گور هلاک فرو رفتند - و شطرنج از اوقات بغزاع
طبقه گهران مشغول بود - و (چون این طایفه از ملازمان این طبقه متغلبه نبودند - و نیز دم
از درخواهی این دودمان مقدس میزدند) کار ساخت - و دست بر ایشان نیافت - و بقی
قلعه رهناس (که احاس آن شیرخان نهاده بود) باتمام رساند - و در میان جبال سواک فال بد
بخود زده ماسه و بقی بخود انگاشته قلعه مانکوت بنیاد نهاد - و زمانه دراز از ارباب افغانه
و بد معاشی خود متوهم شده در قلعه گوالیار بحر میبرد - اگرچه با رعیت ملوک بهنجار میکرد

و عادت پیش زمین میر آسمانی گزشت - در آن ایام منعم خان را باذالیقی حضرت شاهنشاهی
 باید که اینها را داند ساخته - آنچه نظر برهم و عادت این نام بران پدید نهاند اما در معنی آن پیر را
 طاهر و بدایش آموزی نداشت پیش آن مظهر عقل کل فرستادند - منعم خان آداب شکر این عطیه
 و طعمی بهای آورده جشن دلنش آراسته کرد - و پیش نشای لایق بظفر در آورده احباب تفاخر و اعتدال
 خود را مراجه داد - و در آن سال الف بیست و یک پسر هلال سلطان از جانب فرمانروای ایران رسید
 و تعجب و هدایا بطریق شرف گذارده باعث مزید انبساط شد - و آنحضرت بدوحتند بلوازم
 داد و دهش پرداخته در سرانجام ورزش هندوستان بودند - در اندای این اندیشه جهانگشا
 یکی از درویشان (که بولایت اشتهار داشت) جفت موزه بطریق تحفه فرستاده بود - حضرت
 جهانگیر پیرودند که ما ازین موزه بفتح هندوستان تغاول گرفتیم - چه زبان زد عوام شده
 که در خراسان سر و خراسان سینه در هندوستان پای است - و فرمودند که این تغاول مثل آن
 نه و است که حضرت صاحبقرانی فرموده بودند - و آن چنین است که در آن سال (که از ماوراءالنهر
 بفتح خراسان متوجه شده بودند) چون موکب منصور باند خود رسید سنگی اتانام درویش دران تصبه
 بصلای نمبر و خرق عادت اشتهار داشت - حضرت صاحبقرانی بدیدن او توجه فرموده اند
 درویش سینه گویند را برسم حاضر آورده پیش آنحضرت گذاشته است - آنحضرت بمقران
 بمطاعت عزت فرموده اند که ما ازین سینه بفتح خراسان تغاول گرفتیم - چه خراسان را سینه روی زمین
 گفته اند - و دوم عید رمضان بود ده پیرام خان بشرف ملازمت استعصا بمانت - و آنحضرت
 بجهت مزید انبساط و فرط عنایت که باو داشتند مراسم عید را اعاده فرموده جشن دلنش تراز عید
 ترتیب فرمودند - و درین روز بهجت افروز (که عید چابک حواریان باد پدما و تیراندازان موشکاف
 مسمومند) آن شهسوار میدان اقبال فوئال بهارستان جاه و جلال یعنی حضرت شاهنشاهی را
 میل آن شد که زمان از نشاط آباد خود را ببقی انداختن مشغول دارند - و تیز دمتی و تیراندازی
 خود را بر ظاهر بیغان هویدا ساخته صورت پرهقان عالم جسمانی را بشاهراه عقیدت خوانند
 دمه اول قبی را (که کاروان تجربه کار در زدن آن عاجز بودند) نشانه تبرتوجه ساخته عقید
 گوی زرین را بخدنگ موشکاف دوختند - از تنوع این امر غریب و حاضران بازگاز عزت برآمد - امثال
 این امور در دیده ظاهرین بدیع نماید اما آنان را (که با بخت بیدار بدیده معنی تماشای احرار

مشترب شد - و آنقدر فراوان از معتمدان محمد خان حاکم هرات بود (فیز با پیشکشهای گرامی ادبیت ملازمت نمود - و در وقت مناسبت بنظر اندس در آورده مقبول جلالت التفات شد - و از برای مدح و ثناء حاکم در تواجعی شهر اندام طرح شکار فرغه افتدند - و آن شکار دلخواه از برای دولت آمد - و آنرا در اسباب مرادات گرفتند •

و از مضایبان نامدار (که در قندهار ساکن شد) کشته شدن شیرعلی بیگ بود بدست شاه ابدان عالی - و محمد از آن حاکمه آمده در آن نزدیکی شیرعلی بیگ بدر قرا بیگ میفرستاد بدست از والی ایران شاه ظاهر آمده ملازمت کرده بود - و شاه ابوالعالی (بدست بادۀ تقریب و مده و غیره جام عزت و شرف خود شده و پای از دایره اعتدال بیرون نهاده) بدستبها گردیده و را چنانکه تعصب خلیف اهل خراج دماغ عقیدت ادرا پیرشان ساخته بود) مکرراً در مجلس حضرت جهانگیری در عیاده میگفت که من این را مضایک را خواهم گشت - و آنحضرت از توجه که داشتند این را مطالبه بدادند بآن التفات ندیفرمودند - تا آنکه شیخ آن بدست بادۀ تعصب قصد آن بیگانه کرد - و خوی آن نامراد بخاک ریخت - آنحضرت را بسیار ناخوش آمد - لیکن علاقه خاص از برای (که - انیر محبوب است) آنحضرت را از مجازات آن تباه کردار متقاعد ساخت •

و چون حسن اخلاص بپیرام خان بوضوح پیوست و بر جهانگیر روشن شد (که بر جادۀ اطاعت و دیگو خدمتی ثابت قدم است) قندهار را (که مکون ضمیر انتظام بخش آن بود که بمنعم خان مرخصت شود) از آن اندیشه مایل گردانیده به پیرام خان مستقیم داشتند - و زمین دادر را از خواجه معظم تعمیر فرموده بپادشاه برادر عالی قلی خان عنایت فرمودند - و چون خاطر جهانگشا از انتظام مهمات ملکی فراخ یافت به نیت تسخیر هندوستان بدارالملک کابل نهضت عالی فرمودند و پیرام خان رخصت یافت که سرانجام این یورش نموده بزرگترین دقته خود را بموکب والا رساند و رای بیگ و حامی بنحمد سیستانی را (که همواره مودم از ایشان سخنان نقل کرده اسباب شورش مرام می آوردند) قران رهبر دولت ساختند - و نزدیک بمرصه غزنین حضرت شاهنشاهی نور پرورد سپهر آذنی بدرات و اقبال استقبال فرمودند - و نمودار قران السعدین انتظام یافت و محمد قلی خان برلاس و آنکه خان و جمعه دیگر بشرف کورنش استسعاد یافتند - و در اواخر سال (۹۶۱) نهضت و شصت و یک مضای دولت فزای کابل بقدم والی آن فرمانروای زمان

و نیز هر دو ایزدی نوره العین خلافت قوه الظهور جلالت حضرت شاهنشاهی تا غزنین بمشایعت
 شریف معادات ارزانی داشتند - و زبانی آنحضرت (که منتظم مهمات غزنین بودند) بلوازم مهمانداری
 سرکوب خدمت شدند - و چون ربابت جلال از غزنین بدشتر نهضت فرمود آن تازه نهال حدیقه اقبال
 مراجعت فرموده کابل را بقدرم میمنت بخش عشرت آباد دولت ساختند - بیرام خان (که خلعت
 ساداتش طراز ابدیت داشت) موکب گرامی بادشاهی را از نعمتهای عظمی دانسته آداب شکر
 بجای آورد - و بادشاه مملو از اخلاص با از سر ساخته بدشتر فرستاد قندهار بموضع شوراندام بشفرب
 زمین اوس حریفندی یافت - و یقین آنحضرت شد که در حق او آنچه گفته اند از صدق پرتوسه
 نباشد - و در ساعت معهود قندهار از فرموکب عالی رونق گرفت - جشنهای رنگین و بزمهای
 دلگشا ترتیب یافت - و از مشاهیر ملزمان و کاب دولت شاه ابوالعالی و منعم خان و خضر خواجه خان
 و محبت علی خان میرخلیفه و اسمعیل دولدی و حیدر محمد آخه بدگی و جمعی دیگر بودند
 و از اهل معادات خواجه حسین مرزی و مولانا عبدالغنی صدر و بعضی دیگر معادت حضور داشتند
 بیرام خان در آداب خدمتگاری و لوازم نیاز پاشی دقیق فرنگداشت - و تمام زمستان در قندهار
 بعیش و عشرت گذشت - و درین مدت آنچه بجهت سرکار خامه پادشاهی درکار بود همه را
 بیرام خان سرانجام نموده منت بر جان خود میداشت - و جمیع ملازمان درگاه را در منازل نوکران
 خود مرد آورده لوازم مهمانی ایشان بصاحبان منازل مقروض ساخته بود - همیشه حضرت جهانبانی
 دران چندگاه در تفرهات حسی و عقلی و تفرهات موزی و معنوی بوده التذاف میکردند - و همواره
 برم آزایی خاطر بیفش و عشرت بدمای مواضع دلکش بوده زوایای درویشان و کلبهای صفاکیشان را
 با ندام عقیدت می پیروند - و فراخور حالات و مقامات افاضات و استغاضات رو میداد - از انجمله
 مکرر بصحبت مولانا زین الدین محمود که انگر (که از مبارزان مر شکن نفس اماره بود) میرسدند
 و قلمات قدیحه از طرفین مذکور میشد - و اشارات و بشارات بر حصن مهمات و مرادات عاجله
 و آجله فرامیگرفتند - و خواجه غازی (که برهالت ایران رفته بود - و بدشتر از قدوم موکب عالی
 با تحف و هدایا بقندهار آمده بود) بشرف ملازمت سر بلند گشت - و از نیکو خدمتی بمنصب
 اشرف دیوان امتیاز یافت - و در همان نزدیکی معظم سلطان از زمین دار آمده بخدمت عالی

(۲) نسخه [ز] بدو فرسخی قندهار (۳) نسخه [ز] ملا زین الدین - و نسخه [ط] شیخ زین الدین

(۴) نسخه [دو] و اشارات بشارات (۵) نسخه [ح] مهمات مرادات (۶) نسخه [ج] قدوم

سکندر خان اوزبک را به راست آن گذاشته خود بدولت و اقبال متوجه کابل شدند - و بعد از آن
 امپانان هجوم عظیم بران قلعه آوردند - سکندر خان داد مردانگی و قلعه داری داد - و انانان
 به پهلوانان گهفتند - و (چون اوانل مال (۹۹۱) نهصد و شصت و یک کابل بفرموده پادشاهی
 رونق تازه یافت - و محذرات تنوع عصمت بشرف ملازمت امتیاز یافته مبارکبادها فرمودند)
 آنحضرت بر زبان اقدس راندند که مبارکبادی آمدن و دیدن یکدیگر بجای خود است - اما قضیه
 میرزا کامران مبارکباد ندارد - که بدست خود قصد چشم خود کرده ایم - و باولیدای دولت مناشیر
 عطوفت شرف مدور یافت - و بعد از آنکه خان حاکم کاشغر (که بدو قهقهه مذکور قرب و قرابت بوده
 در مراسم یکجانبی اهتمام داشت) مواعج احوال نوشته مصحوب گردانان روان ساختند - و در همین
 ایام (که آنحضرت بمهمات مالی و ملکی اشتغال فرموده و بلطف و قهر کار مظلوم و ظالم ساخته
 در گردآوری رضای ایزدی اهتمام داشتند) شب چهارشنبه پانزدهم جمادی الاولی این سال
 بعد از گذشتن دودانگ بطالع قوس از منبر محلی ماه جوچک بیگم فرزند گرامی متولد شد
 آنحضرت نام او را محمد حکیم نهادند - و (چون بعضی تاریخ این مولود را ابوالمفاخر
 و بعضی ابوالفضایل یافته بودند) هر دو کنیت آن فرزند مقرر شد - و ابواب شادمانی و مسرت گشاده
 مراسم شکر ایزدی بهای آوردند - و در همان نزدیکی از مقدمه دردمان عصمت خاتون بیگم
 عیقه جوچون میرزای خوارزمی فرزندی بوجود آمد - نام او سلطان ابراهیم نهادند - او بزودی
 آهنگ عالم قدس نمود .

• بود برقه ز آسمان کرم • زادن و مردنش بهم نزدیک •

توجه • و کب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی

بقندهار - و مراجعت بدولت و اقبال

در عموماً در سال این سال بجهت آنکه (جمع از نند اندوزان از جانب بیرام خان مخدان
 غیر رافع بموقع عرض حضرت جهانبانی رسانیده بودند) رفتن قندهار را بر رفتن هندوستان
 تقدیم فرموده متوجه قندهار شدند - و حکومت کابل را بعلي قلی خان اندرابی تفویض فرمودند

(۲) نسخه [۵] و پریشان (۳) در نسخه [۱] صورت مکتوب (که بعد از رشید خان تحریر یافته بود) بچشمه
 آورده - اما (بجهت عدم امکان تصحیح بسبب کثرت غلط نسخه مذکوره) بقیاع اکثر نسخ قلم انداز کرده شد
 (۴) نسخه [۶] تخمیناً دودانگ از شب گذشته بود که بطالع قوس (۵) در [اکثر نسخه] خاتون صبیحه
 (۵) در [اکثر نسخه] نفیس و

قبول نمودند - و میرزا را مشمول غایت پادشاهانه ساخته وداع فرمودند - و چون قرار یافته بود (که میرزا در حضور اظهار رتت نکند) خود را حفظ میکرد - و همین (که حضرت متوجه درگاه شدند) میرزا بهای های بگرفت - روز دیگر حکم شد که هر که از ملازمان میرزا همراه میرفته باشد منع نیست - درین تفهائی همراهی نماید - هیچکس اقدام ننمود - آنکه آنست دوستی میرزا در ترب آشنائی کردند - جمله کوکله (که از کمال حقیقت و وفا بدولت حضرت شاهنشاهی خطاب خان عالم یافته رخت هستی را صرف کار دلی نعمت خود و صاحب عالمیان نمود چنانچه شرح آن در جای خود گفته آید) ایستاده بود - و درانوا سفرچی حضرت و منظور مواظب خسروانی بود - حضرت جهانبانی فرمودند که جمله کوکله همراه میرزا میردی یا پیش ما میباشد - او باوجود سبق خدمت درگاه و شرط غایت پادشاه طریق وفاداری بر لذات موری مقدم نداشته بعرض رساند - که لایق بحال خود چنان می بینم که درین تاریک روزهای بینوائی و تیره شبهای تفهائی در خدمت میرزا باشم - آنحضرت (که محک آدم شناسی و میزان حقیقت منجی بودند) حرف وفاداری او را بغایت پسندیدند - و باوجود آنکه خدمت حضور او ایستاده بود رخصت دادند - و آنچه (از نقد و جنس برای اخراجات مفر میرزا قرار یافته بود) حواله او فرموده پیش میرزا فرستادند - و بیک ملوک بآن نموده که داشت از چند منزل برگشته بملازمت رسید - و هر خاطر نکه دان بغایت ناپسندیده آمد - و با قبول صورتیکه داشت مردود نظرها شد - و میرزا از راه دریای هند به تته رفت - و از آنجا بمقصد شقانت - و حه حج دریافت - و در یازدهم ماه ذی الحجه در منا حال (۹۶۴) فصد و شصت و چهار تبیک گوید اجابت دعوت حق نموده محمل عدم بخت •

چون سلسله سخن میرزا کامران درهم نوردیده آمد اکنون بمر مقصود شقانته تحریر میروم که [چون موضع بگرام (که به پشاور شهرت دارد) مورد خیم نصرت شد] قلعه آنجا را افغانان بد نهاد ویران ساخته بودند - معمر شد که قلعه را تعمیر نموده و جمعی از درلقخواهان را گذاشته بجانب کابل نهضت فرمایند - که مرانجام این قلعه مقدمه فتح هندوستان امت - و امرا (که مشتاق کابل بودند) نمی خواهند که بهیچ وجه در اینجا توقف واقع شود - حضرت جهانبانی توجهات پادشاهانه برین کار گذاشته در اندک فرصتی آن قلعه معادت اسام را تعمیر فرمودند پهلوان دوست میر بر بحکم عالی مورچاها را بجمیع امرا قسمت نمود - و بزودی صورت اتمام پذیرفت

یوسف عتیق برآمد - و از رخصت یافتنهای سخن (که در ملازمت بودند) هر کدام در تعبیر آن سخن میگردید - و تامل داشتند - خواجه حمین مروری بمرض رسانید که آنچه در باب کشمیر میگفته اند (که حکم چاه و زندان دارد) راحت بوده است - چه قصه یوسف ازین هر دو معنی مجرب است روشن *

چون بے اتعافان همراهان بر فرج دوست بے اختیار فصیح عزیمت نموده بصوب کابل توجه مبذول داشتند - و چون گذار دریایی هند منتهی اقبال شد میرزا کامران التماس سفر حجاز نمود چون (درین وقت خشنودی خاطر میرزا مطلوب ضمیر جهان آرای بود) مرخص ساختند شبی که رخصت میفرمودند از آنجا (که بزرگان را بزرگی زیبنده و خوشنماست) با جمعی از معصومان بمنزل میرزا تشریف ازانی داشتند - میرزا بعد از لوازم تعظیم و مراسم احترام از این بیت خواند *

• کلاه کونیه در پیش بر فلک شایید • که حایه همچو تو شایع نکند بر مراد •

• بیت • و بعد از آن این بیت بر زبان میرزا رفت *

• ابر جانم از تو هر چه رحمت جای مذمت است • گر نواک جفاست و گر خنجر مسم •

اگرچه بیت نازی جانب شکر دارد اما سخن شناس دریابد که از شکایت لبریز است - آنحضرت (که جهان مرد می و مهربانی بودند) اینها منظور نداشته رفته فرمودند - و بر زبان الهام بیان گذشت که عالم الاسرار و اخفیات آگاه است - که ازین کار (که نه باختیار من واقع شده) بغایت شرمزده ام کاشمی این حالت از شما نسبت بمن پیشتر ازین شده - میرزا از خواب غفلت بیدار گشته اندازا گناه خود و مقدر مراحم خسروانی دریافت - و در مقام نیاز مندی و شرمندگی در آمده از حاجی یوسف پرمید که درین جا چه کسان اند - از حاضران مجلس عالی را نام برد که تردی بیگ خان و منعم خان و بابوس بیگ و خواجه حمین مروری و میر عبدالحمی و میر عبد الله و - بجز بیگ و عارف بیگ - میرزا گفت یاران همه گواه باشید - که من اگر بیگانهی خود دانستم در چنین وقت شریف (که آنحضرت تشریف دارند) بحال کردم اما بقیه مذمت که مرا استحقاق هلاک بود - جان بخشی کرده رخصت مفرح حجاز می نمایند بر تعقل و مذمت آنحضرت هزار شکر بجای می آورم - که هنوز بقدر بدی و بدعهدی من امکانات نغرموده اند - و بعد از آن مباشر فرزندان خود پرداخت - و آنحضرت بگشاده رویی و خوشخونی

برای خدمتش حاضرند - و میرزا کمال توجه (که باو داشت) دستهای او را گرفته

• شعر •

بر چشم نابینای خود نهاد - و این بیست خواند •

• هر چند که چشم برخت پرده دیده است • بیناست بچشم که بصر روی تو دیده است •

و حضرت چهارمباری بعد ازین مآخذ توجه اقدس را به تنبیه زمره بپراشه جانویه (که سنگ راه بودند) مصروف داشتند - و آن بیسماعلتان گردنکش (گردن زادت از قلاعه اطاعت ماطل داشته و بیهادران نصرت پدشه کارزار کرده) بپراشه عدم آواره گشتند - و از عساکر اقبال خواجه قائم مهدی و چندس دیگر پیاپی شهادت سربندی یافتند •

و چون خاطر ازین حدود جمع شد یورش کشمیر (که سالها مکذون ضمیر اشراف تنویر بود) مقصود گشت - و آمارا مصلحت وقت نمیدیدند - و بپناه زندان تشبیه داده در مذمت کشمیر سخنان میگفتند (که شاید خاطر اقدس ازین یورش باز آید) که درینوقت (که از اجتماع طغنه نصرت عساکر اقبال برهم خوردگی در ممالک هندوستان پدید آمده) سلیم خان باتمدان فراران متوجه پنجاب است - و ازین طرف استعداد جنگ (چنانچه باید و شاید) بعمل نیامده اگر پیشتر رویم و لشکر اعدایان نزدیک رسد او را گذاشته رفتن و بکشمیر در آمدن چه مناسب باشد که شاید کار کشمیر بدیر کشد - و درینصورت اگر اعدایان تیره رای مردرها احتکام نمایند کار بجای نمیانجامد - لایق دوات آنست که از اندیشه این یورش بگذرند - و (چون اهل نفاق از میان ما دور شده اند) متوجه دارالملک کابل شده و بر امل تهیه جنگ نموده قدم همت برکاب نصرت در آورند - و بذیروی اقبال روز افزون عیاشانی دمار از روزگار افغانان تیره بخت بر آورند آنحضرت بعد از اجتماع این سخنان املا گوش برنگاش و مصلحت بینی گذارندگان سخن نداشتند حضرت شاهنشاهی را بجهت حراست دارالملک کابل با جمعی از اعیان دولت وداع فرمودند و خود عیان عزیمت بجانب کشمیر معطوف داشته میخواهند که لهفت فرماید - بید آموزی آمرای سوداگر مزاج (که بزر بر منفعت خود نظر نیندازند) اکثر ملازمان و میاهدان آمارا صاحبان خود را گذاشته متوجه کابل شدند - و در ملازمت حضرت غیر از اشخاص آمارا دیگر کسی نماند ازین حرکت شنيع (که از راه اخلاص و انقیاد بحس دور بود) جمعیت آباد خاطر اشرف مشوش گشت - و جمعی از معتمدان معتبر را حکم شد که اهتمام تمام نموده مردم را بگردانند و اگر بکشتن اهتجاج شود بحکم موقوف ندارند - و درین اثنا تفاؤل بقرآن مجید جستند - قصه

از چنگل و نالی این عقوبات خلاصی بخشیده خلایق را در ظلِ عدالت آماجش بخشند
 حضرت جهانپانی نظر بر حکمت و مصلحت موجب اصحاب انداخته درین امر اندام نمیفرمودند
 که آری مبدع جهان آری باوجود قدرت کماه چندین بشری را ابقا نماید - البته مبنی بر غرض
 و مصلحت است - و با این همه باریک بینی نصاب حضرت گدیزی ستانی فردوس مکانی منظور
 نظیر حنیفیت بین بود - قرار بر ارتکاب این معنی نمیدادند - آری باز از اینجا (که انواع خونریزی
 و فتنه انگیزی از آن عقاب پیدای دیده بودند) مکرر در ملتحمی خود اهتمام و اجتهاد نمودند
 و درین باب استغنا کرده بحیالات مغایبان مستحل و محضرها بخط اکابر دین و دولت و اعظام ملک
 و ملت مرتب ساخته نظر اندس در آوردند - حضرت جهانپانی آنرا پیش میرزا کاسران فرستادند
 میرزا چون نامه اعمال و محضر مکانات افعال خود را مطالعه نمود گفته فرستاد که این مردم
 (که امروز بر قتل من مهر کرده اند) هم ایشان مرا باین روز نشانده اند - حضرت را عرقِ مهربانی
 به حرکت آمده گذاشت که با هجوم عام و حصول چندین بواعث و دواعی حکم بر خونریزی او فرماید
 مدتی مدید سر بگریبان تأمل و تفکر داشتند - عاقبت الامر بجهت مصلحت جمهور انام در حق او
 حکم خاص واقع شد - و او را از نظر انداختند - و بجهت این کار علی دومت باریکی و سید محمد بکنه
 و عام علی شش انگشت مامور شدند - اینها بخیمه میرزا در آمدند - میرزا تصور کرد که
 بقصد کشتن می آیند - در ساعات مشیت کشیده دويد - علی دومت گفت میرزا آهسته باشید
 حکم بر قتل نشده - اضطراب از برای چیست - بر مقتضای عدالت (که شما پیش ازین
 سید علی و جمع دیگر را بیگناه نابینا ساخته بودید) بچشم خود مکانات آنرا به بینید - میرزا
 (که این سخن شنید) حکم آنحضرت را بدیده قبول کرد - و دراز کشید - تا آنکه میل کشیدند
 و هر دو چشم میرزا را (که بدیدان دل فتنه سرشت او بودند) از بیدش معزول ساختند - و این مخلصان
 فرمان بر جهت احاطه بیشتر هم بیشتر زدند - میرزا بشکرانه جان بخشی دم نزد - و آنحضرت
 از عطوفت ذاتی رقتها فرموده بیشتر روان شدند - و بما سخنان بلند مهر افزای بر زبان
 حقیقت ترجمان گذراندند - و این قضیه در اواخر (۹۴۰) نهد و شصت به وقوع آمد - و خواجه
 محمد موسی فرخودی تاریخ این قضیه را بیشتر یافته بود - و میرزا همان روز کس پیش منعم خان
 در زندان که میخواهم که بهر زبانی (که دانی) و بهر روش (که توانی) بیک ملوک را
 برای خدمت من از حضرت التماس کنی - آنحضرت همان لحظه ملتحم میرزا را مبدول داشته

که پایگاه قدر او را بادر کتب بمطابق بوس سر بلند گردانند - و بیدارزا نیز نصائح و مواظب هوشمندانه
 (که رنگ خلاف و شقاق را از آئینه دل او بزداید) خاطر نشان سازد - و بعد از آنکه رایات اقبال
 از آب صفه عبور فرمود از سر از سلطان آدم بظهور نیامد - همانا که اندیشه‌های زمیندارانکه نامواب
 بامر اموال خاطر را حشمت - آنحضرت منع خوار را پیش او فرستادند که بسختن دلاویز دلاسا نموده
 بیشتر بمقامت آورد - و بیدارزا نیز مخفی چند (که راهبر معادیت او بود) رساند - و مکلفات
 غنائم ایدان را از چهارم حال تقدس نموده حقیقت حقیقات سران را معروض دارد - معتم خان رفته
 کارنامه دانش خود بظهور آورد - و بعد از انصاف و اساده سلطان آدم بیدارزا را همراه خود گرفته
 در دواخی برهان بدوات زمین بوس شریف امتیاز یافت - و آنحضرت شب را زنده داشته
 الحمن آرای عشرت شد - و بیدارزا کمران بارچوب چندین جرائم (که هر یک مستوجب
 عقوبت عظمی تواند بود) مشمول انواع التقات شد - جمیع امرای دولخواه و دانشوران
 خبر اندیش بموقف عرض رساندند که اگر چه زامت و عاطفت حضرت جلالانی و فطرت عالی
 و عطوفت والا همین تقاضا میکند (که گناهان بزرگ در درگاه معالی طایلسان عفو پوشد)
 اما عاقبت اندیشی و کار فرمودن حزم مقتضی آنست که سلیقه کار مردم آزار را بسزای اعمال رسانند
 تا گرد شرارت او از چهارم سلامت عالمیان رفع شود - شایسته دور اندیشی و دور بینی آنست
 که آسایش ظاهری یکم را (که بدخواه باشد) بر آسایش چندین خلایق (که بشفرب دولخواهی
 اختصاص داشته باشد) نگزینند - اگر (جهت حیر خاطر شکسته دلان و اندمال جراحت سینه ریشان
 نفس نامد ظالم از دگر خانه عالم محو سازند) دیوار معدلت را چه اخلال - خصوصاً که در ضمن آن
 صلاح هزاران کار مندرج باشد - هرانیذ محو ساختن این صورت بطلان مطابق رضای ایزدی
 و مطابق نظام کل خواهد بود - آنقدر کفران نعمت و طغیان فائده نشده است که بامید بهبود
 باز بحال او پرداخته کرده را ناکرده افکارند - کار از اندازه گذشته است - و طاعتها طاق شده
 لایق بحال او و خلایق آنست که او را مصافیر ملک عدم سازند - تا خلق خدا از هزار گونه بلا
 نجات یابند - و نامه اعمال او حیات برنگردد - چه منته مدید میگذرد که از آشوب این شریر نفس
 مذمه سرشت اموال خلایق در معرض لهیب و غارت حادثات آمده - و عرض و ناموس عالمیان
 بیاد فتنه رفته - و جان چندین مردم خاک بها گشته - و جوهر اخلاص (که زیور اعناق
 زمره خواص است) در غبار آشوب آبدید شد - اکنون صلاح وقت است که این چندین کس را

بیا با معبد قرارداد که تا زمانی که در آنجا بماند چهره میخوانده باشی - تا مردم دانند که میرزا در خواب است
 و خود تغییر لباس داده و بهر جمع بروی آمده از طرف برآمده بدر رفته بمانن قرارداد شناس
 و راجه او را بآئین لایق دید - و چون خبر آمدی لشکر بتفحص میرزا خزید پیش راجه کهلور (که در آن
 نواحی محکمترین محال بود) برسد - او نیز بواسطه هراس از دشمنان خود میرزا را بدرقه داده
 بجانب جمووردان ساخت - و راجه جمووردان نیز از دور اندیشیهای زمیندارانه میرزا را نگذاشت که بولایت او
 در آید - میرزا مرا سیمه و سرگردان - منوجه ولایت مانکوت شد - و نزدیک بود که آنجا گرفتار گردد
 باز تغییر وضع کرده در ایام زمان بهمراهی افغانی (که اسم جلاب بود) بجانب کابل روان شد
 و باندیشهای نامواب سلطان آدم گهر را دید - که شاید این جماعه را بخود متفق ساخته کار ناساختنی
 از پیش برد - و او در آنخواهی درگاه را منظور داشته بلطائف الحیل میرزا را پیش خود نگذاشت
 و عرضه داشت بدرگاه معانی فرستاد - و میرزا نیز چون علامات نومیدی از چهره احوال این الوس
 مشاهده نمود ناگزیر برای گریز شتافته از راه احتیاط عرضه داشت (چنانچه گذارش یافت)
 اوصال داشت - و هر چند میرزا تدبیرها انگذشت (که شاید گهران را در فتنه اندازی با خود
 متعلق سازد) صورت نیست - از بدر رفتن خاطرش آرمیده بود که مقرر نداشت - و نیز از حرمت
 این قوم و از اماندگی خویش بدر رفتن را دشوار میدانست - ناچار همت در همراهی این گروه
 بسته روزگار میگذاشت - و پنداشت که دولتی را (که شاید ایزدی آرایش دهد - و حمایت الهی
 نگاهداری نماید) بدخواه تیره رای هر اندیشه تباه (که در حق او نماید) خاسر و خایب گشته
 در نکال این فروماند - و هر چه آنرا سود خود اندیشد زبان ببند - و مصداق این حال احوال
 میرزا کمران است - چنانچه مجمل گذارش یافت .

و چون ایلمچی سلطان آدم حقیقت حال را بموقف عرض رسانید یوزش هندوستان تا ولایت
 گهران مصمم شد - و خواجه جلال الدین محمود را بحراست و حکومت ولایت کابل فرستاده
 خود بدراست و اقبال نهضت فرمودند - و حضرت شاهنشاهی را برای تمشیت مهمات هوزی
 و معلومی و مینعت دینی و دنیوی همراه موکب روان گردانند و کمر عزیمت بر میان همت بستند
 که کیر میرزا کمران را بانجام رسانند - و عالم را از شور و شر او ایمن سازند - و چون اعلام نصرت اعتصام
 اعدود سند رسید قاضی حامد را (که قاضی اردوی ظفرقرین بود) پیش سلطان آدم فرستادند

(۲) در [بعضی نسخه] کلور (۳) نسخه [۵ د] اردوزی (۴) نسخه [۵ ج] مفره (۵) در [بعضی نسخه]

که کار چنین دوست بزرگوار نباشد - و حواریها بخود ترار داده پیش او رود - و خواهد که بمددگاری او
 و او بی اهمیت خود متنبه نگردد - ^{پرتاهای سخن آنکه اندیشه های نادرست} میرزا را برین آورد
 و با سمدوسه راه هندوستان گرفت - و از نواحی خیبر شاه بداغ خان را پیش سلیم خان فرستاد
 و او در حوالی قندهار بن از قصدان پنجاب بود - فرستاده میرزا آنجا رسید - و ادای رحالت نمود
 سلیم خان انجمن مرام میرزا را از حوصله خویش افزون دانسته مدارا پیش گرفت - و جزئی خرج
 مصحوب او روان ساخت - و فرار داد که در همان حدود بوده انتظار برند که کمک از دنبال میفرستم
 و خزینه تمون میکنم - هنوز فرستاده پیش میرزا نرسیده بود که علی محمد امپ را نیز پیش سلیم خان
 روانه کرد - ^{بعد از درازی سخن} (که گویا ازان لایق تر) چون میرزا بچهار گروهی بن رسید
 سلیم خان بمرحله آواز خان و مولانا عبداللہ سلطان پوری و جمعی از امرا را باحتمال فرستاد
 و برده (که لایق دشمنان و مکان درگاه نباشد) میرزای ناعاقبت اندیش بآن وضع آن سرگروه افغانان را
 دربارت - همراهان میرزا بابا جوگ بود - و ملا شاهی و بابا معید قلیچاق و شاه بداغ و عالم شاه
 و رحمان قلی خان و صالح دیوانه و حاجی یوسف و علی محمد امپ و نمرقاش و غالب خان
 و ابدال کوک و جمعی دیگر از ادبار یافته های روزگار که نامهای اینها نابوده به - و چون کردار
 حق ناشدگان و اندیشه کارنعمتان بر صواب نیست - و عاقبت وخیم دارد (هرچه این گروه را
 پیش آمد نتیجه اعمال ایشان بود - میرزا از بدسلوکی این گروه بیدانش آزرده بود - و همواره
 در خلوت شاه بداغ را (که تعریض و ترغیب در آمدن کرده بود) مرزنش کرد.

و چون سلیم خان خاطر از مهمات پنجاب جمع نکرده بجانب دهلی روان شد میرزا را (که بچشم
 نگاه میداد) و پیوسته اظهار رخصت میکرد - و صورت نمایی بحت بمواعید نادرست همراه گرفته
 روان شد - باندیشه آنکه در یکی از قلع حصین هندوستان مقصد سازد - میرزا از کمک مایوس
 و از رخصت ناامید چون دانست که حال چیست اندیشه گریختن بخود قرار داد - و جوگی خان را
 (که از معتمدان میرزا بود) پیش راجه بکھو (که در دوازده گروهی مایه یواره بود) فرستاده
 در استخلاص و احکامات زد - او فرستاده را بشایستگی پیش آمده پناه بمیرزا قرار داد - (روزی
) که سلیم خان از آب مایه یواره گذشت (میرزا در جامه خواب خود یوسف آنداجی را گذاشته

(۲) نسخه [۵] حاصل کلام آنکه (۳) در [اکثر نسخه] کوچک (۴) نسخه [ح] ملا شفیقا (۵) نسخه

[ح] آنها - و نسخه [۵] ایشان (۶) نسخه [د] جوگی خان (۷) نسخه [ا] مکهور - و در [بعضی نسخه]

مکهور (۸) در [بعضی نسخه] در خانه خوب خود .

آمده بزرگ این جا را از تصرف کشمیریان گرفت - و بعد از ملک کلان پسر او جانشین پدر شد
و بعد از پسر او بزرگ نام کنی اوس خود یافت - و بعد از تدار ناظم قبیلۀ خود شد - و او را
دشیر خان ابدان و حلیم خان پسرش مغارت عظیم روی داد - و خود را از مغتصبان این دردمان
مردانست - چه در زمانه (که حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی تسخیر هندوستان فرموده بودند)
در ملازمت حضرت آمده خدمت شایسته بدقتیدم رسانیده بود - علمی مخصوص در جنگ رانا خانکا
جانشانی نموده - و او را در پسر بود - سلطان حارنگ - و سلطان آدم - و بعد از سارنگ کلانی
آن گروه سلطان آدم رسید - و پسران حارنگ کمال خان و سعید خان گهر مقابله بنفاق میکردند
الغرض مقارن اینچنین سلطان آدم ندر حوگی خان (که از خدمتکاران نزدیک میرزا کامران بود)
زمن بوس نموده سرخه داشت میرزا مشتمل بر چرب زبانیهایی بے ته گذرانید - مکرر این مجموعه
هوشمندی ابوالفضل (که مباشر تسوید و انعامات این دردمان گرامی ست) چون [همت در شرح
احوال و نشر اخبار دولت پداری حضرت شاهنشاهی بسته - و از جهت شیرایی تشنه لبان
این داستان گرامی از آدم تا این دم (که عهد دلی عهد عالم است) از سلسله علیّه این دردمان
خلاص بتفصیل می آید] ذکر مجمعه از ناکامی میرزا کامران و مکافات یافتن او از کردار خودش
را گذر است - اگرچه این شگرفنامه را پایه ازان بلندتر است (که امثال این امور دران اندراج یابد)
اما برای مرانجام سخن در نشیب و فراز آن شدن فاکتور سخن آرائی ست .

بر مصامع محترممان این سوانح عذیبی (که هر یک ازان واعظ مذابر قدس است) پوشیده نماند
که [چون میرزا کامران دران سحرگاه (که پیش ازین ابلاغ یافت) شکست یافته بهزاران تک و پوی
خود را از دست تبغ گذاران صف شکن حلاس خاخه بدررفت] دیگر بخود قرار بودن نداد
و از تباہی خرد (که نتیجۀ حق ناشناسی ست) بارجود چندین آذینارات (که هر یک هادی شاهراه سعادت
تواند بود) خود را بملازمت اینچنین خدیو مهران بهیار بخش فرحانید - و درین هنگام (که بایسته
گرد ندامت و بشیمانی بر چهار احوال او نشمت - و بوسیله عجز و خجالت خود را باحتنا بوس
مشرف ساخته تدارک تقصیرات نمود) از سخت و ازگون متوجّه هندوستان شد - که پیش حلیم خان
پسر شیر خان (که بکفران نعمت ذاتی از باد غفلت و مرجوش غرور آشفته دماغ بود)
رفته کمک ادبار خود آورد - سبحان الله چه عقل است اینکه بدشمن جانی خود رجوع کرده

(۲) نسخه [ج ۵] برنام - و نسخه [و] برنام - و در [چند نسخه] برنام (۳) نسخه [ط] مکرر این
خجسته داستان ابوالفضل (۴) در [اکثر نسخه] و نزل مکافات یافتن او (۵) نسخه [ح] از باد غفلت
سرخوش غرور و آشفته دماغ بود .

عصر مقدس آنحضرت آرزوئی تمام دربارت - از آنجا (که هوشمندی قرین دولت و ارجمندی است)
از روی حزم و عاقبت اندیشی منشی طلب حضرت شاهنشاهی در ساعت عزرا آمد از فرمودند
و بدورم و بیست هزار آن کسی نواز (که جمیع سعادات در تدمش تعبیه نموده اند) عصر قدسی
آنحضرت را کمال محبت و عبادت فراموش شد.

نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی بهنگش - ونادیم

کردن کشان - ولوای عزیمت افراختن بهندوستان - و بدست آوردن

میرزا کامران - و مراجعت بکابل - و دیگر سوانح

در زمان آن اواخر سال (۱۲۹۹) نهضت و پنجاه رده حضرت جهانبانی را عزیمت بهنگش رویه
مستقیم گشت که آنحضرت به نصرت کابل قشاق است - و در همین این نهضت تعبیه سرکشان آن دیار
و تقویت لشکر میرزوی اثر نیز مطوع ضمیر جهانگشای بود - و بجهت خجستگی و فرخندگی
سرور مذوات غیبی مظهر کرامات اژی حضرت شاهنشاهی را درین یورش دولت افزای چون اقبال
فرمان خود مآخذه بجانب گردیز و بهنگش نهضت فرمودند - و طوائف افغانان مأمور تعبیه
و زادبپ شایسته یافتند - و اموال و اسباب بدست آمده نصرت افغانان افتاد - و اول قبیله
(که بداخت رمت) قبیله افغانان عبدالرحمانی و آفر افغانان بومریدی بود - و قتیح شاه افغان
(که از حسن و نادانی گمان دانی بر خود کرده در اضلال گمراهان بود - و از مدمات افواج قاهره
پادشاهی فرار نموده با جمعیت خود بدر میرفت) بمنعم خان و جمع کثیر (که از جلال آباد
مذبحه موکب عالی بودند) دوچار شد - جمیع اموال و اسباب او نصیب این دولتمندان گشت
و خود زخمی گریخت - و در اندازی زن و گریز باخت و تاراج و کلاهی سلطان آدم گهر (که سر و مردار
گروه گمراهان بوده) عرض داشت او را آورده شرف بار عزت یافتند - مضمون آنکه میرزا کامران
بریشان و سرگردان با آنحضرت آمده است - و مرا (که هوای در آنخواهی در سر است) نمیخواهم
که میرزا در آزادی اوقات بسربرد - اگر آنحضرت مخیم مرافقات اقبال گردد او را بشرف
بساط بوس مشرف مآخذه جهت تدارک جرائم گذشته ملازم عذبه دولت گردانم - و خود نیز
لوازم بدگی بجای آورم.

پوشیده نماید که گمراهان را طوائف بهیار است - و در مابین آب بهت و سند توطن دارند
در زمان سلطان زین الدین گمراهی منک کدنا از آسای غزنین (که بحاکم کابل نهضت داشت)

تا هم عبارتی از این گوهر را گرفته آید . و هم فراخی حوصله سپهر رحمت معلوم همگان شود
و هم در آداب فرمانروایی توش بهر رسد . چه در هنگام سفر سن و آنگاه در ایام جدایی هر که
با او شملی را پیش روی خود ساخته در جمیع اطوار سلوک بزرگانه نماید . و بزرگی خود را منظور نداشته
بخردان و مسکینان طریق نصیحت و معذرت بپذیرد . و با اتصال معنوی اکتفا فرموده از دوری دوری
ساول خاطر نباشد) هر آنکه آن ذات بدیع گوهر یکتای خلقت تواند بود . و (چون جلالت
مفات مذکور از توحه پشایی مظهر بل متیقن بود) در اوایل سال (۹۵۹) قصد و بنجاه و نه هلالی
حضرت شاهنشاهی را بدو است و سعادت بغزین فرستادند . آنکه خان و خواجه جلال الدین محمود
و تمام ملازمان میرا همدال درین ورزش مسعود ملتزم رکاب دولت اعظم بودند . سر رشته سرانجام
جمیع مهمات صوری برای رزین خواجه مقروض بود . مدت شش ماه بآگاهی و شادمانی گذرانیدند
و چون پیشوائی صورت و معنی از نامه اقبال ظاهر و لایح بود . همواره اعمال پسندیده و خصال ستوده
(که در سربزرگی از حال خوردن جهان دیده بدید نیاید) از آن جوان بخت فرخنده طالع بظهور می آمد
و بدو سه بذیت درخت از حق برسانی کرد دلها میگشتند . و همواره در گرد آوری پراگنده دلان
حاصل صورت توجه عالی می گماشتند . و بدو سه در استعالی طایفه (که در شهرستان نجرود
تصرف عظیم داشته در تهذیب اخلاق و شناخت ایند کمر اجتهاد بر بسته راه فقر و فنا پیش گرفته اند
و از راحت و آسایش و مدح و تم اهل عالم بکوشیده معامله خود را با یکتای بی همتا درست کرده اند)
آهنگ میفرمودند . در غزین دران زمان بابا بلاس از جندریان حق شناس مستغرق بحر شهود
و معبودام استغراق بوده در کنج عزت و زاویه خمول بسر میبرد . مکرر بدیدن او توجه میفرمودند
و آن راست بین کارخانه تقدیس پیشوائی صورت و معنی از مواضع پشایی مطالعه نموده
بیاد سخن ظاهر و باطن تهذیب میفرمود . و بشارتهای طوایف و مزدهای علو مراتب میداد . و چون
خاطر اندس از حیر و کار غزین فزایک بود که فراح یابد بموجب اشارت حضرت جهانبانی
جنت آیدانی بمستقر جاه و جلال بدو است و سعادت مراجعت فرمودند . و سبب طلب آنکه
حضرت جهانبانی بدو سه در کبر انتظام بخش مهمات بودند . و اوقات گرامی تقسیم و توزیع فرموده
لحظه از روز و شب ببطالت و نه طویل مصروف نمیشاختند . و با وجود داد بخشی و دلجوئی شکستگان
و سایر کار و بار سلطنت بملاحظه مزید شوق و انبساط میر و کار نیز توجه میدادند . روزی حدود زمه
(که موضوع است از مواضع دلگشای کابل) بر سر شکار موار شده بودند . بحسب تقدیر از اسب جدا شدند

چون پوزو مهم در پردندری در آمد ظاهر شد که بدست اندازه بیگ ملوک امت - که میرزا را باز
 رابطه نظری بود - و میرزا بدر رفته بود - و چندی از افغانان او را بش (مژا شینج یوسف کرانی)
 و ملک منکی و چندی دیگر (جنگ استاده - و خاک رسوایی بر روزگار خود کرده رو بگریز نهادند
 و احباب و اموال بدست اربابی دولت افتاد - و پیشتر از آنکه رایت اقبال برسد فتحی چندین
 روز داد - و میرزا بخود نیاز بوش (خردی داد - مذوقه هندوستان شد - و [چون خاطر اشرف
 از قادیان اهل تمرد و تمیید از باب عصیان فراغ یافت - و بعد از این فتنه غریب (که مقدمه
 مدوحت تواند شد) میرزا آمد ازین سرزمین ظفر آردن در دستک مراجعت نموده بمنزل بهسود ورود
 اقبال فرمودند - و [چون بدین بدست که میرزا بحالیده (هزار ناسپاسان حق ناشناس تواند بود)
 برآمده مذوقه هندوستان شده است] حضرت جهانباي ازان منزل سعادت کوچ فرموده بدافع صفا
 (نه بهار چمن آرایش طرب برای خواطر و صفا بخش نگارستان بواطن توان گفت) بزم افروز
 مجلس چاه و جلال گشاید - چون (ایام شکوه بود - و آغاز کویک بهار و طراوت خیابان و لطافت
 جوینار دره گشای شماور) جمعی از مخصوصان را بسرکردگی علی قلی اندرانی بدارالملک کابل
 فرستادند - که آن شکوه بهار اقبال یعنی حضرت شاهنشاهی را باتفاق مخدرات تنق عصمت
 و مطهرات مرادفات عدت حضور آفرند - تا بوسیله مشاهده بدائع نو بهار و مطالعة
 معانی گمارار بهوارده شایسته نقشبند ارای محرم گشته اساس شکر تمهید دهند - در آنک فرصتی
 حضرات ربیع التراجات محفوظ حضور و سرور و در سعادت فرمودند - و آنحضرت شکر مواهب
 نامناهی (که مستجاب مرید نامر معنی حقیقی است) بجای آوردند - و بعد از بسط
 احوال و احوال شوق عیان توجه معطف داشته در مسعود ترین ساعت بدارالملک کابل
 نزول اجلال فرمودند .

توجه حضرت شاهنشاهی بغزنین - و آن سرزمین را

بنزول اجلال ارتفاع آسمانی بخشیدن

چون (حضرت جهانباي روز بروز لیل شد و کاردانی از دامیه اقبال حضرت شاهنشاهی
 در افروزی می یافتند) درینوقت (که زمان آسایش روزگار بود) رای جهان آرای بموجب الهام ربانی
 این تقاضا فرمود که آن نواریه چمن خلعت را بظاهر روزی چند از خود جدائی بجزیر فرمایند

دولت مقارصه و قدرت متنازع معانده - مناسب دولت آنست که جمعی از مخلصان درگاه و جانبداران کارداران را گذاشته عین مراجعت بصوب کابل معطوف سازند - و نرفته از دور بیفای بساط قرب معروض میدارند که چون هوا در بادقداق نهاده (اگر رایات نصرت ارتفاع نهضت یابد - و قبائل اعدادان بقاقت و تازاج روند) هرآنینه مصالحت رقت خواهد بود - و تا این گریه بداندیش (که سرمایه منده و نهاده اند) تدبیه بر اصل نیابند بصوب کابل توجه فرمودن از صلاح اقبال دور است هم میرزا کامران (که درون طوائف پنهان میکرد - و اسباب تفرقه را آماده میسازد) بدست می آید - و هم بیج آشوب مذاق دیگر بر کفده می آید - حضرت جهانبانی را این رای قویتر نمود و این شق را بر سر اجمت رجحان داده بیدرتی فتح و نصرت سوار محمد دولت و اقبال شدند که ناگهانی بر سر قبائل ارباب قلال ریخته غبار ارباب بر مفارق اعدا نشانند - جمعی از بهادران مشهور و تبع گذاران جرار مثل محمدخان جلایر و سلطان محمد قوای و شیخ بهلول و شاه قلی نارنجی را بباعلیقی سلطان حسین خان معز فرمودند که پیشتر روند - و در آن شب هوا بقدر برودنی داشت و راه در بود - بجهت آسایش خدم و حشم در میان راه فرود آمدند - و سرگاه بدولت سوار شده متوجه گشتند .

چون قبائل جابجا پراکنده فرود آمده بود معلوم نمیشد که میرزا در کدام قبیله باشد در اثنای این تردد ماهم علی قلی خان و بابا خزاری (که از جانب میرزا کامران پیشین ملک محمد مندراری میرفتند) بدست ادبیای دولت افتادند - از احوال میرزا استفسار نمودند که در کدام قبیله است - ماهم علی حایان را در غلط انداخته غیر قبیله (که میرزا در آنجا بود) نشان داد - بابا گفت او ترسیده است - نمیداند که چه میگوید - میرزا در فلان قبیله است و من سرکرده می برم - در آمل صبح صادق پیدشوان مؤتب دولت بفواهی آن قبیله رسیده بقاقت و تازاج پرداختند - و جمعی کثیر را بوحشت آباد عدم فرستادند - و زن و فرزندانی قوم منته نهاد را بلند کردند - و در خیمه (که میرزا بخواب رفته بود) چندی از بهادران در آمدند و شاه قلی خان نارنجی از مدعیان این معنی ست که در آینده آن خیمه من بودم - و در کس در آن خیمه بوده اند - یکی بدست امداد - و دیگری بصد اهتمام خود را بیرون انداخت

(۲) در [بعضی نسخه] هاما (۳) در [بعضی نسخه] طایفه (۴) نسخه [د] قزاق (۵) در [چند نسخه]

بگردنه (۶) در [بعضی نسخه] ماهم علی قلی قزاق (۷) در [چند نسخه] خرازی (۸) نسخه [ط]

خلاصه معموره عالم را در حیطه تحذیر در آورم - و حاجت مستمندان هفت اقلیم برآورم - خان مذکور
میگفت که (چون این حالت مشاهده افغانان و این سخن بگوش هوش رعید) فرد رفته حیرت شدم
و هیبتی عظیم در من کار کرد - آنجا نتوانستم ایستاد - گوشه رفته متحیر بودم - و چند مرتبه
بدستور مذکور حرف سرانی فرمودند :

دران ایام وضع پهنیداد آنحضرت از کمال دور بینی و بلند فطرتی چنان بود که هرگاه
در از خورشید گویان تیره رای (که جز موت و زیان خود نشناید - بلکه موت خود را در زیان خود
داند) اظهار کرده (که عذریب پادشاه هفت اقلیم شوند - یا فرمانروای زمان گردند)
به ایستاد خوش می آمد - و میفرمودند که اینها بعل ناقص خود خود را در تلخواه می نمایند
هانشا که از دامنخانه درخواهی شهرت داشته باشند - بشقتار شدن حضرت جهانبانی بدین
می اندیشند - و موت دنیاوی مرا در زیان دین می اندوزند - بلکه آشوب در ملک عافیت انداخته
بر شور امرانی دارند - چه سعادت دینی و دنیوی فرزندان آنست که همیشه نیت و خواست
و اعمال شان در آمودگی پدر بزرگوار مصروف باشد - و درازی عمر گرامیش خواهند - که هرکس
با خدای مجازی در صفت معامله نباشد در حقیقت با خدای حقیقی چگونه راحتی خواهد نمود
بنازند خود را و طلیس پاک و نیت در صحت این بزرگ صورت و معنی را - و بالجمله بزرگی
و احتیاری از طرز مالد و بود و نشست و قامت آنحضرت میدرخشید - آنچه (بزرگان تجربه آموز
بسمی فکر و نظر در یابند - و بدست آرند) این پرورش یافته نظر ایزدی را باندنی توجه در بدیهه
میسر بود - و هر دانش و حکمت (که آموختگان و ورزش کنندگان را بدشواری فراهم آمد) این مظهر
غرائب قدرت را به تأمل و تفکر دست میداد - حکمت بالغه ازین نور باصره حلطنت و خلالت
چشم آبد (روزگار را روشن می ساخت - و بر اعتناست رای) و مذات دانش این نور پرورد الهی
نفاخوان بود - و نا هنگام ظهور خلالت در مظاهر و مکارم مذنوعه محتجب و مخفی بوده همواره
درین حصن معنوی و حرر الهی از وصیت مکر و کید بدخواهان ایمن زیست میکردند :

عزیمت حضرت جهانبانی جنت آسمانی از بهرود بر سر قبائل افغانان

که کمینگاه قتنه میرزا کامران بود - و فرار او بهندوستان

چون (در موضع بهرود موسم زمستان باخر رسید - و صوت حرما بانها پیوست - و معلوم شد
که میرزا کامران با معدود در قبائل افغانان بحر میبرد) اکثر آسرا برین شدند که اکنون میرزا و

بر حضرت اسمعيل نازي (که اعظم اسباب رياست و مراعاتي است) مي گماشتند - و گوی کمال است
و هنر پردازهای صوري و معنوي را بچوگان امداد قدسي و تربيت اولي مي رويانند - و گاه
از بال گشائيهای همت در فضاي هوای حق شناسي هوس کموتري بازی بخاطر ملکوت مناظر آورده
جهت دارباني دلهاي رعبه دانه مي افشانند - و از شوق وجود ظاهري اين مشتاقان بال و پر بمواجيد
ذوق شهودي ارباب کمال بي پرده شوق پرداز عالم معني مي روند - و از طبران اين طابريان اوج علو
دل بر بلند پروازهای تيز پيران سماي قدس داشته در لباس بازی کار عبادت حاضرين مي فرمودند
و گاه بسنگ دراني ميل فرموده بکار نفس مي پرداختند - بصورت مگياري بود - و بمعني نفس آرائي
ظاهر دل بملک بسته بودند - و بباطن در اخلاق ملکي از حاضران بمطابق راهبر ميگشتند
و هر چند (در پرده بيگانگي تکبوي مي فرمودند - و خود را بلباس ارباب ظاهر مي داشتند)
اما خوشبختي و روشنائي را نتوان پوشيد - پيوسته فرايزدي از ناصيه عبادت پيراي آنحضرت
ميذات - و شمائل پيشواني صورت و معني از چهره نوراني آن برگزيده حق هويدا بود •

روزي بدامن کوه مفيد سنگ بشکار اشتغال داشته بدهت هريکي از خدمتگاران نزديک
سگي شكري سهره بودند که تسقارل باشند - و چندين را بالاي کوه تعين فرموده بودند - که آهوان را
رانده به بيدايان آرند - و چون آهوان بتسقارل رسيد جمع (که بسگ نفس شوم گرفتار بودند)
از کونهي درياست صغرمين صوري را پيش نظر داشته بخوردني مشغول شدند - و هگان را بوقت
نگذاشتند - چون بحقيقت معامله آگاهي شد سلطنت معنوي در جوش آمد - و حکم فرمودند
که گردن آنها را چون هگان بطناب بسته در تمام لشکر بگردانند - و چنان بر معنيد قهر نشنند
که کهن سالان کار دهنده منقبه شده انگشت حيرت در دهان ماندند - چون اين واقعه بسمع اقدس
حضرت جهانباني رحيم خاطر اشرف انبساط عظيم يافت - و فرمودند که عنقودب بسلطنت عظمي
رسیده کليباب دولتي جارداني ميشوند - شاهم خان جلایر ميگفت که روزي حضرت جهانباني
به بنده حکم فرمودند که رفته خبر بيار - که آن نونهال بهارستان اقبال چه ميکنند - و در چه کار اند
چون رفتيم ديدم که بر بستر استراحت آمده اند - روي نوراني آنحضرت بغايت شگفته است
و بظاهر چنان مي نمايد که بخواب رفته اند - و در باطن با مقدمان ملا اعلی در گفت و شنود اند
دمت مبارک ايشان گاه گاه بجلبش مي درآيد - چنانچه از ارباب شهود در حالت مواجيد
بظهور ميرسد - و گاه در همان حال از زبان گوهر افشان بظهور مي آمد که انشاء الله سبحانه

خدمتِ تعلیمِ صوری را بدولت بایزید فرمودند - و از باین خدمت اهتمام داشت - ایمن چون ایزد جهان آرا این ادب پرورد خاص خود را تمایز خواست (که معلوم صوری رسمی آلوده گردد) خاطر او را ازین دامیده پرداخته متوجه تاریخی ساخت - و ظاهر بیدان تمصیر از باب تعلیم فهمیده ازین طبقه شکایت داشتند - و آن مردم چون خیر اندیشان نیکذات بودند سخن شکوه بدرجه قبول نمی رسید - تا آنکه درینوقت از برتو اشرفیات الهام ربانی چنان بخاطر رسید که بجهت تعلیم آن ادب آموز مکتب ربانی فرقه در میان مآ عبدالمادر و مآزاده مآ عصام الدین و مولانا بایزید اندازند تا نقش دولت بنام هر که برآید او شر آخوندی متفرد بوده بمعادت این خدمت سر بلند می باید قصر را فرقه سعادت بنام مولانا عبد القادر افغان - و فرمان مطاع بر عزل مولانا بایزید و نصب مولانا عبد القادر برین خدمت شرف ارتقا یافت •

بر خردمندان دایقه شناس پوشیده نیست که تعیین معتم درینجا از باب رسوم و عادات است نه از فهم انساب کمال - و گرنه دانش پرورد ایزدی را بتعلم از مخلوق در توجه بعقب چه نیاز داند! هرگز خاطر اقدس و باطن مقدس متوجه تعلم صوری نبود - و عمده حکم و مصالح بی میلی آنحضرت بحرف آموزی رسمی آنکه در زمان ظهور انوار فیوضات غیبی برجانیان ظاهر شود که در بابت بلند این خدیو زمان آموختگی و ساختگی نیست - داد الهی است - که تکاپوی بشری را دران مدخل نبوده - و آنحضرت دران زمان ببختوری ظاهری و فرادانی دولت صوری اختصاص داشته از اظهار کمال معنوی خود تجاهل عارف نموده اکثر اوقات ببازی می پرداختند و در نقاب خفا کار هوشمندی میکردند - بطوریکه دور بیدان روزگار را بران نظر می افتاد - و از آنجا (که هست بلند است) نقاب کمال خود را از امور عظیمه ظاهری می ساختند - و دل در کار می بستند که اگرچه پیش اهل ظاهر حسن آن هویدا نمی بود اما اهل معنی ازان حکمتها می دریافتند از اجمله پیوسته بر خفاقت قدر عجیب فطرت نظر گماشته تفرج گری عجائب قدرت میکردند و در شکل و شمایل اجنه شتر (که بزرگترین جانوران آن سرزمین است) نظارگی و تماشا می بودند و در اطوار سلوک درویش نهادن او (از بار کشی - و بردباری - و فرط رضا و تسلیم - و کمال اطاعت و انقیاد اگرچه مهارش بدست کودکی باشد - و قناعت بر خار خوردن - و صبر کردن بر بے آبی) اندیشه های معنوی در صورت بازی و پرده مجازی می فرمودند - و همچنین خیل خیال

از نظر فردعالی میرزا بود - دیگر خالد بن درست سهاری بابا دوست هم از ملازمان میرزا بود - لیکن (چون در فادون تربیت هیچ چیز بدتر از محبت بد نداشته اند) او را از خبیث طبیعت همراه نداشتند - و محمد طاهر خان اگرچه از قدیم در ملک ملازمان میرزا بود اما بواسطه آنکه قندوز را نتوانست نگاهداشت مردود نظر حقیقت بین شد - و درین بوش سعادت همراهی نیامست و (چون درگاه این فرخ بخش گیتی عیار جوهر انسانیت است) ازین مردم هرکه (بیک حیرت پاک طبیعت خیر بهاد بود) لاش روز بروز بهتر شد - و بمقام عالی خود رسید - و ابد چنان است که دران شاه نیز فرخنده عاقبت و نیک سرانجام باشد - و هرکه بدگوهر بود پرده از کار او برداشته شد - و کارش بجای رحمت نه موجب عبرت جمیع بدصفتان غفلت گشت •

• چون موضع بهسود مخیم سرحدات اقبال شد قلعه مستحکم اساس نهاده اقامت فرمودند و حضرت شاهنشاهی را برای استحکام مبانی دارالملک کابل رخصت فرمودند که دران عشرت سرا بوده ورزش آداب سلطنت موریه و معنوی نمایند - و خود بدولت و اقبال پیوسته درانحدود کامیاب نصرت ایزدی بوده از احوال میرزا کمران متفحص گشتند - و قریب پنج شش ماه آن مرزمدین جلوه گاه موب عالی بود - میرزا از به استطاعتی هر روز مهمان قبیله میشد - و هرشب بزمیادار میگردمت - و از منقصت فطری (در حجاب پندار مانده - و از سعادت ملازمت و موافقت چنین ولی نعمته محروم بوده) هدایای اندیشه های داند و خیالات محال بخود راه میداد •

و درینولا طایفه ظاهر بیدان (که در ملازمت و خدمت حضرت شاهنشاهی بودند) از دانش آباد باطن غافل بوده گنگ حضرت شاهنشاهی بحضرت جهانبانی نوشتند - و آنحضرت بارجود آگاهی و دروافت نور باطن حضرت شاهنشاهی نظر بر نشاء ظاهر انداخته منشور عنایت فرستادند و نصائح و مواظ (که مدلول آن محض رافت و عاطفت منصب ابوت باشد - نه بر وجه تنبیه و احتیاط) رقمزده ملک عنایت فرمودند - چه تربیت یافتگان دبستان ایزدی را بنصیحت جهانبای چه احتیاج - و خدا پرور را بامثال این پندنامهها چه رجوع - و دران منشور عطاوت این بیت شایع نظامی مسطور بود •

• غافل منشین نه وقت بازی مت • وقت هنر امت و کارمازی مت •

اول پیش ملازاده ملا عصام الدین درس میخواندند - آخوند چون بهشقی کدوتر مشغوف خاطر بود ملازمان متبک علیه حضرت شاهنشاهی ازین آخوند شکایت کردند - آنحضرت او را معزل فرموده

اختصاص ولایت فزین بحضرت شاهنشاهی - و ارتفاع

منزلت بعضی پستندان دولت بخدمت والا

چون [آثار بزرگی و نیر مرمانروایی از پیشانی نورانی آن نوردار شجره سلطنت و اجال و گلدسته حدیقه خلعت و اقبال (بعنی حضرت شاهنشاهی) از صغیر من و ربمان حال ظاهر بود] درین زمان (ده از عمر ابد پیوند آنحضرت سال دهم بود) جمیع ملازمان میرزا هندال را با تمام محال جایگزیر میرزا (از فرزین و غیر آن) نامزد حضرت شاهنشاهی نمودند - تا ورزش نیرمانروایی نموده در صبط و ربط مردم آثار لطف و مهر ظاهر ساخته در تنسیق و التیام این مشاغل جزوی اسناد آرای کل باشند . و از فرائض قضایا آنکه پیش ازین بچند روز در تنگنای ازدحام (که در ملازمت حضرت جهانپانی سوار دولت میفرستد) دختار آن نور دیده دولت (که انسیر تارک سعادت کونین تواند شد) جای خود گذاشته بود - میرزا هندال حاضر شده از کمال اعزاز تاج اختیار خود را دران ازدحام عام از سر خود گرفته بر فرق فرودان مای آنحضرت نهاده بود و دور بینان بازگاه جلالت ازین حاله تفاؤل حسنه ایام تاجداری و فرماندهی شاهنشاهی را نزدیک شمرده معرفت پیرامی خاطر بودند . حق جل و علا از یمین این خجسته عمل میرزای فرخنده مال را بدرجه شهادت (که عمر بتنی و عیش ابد عبارت از انعت) سربلند گردانید - و حضرت شاهنشاهی (که نور برورد الهی اند) در گرد آوری دلهای مردم چنان آثار بزرگی و مهربانی و قدردانی و آدم شلای بظهور آوردند که آن مردم را غم میرزا هندال از خاطر برآمد - و بمسرت جارید پدیداب شدند .

• شعر •

• الهی تا جهان را آب و رنگ است • فلک را درو گیتی را درنگ است •

• منتع دارش از عمر و جوانی • ز هر چیزش فزون ده زندگانی •

و عمده ملازمان میرزای مغیر (که در ملازمت حضرت شاهنشاهی بوده در سلک پیش قدمان راه اخلاص منظم گشتند) امامی گرامی ایشان بدین تفصیل است - محبت علی خان - ناصر قلی خواجه ابراهیم - مولانا عبدالله - آدینه تقبائی - سماجی - قرغوجی - جان محمد تقبائی - تاج الدین محمود باربکی - تیمور نش - و مولانا ثانی که ثانی الحال بختاب ثانی خانی سرافراز گشته بود - و مولانا بابا دوست مدر که میرزا بار توجه تمام داشتند - و میر جمال که او نیز

(که نظر بران شصت آرد از افتاد) دانست که قضیه چیست . دمنار بر زمین زد که میرزا هندال
شهادت رسیده است .

الفقه روح میرزا دران تاریکی شب بنادانستگی بدم آباد شبگیر بلند کرد . و همان طور قالبش
اماده بود . درین اثنا بعضی از نوکران مهرزای مرحوم برگشته می آمدند که خواجه ابراهیم
بدخشی را بنظر درآورد . که افتاده فلان میاه در بردارد . چون شب تاریک بود و شورش باقی
چنانچه باید متوجه نقد . باز بخاطرش رسیده که میرزا هندال جیبش سیاه پوشیده بودند . برمیگردن
و ملاحظه میکند . میرزا را می شناسد . از روی مهر و آهستگی (که شعار خرد منشان است) میرزا را
برداشته بخیرگاه ابعان آورد . و در آنرا بدربانان سپرد . و از حسن تدبیر در اخفای این واقعه
جانکاه کوشید . تا در چنین عورش و آشوب اعدا خوشوقت و چیره دست نشوند . و ادلیای دولت
بیدل و خاطر شکسته نگردند . و اظهار کرد که میرزا تردد بسیار کرده اند . و ضعف دارند
و بقدر زخم رسیده . که درین نواحی هور و غوغا نکند . و خود بر بلندیمی برآمده از جانب میرزا
مبارکبادی تنج میسراند . و بر خاطر اشراق پذیر حضرت جهانبانی پرتوی ازین معنی تافت
الفقه تابوت میرزا را در جوی شاهي باسات سپرده بعد از چندگاه بکابل بردند . و در گذرگاه
نزدیک بمردم مقدس حضرت گیتی مژدانی نردوس مکانی پایان پای آنحضرت مدنون ساختند
و مآخذ زرگر (که از منتسبان میرزا بود) مرثیه گفته . صلعش اینست . • شعر •
• شیخ خون جگر بر مردم چشم شببخون زد • سیاه دیده از آمد شد خون خیمه بیرون زد •
و این تاریخ نیز از دست • شعر •

• هندال محمد شه فرخنده لقب • ناگه ز قضا شهید شد در دل شب •
• شبخون شهادتش چو گردید حبيب • تاریخ شهادتش ز شبخون ^{۱۵۸} بطلب •
و میرامانی بطریق تعمیه این تاریخ گفته که • مصراع • • مرده از بوستان دولت رفت •
در اوقات میرزا در (۹۲۴) زهد و بیعت و چهار بود . و درین باب گفته اند •
• مصراع • • کوکب برج شهنشاهی بود تاریخ سال •
و حضرت جهانبانی روز دیگر از آنجا به بهرود نزل اقبال فرمودند . که خاطر جهان پیرای یکبارگی
از شورش فتنه سازان فارغ مانده دارالملک کابل را بفر موکب عالی مهبط امن و امان سازند •

(۲) نسخه [د] سیاه دیده (۳) نسخه [ط] و در تاریخ این مسافر ملک بقا میرامانی قطعه در رشتن نظم در آورده بود
• قطعه • شاه هندال سرو گلشن باز - چون ازین بوستان بخت رفت - عالم را بیاد سرو نقش - برونک دود آه حسرت رفت
گفت تاریخ قمری نالان - مرده از بوستان دولت رفت - و در [چند نسخه] و میرامانی نسخه بطریق •

و او را قانع و مصرت از نامیده درختیدن گرفت - و مبادی خصم هزیمت را غنیمت شمرده
 هر کدام پیرشان و پشیمان بگوشه و کنار به بدر رفت - و از ایام دولت کامیاب و کامگار گشته لوائی
 جمعیت برآوردند - خواطر همگان باطمینان همفشین گشته بود که ناگاه خبر ناخوش بدرون کردن
 میرزا همدال خراب آید جهان را به سامع عز و حال رسید - عیش باطن تلخ شد - و سرور خاطر
 بحزن مفرط تبدیل گشت - آنکه در این جهان دانی همین است که اگر نفسم بشادی برآید
 زحاکم دیگر درد اندوه از سینه سوختگان علم برآرد •

• فلک چشم از صبح روشن نکرد • که شام از شفق خون بدامن نکرد •

دشادنی را دران مجال مهلت - و نه اندوه را دران رخصت اقامت - میرزا اگرچه ازان جهان بے نبات
 گذاشته و ازین سبای بے بنای گذشته در گذشت - اما معاد شهادت دریافته هم نیکدام
 ملک صورت شد - و هم در عالم معنی بلند پایه گشت - زحاکم پذیر بسیار بخش که بر تن
 جان مستعار چیدن در انهای پایدار بخشند - آنحضرت (که معدن حق شناسی بودند) از فوت
 چنین برادر سه ارجمند آن مقدار متحسر و متانثر شدند که بعمارت و انازت در نیاید - و از انجا
 (که سرد راه و دیده در این قرین روزگار آنحضرت بود) از جزع و فزع بصورت تحمل گرانیده
 بهزمت مرای رضا و تسلیم چاره گیر خود آمدند •

و شرح این سالک جانگاہ آنکه میرزا همدال از اجتماع خبر شبیخون اهتمام مورچلهها کرده
 سر بر بسیر امتداحات نهاده بود که غوغای افغانان برخاست - و در هر مورچله چندان افغان پیاده
 هجوم آورده بود که بگفت درنگند - و جمع کثیر از افغانان درین مورچله میرزا در می آمدند - شب
 نازک بود - میرزا بدفع این گروه سیه روزگار اهتمام مینمود - مردم مرا سیمه بخبرداری اسبان خود
 شتافتند - درین اثنا میرزا خود زور بروی افغانان شد - نورم کوکه و چندی دیگر شرمند نامردانگی
 و خجالت زدگی خدمتی گشتند - و کار از تیر و کمان گذرانده بیک بنفش نفیس آویخت
 و بزور بازوی همت آن از مدبر را انداخت - برادر آن تیره بخت جرنده نام افغان از قبیل مہمند
 به بیگان زهر آلود میرزا را مہاجر ملک تقدس ساخت - بعضی از همراهان میرزا کمران نقل میکردند
 که آن افغان بد گوهر شست آویزے (که شستهای خاصه میرزا دران می بود) گرفته پیش
 میرزا کمران برد - و مدانست که با که این نرک بیدولتی باخته است - و تقریر واقعه نمود - میرزا را

(۲) در [بعض نسخه] از گوشه و کنار بدر رفت (۳) نسخه [۱] آن مدبر را - و نسخه [و] آن ادها سر

مدبر را (۴) در [بعض نسخه] خریده •

از خبر شهرانگیزی او بهره خوردگی پدید کرد - و از مادر و دارد بمساج علیّه رحید که بار از حدوت
 دیاب مراجعت نموده باقیانی عیقه از او باش در حدوت جوی شاهي سر فتنه برداشته امت
 آنحضرت میرزا همدال را از غریز طلب فرمودند - و جایگیر داران نزدیک را حکم یورش شد
 و در اندک مومنه میرزا همدال بهر بساط بوس سرافراز گشت - و فدایان حق شناس و نعمت شناسان
 شکر برای گرد آمدند - و حضرت جهانبانی بعزیمت اطفای فتنه نهضت اعلام والا فرمودند
 از امتناع توجیه موجب عالی میرزا کامران بفاکمی خود را بکوشه کشید - و در زمانه (که راست
 اقبال نزدیک سرخاب رحید) حیدر محمد آخذه بیگی با اکثری از یگهای اخلاص پیشه بمنصب
 هزارای اختصاص یافته پیشتر از اردوی معلی در کنار سیاه آب (که در میان سرخاب و کدومک
 واقع است) فرود آمده بود - میرزا کامران (که در خود مقاومت جنگ صف نمی دید) بر شیبخون آورد
 حیدر محمد از روی هزبرین خید داد دلاوری و مردانگی داده کارزار مردانه نمود - و زخمهای
 نمایان (که طفرای مرخروئی موزی و معذوب باشد) بار رسید - و ثبات پائی نموده جای خود را
 نگذاشت - اگرچه بسیاری از اسباب بتاراج رفت میرزا کاره نساخته سرانیمه باز گشت - و بعد از
 چند روز (که موضع چپر بار (که از تومان فیک نهراست) مضرب خیام درات شد) از آنجا (که حزم
 و احتیاط از لوازم آگاهی است) مورچلها قسمت شده خندقه ردیوار بستند سرانجام یارده بون
 آخرهای روز دو افغان خبر آوردند که امشب میرزا کامران با گروه انبوه افغانان قصد شیبخون دارد -
 حضرت جهانبانی آندین آگاهی بجای آورده هر جا مردم تعین فرمودند - شب یکشنبه بیست و یکم
 ذی القعدة (۱۲۵۸) بهصد و پنجاه و هشت رعب از شب گذشته بود که میرزا کامران با بسیاری
 از افغانان بر اردوی ظفر قرین ریخت - حضرت جهانبانی بر بلندیه (که عقب درلخانه بود)
 سوار درات شده ایستادند - و عرق جبهه عظمت و دره اسر خلافت یعنی حضرت شاهنشاهی را
 پیش خود طلبیدند - ملازمان عتبه علیّه هر کدام در مورچل خود قواعد حراست و مراسم شجاعت
 بتقدیم رسانیدند - و پای تمکین مصنفیم داشته دست اهتمام گشادند - و آتش محاربه و تنال
 اشتعال داشت - در اندای این غوغا و آشوب عبدالوهاب یساول (که در مورچلها گشته اهتمام میکرد)
 قیرسه بار رسیده شهید گشت - و همچنین بازار محاربه گرم بود - تا آنکه ماه منیر (که آئینه دار
 عالم است) از مطلع اقبال سر بر کرده روی زمین را بپرتو شعله جهانتاب روشن ساخت

دیوبندی و سیدی را (که در آنجا از طریق ایشانی ایشان سران داشت) ببندیدند از بیدار آدمی
 صورت اصلاح داده بعد از لایق جای دادند. و ایشانرا بلکه عالم را از خبیث طبیعت خلاصی بخشیدند
 و غزالیان به بهادر خان مبارک خدمت. و توفیق جایگزین او بر بعضی از ملازمان درگاه قسمت یافت
 و آن زمان در آمدند بهیدر و شکار اشتغال فرموده بزم آرای طرب و تربیت افزای اهل عقیدت
 و اخلاص بودند. و در اوایل موسم بهار (که هنگام اعتدال مزاج مفاصل بود) افغانان به اعتدال
 (که همواره در آمدند) بهامرد میرزا (که از انگیزی و فساد اندوزی میگردان) جمعی بادراک
 دولت ملازمت و احراز سعادت آسمانیوس سرانراز گشتند. و گروهی بومیله عراض و بدشکهای لایق
 در زمره اهل اطاعت درآمدند. و گردی فتنه و آشوب میرزا فرونشست. حضرت جهانبانی از راه
 بادشاهی باب باران بر لب سعادت فرمودند. و در آن شب (که موکب عالی بنواحی بادشاهی بود)
 برف و باران عظیم شد. و جمعی را آسیب رسید. و بعد از استیفا میسر و شکار دارالملک کابل
 معتمد دولت شد. بیدام خان بانتظام مهمات فتنه رخصت یافت. و واجه غازی جهت رسالت
 والی عراق با تحف و هدایا بهمراد میرام خان مرخص شد. و ولایت غزنین و گردیز و بغش
 و تومان و وگرمیرزا همدال مکرمت فرمودند. و قندوز (که میرزا داشت) بهمیر برکه و میرزا حسن
 قرار گرفت. میرزا همدال بغزنین مرخص شد. و بهمیر برکه بقندوز رخصت گرفت. و جوی شاهي
 و آندرد بخضر خواجه خان قرار یافت. و بدشتر از آنکه بهمیر برکه ناانجا رسد) میرزا ابراهیم قندوز را
 از محمد طاهر خان بغمون و فغانه گرفته بود. بهمیر برکه برگشته بکابل آمد. و حضرت جهانبانی
 خدمات پسندیده میرزا را شایع معاشه او ساخته آن محال را باو وا گذاشتند. و درین ایام بومیله
 خواجه عبدالسمیع شاه ابوالعالی در مجلس معالی پادشاهی راه یافته بخدمت سرافراز شد
 شاه ابوالعالی خود را بسادات ترمذ انتصاب میداد. و حسن صورت او نیک سیرتانی خیر اندیش را
 در اشتباه نیک ذاتی می انداخت. و بدیانی او بر شجاعت او محمول میشد. و لهذا منظور
 نظر تربیت و عنایت حضرت جهانبانی گشت. چنانچه مجسمه از بد مستبدان از سر بدر رنگیهای او
 در جای خود گذارش خواهد یافت.

فہمست موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی بنسکین

شورش میرزا کامران بار دیگر - و شہادت میرزا ہندال

میرزا کامران روزی چند در زاویہ خول و گدائی بصر میبرد. تا آنکہ درینولا باز خواطر آریدہ

نمود - و بعد از آن چهار پنج روز بجانب افغانستان (که گریزگاه میرزا بود) نهضت عالی اتفاق افتاد
 با وجود آنکه (بنازکی چندین تفصیلات حاجی محمد بخشیده بودند) آن قبایح خود را ناکرده
 شده باز در فدرهای تبار کج جرات نهاد - و حرکات شایعه بظهور آوردن گرفت - و خاطر
 مقدس را آزاده ساخت - و آنحضرت بخلق عظیم و فضل عمیم در گذرانیدند - و چون رایت اقبال
 بجلال آباد رسید میرزا به تکیه‌های کنوز نور کل گریخت - و هر کدام از متمردان فتنه اندوز
 بکوشه خرید - خان خانان را با جمعه نذیر بر - و میرزا تعین فرمودند - میرزا کامران بودن در حدود
 کنوز نور کل بخود قرار نداده بجانب نبلاب شتافت - و خان خانان مراجعت نموده در ده
 رحمن بوس کامیاب شد •

و درین وقت نظر بر مصلحت کل و فراغت عام و حصول امن انداخته حاجی محمد و برادرش
 شاه محمد را (که در بد آسوزی و بی اندامی استاد حاجی محمد تواند شد) حکم گرفتن فرمودند
 و این دو برادر حق ناشناس (که در خدمات جز بر مال و اعتبار نظر نداشته و در حرص و آز
 طریق ناسواسی سپرده در عوض کالای فاسد خود بهای فراوان چشم داشته کفران نعمت مینمودند)
 گرفتار ادبار خود آمدند - آنحضرت بمقتضای فرط عدالت فرمودند که این خدمت فروشان
 بسمت نظرت در مدت ملازمت بطوع یا کره خدمت (که کرده باشند) در طومارے بقلم آرند - و یکی
 از حقیقت شناسان بها ملازمت جرائم و گناهان ایشان را در کتابت آرد - تا بمیزان عدالت
 حقیقت احوال این دو بد مرشد بر عالمیان هویدا گردد - نامه ارسال حسنه ایشان فافزوده ماند
 و از سیات آنچه (در محضر تحریر آمد) صد و دو گناه بزرگ بود - که هر یک از آن باستقلال موجب
 بستن و کشتن و بی ناموس کردن میشد - سبحان الله یک آدمی است که از نیکو خدمتی مرانکنده
 و لرزان میباشد - که مبادا در راه خدمت نظارش بر کار افتد - یا ساده لوحی را مظنه خدمت فروشی
 یا بد مصتی در حق او اتوار گردد - و هر چند شایستگی خدمت امروزمندانیشه این کار فراوانتر
 ز یک آن-می است که ناکرده را بیهای کرده میفرود - و بدکرداری را به نیکوکاری آرایش داده
 و از ابله طرازی چشم بر احسان داشته در مقام خود آرائی می درآید •

و چون باین محاسبه حقیقت نفس الامر بر عالمیان ظاهر شد (که این دو بیدلوات سزاوار
 باد مراد بذهای خورش اند - و وقت است که از خبث و جود ایشان در زگار پاک شود) نفس

و رعد آمدن دروغ و حصد داد - و قاصد پیش میرزا کامران فرستاد - که تا چند در کوه
و دشت مرکردان باغید - زود خود را باین حدود رسانید - تا باتفاق کار ساخته آید - قضا را
بیرام خان (که از قندهار بقصد قزستان روان شده بود) بغزنین رسید - حاجی محمد (که با خان مذکور
نوغان بود) با استقبال رفته گریزان اظهار محبت نمود - که بیهانه ضیانت درون قلعه برده
قاصد بند نماید - و خان منوجه قلعه بود - میرزا (که همراه حاجی محمد خان بود) اشارتی
بخان کرد که خان از این اشارت بر غدر و نیند او مطلع شده عذری در پیش آورده قسم عزیمت رفتن
قلعه نمود - و بدین شهر بر سرچشمه فرود آمد - و حاجی محمد را بلطائف الحیل مطمئن ساخته
همراه خود بکابل برد - و عرضه داشت مشعر بر آمدن خود و آردن حاجی محمد ارسال داشت
و حضرت جهانبانی چون بدوالت شنیدند (که میرزا کامران خود را بحدود کابل کشیده است)
بسرعت تمام متوجه کابل شدند - میرزا کامران بیک منزلی کابل رسیده رمیدن خان خانان و آردن
حاجی محمد خان شنیده باز سرانیده خود را بجانب لغمان کشید - روزی حاجی محمد خواست
که از دروازه آهذین بکابل در آید - خواجه جلال الدین محمود (که حکومت کابل بار مفوض بود)
دکداست که درون قلعه در آید - و بسخا درشت پیغام داد - و آن خیره روی تیره رای را
و هم غلبه کرد - و بیهانه شکار قربانغ روان شد - و از کذل منار گذشته خود را ببابا قچقار رسانید
و از دامن کوه بهزادی و بلنداری بطریق ابلغار بغزنین شتافت - مقارن این حال ریات فصرت اعتصام
حضرت جهانبانی (که بدفع طغیان میرزا کامران متوجه کابل شده بود) در سیاه سنگ نزول اجلال
فرمود - و بیرام خان بغز بساط بوس سر بلندی یافت - حضرت جهانبانی حکم فرمودند که بشهر
کس در نیاید - که تماقب میرزا می نمایم - تا یکبارگی خلق خدا از تفرقه هرروزه نجات یابند
ایکن چون خاطر از حاجی محمد جمع نبود اتفاق اولیای دولت برین شد که از حاجی محمد
خاطر جمع نموده بدنبال کار میرزا باید شد - آنحضرت بشهر نزول دولت ارزانی داشته بیرام خان را
بحاجی محمد تعین فرمودند - و چنان ظاهر ساختند که تا بطریق مدارا کار ساخته شود
برده از روی کار برنگیرد - و بهر رنگی که بیاید حاجی محمد را بیارود - بیرام خان بتدبیر شایسته
اورا بخود رام ساخت - و بعد از عهد و سوگند حاجی محمد در موضع گلکار آمده خان خانان را دریانت
و خان خانان او را همراه گرفته بملازمت آن فرمانروای جرم بخش عذر خواه آورده استمغای جرائم او

(۲) نسخه [و] میر حسن - و نسخه [ط] میر محمد حسین (۳) در [اکثر نسخه] نسخ رفتن قلعه

(۴) نسخه [ح] للندره و در [چند نسخه] للندر (ه) نسخه [و] کلنکاره

باو سپردند که بمیرزا سلیمان رساند - و بمیرزا سلیمان حکم عالی شد که میرزا عسکری را از راه بلخ محمول مغیر حجاز ببرد - بمیرزا سلیمان مقدم فرستاده‌ها را گرامی داشته در مراسم تعظیم دیقه فرستاداشت - و امتدالی امر عالی نموده میرزا عسکری را بجانب بلخ روان ساخت بمیرزا از بدست و هجالت بودن این دیار بخود قرار نتوانست داد - و بزاد و راحله ناشکیبائی قدم در مرحله این سفر دور و دراز نهاد - و در حال (۹۹۵) نصد و شصت و پنج درمیان شام رفته پیمانه عمر او پُر شد - و مسافت زندگانش آنجا سپری گشت - و بمیرزا سلیمان این نصبت حضرت جهانبانی را بآمدن مقتضات بیگمان و رسیدن از کن دولت و کلا سال شدن آن عفت قباب فرار داده با درجه داشته مشغول بر معجز و انکسار آینده‌ها را با احترام باز گردانید .

توجه موب مقدس حضرت جهانبانی باطفاى نایره

فتنه میرزا کامران بار دیگر

از آنجا (که عادت را طبعیه خاصه گفته‌اند) هر که (بعد از بد معنای شدن) مثل کوه در نیش زدن به اختیار است - تکلیف جمعیت در نهاد خود بداندیش و شرارت انگیز واقع شده باشند - و در مزاج ایشان عادت با طبیعت اتفاق نهاده باشد - بذاتین مقدمه حق اساس میرزا کامران باز بر طبیعت و عادت خود مایل گشته حرکات ناخوش خود را رحله مزای خویش گردانید - و جمع از افغانان خلیل و مهفد و طایفه از اربابش (که نیک از بد جدا نتوانند کرد) بخود همراه ساخته در مقام ناخت و تاراج درآمد و حضرت جهانبانی (که آرام بخش زمین و زمان بودند) فرو نشانند این شورش را از عبادات دانسته عزیمت توجه بر امل قرار دادند - خواجه اختیار و میر عبدالحمی را (که از مقربان بساط همت بودند) بغزنین فرستادند - که منشور عاطفت رسانده حاجی محمد را از ظلمت بداندیشی بغور حق شناسی هدایت بخشند - و تا متوجه شدن و قدم در رکاب عزیمت آدرش به سامع مزوج مل رسید که میرزا کامران با چلده از او باش به مرو با قلعه را (که نزدیک چهارباغ در حوالی جلال آباد است) محاصره نموده - آنحضرت بآمدن حاجی محمد خان مقید نشده بصورت تمام بصوب جلال آباد توجه فرمودند - میرزا کامران با شنماع این خبر از روی سرامیمگی فرار نمود - و باز خود را بسیر درهای کوه کشید - و از آنجا براه بنکش و گردیز شتافت - که شاید خود را بحاجی محمد تواند رسانید - که آن بخت برگشته بمیرزا سخن بگفت داشت .

و سرگذشت حاجی محمد آنکه چون ایام ادبارش قریب رسید اندیشه‌های نامد از باطن خبیث او بیشتر از پیشتر بظهور آمدن گرفت - و فرستاده‌های پادشاهی را بحرف و حکایت ناراست

بیداریان عالم (که از نتایج حق ناشناسی توان شمرد - و از ثمرات کافر نعمتی توان داشت) با همت نفر (که آق سلطان برادر خضر خواجه خان و بابا معید قبیاق و نمرتاش اتکه و تفاق قدم و علی محمد و جودی خان و ابدال و مقصود قورچنی باشند) از جانب ده سبز خود را سراسیمه در میدان افغانان کشید . و میرزا هندال و حاجی محمد خان و خضر خواجه خان و جمعی (که بقا مقاب آنها شناسیده بودند) اعتماد لایق در گرفتن میرزا ناکرده مراجعت نمودند - افغانان سر راه بر میرزا گرفته همه را تاراج کردند - و میرزا باندیشه آنکه (مبادا کسی بشناسد) چار ضرب زده بلباس قنندری خود را بملک محمد مندر آوری (که از ارباب معذیر لغمان است) رسانید و او حقوق سابق میرزا را منظور داشته در مراعات احوال میرزا شد - و میرزا ازین حوادث (که هر یک نزد هوشمند نازبانه ایست قوی از بهر عبرت گرفتن و از خواب غفلت بیدار گشتن) اصلاً متنبه نشده باز بر سر غفلت خود شفاف - و طایفه از سپاهیان آدم صورت (که نه دل حق شناس داشتند - و نه چشم حیا سرشت - و همیشه کار ایشان فناء سازی و حیل اندوزی بود) از راههای ادبار گرد میرزا فراهم آمدند - چون این خبر در اردوی معلی رسید اهل نفاق را بازار گرم و ارباب اخلاص را جگر خون شد - در چنین وقتی (که آتش آشوب و فتنه زبانه آور بود) حاجی محمد خان بهر خصمت برخاسته بغزنین رفت - حضرت جهانبانی به مقتضای زمانه سازی و کمال قدر دانی اینچنین حرکت شفیع را ناز جنگ انگاشته التفات نفرمودند - و بجهت دفع و رفع میرزا کامران جمعی از ملازمان عنبه علیّه ملل بهادر خان و محمد قلی برلاس و قیدوق سلطان و جمعی کثیر از بهادران جانشینان را تعیین نمودند - چون عسکر اقبال نزدیک بمیرزا رسید میرزا خود را بصبر درهای علیگار و علیشنگ کشید - امرا بقا مقاب افتادند - میرزا آنحدود را گذاشته بجانب افغانان خلیل و مهماند پناه آورد - و پریشان رزکاره چند (که برور گرد آمده بودند) باز از هم پاشیدند - و افواج قاهره از موضع غزو عهیدان بفتح و نصرت مراجعت نمود - و چون خاطر اقدس فی الجمله از شرارت میرزا قرار یافت بجهت مزید استیفای میرزا - ایمان و ازادان عواطف خسروانی نصرت بخاطر اشرف راه یافت خواجه جلال الدین محمود و عفت مآب بی بی فاطمه را بجهت خواستگاری خانم صدیقه میرزا - علیمه بان بصوب بدخشان فرستادند - که چون این نصرت حضرت جهانبانی قرار یابد خاطر از مهم بدخشان مطمئن میشود - و میرزا علیمان را اتفاق و انقیام بنارگی استحکام یابد - و میرزا عسکری را

از آنها حرام نمندی ظاهر شده بود) صلاح حال آنها و مردم منظور داشته بیایا رسانیدند - و همت والا بداد و دهش گذاشته معذرت بپذیر گفتند - میرزا عالمیان را مشمول عرائف عنایات ساخته و خصیت بدخشان فرمودند - و میرزا ابراهیم را بجهت عنایت خاص چند روز نگاهداشته بعد از تمهید بحاطط نشاط برافرازای مقدمات مواصلت اختصاص بخشیده بدخشان فرستادند و دستور شد که در زمان محمود بآئین شایسته عفت قناب بخشی بانو بیگم را (که صبیحة قدسیه خاندان خلعت است) لوازم اعتماد و ازدواج مظهر آید - و ضمیر جهان آرای بنمشیبت انتظام مهام حال و مال داشته هر کدام از ملازمان متبیه خلافت را بفنون مهربانی شرف اختصاص بخشیدند *

اختصاص یافتن موضع چرخ بحضرت شاهنشاهی

و تفاؤل نمودن دوربینان بحاط آگاهی *

درینوا (که بتائیدات الهی دارالملک کلل مقرراتک خلطنت و مهبط انوار خلافت شد) بجهت ابساط خاطر موضع چرخ را (که از تومان لهور است) نامزد حضرت شاهنشاهی ساخته بآن نونهال بهارستان اقبال عنایت فرمودند - کارشناسان آگاه دل ازین عطیة غیبی بفرمان برداری چرخ فال زده کوس شادمانی بر چرخ نهم بلند آوازه کردند - و کالت درخانه (که اعظم تربیتها و اشرف خدمات است) بحاجی محمد خان مقرر فرموده اصلاح مزاج او فرمودند - اما از انجا (که او از تنگ حوصلگی بدمصبت شجاعت و مغرور اعتبار شده بود) اندیشههای نادرست او را همواره در زندان غم مبدداشت - و پیوسته ناسپاهی کرده خواهشهای دور از کار (که کار مستان است) بظهور می آورد - و حضرت جهانبانی از عاوی همت و فراخی حوصله (که جهان بیگران بود) میگذرانیدند - چه نیت خیر آن فرمانده کامگار آن بود که نهال وجود انسان را (که دمت پرورده صنع بزدانی و نهال برومند چارچمن تقدیر است) بهر لغزش از پای ندوان افکند - علی الخصوص کسیکه در میان افران بغرور عقل یا فراوانی شجاعت یا اعتبار دیگر از صفات کمال و صنائع شریفه امتیاز داشته باشد - اما آن بدگوهر بیدولت از تیره بخنی و بیخردی این را زوونی افگشته از اسباب مزید جان خود میساخت - و آنحضرت همواره انماض نظر فرموده مشمول عنایت و التفات میداشتند *

و بالجملة دران ایام معذرت فرجام پیوسته ابواب داد و دهش و ابواب لطف و قهر (که مررشته نظام عالم و عالمیان بآن مربوط و منوط است) گشاده و جمعیت بخش پراگندگیهای زمانه بوده هر روز آرای فرماندهی و فرمانروایی بودند - میرزا کامران بعد از شکست از موضع اشتراکرام

اما خاطر قدسی مظاهر از رهگذر آن گوهر تاج شهرباری و الکلیل تارک تاجداري یعنی حضرت شاهنشاهی بغایت نگران بود - که جمیع اقدس رسالیده بودند که این نوبت میرزا کامران آن دالتیر عالی شکر را همراه آورده است - بباطن اقدس را از توزع و تفرق به هیچ گونه تعلی نمیدشد تا آنکه حسن اخذ آن گداز گشتن اقبال و مورد چمن سلطنت را بنظر اقدس درآورد - مقدم آن مورد دیده را مقدمه سعادت و اقبال دانسته بر سعادت حال و حصول آمال سجدات شکر بجای آوردند و از غایت شوق بے اختیار آن نور پرورد الهی را در بر گرفتند - و بعد از ادای آداب شکرگزاری بصدقات و خیرات (که شکر عملی است) امداد فرمودند - و دلهای غربا و فقرا و ارامل و ایقام را بفیض احسان و انعام بدست آوردند - و عریک از بندهای جاسپار را (چه از رهگذر کامیابی دیدار آن قره العین خلافت - و چه بعنوان جلدوری نیکو خدمتیا) بفققات خسروانه پایت امدهاز بلند ساختند - و بزبان مقدس حضرت جهانبانی گذشت که بعد ازین در هیچ یورش ازین نوازه چمن خلافت جدائی نگرفتند - که در قدم سعادت اثر او هزاران درات و میمنت مطوی است و دران یورش این فتح ارجمند را از میامن قدم این گوهر والا میدانیم - و مقارن این حال مسرت طراز در شذر صدوق بار ماربان در جنگ گاه بدید آمد - حضرت فرمودند که هر کس آلبا میگردد آلبای ما همین دو شتر باشد - پس خود بدولت متوجه شده مهار را گرفته فرمودند که شتران را بشانند - و بارگشایند - و بدینند - که درین صدوقها چیست - از اتفاقات حسنه آنکه کتب خاصه بادشاهی (که در جنگ قلیچ از دمت رفته بود) بتمام و کمال درین چند صدوق بود - دیباچه هزاران شادمانی شد - و خواجه قاسم میر بیوتات (که افرورنده آتش فتنه بود) در اشغال نایب این قتال باتش اعمال خود سوخته موجب تسکین سورت شور و شر گردید - و دران روز بفتح و فیروزی در باغ چار بکاران مجلس آرای عیش و عشرت بودند •

چون (بمیامن توفیقات ایندی ابواب نصرت گشوده گشت - و شورانگیزان فتنه اندوز سزا یافتند) بساعت خجسته روز دیگر کابل مهبط برکات قدم گرمی و مورد سعادت جاردانی شد - اول در ارک کابل نزول سعادت اتفاق افتاد - و مختارات تنوع عصمت سعادت حضور در یافته شاد کامیها بظهور رسانیدند - و بعد ازان بطریق معناد آرتنه باغ را بقدم میمنت بخش طراوت بخشیده در انجا بصرا نجام ولایت و رعایت رعیت و مراعات نیکو خدمتان بکدل و برانداختن منافقان دورویه اهتمام فرمودند - دیندار بیگ و حیدر دوست و مذل فاجی و مست علی تورچی را (که بکرات

و قلب و مقدمه) توجه نموده سامان شایسته فرمودند - قبل عساکر و الا بوجود مقدس پادشاهی
 مجد و جلال یافت - و برافکار باهندام میرزا سلیمان رونق پذیرفت - و جوانان بحسن اتفاق
 میرزا همدال صورت گرفت - و هراول بشجاعت و دلوری میرزا ابراهیم منظم شد - و التمش
 بتدریج حاجی محمد خان و جمعی دیگر از بهادران کار آزمای مستحکم گشت - و از انجانب قلب
 میرزا کامران بود - و میمنه میرزا عسکری - و میمنه آن سلطان - و هراول قراچه خان - اتواج طرفین
 بر مثال در کوه آهنین در جایش آمده نزدیک هم شدند - مهتر مهاباد و جمعی از ملازمان
 اخلاص انصاف (که بصورت بعد از فضیله قبضه همراهی میرزا اختیار کرده بودند) جلوریز
 یکسر رانده داخل لشکر ظفر نظام شدند - و نزدیک جوی موری آن میرزا ابراهیم از فرط دلوری
 پیشدستی نمود - بعد از آن سایر افواج قاهره متعاقب درآمدند - و میاهدیان جان سپار از جانبین
 در آویخته بمحملهای مرد آزمائی مرکز کارزار شدند - درین اثنا هر قراچه تراخت بریده پیش رخس
 جهان نورد آوردند - و همدال را از شرارت آن منافق نذره انگیز نجات بخشیدند - حکم عالی شد
 که هر شوریده این حرام نمک را از دروازه آهنین کابل بیابازند - که موجب عبرت خود سران
 نفاق پیشه گردد - و آنچه او بزبان خود فال زده بود (که بر ما ست و کابل) آن قول بعمل در آید
 و از ثقات چنین مسموم شده که سخذوله از مخاذیل میرزائی این نذره اندوز را گرفته میخواست
 (که جهت عذر تقصیرات پیش حضرت جهانبانی آورد) که قنبر علی سهرابی (که از ملازمان
 میرزا همدال بود - و در قندهار قراچه برادر او را کشته بود) از عقب میروند - و طایفه او را برداشته
 شمشیر بر فرق او میزنند - و می شکند - و سر او را بریده بملازمت می آرد •

درین عرصه داروگیر و مصاف زد و برد (که اولیای دولت آخرین کار دانسته بجانبازی
 کمر همت بسته بودند) میرزا کامران قاب مقاومت نیاروده رو بفرار نهاد - و از کتلی بادشچ
 بجانب افغانستان اداره شد - لشکر نصرت قرین دمت بقاراج نهاده اموال و اسباب فراوان بدست آورد
 و اعدای دولت اسیر کند سطوت و قتل نیغ قهرمان گشتند - و جمعی (نقاب عرق خجالت
 بر روی فرو رفته - و اشک ندامت را شفیع خود ساخته) بهزاران ملامت در زمره اولیای دولت
 انسلک یافتند - و میرزا عسکری بدست بهادران عسکر انبال انداد - و چنین فتحی (که مقدمه
 فتوحات بے اندازه تواندهد) بتائید کارساز از پرده غیب روی نمود - و سرمایه هزار گونه شادمانی شد

چون موكب عالي نرديك اشد كرام رحيم ميرزا كامران بدستور معهود از نا معامله نهمي
آمدند پيكار گشت . و جمعيت سرانجام داده روی بموكب عالي آورد . چون مسافت اندك ماند
حضرت جهانباي عواطف ناخود را منظور داشته ميرزا شاه خويش مير بر كه را (كه از اجنه
سادات ترمذ بود) پيش ميرزا فرستادند . و نصائح ارجمند (كه گوشواره گوش هوش اهل درات
و اقبال تواند شد) فرمودند . خلاصه اش آنكه همواره طريق مخالفت سپردن و شاهره موافقت گذاختن
از فرانگي دور است . حيف باشد كه بر سر قابل اين همه نزاع شود . حقوق قديمه و جديده را
بروي داشته طريق مصالحت و محيل مخالفت پيش گيرد . و در تسخير هندوستان بدست شده
همراهي گزين . ساد آداب رسالت را بواجبي ادا نموده صلح و صلح را قرار داد . اما بشرط آنكه
(چنانچه مدعاوار باخته رت تعاقب دارد) كابل پس مذكور باشد . بدين شرط و عهد در ملازمت بوده
مذوقه تسخير هندوستان ميگردم . چون آنحضرت در مقام اقامت و عطوفت بودند فرستاده را
مرزبان دوم پهلواني مولانا عبداللهي صدر مرسته پناه دادند كه (اگر درستي و راستي را آفتاب
مستقيم است . و مساوي كه راه يك پهلوي ميدي) صدمه رفقه خود را در حباله ازدواج گوهري نكاهي
خلاصت (يعني حضرت - اهدا نهي) دراز . تا كابل را بآنها عذابت فرمائيم . و ما و تو از روی وفاء
و اتفاق غلامت زداي سواد اعظم هندوستان شويم . و آن مذكور را (كه معالي شورو آفات شده)
مقام امن و امان سازيم . هم كال در معني از ما و تو باشد و هم هندوستان . ميرزا درخواست
كه پذيراي اضمحش هوش ازاي گشته موعظ درات امزاي پاك ناهي را بگوش جان جاي دهد
ليكن چراچه فراغت (كه مدار كار و بار ميرزا بود) قبول نداد . و گفت سر ما و كابل .

الحقه درين روز چون شكر يزدن مقابل ميرزا بود (كه با آداب دايان اختر شناس مواجهه
اين جنگ درين خود را بدست خود شكست دادن است) ميرزا بنظايف الحيدل جنگ را بپروزي ديگر
مي انداخت . و اشكر و ملواري مند خواهان جنگ بود . ليكن حاجي محمد خان نمي خواست
حضرت جهانباي سرعات خست از نموده در جنگ توفد داشتند . و در امضا و امان حسابدان همت
در نصرت پناه هم آراي نبرد را معي مي نمودند . درين اثنا خواجه عبدالصمد و جمعه ديگر
(كه در جنگ قميپاق از ملازمت دور افتاده بودند) فرصت را غايبست دانسته بشرف ملازمت
پيوستند . و تذبذب و برهم خوردگي اشكر مخالف را بموقع عرض رسانيدند . نيم از روز گذشته بود
كه قدم و توفد در ركاب عزيمت آورده نموده مغلوب و تروتيب آناي جنگ (از ميدانه و ميسره

و دشمن همه متحد الغول و متفق الکلام بودند) بجهت خجستگی ذات و میمنت قدم یا بجهت مزید احتیاط و مصداق دیگر همواره لشکر گرفت - و ندانست که این روز جان بخش جهان آمیزین خجستگیهای کوان را (که در ذات اقدس ربیعت پیروده) برکت او بدوستان عاید امت نه بدشمنان - که او را از توفیق چه فروغ - چون کلام طفیلانی بانجام رسید سلسله مقصود جنبانیدن و بقیه سوانح بدستگاه حضور جهانی را برشته اجمال کشیدن ناگزیر امت •

معادلت مرکب مقدس حضرت جهانی جنت آشیانی از بدخشان و محاربه با سیرزاکلران - و قرین قم نزول اقبال بکابل

چون (بهمانکرت روز و نرس و هفتست جهانگشا عزم اندراب مخیم مرادفات اقبال حضرت جهانی را شد - و سواران به دستوریه سواران کونان مقدم وائی آنحضرت را شرف روزگار خود دانستند به ملازمت شادمانند چنانچه گزارش یافت) آنحضرت در اندک فرصتی سامان لشکر و مراجع کارزار نموده با احتیاط حق شناس و تکیه نظام بخشش از راه کذل هاند کوه عزم توجه مبتم فرمودند - چون گروهی از مدعیان تفرقه ای فرین رکب درایت بودند آنحضرت بجهت انتظام خونظر و اطمینان از باب ظواهر از اشیای فطرت فرود آمده بر زمینی طبعیت روزگار بشسته موکندس (که در ظاهر بر همان - سلسله صوت معتبر است) در میان آورده در مقام آن شدند که هر گروه را بطریقت مخصوص - شوند دینان - که در یکجائی و یکدلی همراهی نمایند - و فرمودند که (اگر چه مکروه صورت خفا فی اشیا علم مانع آبی است - و پدید آرند اوضاع اهل واد در اهتمام و ثبات بر جاده صدق و مفا توفیقات ازلی - و خاطر منکوت ناظر ما از همه جمع است) لیکن میخواهیم که دلهای اهل روزگار (که جز سبب در نظر ندارند) اذعان بحقیقت فرایند - و چهرة راستی در آئینه احوال ایشان جمال درستی نماید - درین اثنا حاجی متدیشان کوکی (که نه غفلت ادب شناس داشت و نه دل اخلاص گزین) بعرض رسانید - که بطوریکه حکم میشود بدست سوکدن میخورند - لیکن آنحضرت هم قسم بان کنند که آنچه (ما در آغوشان از عالم خیر اندیشی صلاح دولت در کاره به بیفزیم - و به عرض رسانیم) گوش توجه داشته بعمل در آورند - سیرزاکلران که از عالم عقیدت بهره و از ملک معامله فهمی نصیده داشت) گفت حاجی محمد این چه طرز حدیث گفتن - و کدام قسم حرف زدن است - هرگز خدا مان به خدا و مان و بندگان بخداوندان امثال این سخنان گفته اند آنحضرت (که معدن مروت و بحر مروت بودند) فرمودند که همچنان باشد - هر طور (که خاطر حاجی محمد خواهد - و از عالم دولتخواهی بعرض رساند) آنچه از گنیم - بعد از تعین مهابانی عهد و ناکند معاهده مبنای از انجا بدولت و اقبال نهضت فرمودند •

در دنیا خصم جیبه خامه آنحضرت پیش میرزا آورد - میرزا ازین آردن جیبه اندیشهای تباد

به نه را بخاطر داده از بر طابق در جامه ننگین - و از اینجا کوچ کرده کابل را محاصره نمود

قاسم خان براس در ملازمت حضرت شاهنشاهی بوده در استحکام میانی قلعه داری اهتمام نمود و هر چند میرزا او را بمواعید کاذبه مدعی نما فریب میداد او حبس المذنب عقیدت و اخلاص حضرت جهانبانی را مدعی کذب است - تا آنکه اراجیف جانگاہ را درین میدان شهرت داد - و جیبه آنحضرت را فرستاد - و بعد عهد و پیمان فادارست و حروب و حکایات فریب آمیز بازی داده قلعه را گرفت - و آن نو باره چمن کایات و گلستانه بهارستان آفاق یعنی حضرت شاهنشاهی را (که برداشته اقبال روز افزون مشام آمیز روزگار را عطر می بخشید - و انوار حلافت ایزدی از مرآت ناصیه اقبالش میگذشت) از نادمیدگی و کوتاہ بینی مقید ساخت - اما حمایت ایزدی (که مقارن احوال دولت اقبال آنحضرت است) برهم قدیم آن بصورت خرد بمعنی بزرگ را از روی معنی در کف حراست و از روی هوش در پناه عطوفت خود داشته پیوسته نگاهبانی میکرد •

میرزا کمران در دارالملک کابل بوده مشغول انتظام احوال خود و سرانجام لشکر می بود و میرزا عسکری را حوی شاهی (که اکنون معادت انتساب بلقب گرامی حضرت شاهنشاهی یافته بجلال آباد مشهور است) جایگزین کرد - این موضعست دلاکشا - و برخیزست میدان هندوستان و ولایت مشتمل بر خویهای هند و مبرا از ناخوشیهای ولایت که منعم خان بذاق اقدس منسوب ساخته معمور و الا گردانید - و غزن و آنحدود را بقراچه خان داد - و غوربند و آن نواحی به یاسین دولت مقرر ساخت - و همچنین مردم خود را جایگزین و علوفه تقسیم نمود - و باولایی دولت پادشاهی در مقام گرفت و گیر شد - خواجه سلطان علی دیوان را مقید ساخت - و دست تطاول گشاده بزرور و زجر ازین مردم نقد و جنس گرفته در سرانجام بد سرانجامی خود شد - و پیوسته از توجه موکب پادشاهی اندیشه مند بوده روزی بقرار و آرام نگذاشت - و مدار مهمات بر قراچه و خواجه قاسم میر بیوتات ماند - و از راه ظلم و تعدی سامانی (که سر بے سامانیها باشد) بهم رسانید - غافل ازینکه •

• درم بزرور سدان زر بزیست ده • بذای عمر که اند و بام قصر ادای •
فروغ ماه باین حال گذرانید - تا آنکه طفلفطنه نهضت موکب عالی حضرت جهانبانی از بدخشان بصوب کابل بلندی گرفت - میرزا از سیاهی و زمیندار از هزاره و غیر آن فراهم آورده باستعداد تمام روان شد - بابا جوجک و مآ شغابی را در کابل گذاشت - و حضرت شاهنشاهی را (که آثار معادت و اقبال از ناصیه درانش بمنابۀ هویدا بود که در ادراک و اعتداف آن خرد و بزرگ و دوست

و درین مغزل میرزا هندال بدولت ملازمت مریض شده بتقدیم مراسم پیشکش مراد از گشت و آزارها اندراب مخفی مرادفات اقبال شد. میرزا علیحان و میرزا ابراهیم بصاعدت کورنش مشرف شده اوزام اخلاص و عقیدت بجای آوردند. چون سخن با یغیا رسید بیشتر از آنکه (حضرت جهانبانی مرانجام لشکر فرموده متوجه تسخیر کابل شوند) گذارش قلم باحوال میرزا کامران از ابتدای فریب تا برآمدن او از کابل (که مقدمه جزای کار است) ناگزیر است. تا تشنه لبان بادیه سخن را از مهمل این نغمه حیرانی حاصل شود.

چون (کارگران قضا و قدر بجهت تشدید مبانی دولت ابد پیوند پادشاهی و تخریب بقیان اصحاب نفاق آنچنان تله در لبای کسر و آن طور شادیده در ویش غم از ممکن بطون بموقف ظهور آوردند. و حضرت جهانبانی باهتمام مخلصان جانبهار متوجه ختاک و دامیان شدند) میرزا کامران از خروج این امر غریب (که در مخیله او نگذشته بود) در تعجب ماند. و اهل نفاق توپ توپ آمده میدیدند. و آن معامله نادم از آمدن این ورز کارای بیوفا مرگرم و خوش وقت گشته دست جفا بر اهل وفا (که کمال اعتصام بذرق اخلاص پادشاهی داشتند) گشاد. و در همان محل محاربه بابا سعید قراچه در پشت را زخمی پیش میرزا آورد. و میرزا نیک پیش آمده از حقیقت حال و خامت آن او پرید. جواب داد که بابا سعید نادانسته زخم بمن رسانده آخر بتفقدات ناپایدار آن مکار بیوفا را تسلی داد. بعد از آن حسین قلی سلطان مهردار را (که از مخلصان فدائی بود) بابا دومت یحارل و جمع گرفته آوردند. و آن حق ناشناس چنین مخلص درگاه را بدست خود شمشیر زد. و فرمود تا در حضور او پاره پاره کردند. و آن سرمایه دار کنجینه اخلاص در راه دلی نعمت خود جای رفتنی و حیات عدنی را بنقد وفا مبیع نمود. و تا ابد باین سعادت سرمد بزم آرای مخلصان عقیدت منش گشت. و تاخجی بیگ را (که از امرای مغیر چمتی در گروه اهل حقیقت معدود بود) آوردند. بے ملاحظه او را نیز به تیغ گذرانید. بعد از آن بیگ بابای کولابی آمده حقیقت زخمی شدن حضرت تقریر کرد. میرزا از تنگدلی شگفته شده یامین دولت و متمدن گونه و جمع را بتعائب نعیین کرد. و داسم حسین سلطان (که داد حرام نمکی و کور دلی دران روز داده بود) از ترس و هم (که مذاق نادرست را دامگیر است) پناه بدامن کوه برده استقامت. و از سراسیمگی نه روی رتن داشت. و نه رای گریختن. حسن صدر و جمع را فرستاده بدلا ر مواسا آوردند. و میرزا از جنگ گاه کوچ کرده بچار یگاران فرود آمد.

درین راه بمد از سه روز کلاستمران ایهامی تولکچی و سانقاجی (که در آنحدود توطن داشتند)
از اسب و گوسفند و آنچه مقدور اینها بود پیشکش آوردند - و در چندین وقت خدمت شایسته
بنقدیم رسانیدند - و شب در نزدیکی بیت آن مردم منزل اتفاق افتاد - و چون صباح آن بدولت موارشدند
خبر رسیدن کاربان عظیم بحرکردگی میر سیدعلی سبزواری رسید - سوداگران عراق و خراکان از اسب
و احباب فرادان همراه داشته بهزم میر هندوستان کمر اهتمام بسته بودند - آخرهای روز
عمدهای کاروان بمحادثه نقیض رکاب اوست سراراز شدند - ورود این روز غیبی مقدمه فتوحات
آسمانی شد - و سوداگران هرشفه عافیت بین معاونت و امداد این چندین والا حضرت را سرمایه
سعادت روزگار خود شناخته همه اعیان و احباب را پیشکش نمودند - و آنحضرت این را از تائیدات ازلی
دانسته بعضی از احباب و اشبا را بقبضت ده چهل و ده پنجاه مقرر فرموده گرفتند - و بجمع
ملازمان رکاب دولت و مقریان بهاطرافت قسمت کردند - و بخش هر کدام از میرزایان بدخشان را
نیز جدا فرمودند - و دهمه را بهمان جماعه واگذار نمودند که بطور خود هر جا که خواهند بفروشند
روز دیگر که بود مورد موکب انبال شد - طاهر محمد میر میرخرد آنجا بود - قدوم گرمی را
فعمت عظمی شناخته بخدمت شرافت - اما از ختم (که داشت) یا از سامانی (که نداشت)
در آداب ضیافت عرق شرفندی را از چهره عبودیت پال نتوانست کرد - و از آنجا شب درمیان
کنار آب بنگی نزول دولت فرمودند - و دران منزل ازان طرف آب شخصه فریاد کرده آواز برداشت
که ای کاررایان درمیان شما هیچ خبر پادشاه است - چون این آواز بسمع مقدس رسید فرمودند
که هیچ از ما خبر مگوئید - و ازو پیرمید که توجه کسی - و فرستاده کدمنی - و درمیان شما از پادشاه
چه خبر است - او جواب داد که من فرستاده نظری سال الکم - که بجهت تحقیق خبر پادشاه
فرستاده - و درمیان ما این خبر شهرت دارد که پادشاه زخمی از معرکه برآمده - دیگر کسی
ایشان را ندید - مردم میرزا کامران جید خاگ پادشاهی (که دران روز پوشیده بودند) یافته پیش
میرزا برده اند - میرزا ازین واقعه خرمیها کرده - و بزنها آراسته - حضرت اورا بحضور اشرف طلب داشته
فرمودند که مرا می شناسی - بعرض رسانید که فر ایزدی پوشیده نمی ماند - گفتند برو - و بنظری
خبر خوش برسان - و بگو که معصوم و آماده باشد - که وقت مراجعت در ملازمت حاضر بوده
خدمت هندیده بنقدیم رساند - و روز دیگر از پایاب عبور فرموده در موضع ادبی خنجان فرود آمدند

جذبه را از بلائی والی خود فرود آورده بمحمد خان سپردند - از از ماده لرحی جدیدی خاصه را انداخت
روز دیگر بمهاره از ملازمان درگاه بدرآمد ملازمت امتحان یافتند - روزی شاه بداغ خان و توکلی کوچین
و مسجدن قاضیال را (که مجموع آن ده نفر بودند) بچند ادای و خبرگیری کابل رویه فرستادند
و نیز از توکلی کوچین هیچ یک برگشت - و او دران روز بازار امتحان مشمول عنایت گشته بمنصب
قورایی سرافراز شد - و جمعی از معذبران را طلبداخته کنگاش فرمودند - حاجی محمد خان
(که غزنین جایگیر او بود - و نفاق را اختصار از دیگران در کانون دل میداشت) رفتن قندهار صلاح دید
و باید قبول نداشت - و گروهی از درست بینان رفتن بدخشان و میرزا سلیمان و میرزا هندال
و میرزا ابراهیم را همراه گرفتن و سرانجام اهدا نموده توجه کابل را مصلحت دانستند - و طایفه
از بهادران چاندپار فراخور برداری و قوت جماعت سخن کردند - که امروز میرزا کامران از باد دزد آمیز
نفاق دوده اندیشان تنگ حوصله محبت و مدحش غفلت است - و مساعدت یافتهای بازگاه چاندپاری
و فدائیان عمره حقیقت گذاری در قدم حضرت هستیم - دیگر کدام روز بکار می آئیم - ایقی دولت
آنکه همه یکدل و یکجهت شده در رکاب نصرت منوچه دارالملک کابل شویم - امید واثق که به رفتن
بدخشان مهم میرزا کامران ساخته و پرداخته آید - چون (فریب و نفاق جمعی کثیر از تربیت یافتگان
درگاه بتازگی معلوم شده بود) اعتماد برین رای نفرموده حزم و احتیاط در یورش بدخشان
صلاح وقت دانسته از راه بکه ارلک نهضت فرمودند - حاجی محمد شاه محمد برادر خود را
با مردم خود در چنوب وقت رخصت گرفته بغزنین فرستاد - آنحضرت بدمت مقدس خود منشور
سلامتی خود آنحضرت شاهنشاهی نوشته بار سپردند - که بهر وضعی که تواند رساند - و بزبانی
نیز پیغامهای فتح و نصرت و مواعید وصول موکب عالی دادند - و حکم فرمودند که زودتر خود را
بغزنین رساند - و تا هنگام مراجعت ما (که انشاءالله تعالی بزودی میسر خواهد شد) در نگاهداشت
غزنین ممانعی جمیده نماید - هر چند (مخلصان صادق بعرض اقدس رسانیدند که اهل نفاق را
از خود در چنوب وقت جدا ساختن عنان اعمال نفاق بدمت این بختواتان سپردن است - و صلاح
کار بدخواهان مفید بعمل آوردن - و همه بکفایت و مریح معروض داشتند که او برادر خود را پیش
میرزا کامران میفرستد - و خود میخواهد که جاجوس درخانه و فریب ده ساده لوحان عقیدت شود)
آنحضرت برین مقدمات گوش نهاده رخصت شاه محمد فرمودند - و روز دیگر بجانب کمهر
عمان عزیمت معطوف داشتند - اکثر مردم به حقیقت از ملازمت گرامی جدا شدند - و جمعی (که
نگاهبان حدود اخلاص و حافظ ناموس حقیقت بودند) در ملازمت گرامی بوده کمرب خدمت
همیز درست بر میان وفاداری بستند .

که هم در سیر این کار رفت - دیگر میرزا قلی رخسار زخمی را در میدان کارزار چنان جوان داد که دمار از روزگار آن زمره بیدارست برآورده در ازدهام کشاکش و هجوم کشاکش زخمی از اسب جدا شد پسرش در مصدق لورا بکام دشمن نتوانست دهد - بنصرتش درید - و در حیات پدر کار غنیمت لورا تمام ساخت - و آن مقدار نرد و چپخش نمود که خود هم مضطرب و متلاشی گفت - و حضرت جهانبانی بر بلندی برآمده اندازه کارهای موافق و مخالف مینمودند - تا آنکه از طرز کشتن ملازمان درگاه روان عدس ایمان نوپ بچالش سبب حقیقت مکر و فریب آن سید بخنان نبره روزگار معلوم آن قدسی صفات شد - شجاعت ذاتی و بسالت فطری در جوش آمد - مناب جان منان از مر قهر و غلبه غضب فرا گرفته خود بغوج مخالف ناخند - و فوج دشمن از هیبت و شجاعت آن پادشاه والا شکوه متفرق شد - از گوشه نبره بر اسب خامه رسید - و بیگ بابای کولابی دانسته یا ندانسته از عقب آمده شمشیر انداخت - آنحضرت برگشته نظر قهر بر او انداختند - و بهمان نگاه تهنیت از پا خطا شد - و سهر مکاری (که بفرحت خان مشهور است) آمده آن بیدار را گریزانند مورز انجات اسپ ابله (که سوار بود) بنظر اقدس درآورد - آنحضرت بران رخسار معادت سوار شدند و اسپ خود را بمیرزا انجات عنایت فرمودند - درین اثنا عبدالوهاب (که از یاران معتبر بود) آمده شرح پیوستن اسرا بمیرزا کامران معروض داشته جلو خامه را گرفت - که چه وقت ناخن امت از ازل چنین آمده که گاه دایره مراد از زلال آمال مالا مال است - و گاه از گردش چرخ دولابی تپه گشته روی بپذیر شدن دارد •

آری تهنیت ازای (که منظم سلسله درویشی و پادشاهی - و مرتب دایره سفیدی و سیاهی ست) بستگیها را کلید کشادگیها داشته - و در بلندیها را نتیجه امتدادگیها کرده است - تا در ظلمات سرای شبهای تاریک نگرانند قدر جهان امروزی خورشید عالم تاب ندانند - و تالاب تشنگی سراب فیاضی طلب نگردند بصیرانی چشمه مقصود نرسند - مصداق این حال و منطق این مقال واقعه ایست که درین روز حاضری احوال سلامت نال حضرت جهانبانی شد - و آنحضرت بجانب ضحاک و بامیان (که جمعی کثیر از امرای اخلاص مرشد را دران صوب فرستاده بودند) متوجه شدند - و عبدالوهاب و فرحت خان و محمد امین و سیدل خان و چند دیگر ملازم رکاب نصرت اعتصام بودند - بمحمد امین و عبدالوهاب حکم شد که چند اوی کرده می آمده باشند - و بواسطه ضعف بیماری نرد و احیب زخم

در حق مردم بجز رحمتی راه نمیدادند (تدبیر این حرام نمکین شوربخت بر مواب پنداشته حاجی محمد خان کوکبی و مدبر برگه و میرزا حسن خان و بهادر خان و خواجه جلال الدین محمود و چاپی بابک و محمد خان بیگ ترکمان و فتح بهلول و حیدر قاسم کوهر و شاه قلی نارنجی را بصوب قشاق و بامیان فرستادند - و منعم خان و جمعی کثیر از ملازمان عمده اخلاص را همراه مال اولنگ تعیین فرمودند - و قراچه و مصاحب و قاسم حمین سلطان و جمعی (که در ملازمت اقدس مانده بودند) روزنامه احوال اقبال قرین پادشاهی را نوشته روز بروز بمیرزا کامران میفرستادند و پیوسته با نیرنگ فریب و نسون بعرض حضرت جهانبانی میرسانیدند که میرزا را درین مرتبه جز نیت خدمتگاری امری دیگر مصمم ضمیر نبست .

چون [از اهل اخلاص در ملازمت کمتر ماندند - و هنگام اهل نفاق (که در لباس عقیدت حیل پدیدار بودند) گرم شد] میرزا کامران (که از شکوه پادشاهی و فرارانی لشکر در تیره حیرت مرگردان بوده نه راه ترک خدمت و نه روی ادراک ملازمت داشت) از نفاق این گروه بے شکوه آگاه گشته بدلات منافقان از راه ضحاک و بامیان بجانب دره قبیاق (که از توابع غوربند است) توجه نمود - بامین دولت و مقدم کوکله و باباصعید را هراول ساخت - و خود قول شد - و مجموع مردم خود را در توپ کرده روان شد - نیم روزی بود که یکی از رعایای آنحدود از آمدن میرزا کامران و بداندیشی او بمسامع جلال رحانید - قراچه (که حرفت بداندیشان بود) بعرض رسانید که بر حرف و حکایت اصوال این مردم گوش داشتن و بر اراجیف دل نهادن موجب تفرق خاطر و باعث توهم آنجماعت میشود - اگر بموجب این خبر قصد جنگ و استعداد پیکار نموده شود هرائیذ چون این خبر بمیرزا کامران رسد از داعیه ملازمت متقاعد خواهد شد - درین حرف و حکایت خبر آمدن میرزا و قصد نادرست او بذواتر توالی رسید - سبحان الله هنوز نفاق و تدل این منافقان تاریکدرون بر مرآت باطن بر تو اشراق نیفکنده - و در خاطر اقدس جز گمان نیک امری دیگر خطور نکرده - نا آنکه آمدن مخالف بعزم مخالفت مشخص و مقرر شد - حکم عالی شرف نفاذ یافت که جمعی (که همراه اند) سوار شوند - و خود بدولت پای همت در رکاب جلالت نهادند در اندک فرصت معرکه قتال گرم شد - پیر محمد آخته (که از فدائیان درگاه بود) و محمد خان جلاپور و جمعی دیگر از یکهایی جانمبار پیشتر روان شدند - و پیر محمد آخته (که تشنه جگر زلال جانمباری بود) قدم در دایره دار و گیر آورده چندان در جان ستانی اعدای تیغ پیکار را آب داد

چشمداشت آن دارند) اما مغلوب خوی نباه خود گشته این چنین نرد دغل بازی و بیوفائی با چنین ماحیه پاکباز می‌بازند . محجب و صدهزار عجب این چه تیره دلی مت - و این چه خیره رانی - انگارم که جانل خوبها و شرانف بزرگیهای این ذات قدسی را در نمی‌یابند معامله‌ی رسمی دهند - آنچه از ملازمان خود توقع دارند بآن مقدار احسان (خودها) که مورد چندین الطاف و عنایات اند - که یکی از آنها تمام عمر برای حق گذاری کافی ست) با صاحب ودایی نعمت برخلاف آن سلوک میکنند - و از بے فکری و بدرائی در برابر چنین پدش می‌آیند آرسه کمیکه (بمخالفت و هرات مرشده شد) ظهور امثال این امور ازو چه بعید - و کور مادر زاد را از بر تو خورشید چه طرب - چشم اخلاص این قوم بسبب نفاق بے نور شده - و هیئت محبت این فرقه بورم غرور رنگ گشته - حقوق نعمتهای صاحب را کجا توانند شناخت - و قدر احسانهای ودایی نعمت را کمی توانند ادراک کرد - چه جای شکر آن نعمای نامتناهی - نومی نفس اماره این خود کامان ده آنهمان خود رای ست که بزور بژوری مرزنش لجام ادرا توان کشید - یا بنیروی مر پنجه نصیحت عنان اورا توان تاب داد •

بارسه بمقتضای مرزوبت آسمانی از کابل کوچ فرموده قرا باغ را محط موکب مقدس ساختند و از آنها بچایکاران و از آنها بآب باران نهضت فرمودند - اتفاقاً درین منزل جوی آبی بود حضرت سواره اسب راندند - و جمع از ملازمان (که در نواحی بودند) از ملاحظه نیک و بد زمین باطراف رفته سالک محالک خوبشن داری گشتند - آنحضرت را این روش ناخوش پشند نیامد بهجت سرزنش این فرقه تفرقه آئین شرح اخلاص جانبازان فدائی شاه اسمعیل صفوی (که خود را از فراز کوه آسمان ارتفاع بگرفتند) بر نشیب زمین انداخته بخاک برابر شدند و بخی نیکنامی و جان سپاری بلند ساخته معمار اساس حقیقت گشتند) بر زبان اقدس راندند گمان صالح آنحضرت در حق بدگمان خود دران مرتبه - و فکرهای کوتاه خوبشن داری تیره روزگاران باین درجه - القصد قراچه قرائت و مصاحب منائق و گروه دیگر (که شعله افروز شراره شرارت بودند) بواسطه و بے واسطه بموقف عرض رسانیدند که معامله کوه درمیان است - و شعاب جبال متعدد - میرزا بامعذرت خواهد بود - دلخواهان جان سپار را براههای مختلف تعبیر باید کرد که میرزا از راه بدر نرود - و همگی خیال این بدانندیشان آنکه سپاه فراهم آمده را پراکنده سازند تا کار میرزا کامران سرانجام پذیرد - حضرت جهانبانی (که از لطافت سیرت و حسن تربیت

نهیضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت‌آشیا نی از کابل و محاربه بمیرزا کامران - و دیگر وقائع عبرت افزای

چون آمدن میرزا کامران بمعدن کابل نزدیک شد جمع از درلخواهان دور بین بموقف مرض رساندند که پاک مدرنی و نیک ثمنی را حجت و نهایت می باشد - هرگاه مکر و تزویر و غدر و تشویر این حق ناشناس چندین مرتبه بتجربه پیوسته لایق دولت و موافق حزم آنست که دیگر ضربتی احتیاط از دست نداده حتم شود که سرآمد اقبال بیزن زنند - ولوی نصرت بردفع اهل غدر برانرازند - و چاه نصرت قرین استعداد بر اهل نماید - هرگاه اندیشه این کار کرده شود از نادر و فریب ابدی خواهد بود - اگر (فی الواقع میرزا از کردارهای نامواب خود پشیمان شده راه یکجتهی پیش گیرد - و بمقتضای احوال اعتماد یابد) هرائینه بفنون عوطف پادشاهی اختصاص خواهد یافت - و اگر (درین مرتبه نیز همان حودی فامد در دماغ غرور او منمکن است) ازین طرف مراتب احتیاط مرعی شده باشد - آنحضرت را از اجتماع این ذلمات سلطنت احساس عزیمت نهیضت عالی بجانب غریبند (که راه آمدن میرزا بود) مصمم گشت - و در اواسط (۹۵۷) نهصد و پنجاه و هفت هلالی از کابل رایت عزیمت انراخته متوجه آنصوب صواب گشتند - و آن والا کوهر گرامی محضر یعنی حضرت شاهنشاهی را از فرط مهربانی در کابل مدرنشین هفت اردنگ راحت و مسکنترین چار بالشر عافیت ساختند - و حل و عقد کابل بمحمد قاسم خان برلاس مفوض فرمودند - و قراچه خان و مصاحب بیگ و جمعی دیگر از تیره در زبان روشن برون (که پیوسته انگیزختن شورش و آشوب پیش نهاد همت فتنه مرشت ایشان بود) خوش دل شده مقدمات حق ناشناسی نوشته میرزا کامران را بآبدن کابل بجدتر ساختند - که ما با جمعی کذیر آمده می بینیم و مردم یکجته پادشاهی را باندشهای نامواب جدا خواهیم ساخت - و بآمانی ملک کابل بدست خواهد آمد •

بوالعجب کاریست که از کمال نا انصافی آنچه از اقربان و همسران بخود روا نمیدارند (از عهد شکلی و بدادیشی و نادرستی) همه آنرا بے محابا بمصاحب و ولی عهد خود بعمل می آرند و چشم نابینای خود را بر قبح آن نمیگشایند - بلکه آن قبائح را از محسنات می شمارند - و از تدبیرات و گریزهای خود حساب میکنند - هر چند (اخلاص و درست معاملگی را فهمیده اند - و از نوکران خود

از ایشان کمک خواست . و جمعی کثیر از اوزبکيه بکمک او آمده شریک محاصره شدند . میرزا همدان بجهت اختلال و باری دادی مخالفان (که در معنی رهنمونی بشاهراه مقصود است) تدبیریه پسندیده انگیزت . و خطیه از جانب میرزا کامران بجانب خود نوشت مقتول بر تجدید عهد اتفاق و فریب دادی اوزبکيه . و برریش بخنده کاران آن فریب نامه را بقاصده داد که عمداً خود را بدست اوزبکيه رسانست . بعد از کوشش واصل (چون خط ظاهر شد . و از مضمون آن بطور پیوست که ایشان بهم اتفاق نموده اوزبکيه را هدیه تیر بلا و احیر کنند ابتلا خواهند ساخت) اوزبکيه از مطالعه آن برهم خورده محاصره را گذاشتند . و بولایت خود مراجعت نمودند . و کار قلعه نامناخته ماند . و مقارن این حال خبر رسید که چاکر بیگ کولاب را محاصره دارد . و میرزا عسکری شکست خورده در قلعه درآمد . و میرزا سلیمان باسحق سلطان بزم شده قلعه ظفر را در تصرف خود آورده . و اسحق سلطان را (که بار متفق شده بود) متقاعد ساخت . میرزا کامران ازین اخبار سرامیده شد . و از کار فزودن ناامید گشته یاسین دولت و بابوس را با جمعی بر سر میرزا سلیمان فرستاد . و خود بخود کولاب شناسست . چاکر بیگ خود را بکذاره کشید . میرزا عسکری برآمده میرزا کامران را دید . و میرزا صومئ الیه را همراه گرفته متوجه دفع میرزا سلیمان شد و فردیک رستاق فرود آمده بود که جمعی کثیر از اوزبکيه (که بسرداری سعید بیگ بیدرتاری آمده بودند) گذرانها برآردی میرزا افتاد . و تمام آن بتاراج رفت . میرزا کامران و میرزا عسکری و میرزا عبدالله مغل با معدودے بطایقان آمدند . و سعید مذکور بر حقیقت کار آگاه شده اوراق را باعزاز تمام مصحوب معتمدان خود پیش میرزا فرستاد . و از اسباب تاراج یافته معذرت خواست . میرزا همدان و میرزا سلیمان غنیمت دانسته متوجه دفع میرزا کامران شدند . میرزا بودن خود را در بدخشان صلاح ندیده بخیرمت متوجه شد . که از راه ضحاک و بزمیان خود را در میان هزاره کشد . و از آنجا حال کابل بواقعی دانسته آمدن کابل یا رفتن بخود دیگر قرار دهد . و (چون امرای نفاق پیشه حضرت جهانبانی پیوسته میرزا را تحریض آمدن کابل میکردند) از فرط فریب و فسون ایلتپیان را بدرگاه حضرت جهانبانی فرستاده معروض داشت که مقصود من از آمدن آنست که از گذشته عذر خواهم . و خدمت آنحضرت را از مرگیم . امید که تقصیرات و جرائم من بالطف پادشاهی مغفور مقرون گردد .

• باز آمدم که سجده آن خاک پا کنم • گر طاعنه قضا شده باشد ادا کنم •

امید که درین مرتبه بوسیله نیکوخدمتی از بار گران شرمندگی نجات یابم . آنحضرت از صفای طینت (منی زر اندود) او را بعیار زر خالص فرا گرفته (بصدق مقبول) داشتند •

مبدل دادند - و **خواجه جلال الدین محمود** را (که در رسم رحالت پیش حاکم ایران فرستاده بودند و **خواجه** **تجربیت** **بهره** **موانع** در بندهار توقف نموده بود) فرستادند او را بر طبق کرده باز پس طلبیدند - و **خواجه عبدالصمد** و **میرحید علی** (که در فنون تصویر و نقاشی یگانه آفاق و نادرا ادوار بودند) **مستحب** **خواجه سعادت** **بساط** **بوس** در یافته مشمول **عواطف** **بیکران** گشتند و **خواجه سلطان علی** را (که **بخطاب** **افضل** **خانی** **اشتهار** داشت) از **عهد** **مشرقی** **خزان** **بمنصب** **وزارت** **مراه** از **خانه** **دیوان** **خرج** گردانیدند - و دیوانی جمع **بخواجه** **میرزا** **بیگ** **قرار** یافت .

و حال **میرزا کامران** آنکه (چون **حضرت** **جهانبانی** از **فرط** **شفقت** و **عظمت** **ذاتی** **تقصیرات** **عظمت** **میرزا کامران** **بخشیده** **کولاب** را باز **مرحمت** فرمودند - و **چاکر** **بیگ** **کولابی** **دلد** **سلطان** **ویس** **بیگ** را **همراه** **میرزا** **خانه** **رایت** **توجه** **بجانب** **کابل** **برافراشتند**) **فرست** **نگذشته** **بود** **که** **میرزا** **بچاکر** **بیگ** **بدمالوکی** **نموده** **اورا** **از** **انجا** **اخراج** **کرد** - و آنچنان **بخشش** **والا** را **برطابق** **نهیان** **نهاده** **اندیشه‌های** **تداه** **بخود** **راه** **داده** **متردد** **فرست** **بود** - در **هنگامه** **که** (**حضرت** **جهانبانی** **در** **کابل** **عدالت** **برای** **بودند**) **همیشه** **بوعده‌های** **دروغ** **آمدن** **خود** را **معروض** **میداشت** - و آنحضرت از **صفای** **طوبیت** و **ذیک** **گمانی** (که **شیمه** **کریده** **بزرگ** **نهادان** **امت**) **سخنان** **ناراست** **اورا** **راحت** **انگاشته** **متوجه** **بالغ** **شدند** - **میرزا** **این** **فرست** **را** **غذیمت** **شمرده** **اراده** **رفت** **کابل** **باز** **بخطرات** **غدار** **خود** **مصمم** **ساخت** - و **اندیشه** **بغی** و **فد** (که **مختر** **طیبت** **او** **بود**) **نزدیک** **بظهور** **رحید** - و **بتحریر** **یک** **سلسله** **مکر** **لو** **آمرای** **تنگ** **مایه** **اخلاص** و **تنگ** **حومه** **ارادت** **دران** **یورش** (چنانچه **گزارش** **یافت**) **انواع** **نفاق** **بمعل** **آوردند** - و (چون آنحضرت **مراجعت** **نموده** **ظ** **عدالت** **بر** **دارالملک** **کابل** **افداختند**) **میرزا کامران** **میرزا** **اصغری** را **در** **کولاب** **گذاشته** **متوجه** **تقال** **میرزا** **سلیمان** **شد** - **میرزا** **سلیمان** **بجنگ** **از** **طایقان** **بقلمه** **ظفر** **شفاقت** - **میرزا** **کامران** **بابوس** **بیگ** را **طایقان** **میدر** **خود** **متوجه** **قلمه** **ظفر** **شد** **میرزا** **سلیمان** **در** **میرزا** **ابراهیم** **جنگ** را **مصلحت** **وقت** **ندیده** **اسحق** **سلطان** را **بقلمه** **ظفر** **گذاشته** **بود** **را** **به** **تنگ** **بدخشان** **کشیدند** - و **بموضع** **جرم** **رفته** **مفتخر** **پاداش** **الهی** **نشستند** - **میرزا کامران** **از** **جانب** **میرزا** **سلیمان** **نحوه** **فراغ** **حاصل** **کرده** **متوجه** **تقدوز** **شد** - و **بمیرزا** **هندال** **اول** **از** **راه** **فریب** **درستی** **نما** **درآمده** **حرف** **بیکجانی** **درمیان** **آورد** - **میرزا** **هندال** **سخنان** **اورا** **گوش** **نداشته** **برثبات** **مهد** **خود** **ایضاد** - و **میرزا کامران** **با** **اعتماد** **تمام** **تقدوز** را **محاصره** **کرد** - **میرزا** **هندال** **در** **مراحم** **جنگ** و **قلمه** **داري** **دقیقه** **نرونگداشت** - و **میرزا کامران** (چون **کار** **نقوانست** **ماخت**) **باز** **بیکه** **متوسل** **گشته**

مصاحب بیگ - شاه بداع خان - شاه بیگ جلیبر - شاه قلی نارنجی - محمد قاسم موجی
 لطف‌آله سهرندی - عبدالوهاب اودجی - یاقی محمد پروانچی - خالدین *

و بعد از سه روز بر سر میز چهارچشمه اتفاق نزول افتاد - و درین منزل محمد قلی شیخ کمال
 (که برادرِ راحت افتاده بود) خبر موکب معلی یافته ملحق شد - و درین منزل منثور عطوفت
 بنام نامی حضرت شاهنشاهی و مخدرات تنقی عصمت (که در دارالامان کابل بودند) مرقوم
 حاتم غیاث مصحوب بیگ محمد آخند بیگ رانده ماخذند - و برشید خان حاکم کاشغر (که پیوسته
 ملحقه جناب محبت و اخلاص بود) مفاد عطف و احوال نموده خبر مقدم اشرف را نگاشته بودند
 که برادر بدینیت محمد نامران بمقتضای طبیعت قبح نفاق بر حسن وفاق ترجیح نموده جانب
 محبت و درخواهی را بالذات فرموده - و بسیار از همراهان را همت یاری نکرد - لاجرم
 این سفر بخاطرخواه حقایق درامت میسر نشد - بلکه باعث مزید ملال و کدورت خاطر گردید
 و شکرانه ملازمی کرده نصیحتهای ارجمند (که تسلی بخش خواطر محبت انما تواند شد) دران
 مفاد و قدس سمیت اندراج یافته بود - و از آنجا شب در میان بغور بند فزول دولت کیده شب دیگر
 بخواجه حیاران وزود اقبال فرمودند - و از آنجا بقرا داغ و از آنجا بمعمره درود سعادت اتفاق افتاد
 و حضرت شاهنشاهی کامیاب استقبال شده درین منزل ادراک ملازمت گرامی فرموده مشمول انظار
 عذایات شدند - و از آنجا بمعامت مسعود بچندر اقبال حایه گستر دارالملک کابل گشتند - و میرزا
 ملیحان از راه بیدخشان رفت - و میرزا همدال بقندوز شتافت - و مذم خان نیز بهمراهی
 میرزا بقندوز آمد - و امر همه بی هم بکابل رسیدند - و شاه بداع خان (که داد جلالت و مردانگی
 داده بود) در قید غنیم افتاد - و میر شریف بخشی و خواجه ناصرالدین عالی مستوفی و میر محمد منشی
 و میر جان بیگ داروغه عمارت و خواجه محمد امین کنگ را نیز همین حال پیش آمد
 و باقی جمیع ملازمان درگاه در حرز سلامت ماندند - و [چون اذالیق و جمعی دیگر از اوزبک
 (که در ایبک بدست افتاده بودند) خلاصی یافته بوطن خویش رفتند - و انواع عواطف و مراحم
 پادشاهی بیان کردند] پیر محمد خان در تعجب مانده مردم پادشاهی را (که پیش او بودند)
 بحلوک آدمیانه روانه دارالملک کابل ساخت - و آنحضرت در مصدق خلافت متمکن گشته
 این مراجعت را از فرط دور بینی عین صلاح درات دانسته در انتظام مهمات دین و دولت توجه عالی

(۲) در [چند نسخه] اودجی (۳) در [بعضی نسخه] خالیدی (۴) در [بعضی نسخه] شیخ کمال - و در [بعضی]

محمد قلی و شیخ کمال (۵) در [چند نسخه] خان بیگ *

(که جهانپه درگاه کز بحسب تقدیر خواهی خواهی واقع شد - و اتفاقاً رو بکابل داشت)
 معاودت بصوب کابل اشتباه بانست . و رندین میرزا کامران در السنته موام مقهور شد - مردم
 روس در پرهشانی نهاده سو بحدو منتهی شدند - هرچند [حضرت جهانپانی حسین قلی سلطان مهردار
 (که از مخصوصان بساط عزت بود) و جمع دیگر از مقریان را بجهت برگردانیدن آن جماعت
 پراشان روزگار تعیین فرمودند] چون تقدیر موافق تدبیر نبود فایده مند نیفتاد - و الحق رقم
 محبت حکیم قدیر برین صورت پذیرفته بود که سواد اعظم هندوستان از خلل متمکاران و آسیب
 جفا پیشگان محفوظی گراید - و مهبط برنات ذات تدعی گشته تختگاه ابد دستگاه حضرت شاهنشاهی
 ظل الهی گردد - و چندین هزار تخم نیکی در مزارع بساط غبرا و ریاض آمال مخلصان افشاندن آید
 و خلاصه همین آنکه ایزد جهان آزا این چنین نصرت را در لباس چنین حال (که موجب ازدیاد عبرت
 و خبرت هوشمندان گردد) بظهور آورده احباب حکم و مصالح را سرانجام داد - چه اگر این واقعه
 ناملائم بظهور نیامده در مشاغل تسخیر مآورد القهر کار بیچارگان هندوستان در تعویق مانده
 و سرانجام این ممالک (که مامن متوجهان هفت اقلیم امت) در حجاب تاخیر افتاده .

و بالجملة چون مخالف اذن قضیه نامرضیه آگاهی یافت مهم برهم خورد خود را انقظام داده
 بدعاقب درآمد - و حضرت جهانپانی بنفس نفیس مبارزتهای شگرف و محاربتهای بزرگ
 (که وصف کارنامه قتال روزگار را دیباچگی بخشد) بظهور آوردند - و دران بیشه شیران نبرد
 رخس جهان گرد زرین فام (که تسوالناظرین فام داشت - و آنرا محمد خان حاکم هرات پیشکش
 کرده بود - و آنحضرت بران سوار بودند) بزخم تیر افتاد - و حیدر محمد آخند امپ خود پیشکش
 آن پیشوای دولت و دین نموده باین خدمت مر بلفند گشت - و حمایت ایزدی آن صاحب سر بر
 هر روزی را نگاهدانی فرموده بمامن رسانید - و اکثر همراهان آثار بدنیتی را بچشم خود دیده
 بر فاقست هست فطرتی و دوز همی هر طرف پراکنده شدند .

تفصیل عمدهای موبک عالی رقمزده کلک بیان میگردد - میرزا هندال - میرزا سلیمان
 قراچه خان - حاجی محمد خان - تردی بیگ خان - منعم خان - خضرخواجه سلطان - محمد قلی خان
 جلاپر - اسکندر خان - قاسم حسین خان - حیدر محمد آخند بیگی - عبدالله خان اوزبک
 حسین قلی خان مهردار - محبت علی خان میر خلیفه - سلطان حسین خان - بالنوسلطان

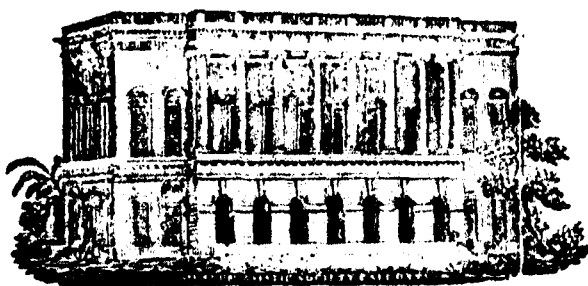
القصه روز دیگر از بیکته هجوم نموده بنمام و کمال آماده جنگ و مصنعه پیشقدمی شدند
 عبدالعزیز خان پسر عبید خان قول داده بود - و پیر محمد خان برانغار - و سلطان حصار جرانغار
 و آنحضرت نیز لشکر را با آنها نصب فرموده قلب را بوجوه اقدس رنعت بخشیدند - و میرزا
 سلیمان را در برانغار - و میرزا همدان را بجرانغار تعیین فرمودند - و قراچه خان و حاجی محمد خان
 و تودی بیک خان و منعم خان و سلطان حسین بیک جلایر با برادران در هراول مقرر شدند
 و بعد از نیم روز تسویه مغرب و آرامشگی امواج با تمام رسید - و تا شام جنگ عظیم در کار بود
 و جوانان نبرد آزمای عزم و همت پیموده داد دلاری داده هراول مخالف را برداشته راندند
 و از جویبارها گذرانیده در کوچه بند بلخ درآوردند - حضرت جهانمائی بمقتضای طنانت و مدانت
 رای خود خواستند (که تعاقب نموده رایات را از جویبارها گذرانند) رفیقان کوتاه اندیش نفایز
 در لباس وفاق خلاف مصلحت را در نظر جلوه دادند - و دوستان نادان نیز از بی ادراکی تقویت
 آن کوتاه بینان بیدارست کرده رای دشمنان اختیار کردند - و نگذاشتند که از جویبارها بگذرند
 و مخفیانه در میان آورده گاه کمی لشکر خود و بسیاری سپاه مخالف و گاه رنژ
 میرزا کامران بکابل و اندیشه امیر شدن اهل و عیال سپاهی و گاه انتظار بردن بقرب میرزا کامران
 و امثال این چیزها را سبب ساخته مراجعت را تحریض می نمودند - و آخر بهزار مجاهده با نفس خود
 باین راضی شدند که بجانب دره کز (که از جاهای محکم است) شتافته روزی چند در آنجا باشند
 و اویمات آنحدود و جمعه دیگر از سپاهی را جمع کرده اسباب فتح مرانجام دهند - و درین توقف
 خبر میرزا کامران نیز مشخص خواهد رسید - و بر تقدیر وقوع رنژ میرزا بکابل مارا با آنحدود کائن
 مذاسب وقت نیست - و بعد ازین با شاطر جمع تسخیر بلخ بلکه مارا از القهر بآمانی میسر
 خواهد شد - و بنائیدات الهی تا امروز همه وقت فتح و نصرت همراکاب و همعنان موکب عالی بوده
 اقبال بر انبال پیش می آید - بهمه حال دمت از جنگ باز داشته بجانب دره کز توجه باید نمود
 آنحضرت بواسطه نگاهداشتن خواطر جمهور بے علاج شده بآنصوب توجه فرمودند - و بلخ گرفته را
 از بی اتفافی ارباب نفاق همچنان گذاشتند - و بلخ بملول را جهت برگرداندن هراول (که از آب گذشته
 و از بیک را رانده در شهر بند درآورده بود) فرستادند - و میرزا سلیمان و جمعه دیگر از بهادران
 نامی را چنداول تعیین فرمودند •

چون (همگی نیت حق ناشناسان تیره درون برهم زدن سپاه بود) این مراجعت

BIBLIOTHECA INDICA:
▲
COLLECTION OF ORIENTAL WORKS

PUBLISHED BY
THE
ASIATIC SOCIETY OF BENGAL.

NEW SERIES, Nos. 362 & 363.



THE
AKBARNÁMAH

BY
ABUL FAZL I MUBÁRAK I 'ALLÁMÍ,

EDITED BY

MAULAWÍ 'ABD-UR-RAHÍM,
ARABIC PROFESSOR, CALCUTTA MADRASAH.

VOL. I.
FASCICULI V & VI.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE URDOO GUIDE OR MUZHURUOL UJAYEB PRESS.

1877.

واقع شد. اگرچه، هراسی ایستاد و فرادانی میوه باعث توقف بود اما عمده، اعیان توقف ناآمدن میرزا کامران شد. و هر دو مندان پیش این حسابدان از روی یقین میگفتند که اگر این توقف نمیشد پیر محمد خان را طاعت مقاومت و قدرت مقابله و محاربه نبود. هرائینه مستاصل میشد. بابر حسب دلخواه صلح میکرد. چه عبدالعزیز خان و دیگر خانان از بیکه بکمک نمیتوانستند رسید چون توقف باستانداز کشید آجماع فرست یانته بکمک غنیم آمدند. و امرای از بیکه را (که بدست افغانه بودند) مصحوب حواجه قاضی مخلص (که یکی از معتمدان درگاه بود) بکابل فرستادند و اذاین را همراه داشته از راه خلم متوجه بلخ شدند. و بعد از دو سه روز از خلم گذشته در مقام بابا شاهو نزول اجال فرمودند. روز دیگر نزدیک آستانه (که سر منزل است مشهور) معبر دولت آراخته گشت. و فرادان خبر رسانیدند که جمعی کثیر از اوزبکان بحر کردگی و قاص سلطان و شاه محمد سلطان حصاری برآمده اند. آنحضرت فوجها آراسته قدم در رکاب ظفر اعتصام نهادند و در میان فرادان ایستاد جنگی شد. و در وقت فرود آمدن موبد عالی شاه محمد سلطان حصاری با گروه انبوه برادر اردی معالی تاخت. و جوانان کار طلب مثل کابلی خان برادر محمد قاضی موجبی و شیر محمد پکنه و محمد خان ترکمان بغایت مردانه قدم پیش نهادند و در پی پندیده کردند چنانچه کابلی افغانه و مخالفان تاب مقاومت نیاورده فرار نمودند. و ازین اعیان را (که از اوزبکان نامی بود) دستگیر ساخته بملازمت آوردند. میان محمد خان ترکمان و حید محمد پکنه مناقشه شد. هر کدام نسبت این دعتبرد بخود میکرد. حضرت حقیقت حال از اوین احتضار فرمودند که ترا که فرود آورد. اشارت بمحمد خان کرد که ادل این شمشیر بمن انداخت از هول شمشیر این مرد از اسب جدا شدم. و چون خود را واسط گردم و ایستادم این مرد دیگر (و ایما بسود محمد پکنه کرد) شمشیر بر روی من انداخت. حضرت بعید محمد اعراض فرمودند که او انداخته محمد خان است. تو بیمر و تنی کردی. که هر مید دیگره شمشیر انداخته. جلد را بمحمد خان عنایت فرمودند. و اوین را به پیر محمد آخته میدردند که از احوال او خبردار بوده تیمار او کند. و بآزادان آنار نفع و نصرت امرای نفاق سرشت بے اخلاص اظهار بیدلی میکردند و همواره خبرهای ناراحت از جانب میرزا کامران مذکور میخواستند. و در میان خود شهرت میدادند اگرچه [هر شیطانی که بمیرزا نسبت کنند] از بعض (که ماده قابل بود) راحت می نمود [اما اینجا خلاف واقع سخن بر می بزنند]

و در اندای آن شیر محمد پکنه (که یکی از بشاران بود) پلنگی بنیر زده بملازمت آورد
 حسین قلی مهربان به عرض رسانید که ترکان در سر لشکرها زدن پلنگ را خوب نمیدانند
 و معروض داشت که (چون مرا پیرم لوفلی مقید ساخته پیش کیشن قرا حاکم بلخ آورد
 و در جچکنو میمنه امتعداد رفتن هری می نمود) شخصی پلنگ زده آورد - بجهت همین لشکرکشی
 در توقف افتاد - حضرت گوش باین سخن نهاده همچنان توجه بتسخیر بلخ مصمم داشتند .

روز دیگر لشکر پیشین خود را بایبک رسانید - پیر محمد خان حاکم بلخ خواجه ماق انا لایق
 خود را با جمعی از مردم کار آمدنی (مثل ایل میرزا - و حسین سعید پی - و محمد قلی میرزا
 و جوهک میرزا) بجهت احتیاط بایبک فرستاده بود - که دران حدود بوده لوازم احتیاط بجای آورد
 و هیدن ایشان بایبک مقولون آمدن رایت نصرت قرین شد - آمارا بغیر از درآمدن در قلعه ایبک
 و مسدود کردن آن چاره دیگر ندیدند - آنحضرت قدوم گرامی ارزانی داشتند - و در لوازم تسخیر
 قلعه کوشش فرموده مورچها قسمت نمودند - و در دوسه روز محاصره قلعه امان طلبیده
 بآمانبوس والا شتافتند - و ایبک بدست اربابای دولت فائز درآمد - حضرت جهانپانی جشن
 خسروانه ترتیب داده از انا لایق در باب تسخیر مارا اله کنکش طلبیدند - انا لایق بموقف
 عرض رسانید که امثال این امور از ما پرسیدن چه گنجایش دارد - حضرت فرمودند که آثار راستی
 در تو پیدا است - آنچه بخاطر تو رسیده ملاحظه بعرض رسان - مستشار الیه معروض داشت که مردم
 کار آمدنی پیر محمد خان بدست شما افتاده اند - این جماعه را مسافر صحرای عدم ساخته
 قدم در رکاب ظفر باید نهاد - که مارا اله ظفر بے جنگ و جدل در حیطة تصرف و قبضه اقتدار
 خواهد آمد - آنحضرت نظر بر همت والی خود فرمودند - که در آئین فتوت نقض عهد از اهل کمال
 ناستوده ام - خصوصاً از سلاطین عالیتدر که از ایشان ناپسندیده تر می باشد - این گروه را
 امان داده ایم - خلاف آن چگونه در معدلت سرای ضمیر من اوار گنجایش باشد - انا لایق معروض داشت
 که اگر حضرت این کنکش درست و رای متین را بعمل نمی آرند - پس مرا نگاهداشته مصاحبه
 فرمایند که از خلم این جانب بملازمان درگاه مقرر گردد - و هرگاه یورش هندوستان شود جمعی
 در ملازمت بوده خدمات پسنجیده بقدیم رسانند - چون مشیت ازلی و ارادت قیومی برخلاف
 این دو شق رفته بود نگاهداری رقم تقدیر در نظر اهل عزیمت آراسته تر نمود - و چند روز اقامت

(۲) نسخه [۱] بکه (۳) در [بعضی نسخه] پیرم اغلن (۴) نسخه [ب] اکین - و نسخه [ج] کپین

(۵) نسخه [ج] و در جچکنو و میمنه (۶) نسخه [ب] آمارا

و بجهت تسلیق امور و انتظام مهم و آمدن حاجی محمد خان از غزنین قریب یک ماه در بَرتِ چالاک توقف اتفاق افتاد - و ازین منزل خواجه درست خاوند را بمولای فرستادند که میرزا کامران را باردوی معالی رساند - و خواجه قاسم بیوتات (که سابقاً منصب وزارت داشت) و خواجه میرزا بیگ (که دیوان حال بود - و از بزرگواران او خواجه غازی مهمات را بکار دانی خود بدست گرفته بود) و خواجه مقصود علی (که راتق و فاتق مهمات میرزا کامران بود) و چندی دیگر بومیله میر برقه تقریر حال خواجه غازی و خواجه روح الله کردند - منعم خان و محمد قلی خان برلاس و فریدون خان و مولانا عبدالباقی صدر بجهت تشخیص معامله تعیین شدند - و همین قلی سلطان (که از مقربان درگاه بود) محصل این مهم شد - و بعد از تحقیق معامله خواجه غازی و خواجه روح الله و جمع دیگر از نویسندگانی متقلب را گیراندند - و محمد قلی سلطان را بجهت تحقیق اموال خواجه غازی تعیین نمودند - و خواجه سلطان علی (که از توجهات حضرت جهانبانی بخطاب افضل خانی ممتاز شده بود) از مشرفی بیوتات بمذنب دیوانی بیوتات اختصاص یافت - و درین اثنا میرزا ابراهیم رحیم ایلغار دریافت آهانبوس نمود و بنایات ممتاز شد •

بعد از فراغ خاطر از مهمات ضروری این یورش کب عالی باهتلاف نزول اجال نمود و دریغجا عباس سلطان اوزبک فرار اختیار کرد - و آنحضرت بتقریب رسول میرزایان آهسته میرفتند - چون روان شدند میرزایان و اعتماد کردن میرزا کامران بمسامع قزو و جلال رحید از راه بلخ شیر علان عزیمت معطوف ساخته اندراب را مستقیم سرادات قوت فرمودند - و در منزل (که حضرت صاحبقرانی درانجا احاس نهاده بودند) سه روز برهم تبعیت آنحضرت کامران را فرمودند - و ازانجا بنائری اتفاق منزل افتاد - و از کتل تاری گذشته بسیر دشت نیل بر (که بهار آن در ولایت بدخشان امتیاز و اختیار دارد) توجه فرمودند - و در نواحی این گل زمین میرزا همدال و میرزا سلیمان سعادت بساط بوس دریافتند - و محفوف اصناف الطاف گشتند و بالتماس میرزا سلیمان میرزا ابراهیم رخصت بدخشان یافت که در حفظ ولایت اهتمام نماید و سزاوی سپاهی آن دبار نیز کند - و از نواحی بقلان میرزا همدال و میرزا سلیمان و حاجی محمد خان و جمعی از نبرد آزمایان کارطلب را پیشتر روانه فرمودند - که ایبک را (که از توابع بلخ است - و بمعموری و افزونی میوه و خردی آب و هوا امتیاز دارد) از اوزبکان مستخلص سازند

بر سر هزارها برد - که تخت و تاج این گروه (که همواره برهنه و غارتگری اشتغال دارند) نماید - و از به تدبیری (که منشاء آن غرور جوانی - و جنون بندار باشد) آئین پیکار منظور نداشته بهنگ جرات نمودند - میرزا از جام شمشیر شربت واپسین در کشید - آنحضرت نردی محمدخان را اعتبار افزوده زمین داور و آنحدود بجایگیر او مقرر ساختند - و بجهت انتظام و استحکام مبانئ آنحدود رخصت فرمودند - و در همین حال ایلچیان عبدالرشید خان بن سلطان سعیدخان حاکم کاشغر آمده تحف و هدایای گرامی بنظر اشرف گذراندند - و بزودی مشمول عنایت شده رخصت یافتند و در همین ایام سعادت پیرا عباس سلطان (که از سلاطین ارزبکها بود) با آندانبوس استسعاد یافت - و منظور نظری عاطفت و تربیت گشت - و مرتبه او را بلند ساخته بعقت قباب گلچهره بیگم (که همشیره خرد آنحضرت بود) عقد ازدواج بستند - و از وقایع (که درین سال روی نمود) شهید شدن میرزا شاه برادر میرزا الخ بیگ است - از اشقر گرام (که در جایگیر او بود) عزیمت آندانبوس داشت - چون بقتل منار رحید شاه محمد برادر حاجی محمد بازنگام آنکه (در هندوستان کوکی بم حاجی محمدخان را میرزا محمد سلطان کشته بود) کوهین کرده در میان کتل نیر زدن میرزا را دران عقبه بدرجۀ عالیۀ شهادت عروج داد .

نهیست موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی از کابل بلخ - و رجوع مالی از به اتفاقی میرزا کامران - و نفاق امرا بکابل

هرچند (تسخیر ممالک هندوستان و برآوردن خس و خاشاک ازان بوسنان و تقدیم این امر بر جمیع امور بر همت ملک گشای از واجبات اقبال روز افزون بود - و سیر ولایت کشمیر نیز مرغوب و مکذوب) آنرا بوقت دیگر حواله فرموده یورش بلخ را (که سابقاً تصمیم یافته - و تهیه آن فرموده بودند) قدم دولت در رکاب عزیمت نهاده پیش گرفتند - و در اوائل سال (۹۵۹) نهصد و پنجاه و شش (که هوا رو باعدال آورده بود) بالتو بیگ را (که یکی از معتبران درگاه بود) پیش میرزا کامران فرستاده پیغام دادند که بموجب قرار داد بعزیمت بلخ متوجه شدیم - باید که (اتفاق و یکجہتی را پیش نهاد همت ساخته - و این معنی را صریحاً معادلت جاورد دانسته) هنگام وصول ریاست عالی بخدود بدخشان خود را با استعداد تمام قرین موکب والا گرداند - و مناشیر مطاعه بمیرزا هندال و میرزا عسکری و میرزا حلیمان و میرزا ابراهیم (درماختگی راه و آمادگی سپاه و بزودی خود را رساندن) شرف اصدار یافت - و بدولت و اقبال نهیست ریاست عالیات شد

از نزدیکان پادشاه ملازمت مقرب شدند - و آنحضرت بدیدار معالمت پرتو آن قره العین خلافت
و قره الوجه جلالت (که معالمت کریمین از جبهه ایشان میدانست) مینهیج و منبسط گشته ناصیه
افبال را بسجدهات شکر الهی جوی جاردانی دادند - و در جمعه دوم رمضان (که وقت مختار بود)
بقنخ و نصرت مایه ورود بر شهر انداختند - و بر زمینی نیاز جبهه صای گشتند - و عراض مبارکباد
از ادبایی دولت رسید - و درینوقت سمندر از کهمیر عرضه داشت میرزا حیدر با پیشکشهای
آن ولایت بدرگاه معالی آورد - و در عرضداشت تعریف و توصیف آب و هوا و بهار و خزان
و گل و میوه کشمیر بمبارت دلکش اندراج داشت - و در التماس میسر گلگشت همیشه بهار
آن مرمعه دلگشا بمبالغه پرداخته و در باب تسخیر هندوستان مختار درصت معروض داشته
تخریف همت جهانگشای نموده بود - و آنحضرت از فرط التفات منشور فتح و نصرت مشتمل بر فنون
عظمت و صنوف مرحمت بمیرزا فرستادند - و توجه باطن بتسخیر هندوستان دران دباجه
هوهندی ایراد فرمودند - و در مصنف خلافت همواره بر تمشیت امور مملکت و تقویت مهابت دولت
بطرز (که در اعیان اوقات متمدنی بود - و مصالح ممالک مقتضی) برای صایب همت گماشتند
از انجمله قراچه خان و صاحب بیگ (که سرگرد مغان توانند بود - و مستوجب انواع حیانت
شده بودند) ایشان را رخصت سفر حجاز دادند - که شاید در اوقات غربت (که سوهان زن فاهمواریهای
نعمت است) از ایام دولت یاد آورند - و قدر آن نیک روزی شناخته از کردارهای بد باز آیند
و اینها روانه شده در میان هزارها توقف نمودند - و آخر عاطفت حضرت جهانبانی عذرغای
نامموج این گروه ناسپاس را پایت قبول بخشید - و در همین ایام تجدید مبنای مروت و تاکید
معانی محبت (که لازمه فتوت و مروت است) فرموده خواجه جلال الدین محمود را بر سر رحالت
باتکف و هدایا رخصت عراق فرمودند •

و از سوانح (که درین حال روی داد) شهادت میرزا الغ بیگ امت ولد میرزا محمد سلطان
و مجمله ازین سرگذشت آنکه میرزا از زمین داور (که جایگیر او بود) باراد ملازمت حضرت جهانبانی
بجانب بدخشان میرفت - و خواجه معظم نیز باراد عتبه بوسی و تلافی تصدیرات همراه میرزا بود
چون نزدیک غزنین رسیدند خبر فتح موکب دولت بایشان رسید - خواجه معظم میرزا را بحد کرده

(۲) اگر چه در نسخه [ط] آن نسخه نام ثبت یافته است اما چون نسخه ط بر از اغلاط است که تصحیح
خوله دشوار و نیز در دیگر نسخه از نسخهای مشکانه یافته نشد لهذا باتباع اکثر نسخ آن نامه را قلم انداز
کرده شد •

نمبر همراه میرزا ساخته قرائتین بجایگیر او اختصاص دادند - اگرچه میرزا کامران بابن جایگیر راضی نبود اما بملاحظه اینچنین جان بخشی چندان مضایقه نکرد - و قلعه ظفر و طایقان و بعضی از برگذات دیگر بسیرزا حلیمان و میرزا ابراهیم مقرر داشتند - و قدردار غوری و کمهر و بقلان و اشکمتش و ناربی را بمیرزا هندال منرمیت فرموده شیرعلی را همراه میرزا ساختند - و یورش بلخ بسال دیگر قرار یافت - و میرزایان را مشمول تفقذات پادشاهی گردانیده تصمیم رفتن کابل فرمودند و در مجلس آخرین مهود و موافق (که شعار منتظمیان سلسله صورت است) در میان آورده هر کدام را بخدای انتظام بخشی عالم صغیر و کبیر سپرده رخصت دادند - و از روی عطوفت برادر بی پناه شربت طلب داشته اندک ازان تغافل کرده بمیرزا کامران مرحمت فرمودند - و حکم شد که هر کدام از میرزایان مرتبه را مرعی داشته الوش پادشاهی بخورند - و پیمان یکجہتی و یکدلی را وثوق بخشند - و بموجب امر عالی باوجود تحقیق اخوت عقد صداقت و خلعت نیز بر بختند - و هر کدام از میرزایان را علم و نقاره عذایت فرموده رنگ اعتبار را بشرف عزت و کرامت استظهار بخشیدند - و میرزا کامران و میرزا حلیمان و میرزا هندال بنعم توفع اختصاص یافتند - و میرزایان ازین منزل بجایگیرهای خود رخصت گرفتند - و موکب عالی منوجہ خواست شد - و در اینجا (که نزهتگاه عشرت بود) اقامت فرمودند و از راه پریان منوجہ کابل شدند - و پریان قلعه ایست که حضرت صاحبقرانی بعد از تادیب هندوای کتور اساس نهاده بودند - آنحضرت نیز بتازگی نظیر تعمیر انداخته نام آنرا اعلام آباد نهادند - ربابات اقبال چون بآن سرزمین رسید پهلوان دوست میر بر را حکم شد که شکست و ریخت قلعه را اصلاح نماید - و اهتمام آنرا بامرا قصمت کند - ده روز آنحدود معمر دولت بود تا آنکه باهتمام پهلوان در یک هفته قلعه مذکور با دروازه و کنگره و سنگ انداز صورت اتمام گرفت و آنحضرت بیگ میرک را حاکم آنجا ساخته گذاشتند .

چون خاطر جهان آرا از مهم قلعه جمع شد بر سر کان نقره تشریف بردند - و بظهور پیوست که دخل بخرچ این کن برابر نمی آید - و از اینجا لب آب پنجسور نزدیک کذل اشتر کرام محل مرادق دولت اعصام شد - و اوائل زمستان (که زمین از برف بنیاد رو حفیدی کرده بود) عرصه حدود دارالملک کابل بقدم گرامی حضرت جهانبانی فرو بها یافت - و بجهت اختیار وقت و انتظار ساعت محمود روزی چند در نواحی شهر توقف اتفاق افتاد - و حضرت شاهنشاهی (که هزاران میمنت و معادت در مقدم آنحضرت است) اقبال دار استقبال فرمودند - آنکه خان و جمع

این گروه جادوهایش نزدیک به نور نشسته بنموده‌ای نمودند - و از یقینا کاکر علی و شاه بیگ جلایر و تورک فوجین و جمعه دیگر عتیق نور جای یافتند - و میوه و طعام گوناگون بآداب پادشاهی کشیده شد - و درین مجلس حسن قلی مهردار از میرزا کامران هرچند - شنیده‌ام که در حضور شما مذکور میشد که پیتس پیر محمد خان میگفته اند که هرکه یک نانچ بنفش مرتضی علی ندارد او را مسلمان نتوان گفت - شما فرموده باشید که خدا را بفدا باشد که برابر هندوانه بنفش داشته باشد - میرزا بهی درهم شد - و گفت بهی مردم مرا خارجی تصور میکردند باشند و همچنین از هر جا سخن گذشت - و حضرت جهانبانی بنوادیر کلمات گوهرانشان بودند و تا آخر روز این مجلس عشرت منظم بود - و درین محفل نشاط میرزا عسکری را بمیرزا کامران سپرده رخصت منزل فرمودند - و چون میرزا بسرعت آمده بود خیمه و خرگاه و بارگاه برای میرزا از سرکار پادشاهی نزدیک دروازه ایستاده شد - روز دیگر در باب رفتن بلخ با میرزایان و امرای مسورت فرمودند - مگر کدام مواد و عقل و رای خود حرف در میان آورد - حضرت فرمودند که چون موکب منصور بناری رسد هرچه صلاح باشد بتقدیم خواهد رسید - و ناری موضعی مت در بدخشان که یک راه بدلیخ دارد - و یک راه بکابل •

روز چهارم ازین منزل مسرت بنشین کوچ فرموده شب در میان بصرچشمه بندگشا (که نزدیک اسکمش است) نزول اقبال فرمودند - و مجلس انبساط ترتیب داده بعیش و عشرت گذرا بدند - و در آن سرمنزل عدوت افزا حضرت گیتی سزانی فردوس مکانی مابقاً رسیده اند و خان میرزا و جهانگیر میرزا آمده سراطاعت بر خط فرمان نهاده اند - و حضرت فردوس مکانی (در باب نزول اقبال باین موضع فرج بخش - و آمدن برادران - و اطاعت نمودن ایشان) برسم نشان تاریخ آنرا بر تخت حکم نقش فرموده اند - حضرت جهانبانی جنت آشیانی (که باین نزعگاه رسیدند) بر سنت سنیة حضرت گیتی سزانی تاریخ آمدن خود و ملازمت کردن میرزا کامران و مجتمع شدن برادران در آنجا نیز ثبت فرمودند - و این هر دو تاریخ از دو پادشاه بزرگ منش بر یک لوح سنگ بر مثال کتابه ایوان روزگار بر صفحه لیل و نهار دمت در گردن یکدیگر یادگار است - و از آنجا بموضع ناری ورود سعادت فرموده بانظام ولایت بدخشان مشغول شدند خدایان را (که مشهور بکولاب است) تا هرچند موکب و قرائت کتب بمیرزا کامران عنایت فرمودند و چاکر خان را امیر الامرای میرزا کامران مقرر ساخته به راهی او نامزد فرمودند - و عسکری میرزا را

مشرّف شد . و شرح این قصّه بدیع آنست که در حوالی بادام دره میرزا کلهران با میرزا عبدالله زیاده را بشکر عذایمت پادشاهی التذان داد - و از چندین بے ادبیها (که از حوصله میرزا بیرون بود) گذراند و از جرائم آن درگذشتی سبب تعجب او شد - میرزا عبدالله پرسید که اگر بجای ایشان شما می بودید چه میکردید - گفت از من گذشتن و گذاشتن نمی آمد - میرزا عبدالله گفت اکنون فرصت نارس (نه پاداشی آن تواند شد) در دست هست - اگر بجای آوردید چه شود - میرزا گفت آن کدام است - گفت امروز بجای هفتاد که دست پادشاهی بها نمیرسد - مذهب آنست که با معذرت ابلغار کرده بهار صفت پادشاه بشتابیم - و هجدهات شکر بتقدیم رسانیده عذر گناهان خود بخواهیم - و خدمات پهنه بدیده بجای آریم - میرزا کلهران قبول این معذی کرد - و با معذرت روان شد چون بنواهی اردوی معلّی آمد بابوس را به ملازمت فرستاد - و از آمدن خود خبردار ساخت حضرت جهانبانی از آمدن میرزا خوشوقت شده حکم فرمودند که اول منعم خان و نردی بیگ خان و میر محمد منشی و حسن قلی سلطان مهربار و بالتو بیگ توچی بیگی و ناخچی بیگ و جمعه دیگر بیرون - و بعد از آن قاضی حسین سلطان شیبانی و حضر خواجه سلطان و امکندر سلطان و علی قلی خان و بهادر خان و جمعه دیگر شتابند - و سیوم مرتبه میرزا عبدال و میرزا عسکری و میرزا سلیمان استقبال نمایند - و در همین روز میرزا عسکری را بند از پا برداشته بودند •

صبح آن بقانونی (که حکم عالی نفاذ یافته بود) میرزایان و أمرا رفته لوازم احترام بجای آوردند و حضرت جهانبانی تخت آرای ملک و دولت گشته بزرگانه بار عام دادند - میرزا کلهران بفرق آداب شتافته بدولت بحاط بوس مشرف شد - و تملیقات ضراعت و سجدات اخلاص بجای آورد حضرت جهانبانی از روی مهربانی فرمودند که دیدن توره بتقدیم رسید - دیگر بیا که برادرانه در یابیم - بعد از آن از روی فرط رانت و شفقت میرزا را در برگرفتند - و گریه های زار زار کردند چنانچه تمام حصار مجلس عالی را دل بدرد آمد - میرزا بفرط اعزاز مخصوص گشته بموجب اشارت عالی در جوار غار نشست - و همچنین میرزایان و أمرا بترتیب رتبه و حالت خویش برانغار و جرانغار نشینند - و جمعه از نزدیکان بحاط دولت (مثل حسن قلی مهربار و میر محمد منشی و حیدر محمد و مقصود بیگ آخه) در دنگل قرار یابند - و جشن عظیم انتظام یابست - قاسم چنگی و کوچک خجکی و مخلص قُبوزی و حافظ سلطان محمد رخنه و خواجه کمال الدین حسین و حافظ مهری و سایر

(که در آن نزدیکی بود) نزول اقبال فرمودند - مورچها برطرف شد - و حکم عالی بصدر پيوست
 که حاجي محمد و جمعه حاضر باشند - که ميرزا با معذرتی (که مقرر شده) بدر رود - و تا برآمدن
 از تيمور حافظ حدود گزند - و معني دوست خان باريکي و عبدالوهاب و سيد محمد پکنه
 و محمد قلي شيخ کسان و لطفی مهرندي و جمعه را تعيين فرمودند که در راه قلعه را محافظت کرده
 امرای ترار فرموده را بيارند - و ميرزا را با همراهان معهود بگذارند - بموجب قرارداد
 ميرزا برآمد - و در اثنای راه يک از ملازمان ميرزا ابراهيم اسب خود را شناخت که يک از
 خدمتگاران ميرزا کامران سواره ميرفت - و اين را بميرزا ابراهيم گفت - ميرزا کسان فرستاد
 که آن اسب کشيده آورند - چون بسمع مقدس حضرت جهانباي رسيد از نيك سيرتي
 اين معني را ناپسندیده دانسته اعراض فرمودند - و ميرزا ابراهيم از خجالت و تنگ مزاجي
 به رخصت برخاسته بحدود کشم رفت - و حاجي محمد ليز معاتب شد - که چون بدانستگی تو
 اين به هر مني بميرزا رحيد - و فرمان عطوفت (که متضمن معذرت باشد) با خلعت و اسب
 مصحوب خواجه جلال الدين محمود مير بيوتات فرمادند - و چون برخي از شب گذشت قراچه خان را
 شمشير در گردن بسته حاضر ساختند - چون برابر مشعل رحيد حکم عالی شد که شمشير از گردن
 فرد آورند - و گناه او را بخشیده بزمين بوس معزز ساختند - و بتري گفتند که عالم
 سپاهيگري مت - امثال اين خطاها شده آمده است - و در پايان دست چپ تردي بيگ خان حکم شد
 که بایستد - و بعد ازان مصاحب بيگ را ترکش و شمشير بگردن بسته آوردند - چون نزديک
 بمشعل رحيد حکم فرد آوردن ترکش و شمشير فرمودند - و همچنين مردار بيگ ولد قراچه خان را
 آوردند - فرمودند که گناه از کلانان است - خردان چه گناه دارند - و همچنين ماير اُمر
 نوبت بنوبت مي آمدند - و نويد بخشش مي شايدند - آخر همه قربان قراول (که حقوق
 خدمت داشت) بفرط خجالت و هراسندگي آمده کورنش کرد - حضرت بتري فرمودند
 که ترا چه بلا پيش آمد - و بچه تقرب رفتي - او نيز بتري جواب داد - روی جمعه را
 (که دست قدرت ايندي ميايه کرده باشد) از آنها چه بايد پرديد - حسن قلي سلطان مهر دار
 • بيت •
 • که همه وقت را سخن داشت • اين بيت دران مجلس خواند •
 • چراغ را که ايزد بر فروزد • هر آنکو بُف کند ريشش بموزد •

و تمامی اُمران بخصيص قراچه خان (که ريش دراز داشت) شرمندگي کشيدند - روز ديگر
 از نجا بدولت کوچ فرمودند - و در کنار آب طابقان (که اُنکمه دالکشا بود) نزول اجلال رافع شد •
 روز هار شنبه هفتم رجب بدينه هدايت ازلی ميرزا اکبران مراجعت نموده بدولت به طابوس

خدمت و شایسته ملازمت گردانم - و آئید از مواطف آنحضرت که این دراست بوسیله میر عرب
متنی مشخص نمود - و میر از جمله متباحین روزگار در صدق و صفا امتیاز داشت - و یکمی با گری
ملصوب بود - و حضرت جهانبانی جلالت آفتابانی باو توجه داشتند - و درین بزم (قریب رکاب
حضرت اعظم بوده) لشکر دما را آرایش میداد - چون عرضه داشت تضرع او بمصامع عز و جلال
رحمد میر را طلب فرموده درین باب سخن گفتند - میر گفت که جواب این را من نوشته درین قلمه
میفرستم - و این عبارت نوشت (اعلیٰوا یا اهل القلعة الاخلاص فی الاخلاص - و السلامة فی التسليم
و التحکم علی من اتبع الهدی) یعنی ای اهل قلمه خلاصی در اخلاص است - و سلامت در اطاعت
و انقیاد - و سلام است بر کسبیکه راه را راست را بدرستی نماید - میرزا کامران بر مضمون این نوشته
اطلاع یافته باز بطریق سابق نوشت که هرچه میر فرمایند و قرار دهند عدل نخواهد بود - حضرت
جهانبانی از آنجا (که گرم و حریت لازم ذات قدسی ملکات ایشان بود) میر را رخصت فرمودند - میر
بقلمه رفته لوازم تبیان حق (که در مشارب عقلی از زلال عذب شیرین تر بود - و در ادواق حسی
از عصاره حنظل طعم تلختر داشت) بتقدیم رسانیده در تصریح و توضیح آن دقتی مهمل نگذاشت
از هر باب مرز نشی (که میر میکرد) میرزا (چون از صداع خمار بد مستیهای خود تنبیه
یافته بود) سر تسلیم پیش اندکده تقصیر تقصیر میگفت - و هرچه فرمایند قبول داریم بر زبان
میراند - میر گفت چاره این کار آنست که برخیزند - و بادل اخلاص گزین و خاطر محسنند
همراه من سعادت ملازمت در یابید - میرزا از راستی یا حيله پردازی روان شد - چون نزدیک
بدر قلمه رحید میر (که مبصر مزاج زمانه بود) میدانست که این اصل ندارد - و همین مقدار
اطاعت در عالم ظاهر کافیست - ایستاد - و بمیرزا گفت چون شما بعزم آستانبوس قدم نهادید
از دایره عذاب برآمدید - و از بنی نجات یافتید - اکنون لایق سعادت و مناصب ندامت آنست
که آمرای فرار کرده را گردن بزنند بدرگاه فرستید - و خود خطبه آنحضرت بخوانید - و غایبانه
رخصت گرفته متوجه غیر حجاز شوید - میرزا نصیحت پذیر شده همه را قبول نمود - مگر آنکه گفت
از حضرت التماس کنید که بابوس را همراه من بگذارند که از قدیمان منست - میخواهم که تلافی
آنچه بار کرده ام درین سفر بجای آورم - میر چون (مراجعت نموده بملازمت آمد - و حقیقت
حال را بموقف عرض رسانیده امتعافی جرائم میرزا نمود) آنحضرت بمقتضای عطوفت نظری
تقصیرات او را بخشیدند - و آنچه میر مقرر ساخته بود امضا فرمودند .

روز جمعه نوزدهم رجب سال (۹۵۵) نهد و پنجاه و پنج درین قلمه مذکور

مولانا عبدالعزیز صدر خطبه پیام گرامی حضرت جهانبانی خواند - آنحضرت از آنجا سوار شده بیاف

(که بهلم خان و محمد قلی برلوس و حسن قلی سلطان مهر دار تعلق داشت - و بندر قبا مردم قلعه می انداختند) بقدرت بهمارز بیگ (حیدر - و قالب نبی کرد - آنحضرت) که معنی مرحمت بود (تاخیر عظیم فرمودند - و بر زبان اقدس گذشت کاش مصاحب بیگ برادر او بجای او کشته میشد - و آنحضرت) بهمنضای بربرری - بل بموجب رانت عامه) با وجود چندین تهمیدات میرزا کامران بر مرعفات و الذفات آمدند - و فرمان موعظت نشان (که تمویذ بازوی دولت و اقبال - و حرز گردن فضل و کرامت تواند بود) به میرزا نوشتند - و بعد از اقسام نصائح بزرگانه این عبارت مظهر شده بود - که ای برادر بدخو و ای عزیز جنگجو از تدبیر این کار (که باعث کارزار و موجب قتل و آزار مردم بشماراست) باز آی - و بر مردم شهری و لشکری رحم نمای - امروز این همه مردم که کشته میشوند فردای قیامت • • شعر •

- بود خون آن قوم در گردنت • بود دشت آن جمع در دامت •
- همان به که بر صلیح زای آوری • طریق مرگ بجای آوری •

و مصحوب نصیب رمال این منشور سعادت فرستادند - چون میرزای مصت غفلت رد گردانیده اقبال و پشت داده دولت بود نصائح سعادت لوائح مفید نیامد - و در جواب آن طومار عنایت و دیباجه درایت این بیت بر زبان راند •

- عروسی ملک کمر در کنار گیرد چست • که بومه بر لب شمشیر آبدار دهد •

نصیب رمال حقیقت ادبار میرزا بهسامع علیه رسانید - حکم بضبط مورچها شد درین اثنا میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم به جمعیت تمام باسلام عقبه علیه شرف اختصاص یافته به وظائف محروانه سعادت امتیاز یافتند - و چاکر خان ولد و حسن قیچاق با مردم گولاب نیز آمده به میم عمایر اقبال گشت - و درین مدت یک ماه محاصره روز بروز ابواب فیروز مندی بر روی اولیای دولت کشوده تر میشد - و عقده مهمت میرزا کامران به تنه تر شده کارها بر تنگتر میگشت - تا آنکه از اقسام حیل گری و کید روزی نا امید شد - و از کمک پدر محمد خان اوزبک (که از کوتاه بینی چشم میداشت) مایوس شده به اختیار دست بغیراک اطاعت و انقیاد زد - و بواسطه این حیل خود را درین نوبت از گرداب خطر برکنار گرفت و کشتی عالیت را ازین موج غیظ بجاهل نجات رسانید - و باین قصد انواع الحاح و استدعای پیش آورد روزی خطی بر تیر بسته در اردوی معنی انداخت - مضمون آنکه حقوق عنایت و رعایت آنحضرت را ندانستم - دیدم آنچه دیدم - اکنون از گذشته بشمارم - و میخواهم که بطواف کعبه معظمه رخصت فرمایم - تا از مصیبت بنی و کدورت کافر نجاتی پاک شده خود را معصیت

و همدل (موكب پادشاهي از آب گذشته بود - و بقدر مفاصله درميان هراول و قول مانده بود)
 كه بمقتضای حكمت ازلي هراول پادشاهي روگردان شده از آب گذشت - و گروه مخالف
 دست بغارت و تاراج گشادند - و ميرزا كامران با معدود سه بر سر همان بلندي ايستاد - درين اثناء
 حضرت جهانباني بدولت و اقبال بر كفار آب رميده خواستند كه دربروي مخالف از آب عبور فرمايند
 بمنع از مخبران صادق بعرض اشرف رسانيدند كه بيش آب جمعه ايست - نيم كروه از انجا بالاتر
 آميخته است - و آن زمين منگلاخ است - عبور از انجا بصولت ميتر - لاجرم بدولت و سعادت
 بآن سمت متوجه گشتند - چون نزديك بآن آسيا رسيدند شيخم خواجه خضري را
 (كه كان نير خواجه خضريان بود) گرفته آوردند - بجمع از تنقطاران (كه در سرجلو ميرفتند)
 حكم شد كه ابن حرام نمك گريزي را بزنند - چندان بمشت و لك زدند كه بر نظارگان
 يقين شد كه جان تيره اش را ، تعلق بدن نماند - آنگاه اممبيل بيگ دولدي را دستگير ساخته
 بحضور اندس آوردند - آنحضرت جان بخشي فرموده بشفاعت منعم خان جراثم او را بخشيدند
 و بار همدل - و متوجه بلندي (كه ميرزا كامران آنجا بود) شدند - و فتح الله بيگ برادر
 روشن كوكه را هراول ساخته با جمع از نندانيان بهادر پدشتر فرستادند - و جنگ مردانه در پدوست
 فتح الله از امپ جدا شد - و مقارن اين حال كوكبه پادشاهي (كه مقدمه جهانگشائي
 و طلوع كشور حقاني است) پيدا شد - و ميرزا دل از دست داده تاب مقاومت نيارد - و فرار
 نموده خود را بقلعه طابقان رسانيد - و در استحكام مبانى ضبط كوشش نمود - و لشكر پادشاهي
 مشغول تاهت و تاراج شد - و بر سر اسباب كار قلچچيان بنزاع كشيد - آنحضرت حكم هرل فرمودند
 يعني آنچه هر كس را بدست افتد ازو باشد - و ديگر طمع دران ننمايد - و درين فتح هيچكس را
 مرموئ زخم نشد - مگر ملي قلي خان را كه زخمه بار رحيد - و اسحق سلطان و نردي بيگ
 ولد بيگ ميرك و بابا حوچك و جمع كثير (كه پاى دليري در تعاقب لشكر منصور
 پيش برده بودند) دستگير شدند - و ميرزا هندال و حاجي محمد اين گرفتاران را بدرگاه وال آوردند
 و آنحضرت بموجب قواعد نصفت و معذلت فراخور استعدادات مختلف آن مردم را
 بلطف و قهر اختصاص دادند - و مجدداً نياز بدرگاه كارماز حقيقي (كه جواد بے منت
 و مفيد بے منت است) بقديم رسانيدند .

و روز ديگر بشرايط محاصره پرداخته مورچلها قحمت فرمودند - روزه از مورچل

ازین سرگذشت آنست که پیش از در آمدن سپاه نصرت قرین بیدخشاوات چون کار و بار میرزا کامران در آنجا رواج گرفت شیرعلی اعتبار یافته از مستی غرور پیوسته بمیرزا بیدانه - فوٹ میگرد - و در باب ترفین قندوز و بر آوردن میرزا هندال اهتمام می نمود - تا آنکه میرزا او را بقندوز تعیین کرد - میرزا هندال باقبال پادشاهی او را دستگیر ساخت - شرحش آنکه شب پادشاه بسیار از لشکر قندوز گرد خانه او را گرفتند - و او گریخته خود را در جوی آب انداخت و یک دمت او شکست - و بکمند کید خود دستگیر شد - و چون میرزا هندال او را بمقامت حضرت جهانبانی آورد آنحضرت نظر بر احوال ناآرامی او نینداخته بر تقصیرات او رقم عفو کشیدند و خلعت خاصه مکرمت نموده غوری را نامزد او فرمودند - چه خاطر دور بین را نظر بر جوهر آدمی و در یافت اندازه کار آمدن بود - چون در ذات او معنی مردانگی و سربراهی یافته بودند از چندین تقصیرات عظیمه (که هر کدام مستوجب سیاست بود) گذشته بنوازش چندین اختصاص بخشیدند : چه در میزان قدر شناسی امباب بخشش را از احوال گذارش افزون یابند • و بعد از آنکه میرزا هندال بتوجهات پادشاهی معزز شد حکم جهان مطاع بصدر باو است که حاجی محمد خان و جمعی دیگر بر سر منقلا پیش روند - و میرزا سرگروه آنها باشد و جمیع مردم از اطاعت میرزا (که هرائینه موید درایت خواهد بود) عدول ننمایند - و در لوازم نیکو خدمتی از خود بتقصیر راضی نشوند - تا هر یک فراخور همت و خدمت بآرزوی خود بهره مند گردند - و در اواسط جمادی الاخری (۹۵۵) نهد و پنجاه و پنج الذی قاضیان (که از مواضع اندراب است) مضرب مرادفات مجد و جلال گشت - قاضی اندراب و مردم توقبای و سالنابی و بلوچ و جمعی از میاهای و اویماق بدخشان و نوکران مصاحب بیگ شرف آستاندوس دریافته - و مشمول عنایت پادشاهی شدند - و از آنجا کوچ بکوچ نهضت مرکب عالی بطایقان روی نمود - اثری از امرای فرار کرده و میرزا عبدالله و جمعی کثیر از منتصبان میرزا کامران آنجا متحصن بودند - بمیرزا هندال و امرائه (که همراهش تعیین شده بودند) حکم مملی شد که از آب تنگی گذشته دستبرده شایسته نمایند - و مقارن این حال میرزا کامران از حدود قلعه ظفر و کشم بایلغار خود را باین گروه و خیم العاقبت رسانید روز شنبه پانزدهم جمادی الاخری در بلندئی (که آنرا خلجان میگویند) در میان این مردم جنگ شد

(۲) روز [بصره نسخه] آریخته (۳) در [چند نسخه] بنگی (۴) نسخه [ج ح] جلیپان - و نسخه [ه]

جلیپان - و نسخه [و] جلیپان •

موردی تو مکشوف ضمیر اندکی است - چون رایات نصرت شمع بانحدود رحمد بالطایب پادشاهی امتیاز تمام خواهی یافت - میرزا ابراهیم را غایت بهیار فرموده فرزند خواندند - و جلال اشفاق پادشاهانه را شامل حال او ساخته رخصت پیش فرمودند - که رفته میرزا سلیمان را بر جمع لشکر و نظام مهم فیرد بدارد - و منظور باشد که عنقریب عرصه بدخشان محکم مرادقات اقبال خواهد شد - چون موجب اقبال بحدود طایقاه رسد باسلام عتبه عالی مبادرت نمایند - و حضرت مهد قلیا مردم مکنی و نور دیده سلطنت و گلین بهار خلافت حضرت شاهنشاهی را از موضع گلپار رخصت دارالسلطنه کابل فرمودند - و محمد قاسم خان موجی را بداروغگی کابل نامزد فرموده بهمرای حضرت قدسیه رخصت دادند - که بدوام خدمت حضرت شاهنشاهی مشرف بوده در ضبط و ربط ولایت کمال اهتمام مری دارد - و چون در نوای موضع بازارک از تومان بنجشیر نزل اقبال شد حاجی محمد بابا قشقه و قاسم حمید سلطان و تردی بیگ و محمد قلی برلاس و علی قلی سلطان و میرلطیف و حیدر محمد چوای را برسم منقله فرستادند - بمجرد آنکه فرستاده از کابل هندوکوه گذشتند مهدی سلطان و تردی محمد جنگ جنگ و طایفه (که در قلعه اندراب بودند) رو برگردان نهادند - و بموجب حکم مضاع تردی بیگ و محمد قلی برلاس بخوست شتافتند - که اهل و عیال این جماعه تیره روزگار فرار نموده که آنچاست بدست آرند میرزا کامران هرصحت باده غرور بحدود قلعه ظفر بود - و امرای فرار نموده در طایقان هرچند بمیرزا در حفظ ممالک و سب طرق کابل اهتمام مینمودند بجائے نمیرسید - و مآخوذ زرگر (که درانولا بمیرزا کامران کمال قرب داشت - و همواره باعث شرات و فتنه بود) درین باب هرچند کوشش عظیم نمود - و نمیدانست - آخر قراچه خان و آن جماعه پیش بینی کرده مصاحب بیگ را فرستادند که عیال را از خویم طایقان آورد - که مبادا لشکر از کابل در رحمد و این مردم امیر شوند - و مقارن این حال تردی بیگ و محمد قلی بحوالی خویم رسیدند مصاحب بیگ عیال را بیرون آورده بطایقاه برد - همانا که این کهنه عمله اغماص عین کرده باشند - و چون رایات عالی فزیدک اندراب رسید میرزا همدال از قندوز بشرف ملازمت استعماذ یافت - و شیرعلی را مقید بنظر در آورد - حضرت جهانبانی میرزا را بتفقدات گوناگون عزت بخشیدند - از انجمله حکم شد که سواره اهرار دولت ملازمت نماید - و مجمله

این بوش نصرت توین بر هر امری لازم (تجم روز دوشنبه پنجم جمادی الاولی (۹۵۵) نهصد و پنجاه و پنجم بصاعت مختار بآن صوب صواب با همت والا و بخت بیدار منوجه شدند و الک پادشاه تحقیر اقبال شد - و بعد از دوسه روز از انجا بقربابغ نزول اجلال فرمودند و تازه دوازده روز بجهت بعضی مصالح ملکی درین سر منزل اقامت شد - و حاجی محمد خان با وجود آنکه (اخبار بیرونی او اشتهار یافته بود) هواخواهانه بشرف ملازمت رسید و امام حسین سلطان (که در حدود بنگلش بود) نیز باستان بوس شناسنت - و بنظر التفات پرتو کامیاب شد - و در همین منزل میرزا ابراهیم برهنمونئی کوکب سعادت از بدخشان ایلدار نوده بدولت بساط بوس معزز گشت - و انوار عنایات خاص بر ناصیه دولت او ثابت - و از عجزان (که مزه رسان فتوحات باندازه تواند شد) آن بود که دران ایام (که ناصیه موبک عالی بصوب بدخشان قریب رسیده بود) آنحضرت در آمدنخانه ایستاده بودند - ناگهان بخاطر قدسی مآثر خطوط نمود که [اگر این مرغ سفید (و آن مرغ بود که همواره درین کارخانه می بود) بر کف ما برآید - و آواز کند] نشان فتح و اقبال است - بمحرق خطرات این نیت مرغ سعادت بال پیراز آمد - و همای دار بال زنان بر کف عز و شرف نشسته سایه سعادت بر فوق دولت انداخت - آنحضرت شکرگذاری فرموده در پای او حلقه نقره انداختند .

و از سوانح (که مقدمه العقیق را هزارار باشد - و بمیان اقبال روز افزون بطور پیوست) آنست که چون میرزا ابراهیم بنواحق بنجشیر رحید تمر شغالی میرزا گرفت - ملک عالی بنجشیری با قوم و قبیله خود با میرزا اتفاق نمود - و میرزا ابراهیم با تمر عالی شغالی جنگ مردانه کرد - و بشمشیر خون آشام کار او تمام ساخت - و مالک عالی بنجشیری را بجهت احتیاط همراه گرفت - که بملازمت حضرت جهانبانی آرد - و این دولخواه ساده لوح بفکر ناقص زمیندارانه از همراهی میرزا ابراهیم تخلف نمود - و بعد از مبالغه بجنگ در آمد - میرزا با آنکه معدودی همراه داشت دستبرده عظیم نموده جریده خود را باستانبوس والا رسانید - روز دیگر ملک عالی برادر خود را فرستاده از روی تقصیر و خجالت معذرت نمود - و سر تمر شغالی را فرستاد - آنحضرت او را بخامت و انعام سرافراز فرموده رخصت دادند - و مشور احتمالات و تشرف عالی برای برادر او مکرمت شد - و رقم فرمودند که میرزا ترا نشناخت - دولخواهی

بکابل مراجعت نماید - و از آنجا مامان و سرانجام پورشی والا دلخواه نموده متوجه بدخشان شوند و نمونه اندیشه‌های مرار نموده تمرعلی شغالی را (که وکیل قراچه خان بود) در پنجشیر گذاشتند که در آن حدود با خبر بوده اخبار کابل می‌رسانیده باشد - و خود از کتل هندوکوه گذشته در کشم بمیرزا کامران ملحق شدند - و حضرت جهانبانی روز دیگر مراجعت فرموده اُرته باغ را بغیر قدم کرامی طرأت بهار بخشیدند - و جمعی ازین شورشختان را (که حقوق موائد تربیت پادشاهی لشناخته احرام‌نهی سربرد داشتند) لقبهای مذاهب حال نهادند - چنانچه قراچه قراحت و اسماعیل خرس - و مصاحب ملانق - و بابوس دیوت - و مفاخیر اقبال بمیرزا هندال و میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم مرشدانند که احداث نموده منتظر ورود موکب عالی باشند - و فرمان شد که حاجی محمدحان از غزنین خود را زود بعتبه بوسی رساند •

درین ایام (که احداث لشکرکشی بدخشان پیش نهاد همت عالی بود) همه وقت بکهن سالان خردمند و برنایان دانشور (که جوهر اخلاص از ناصیه احوال ایشان می‌نفت) مشورت می‌فرمودند - جمعی (که نه دل شجاعت‌ترین و نه خرد دروین داشتند) برفتن قندهار ترغیب میکردند - تا از آنجا مامان و سرانجام لشکر نموده متوجه دفع فتنه میرزا کامران شوند - و گروهی (که مذکور فرزانی با طفرای مردانگی بدست داشتند) در رفتن بدخشان موافق رای جهانگشای پادشاهی اهتمام می‌نمودند - (روزی از محمد سلطان پرسیدند که تو چه می‌گوئی - او بعرض رسانید که میرزا کامران از رفتن این حرام‌نمکان مفرور شده است - همانا که در آمدن اینچند پیدشدستی نماید - چنان بخاطر میرسد که (اگر موکب پادشاهی پیشتر از کتل هندوکوه گذرد) فتح از جانب اولیای دولت است - وگرنه نمودبالله نقش بطور دیگر خواهد نشست - حضرت جهانبانی فرمودند که وخامت عاقبت مفروران مکرر مشاهده همگان شده - اگر از مفرور است ما بدرگاه الهی نیاز مندیم - و این بیت بر زبان حقیقت بیان رانند •

• مبادا کس بزور خویش مفرور • که مفروری کلاه از سر کند دور •

و فرمودند که توقف ما چه صورت دارد - انشاءالله تعالی در همین زودی از کتل عبور خواهیم نمود •

نهضت موکب جهانگشای حضرت جهانبانی جنت آشیانی

بدخشان - و بفتح و فیروزی رجوع بکابل

چون (پیش نهاد همت جهانگشا نهضت موکب عالی بصرب بدخشان بود - و تقدیم

و در بنوا فراچه خان (که خدمات شایسته بجای آورده مورد عفايت بيغاييت شده بود) از انجا
 (که ظرفش تنگ بود - و باده فراوان) پيمانه ها را به او داده اش ابریز شد - و حساب کار و پايه حالت خود
 و مرتبه والای صاحب مشاهده پا از چانه اعتدال بدرود نهاد - تا آنکه بمقتضای کم خردی
 (که لازم حال طویل فامندان به اعتدال است) سخنانی (که مستان و دیوانگان نگویند) از نشأ غرور
 بر زبان آورد - از جمله استدعا نمود که خواجه غازي را (که بجایزه نیکو خدمتی و کفایت اندیشی
 بمناصب دیوانی اختصاص یافته بود - و دمت نوازش خسروانه بر فرق تربیت او رسیده) بهنده
 بهشتی من فرستند - تا گردنش بزم - و منصب او بخواجه قاسم توله عفايت فرمایند - چون امثال
 این امور از حضرت جهانباني (که مصدر عدل و راست بودند) صورت نمی یافت از نجا (که
 تخیال فاسد خود را ستودن دولت قاهره میدادست) از تیرگی بخت و برگشتگی طالع جمع کثیر را
 از راه برده بجانب بدخشان روان شد - و بابوس و صاحب بیگ و اسمعیل بیگ دولتی
 و علی قلی اندرابی و حیدر دوست مغل و شیخ خواجه خضری و قربان قزول تا قریب سه هزار
 سوار کار آمدنی (که از قریب دادهای او بودند) از راه کتل منار بعزم بدخشان بادیه خلالت
 پیمودن گرفتند •

و چون این خبر بمجامع علیه رسید خواستند که همان لحظه بنقص نفیس خود توجه فرموده
 این بخت برگشتگان را (که از قبله سعادت رگردان شده اند) تادیب فرمایند - بملاحظه ورود
 ساعت مختار خود بدولت توقف فرموده بعضی از ملازمان بارگاه اقبال را بتعاقب آن بیدولتان
 امر فرمودند - و همچنان هر که از ملازمان یکجهت می آمد دفعه دفعه روانه می ساختند
 چنانچه تردی بیگ خان و منعم خان و محمد قلی بولاس و عبد الله سلطان و دیگر دولخواهان
 یکی یکدیگر شتافتند - و نزدیک به نیم روز (که ساعت معهود در آمد) حضرت جهانباني
 خود بدولت و اقبال سوار شدند نصرت شدند - جمع از یکه جوانان پیش رفته در حوالی قراباغ
 بچند اول آن خود مراب گریزی رای رسیده دستبرده نمایان نمودند - و آخرهای روز در مرجوی
 مورب بقراچه خان دمت و گریبان شدند - درین هنگام شب در میان جان این تاریک دلان درآمد
 در پناه ظلمت شب گریخته پریشان شدند - و از پل غوربند گذشته پل را ویران کردند - و جمع
 (که تعاقب این فرقه بنات برشته گزرا بودند) مراجعت نموده در قراباغ بشرف آستان بوس
 امتداد یافتند - و رای جهان آرای حضرت جهانباني بران قرار گرفت که موکب عالی

و داری بی‌ایست موافق افتاده در دقایق تحلیلات شعری نکنه سنجی و موشگافی میفرمایند - از کذب
نظم مدحی سواوی و دیوان لسان‌الندیب خود بمعادلت روان میخوانند - و از حقائق و لطائف آن
النداء می‌بایند - و این بیت گرمی از نتائج فکر آنحضرت است •

نیست زنجیر جان در گردن مجنون زار • عشق دمت در سنی در گردنش افکنده است
و بزبان هندی نیز معانی رنگین منظوم ساخته‌اند - که کارنامه این فن تواند بود •

• ای تو مجموعه خوبی ز کدامت گویم •
• مصراع •

الفقه (چون چندگاه پیش آن اداآت انتساب بخواندن زبونتر از ناخواندن اشتغال داشتند)

اهل ظاهر بر عدم کوشش آخوند حمل کرده در تغییر آن اهتمام نمودند - و آن بیچاره را معزول ساخته

خدمت او را بولانا بازید مقرر ساختند - و ندانستند که کارفرمایان ابداع اهتمام دارند که ضمیر

الهام پذیر آن نور پرورد ایزدی محال انعکاس نقوش مدادی و مورد انطباع مواد علوم ظاهری نگردد •

و بالجملة حضرت جهانبانی درین ایام معادلت فرجام در دار السلطنه کابل انظمام بخش

ممالک بوده توجه کشورگشای بدورش بدخشان و بآخر رساندن کار میرزا کامران میبذل میداشتند

میرزا کامران از امانت میرزا سلیمان و ^(۳) میرزا ابراهیم ناآمید شده بخدایات فاسد متوجه بالغ شد

که هاشم‌عانی پیر محمد خان بدخشان را بتصرف درآرد - چون بموضع ایبک رسید حاکم آنجا

نیک پیش آمده نگاهداشت - و حقیقت حال به پیر محمد خان اعلام نمود - پیر محمد خان مقدیر

میرزا را منتقم دانسته مردم معتبر را باستقبال فرستاد - و میرزا را با احترام تمام بخانه خود آورد

و او را بمهمانداری بتقدیم رسانید - و خود همراه میرزا شده بدخشان آمد - میرزایان بقرار داد خود

بحدود تنگ بدخشان رفتند - و اکثر بدخشان بتصرف میرزا کامران درآمد - پیر محمد خان

جمعی را بکمک میرزا گذاشته خود مراجعت نمود - و میرزا بحدود کشم و طایقان آمد - و رفیق کوکه

و خالق بر دی را با جمعی از چغتمی و اوزبک برومضاق تعیین کرد - میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم

جمعیت کولاب هم رسیده بر مرز سناق آمدند - و از جانب قلعه ظفر و خملنگان رسیده با رفیق کوکه

و دیگران فبرد مردانه کردند - و بسر نوشت آسمانی شکست خورده باز خود را بحدود کوهستان

کشیدند - حضرت جهانبانی در دار السلطنه کابل مسرت پیرای باطن انور بودند - و قرار داد

خاطر اقدس آن بود که بصوب بدخشان فحشت عالی فرمایند - و چون دلهای ملزمان را

بصفای اخلاص و حمن عقیدت نمی‌یافتند این یورش در پرده تعوق و توقف میماند

آنحضرت بهمان مرتبت اول راجع بوده بجانب بدخشان نهضت فرمودند - چون مشیت ایزدی باین یورش فرموده بود کتل هاند کوه را برف جنگ راه شد - و شورش عجمی دران کتل پدید آمد که عبور دشوار بود - بدقتضای صلاح وقت منوجه کابل شدند - و عزیمت تصمیم یافت که در موسم بهار عیان توجه بصوب بدخشان منوط گردانند *

مکتب نشستن حضرت شاهنشاهی - و دیگر وقایع که دران ایام روی نمود

چون در مکتب خانۀ علم الہی (که لوح محفوظ رقم ازای و ابدی ست - و جمیع علوم و فہوم دران حرب حضور اطفال مکتب تعلیم اند) مثبت و مرقوم شدہ کہ صاحبان عقل ہیدلانی را در مبادی ظہور لطف بتعلیم حروف مرتبہ و اکتاب علوم مکتبہ (کہ بتلاحق افکار و تجارب انہام فراہم آمدہ) در آزند - و بتدریج و ترتیب خاص - ہر در مہالک مآثر عقول فرمایند [در ہفتم شوال این حال (کہ از عمر ابدی ہر حضرت شاهنشاهی چہار سال و چہار ماہ و چہار روز شدہ بود) بتائیں رحم و عادت آن آموختہ در گاہ الہی و رموز دان دبستان ربانی را در مکتب بشری در آوردند و مآ زادہ مآ مصام الدین ابراہیم را باین خدمت گرامی شرف اختصاص بخشیدند - اگرچہ در نظر ظاہر بیدان بآموزش فرستادند اما در دیدہ دور بینان بارگاہ ظہور آنحضرت را بپایہ والی آموزگاری بردلند - و از فرائب آنکہ حضرت جہانبانی (کہ از علوم آسمانی آگاہ بودند - و بدقائق نجوم میرسدند) بتفاتی ستارہ شماران باریک بین و سطرلاب دانان وقت شناس صانع خاص برای اقتضای تعلیم آنحضرت تعین فرمودہ بودند کہ در ادوار و اعمار بہم بتواند رسید - چون جامعیت مختار رسید آن موقد بادای الہی در ادب بازی در آمدہ در پردہ احتجاب مخفی شدند و با آن ہمہ توجه و اهتمام ہادشاهی ہر چند تکاپوی فرمودند ہی بآنحضرت نبردند - و آگاہ دلائل روشن ضمیر ازین سر بدیع دریافتند کہ مقصود ازین آنست کہ آن خداوند خرد والا (کہ مخصوص تعلیم ایزدی ست) بعلوم رمزی روزگار مشوب و منسوب نشود - تا در هنگام ظہور این خدو ننگہ شناس بر زمانیان ظاہر شود کہ دانشوری این ہادشاہ دانشوران از قسم مہبتی ست - نہ از جنس مکتبی - و بلوجود این معانی بر ضمیر اقدس آنحضرت نقوش حرفی و علوم رسمی (چہ از انچہ رقمزدہ قلم اہل فنون شدہ - و چہ از ان نکات و احوال کہ از مبداء فیض بے توسط تعلیم و تعلم بر باطن انور فیض گشتہ) جلوہ ظہور دارد - و لہذا ارباب حکمت و اصحاب ریاضت و صاحبان علوم ظاہری و وارثان منافع کلی و جزوی چون در بہاط حضور اقدس میرسند از شناسائی خود

نمی‌آید - میرزا خواست که از غوری بگذرد - یکی از قله‌چیان میرزا را دشنام داد که همراه این مرد چه میشود (و اشارت بمیرزا کرد) که اگر نسبت بموت و عرقِ حمیتِ حضرتِ گیتی‌سنایی داشته هرگز از حاکم غوری باین زبونی نگفتم - و او را مفت گذاشته - میرزا از طعن او آزاده شده گفت که چرا بمصرفه‌گویی میکنی - و حساب نمی‌نویسم - من از بی‌سرانجامی شما اندیشه‌مند شده باین روش میگذرم - اگر در شما سامان جنگ می‌بود کی چنین میگذشتم - آن دیوانه باز سخنان درشت بمیرزا گفت - میرزا برگشته بحاکم غوری جنگ کرد - و شکست بحاکم غوری افتاد و غوری بدستِ میرزا درآمد - و میرزا را بقدرِ سامانِ بهم رسید - و شیرعلی را درانجا گذاشته ببدخشان متوجه شد - و نس پیشِ میرزا حلیمان و میرزا ابراهیم فرستاد - که مگر آنها باعانت و امداد کمربدِ مفت بر بندند - ایشان برهنه‌نوی عقلی مایب دولتخواهی پادشاه را از دعت دادند و خود را از معارفتِ میرزا کامران نگاهداشتند •

میرزا کامران بدرقه اوهام باطله متوجه بلخ شد - که به پیرمحمد خان التچا برده بکمک او بدخشان را متصرف شود - حضرت جهانبانی قراچه خان را بدخشانان تعیین فرمودند - که رفته بمیرزا سلیمان و میرزا هندال و سایر اولیای دولت متفق گشته میرزا کامران را بدست آورند یا آواره سازند - قراچه خان بدخشان آمد - و باتفاقِ میرزایان متوجه قلعه غوری شد - درانجا شیرعلی و جمعی از مردمِ میرزا کامران متعصن شدند - و جنگ‌های مردانه در پیوست - و جوانان نیک از طرفین کشته شدند - از انجمله خواجه نور (که از بهادرانِ کارزارِ میرزا هندال بود) افتاد و ملا میرکتابدار (که از منظورانِ میرزا هندال بود) نیز درجه شهادت یافت - آخر بدرقه اقبال محصوران قلعه تاب نیاورده فرار نمودند - و قاعه بدستِ اولیای دولت درآمد - درین اثنا خبر آمدنِ میرزا کامران و پیرمحمدخان از بلخ رسید - میرزایان قرار جنگ نداده بشعابِ جبال باز گشتند و قراچه خان بصوبِ کابل روانه شد - و حضرت جهانبانی هرج و مرج بدخشان اجتماع فرموده زنانِ عزیزمت بجانبِ بدخشان مصروف ساختند - چون غور بند مضرِب خیامِ نصرت اعتراف شد قراچه خان آمده ادراکِ سعادتِ زمین بوس نمود - و بجهتِ آنکه (امبابِ قراچه‌خان در مراجعت بتاراجِ ایماعات رفتنبود) رخصتِ دارالسلطنه کابل گرفت - که سامان نموده زود بموکبِ عالی پیوندند آنحضرت بجهتِ خاطر او از غوربند کوچ کرده بموضع گلباران نزول اجال فرمودند که تا آمدنِ قراچه‌خان دل مشغولی بسیر و شکار داشته باشند - و بعد از آنکه قراچه خان آمد اگرچه وقت گذشته بود

بوسیده میرزا حلیمان (و اگر آن بماند بامداد اوز بکیده) کارے تواند ساخت - حضرت جهانبانی بدست و اقبال حاجی محمد خان و جمعی را بتعاضب میرزا تعیین فرمودند - و خود بنائید ایندی دار السلطنه کابل را (که رحمت سرای بقی و طغیان شده بود) بقدم گرامی عشرت سرای آنس گردانیدند - و حضرت شاهنشاهی مورد کرامات نامتغاهی انبال وار استقبال فرموده بدولت ادراک حضور کامیاب سعادت شدند - و مخدرات عصمت بشرف بهاطبوسی عالی اختصاص یافتند - و حضرت جهانبانی را از دیدار گرامی حضرت شاهنشاهی در دیده و دل نوری و حضور تازه روی نمود - و کدام نعمت ازین زیاده تر تواند بود که دیده یعقوبی بجمال بوسهی روشنی پذیر گردد - و کدام راحت ازین بالاتر که بوسال چنان جگر گوشه دل چنین صاحبدم آرام گیرد - بر شکر علامتی ذات قدسیه و خجسته ای احوال شریفه نذیر و نیاز و صدقات اخلاص بقدیم رسید - و بردارهای افکار خلأئق (که از آسیب حوادث خون بود) مرهم تازه نهاده آمد و هر یک بعد گونه پریش و نوازش آرامش و آسایش یافت - و پراگندگیهای دلهای درد مندان بفراهمی بدل شد - و بر سر بر نصرت و مصد عزت بفر دوله و شکوه اقبال حضرت جهانبانی و حضرت شاهنشاهی جای گرفتند - حاجی محمد خان و مردم دیگر (که بتعاضب میرزا کامران فرستاده بودند) اگر چه بار رسیدند اما بافزون و انعام کهنه عمل بیدولت او را نادیده انگاشته گذاشتند - اگر چه میرزا از میان بدر رفت اما آق سلطان (۳) و اکثر مردم او بدست اولیای دولت افتادند - و از روی عدالت حقیقی باز پرس شده بیک فراخور جریمه محض رسید - از انجمله سلطان قلی آنکه و قرمون میرزا خویش عبدالله میرزا و حافظ مقصود و مولانا باقی یرغو و مولانا قدم ارباب و جمعی دیگر (که سر فتنه و فساد بودند) پیدما رسیدند - میرزا کامران واه فرار اختیار کرد - و بمردم خود قرارداد که بکوه اعتاف رفته بماند میگوم - و لشکر فراهم آورده امباب جنگ آماده میگردد - و خود با علی قلی قوچی آخر شب از راه حنجد دره بانانی متوجه بدخشان شد - و بعد از رسیدن هزار گونه آزار از هزارجات با هزاران خواری و روحانی راه پیش گرفت - میرزا بیگ (که از معتبران میرزا بود) و شیرعلی با چنده در نواحی ضحاک به میرزا ملحق شدند - و بغربی رمیده بحاکم آنجا میرزا بیگ بر قس پیغام داد و او را بخود خواند - او در جواب گفته فرمود که از من حرام نمکی (که شمار بدگوهراست)

(۲) در [چند نسخه] ذوت (۳) در [اکثر نسخه] بقسم (۴) نسخه [ح] آقا سلطان (۵) نسخه [ا ح]

پرفو - و در نسخه [و] این لفظ نیست (۶) نسخه [ح] نهج دره

جَدِّ و جهید بیشتر از پیشتر نموده کار بر میرزا متکثر گرفتند - و چون همه اندیشه‌های او نا درست آمد
از راه رزاده بازی بشوق چاب‌لوحی و گریه‌لایگی زد - و اظهار خجالت و ندامت نموده از راه تملّو
پیش آمد - و بوسیله نراچه خان بموقف عرض رسانید که از گذشته بشیمانی دست داده است
اکنون میخواهم که در خدمت بوده تلافی و تدارک ایام گذشته نمایم - و بخدمات پسندیده
دل حق گذار آنحضرت را بخود مهربان گردانم - اکنون جایزه این ندامت و صلح این ضراعت
و خجالت آنکه جان و مال در حمایت مررت آنحضرت باشد - آنحضرت بمقتضای بزرگ‌نهادی
و بلند همتی سخنان او را بپایه قبول داشته در مهم اهتمام سخت‌گیری تجویز تخفیف فرمودند
(چون میرزا هندان و تراچه خان و صاحب‌بیگ و اکثر اعیان لشکر اقبال از مشرب عذب اخلاص
بهره تمام نداشتند) بقصد گریزی هنگام خود (که شعار کهنه عمل آشوب طلب است)
نخواستند که میرزا بملازمت آید - از اخلاص و حقیقت چه گویم [که آن گوه‌رست بے بها
و گوه‌رست کم‌یاب - اگر در تورانیان (که دایم آنجا زیاب است) کم باشد چه عجب] عقل معامه فهم
که در گرب سود و زیان ظاهری خود است) نداشتند - تا پاداش نیکی نیکی میکردند - این کوردان
در برابر نیکی اسباب بدی مرنجام دادند - و آئین زیوتر آنکه پیوسته اسباب مردم آزاری
و خونریزی ناحق آماده ساخته (باندیشه تباہ آنکه بزرگی ایشان زیاده شود - و لازمی فراح)
مرمابه آشوب و فتنه گشتند - چه عقلم‌ها هم آغوش ایشان بود - و چه خیالها هم زانو داشتند - اگر ادب
مراتب اخلاص را میدانستند (که چه در آنها درست) هرائند این نوع زیان بخود نمی پسندیدند
اگر از دار القدس اخلاص خبری نداشتند از بارار معامله دانی چه شد که بدین گروہ خبری فرسید
و اگر گوش هوش ایشان این را نمی شنود کاشک دیال دل آزاری دانستند - تا بیک تیز چن
بر پای خود نزدند *

باری این جماعه بفکرهای نادرست میرزا را رها نداشتند - و گفته فرستادند - که بامید که
در قلعه می‌باشی - و یکدام امید بدرگاه می‌آئی - روز بروز اسباب قلعہ‌گیری آماده‌تر میشوند
باید که زود تر خود از فلان مورچل (و بمورچل حسن‌فلی آما نشان دادند) بیرون روی
میرزا باشارت این جماعه از دروازه دهلی برآمده از همانجا (که نشان داده بودند) شب پنجشنبه
هفتم ربیع الاول (۹۵۴) نهصد و پنجاه و چهار طریق فرار سپرد - و منوجّه بدخشان شد - که شاید

عبرت - امیر ناهق شناسان گردد - و هر آنکه چون بدیده بصیرت نظر میبرد این قسم مجازات و مکافات (که بهندرج و مرانج بظهور آید) در انعام و ایلم سخت تر و جانکاه تر است •

و چون این امر ناپسندیده از آن طایفه بیباک بظهور آمد دست قدراندازان در لرزه شد و تیرها بر آید اعوجاج رفت - و فتیله های تفنگ انصرده گشت - سنبل خان میر آتش نیز در مزاج و حرارت امزاج خود بروستی تمام احساس کرد - و بخود پیچید که این از چه رهگذر تواند بود سبحان الله آنچه (بدکاران تبه رای آنرا منقصت خیال کرده در ستیزه می گشایند) آن و صیقل کمال و دست آویز راحت میشود - چنانچه این حال مصداق آنست - اول در چنین جای خطرناک از آسیب بندوق اندازان کم خطا و آتش افکشان سحر برداز در حفظ ایزدی بوده سرمایه خجالت بداندیشان میباید و بدرایه هدایت معترشدان آگاه درون شود و ثانیاً باعث ظهور چنین خارق عادت می گردد که آتشها سردی نماید - و فتیله ها در نگیرد و چون سنبل خان را نظر بر معصق تیر افشان حدید البصر بود حضرت شاهنشاهی را شناخت نزدیک بود که از نهیب این حادثه روح از ابدان فاطران مفارقت کند - و جمیع بندوق اندازان غالب ثبی کنند - و سر این معامله بدیع را سنبل خان دروایت که مرد شدن آتشها را محب این بوده - در هامت دست از توپخانه باز داشت - و فرقه متفرقه باغیه زمانه از شدائد توپخانه عالی نجات گونه یافتند - هر جا که حفظ الهی هارس حال برگزیده او شود مکائد بشری را چه یارای آن که با او ستیزه نماید - اگر چه بیخردان این شغل ناپسند بظهور آوردند اما حکمت الهی مقتضی توضیح سر این حالت و تبیین معنی این حقیقت بود که بر عالمیان کشف این کرامت گردد - تا هر کس فراخور فهم و حوصله خود در کنه آن غور نماید - و بمقدار در یافتن خود از خیر و شر دریابد - و بالأجمله بدنفسان این عمل را وسیله تسخیف شدت و سخت گیری (که بایشان متوجه بود) گردانیدند - و دور بیژن حقیقت شناس این حرکت را سبب قرب زوال آن بیدادگران شمردند •

د ن انذا میرزا الخ بیگ از زمین دار و قاصد همین خان شیبانی^(۱) از قلات و خواجه غازی (که در اردوی شاه مانده بود) و شاه قلی سلطان (که به بیرام خان خودیشی داشت) از قندهار و جمعی از بدخشان بدلازمیت شدند - آنحضرت مورچل این مردم در جانب دربار بارک عنایت فرمودند و این جماعت عادت منس در آداب خدمت کمر اهتمام رسانند - حقیقت احساس

چه می‌ترسافی - اگر فرزندان ما را امری واقع شود عرض آن بآدمانی مبصر است - آنحضرت
فرارچه خان و مصاحب بیک را طلبد آنکه بلطفهای نمایان خوشوقت ساختند - و بغزایتهای تازه
نوازش نمودند - میرزا در عرض و ناموسی مردم دست زده بفرزندان و زنان مردم بغایت ناشایسته
پیش آمد - زن محترم قائم خان موجی را بستان بکنه آریخت - و چون میرزا بیدار رنج و حسد بود
هر مخالفتی (که بظاهر با حضرت بهائیان میگرد) در معنی آن ستیزه و مخالفت با دادار
جهان آفرین پیش گرفته بود - و این چنین ستیزه کار هر کاره که اختیار کند لامحاله بهیچ وجه
است زیاده - و سر در افتد - و سرانجام کار موجب خسروان دین و دنیاوی او شود •

ظهور کرامت ملبا از حضرت شاهنشاهی - و فتح کابل

میرزا نامران از بهوشی و بیخردی برای محافظت خود آن نو باره بوستان سلطنت
و باکوره بهارمتان خلافت یعنی حضرت شاهنشاهی را در برابر تپ آورده در چنان مقام
(که از قدر اندازان لشکر منصور مور و ملاح را عبور دشوار بود) نگاهداشت - این چه آدمیت
و مردمی است - و آئین کدام ددی و دیوهارمی است - زبان گوینده این گفتار چگونه لال نشد
و دست برنده این کار چرا از کار نرفت - که آن درده اقبال را باین نیت برگرد - و باین قصد بنشاند
چشم [که حقوق موری حضرت جهانبانی (که برادر بزرگ - و بجای پدر بزرگوار - ولی نعمت او
بودند) نه بیند] جمال جهان آرای حضرت شاهنشاهی (که در نقاب عزت مخفی بود)
چگونه در هنگام صغر و ایام میا تواند دید - دایه (که از اندره حسد هایمال غم بوده
باخدای بزرگ در منازعت باشد) - مواع نور الهی (که در مظهر بشری مودع بود) چون در پابد
کسیکه راه صلاح خود نه بیند چگونه مصلحت غیر بشناسد - و چون حکمت ایزدی آن مظهر انوار
غیب الغیب را در کعب حمایت و ظل حراست و عنایت خود از آفات و بلیات در زمان سلامت
و مکن عافیت نگه داشته منقول صلاح احوال و انتظام اوضاع آن یگانه روزگار شده بود (و
این بدسگالی حتم کردار را در ساعت بهزی اعمال و جزای افعال خویش نرساند - بلکه ارادت
و مشیت پروردگار در حق آن حق ناشناس برون وجه مقدر شده بود که در کشاکش روزگار برده
و در خاکستر نیت و مذلت انداخته بمزور ایام درجه بدرجه و مرتبه بمرتبه در گذارش آورد
و کردارهای فاهموار آن متم اندیش را بتدریج در کنار پاداش نهد - تا از مشاهده آن عقوبت عاقبت

(که باعث این فتنه بود) به تدبیر بدو آتش بخمر من هستی از افتاد - و جلال الدین بیگ را (که از معنبران میرزا بود) بخمر کلاهی رسید - و اکثر مردم زخمی شدند - و از اراده خود باز آمده دروازه قلعه بستند - شیرعلی از در آمدن قلعه مایوس شد - و بجانب غزنین شناخت حضرت جهانبانی خضر خواجه خان و مصاحب بیگ و اسمعیل بیگ دولدی و جمعی کثیر را بر سر ایشان تعیین فرمودند - که بپای رومی همت رفته این بیدولتان را دستگیر کنند - فرستاده در کذل میاوند بشیر علی رسیدند - و جنگ در پیوست - و لشکر پادشاهی نصرت یافت - و اکثر اسباب و اموال و اسبان بدست افتاد - و جمعی کثیر دستگیر شدند - و شیرعلی با مصدود و بجانب هزارجات رفته بخانه خضر خان پناه برد - فرستاده مظهر و منصور با غنائم فراوان رسیدند مشغول عواید نامتناهی گشتند - و خوداگران تاراج شده (که اینجا بدرگاه مقدس آورده بودند) حکم شد که هر که (اسباب و اسبی خود بشناسد) بگیرد - و اکثر اسبان و اسباب بصاحبان مال رسید و این معنی باعث تازگی اقبال شد - و باغیان احیر را در برابر مورچها آورده علفیه بعقوبتهای گوناگون از هم گذرانیدند - تا باعث بیداری غنوده بخندان بختی ضلالت شود *

میرزا کامران (چون از همه دروازه های تدبیر آمد و شد نمود - و از هیچ بابی بر کامرانی خود ظفر نیافت - و بجز لاکمی راه نگشود) همت ناقص خود را بر سیاست کودکان معصوم و طفلان بے گناه و آلودگی پاک دامان مصروف داشته زن بابوس را باهل بازار سپرد - و خون سه پسر را را (که یکم هفت ساله - و دوم پنج ساله - و سیوم سه ساله بود) بعد از تمام برخاک ریخت - و از فراز قلعه نزدیک مورچل قراچه بیگ و مصاحب بیگ انداخت - و سردار بیگ پسر قراچه بیگ و خدا درست پسر مصاحب بیگ را بگذرهای قلعه بسته آویخت - و پدغام فرستاد که آمده مرا به بیدید - یا مرا راه دهید - تا بدر روم - یا پادشاه را از محاربه برخیزانید - و گرنه پسران شما را مثل پسران بابوس خواهم کشت - قراچه خان (که دران زمان وکیل مطلق بود) آواز بلند برداشته گفت حضرت پادشاه سلامت باشد - خان و مان و فرزندان ما (که عاقبت در عرصه تلف اند - و نابود شدن ایشان ناگزیر) چه ازین بهتر که در راه صاحب دلی نعمت بکار آیند فرزندان چه باشند که جان ما ندای حضرت است - ازین اندیشه های نادرست بگذر - و از عالم دولخواهی و راه بیچارگی آمده ملازمت کن - که مرمایه نجات و پیرایه حیات تو همان تواند بود تا به آنچه (از خبرخواهی تو از دست ما آید) بجان کوشیم - و گرنه ما را بکشتن فرزندان

محمد قاسم و محمد حمید (که خواهر زادمای پهلوان درخت میرو بر بودند - و اعمال
 هر کدام در خور استعداد تربیت یافته در ملک اسرای عظام و هواخواهان حقیقت منش
 بهراتب عتبه شریف اختصاص دارند) بدستبانی بخت بیدار از برج (که میان دروازه
 آهنین و برج قاسم برافس بود) خود را انداخته در عقابین بیابوس گراسی استماع یافتند
 و چون عقابین بصید سعادت چارداپی گمباب شدند - و مشمول عنایت بیغایت گشتند •
 و در عین جنگ در جمل قاعله کلان از ولایت سپاریکاران آمد - امپ و اسباب بسیار در آن قاعله
 بود - میرزا کامران شیرانی را با جمعی کثیر از معتمدان خود تعیین نمود که رفته آن اسباب بگیرند
 هر چند [تردی محمد جنگ جنگ (که از معتمدان میرزا بود) منع کرد - و بصریح گفت که
 اگر حضرت جهانبانی خبردار شوند و مردم خود را فرستاده هر راه ما بگیرند و نگذارند که بشما
 ملحق شویم هم نارضا کننده ندیشود - و هم حال ما بتباهی میکشد] میرزا (که چشم بر اموال مردم
 دوخته بود) این سخن را بگوش هوش در نیارد - و لشرا را بسرکردگی شیرعلی نامزد ساخت
 همان لحظه این خبر بمصامع علیه رسید - حاجی محمد بعرض اشرف برانید که آن جماعت شبشب
 ازین تعدی و تاراج باز دارد - حاجی محمد بعرض اشرف برانید که آن جماعت شبشب
 رفته اند - و کار خود ساخته - اگر ما تعاقب کنیم و بایشان دوچار نشویم از دست میروند
 اگر صلاح دولت باشد مورچلها و راهها و گذرها را استحکام دهیم - تا نتوانند بدرون قلعه رفت
 حضرت جهانبانی را این رای موافق آمد - خود بدولت و اقبال از کوه فرود آمده در استحکام
 موارد و مداخل اهتمام فرمودند - شیرانی و تردی محمد جنگ جنگ و سایر مردم (که بسوادگران
 رسیدند) اسباب ایشان را بزور کشیده گرفتند - و بسیاری از متاع سوداگران بتاراج رفت
 و چون مراجعت نموده خواستند که بقلمه در آیند مستحکمی راهها و گذرها ظاهر شد - تردی محمد
 و شیرعلی باهم بگفت و گو درآمدند - تردی محمد جنگ جنگ گفت ایذک سخن من پیش راه آمد
 هر چند بچپ و راست نگاه کردند راه (که توانند بقلمه در آمد) نیافتند - هرگردان شده خود را
 بکنار کشیدند - و منتظر فرست شدند که بقلمه خود را درون قلعه اندازند •
 روزه باقی صالح (که از بکه جوانان مردانه حصاری بود) بجد شده میرزا کامران را نزدیک
 دروازه آهنین آورد - و بگزارف گفت که بیک حمله شیرانی را از همین دروازه بدرون می آرم
 چون دروازه گشوده جمعی از دلیران میرزا قدم پیش نهادند مردم مورچل محمد قاسم خان موجی
 و قاسم مخلص و جمیل بیگ حاضر شده داد آگاهی و مردانگی دادند - سنبل خان با شصت هفتاد
 نفر غلام در بندوق اندازی کار بردازی کرد - جمیل بیگ بشهادت رسید - باقی صالح

نموده بدروازه آهنین خود را رسانیدند - و میرزا خضر خان و حمزه ارغوندیان راه هزارجات گرفتند - و شهرمند بقصوب اولیای دولت قاهره درآمد - و آنحضرت آندرز در باغ قراچه خان نزول اجال فرمودند - و خیل از مسدان بد مرانجام (که در جنگ گاه بدست اولیای دولت افتاده بودند) بیدار رسیدند - شیرعلی سرانجام بقلعه درآمد - و مضطربان قلعه را اطمانه حاصل شده

و حضرت جهاننابی از آنجا سیر باغ دیوانخانه و آرته باغ نموده بکوه عقابین (که بر قلعه کابل مشرف است) نزول اقبال فرمودند - و توپها و فرودنها نصب کرده هر میدادند - و هر روز مردم میرزا کامران برآمده چپقشهای مردانه میکردند - مهدی خان و چلمه بیگ خویش او را با سعید قبیچاق و اسمعیل گور و ملا بلالی اوجی (و نیزه بخند چند دیگر از لشکر منصور فرار نموده پیش میرزا کامران رفتند - حضرت جهاننابی بقراچه خان و حاجی محمد خان و جمعه دیگر فرمودند که دو اردوی دروازه یارک جای اردوی معلی به بیدید - که آنجا نزول اقبال صلاح دولت است - و در محاصره قلعه بیشتر توجه نموده و مورچلهها قصمت کرده کار بر میرزا ننگر باید گرفت - فرستادهها در جست وجوی منزلگاه بودند که می چهل کس بیکبار از دروازه یارک بیرون آمده ایستادند - حاجی محمد خان با جمعه از مردم پادشاهی بجانب این جماعت تاخت آنها تاب مقاومت و ایستادن نیاورده رو بقلعه گریختند - درین اثنا شیرعلی از اندرون قلعه برآمده بحاجی محمد خان چپقاش نمایان کرد - و بدست راحت از زخم کاری از دست شیرعلی رسید - درین زد و خورد مردم پادشاهی زور آورده شیرعلی را بدرون قلعه گریزانند و حاجی محمد خان را از ناتوانی و ضعف برداشته بخانه او بردند - و مدتی بیمار بود - و شهرت چنان یافت که دریم حیات سپرده است - حضرت کس پیش او فرمادند که هوار شده بمورچلهها خود را نماید - بموجب اشارت مقدس هوار شد - و بازار شمانت اعدا کساد یافت - روزی میرزا شجر بر سر سلطان جنید (که داغ بے حقیقتی بر جبین حال خود نهاده رفته بود) از قلعه برآمده تاخت - اسب میخ جلو بود - او را برداشته تا باغ بنفشه آورد - قوی بازوان حقیقت ورز او را دستگیر کرده بحضور اقدس آوردند - و آنحضرت جان بخشی فرموده بزندان خانه فرمادند

(۴) در [اکثر نسخه] بیراهه (۳) نسخه [ط] و دلداد های قلعه را (۴) نسخه [د] کوز (۵) نسخه [ه]
 ملا بلالی اوجی (۶) در [اکثر نسخه] اوجی (۷) نسخه [اوج] بارک - و در [بعضی نسخه] پارک (۸)
 نسخه [ه] شجر برلاس

متنذبذبه‌رونان معامله ناهم و متزلزل‌خاطران بی‌مهرمایه حقیقت کوشیدند - و به پیمان و عهد
 خاطر وامانده ایشان را بجای آورده مجلس کنگش منعقد ساختند - رخصت‌نامه‌های سخن
 بموقف عرض رسانیدند که چون میرزا کامران شهر بند کرده خود متحصن شده است لایق آنست
 که از کابل گذشته بحدود بوری و خواجه پشته نزول اقبال واقع شود - تا آذوق بمسکری فیروززی اتر
 میرمیده باشد - رای همه برین قرار گرفت - و از زمزمه حواری دولت شدند - بقدر رله که آمدند
 بخاطر الهام پذیر آنحضرت چنان رسید که رفتن بجانب خواجه پشته مناسب نیست - چه اکثر
 مردم همراه عدال خود در شهر دارند - بصدای بی‌اختیار جدا خواهند شد - و جمعی را بخاطر
 خواهد رسید که مگر توجه موکب عالی برای قندهار قرار نکرده - لایق دولت آنست که همت گماشته
 شهر بند را متصرف شویم - اگر میرزا بجنگ پیش آید بهتر - وگرنه هم مردم از ما جدا نمیشوند
 و هم از آسیب باردگی بقدر بنای حاصل میشود حاجی محمد خان را طلب داشته این مکنون
 باطن الهام پذیر را با او در میان آوردند - او برین رای عایب آفرین کرد - و قرار برین اندیشه یافت
 حاجی محمد خان و جمعی برای کذل مزار روان شدند - و خود بدولت و اقبال از پایان کذل متوجه
 فتح شهر بند گشتند - عساکر فیروززی مآثر بحرکردگی میرزا هندال بحدود ده افغانان نزدیک
 روضه بابا شهر رسیده بود که شیر افکن اکثر مردم کار آمدنی میرزا کامران را سرکرده بجنگ آمد
 و چهل‌های نمایان از جانبین واقع شد - و اکثر مردم پادشاهی را قدم تمکین بر جای نهادند
 میرزا هندال پای ثبات محکم کرده در میدان نبرد ایستاد - و داد مردانگی و جانفشانی داد
 چون این معنی مکشوف خاطر اقدس شد قراچه خان و میر برکه و جمعی دیگر از مردم مذل
 شاه قلی نارنجی و امثال آنها اشارت عالی بفرمان پیوست که کمر همت بسته گروه گمراه را
 تنبیه نمایند - این جماعه بمقتضای اشارت مقدس متوجه نبرد شدند - و میر برکه از همه
 پیش تاخت - درین اثنا حاجی محمد خان و جمعی دیگر (که از آن راه تعیین شده بودند)
 بوقت رسیدند - و عکس بر گروه مخالف اندک - شیر افکن را دستگیر کرده بملازمت آوردند
 آنحضرت (که معدن صروت و ثروت بودند) میخواستند (که او را روزه چند در بند و زندان بند پذیر
 ساخته در سلک ملازمان در آرند) بموجب التماس قراچه خان و ابرام جمعی از دولخواهان
 (که از کافر نعمتی و بی‌حقیقتی از خونها در جگر داشتند) بحضور اقدس بصدای رسید
 و آنحضرت از راه خیابان متوجه کابل شدند - و جوانان بهادر از موکب پادشاهی تعاتب گریختها

نَهْست موكبِ مَشْدَسِ حضرت جهانباني جنت آشياني از بدخشان بكَابل - و محاصره آن

چون (فضیله فنده) و آخِيبِ ميرزا كامران بمسامعِ قدسيه حضرت جهانباني رسيد (باروجود شدتِ سرما و كثرتِ برف و باران داعيه مالي مصمم گشت كه از راه آب دره شتاندن اطفای نايرد فنده و فساد نمايند - نخستين منشورِ عاطفت بميرزا حليمان فرستاده تقصيرات او را بخشيدند و آن حضرت زده تيره آوارگي را بذاكرتِ خان و مانِ كرامت فرمودند - و همان محال (كه حضرت گيتي ستاني فردوس مكاني بواند ميرزا حليمان مكرمت فرموده بودند) به بخششِ آن ميرزا را فوقِ عترت بر افراختند - و قندوز و اندراب و خومت و كمهر و غوري و آندود بجا يگير ميرزا هندال مقرر گشت - و ببدرفه توفيقات الهي بمسموع نرين ساعتِ عذان عزيمت بصوبِ كابل معطوف فرمودند - و چند روز از تواتر و توالی برف و باران در طابقان مقام شد - و ارز بگيه مراجعتِ آنحضرت را غنيمتِ عظمی و نوز كُبرى شناخته هر کدام بجا و مقام خود آرام گرفتند و در تمامِ توران از هراسِ موكبِ عالي بيفمي روی داد - و آنحضرت بعد از تخفيفِ برف از طابقان متوجه قندوز شدند - ميرزا هندال بلاوازمِ مهمانداری پرداخت - و بجهتِ گرد آوری خاطرِ ميرزا در نواحي قندوز بباغِ خسرو شاه اقامت اتفاق افتاد - و بعد از عيدِ قربان از انجا براه كذاي شبر و نگذشته بقتلِ ريگك عبور فرمودند - و در خواهه حياران فزول اقبال روی نمود - شيرعلي (كه خود را از معتمدان و پيرويانِ ميرزا ميگرفت) تنگي آب دره را عظيم محكم کرده بود - اما زيرِ ظاهر با تايدِ باطن چه كار كند - و قوتِ بشري با تقويتِ ايزدي چه مقاومت نمايد - آخر كار از پيشِ ميرزا هندال و قراچه خان فرار نمود - و چون اردري ظفر قرين عبور فرمود از عقب آمده بر بنگه و هرنال پس مانده دست درازي نمود - و چو موضع چاربكاران مخيم بارگاه اقبال شد ازين موضع جمع كذير (حقوقِ نعمتِ سابقه و لاحق و عهود و موافقتِ موكد مبدوده منظور نداشته) از بخت برگشته كي جدا شدند - و پيشِ ميرزا كامران رفته بدرجاتِ ترقی (كه در معني دركات تنزل بود) ره بديدند - مثلِ اكندر سلطان و ميرزا سنجر برلاس ولد سلطان جانيد برلاس خواهر زاده حضرت گيتي ستاني فردوس مكاني - آنحضرت در حدود زمزمه توقف فرموده در تمكينِ خواطر

(۲) نسخه [ح] بکابل بدفع فنده ميرزا كامران و محاصره آن (۳) در [بعضی نسخه] قرار (۴) نسخه [ح] قرار نموده گوشه گرفت (۵) نسخه [ب] رَمه - و در [چند نسخه] زَمه •

(که غلامان خاص پادشاهی بودند) میل در چشم نشید - و حسام الدین علی ولد میر خلیفه
 (که حضرت بملازمت خود غلامیده بودند - و جایگزین او بالغ میرزا منتقل شده درین نزدیکی
 بکابل آمده بود) به انتقام اجتماع زمین داران اعضای محقه او را نطع کرد - و بناخوشترین وضع
 در چنگ اجل داد - در چوای بهادر را (که از دولخواهان پهنیده خدمت بود) بقتل رسانید
 و خواجه معظم و بهادر خان و اندیم کوکه و جمعه دیگر از ملازمان بباط قرب را در بند کرد
 و ربای صوری و معنوی و بدنامی دینی و دنیوی برای خود آماده ساخت - پیوسته بارقام
 تلبیس اشغال و اژواں مردم میکرد - از انجمله شیرانکن را بخداع آورد - و حسن بیگ کوکه
 و سلطان محمد بخشی را بنزیر جدا ساخت - و بے حقیقتان سفلطبع تنگ حوصله بانداک
 گمان فایده خائب روزگار در کاسه طمع خود کرده راه بے حقیقتی پیمودن گرفتند - و همانا عمده اسباب
 گرفتن کابل بے اتفاقی مردم و غفلت و عدم تیقظ و انقباض ایشان شد - چه دران زمان محمد علی
 تغانی از جانب حضرت جهانبانی داروغه شهر بود - اما پیوسته راه غفلت می پیمود - و شرائط حزم
 بجای نمی آورد - و غضیل بیگ نیز در شهر برای خود دکان علحده برچیده گمان استقلال
 میدید - و بایکدیگر از کونهی حوصله و نارسائی بمعامله مخالفت پدید آورده تیشه
 بر پای خود میزدند - چون کابل بتصرف میرزا درآمد پیوسته در پی جمع مهابی و سرانجام
 فتنه اهندام می نمود - و جمعه کثیر در گرد او فراهم آمدند - روزی بر بالای ارک نشسته بود
 ولد بیگ و ابو القاسم و جمعه دیگر از قورچیان شاهی (که رخصت بانقه عازم عراق بودند) بدیدن
 میرزا آمدند - و حضرت شاهنشاهی نیز بحضور پرنور خود بزم انروز میرزا بودند - معتمدان
 و مخلصان میرزا همه در پی اخذ و جر شتافته - و مردم اطرائی (که در معنی مگسان دکانچه
 حلوائی اند) بر یکدیگر می ریختند - ابو القاسم را زیکو خدمتی بخاطر رسید - بولد بیگ
 آهسته گفت که حق نمک خوردن آنست که ما سی جوان یکدل عزم دلیرانه بجای آورده
 کار میرزا تمام سازیم - و این تازه نهال بهار حیات دولت و اقبال یعنی حضرت شاهنشاهی را
 بپزگی برداریم - ولد بیگ (که مرد نبرد نبود) لژین اندیشه تقاعد نموده گفت ما مردم مسامرم
 مارا باین فضولی چه کار - و چون سر رشته هر کاره بوقت خاص باز بسته اند چه امکان
 که پیشتر از وقت بظهور رسد •

مہرہای فاختہ و انتشار یافت - میرزا از حاکم تہہ کمک خواستہ ارادہ رفتن کابل نمود - حاکم تہہ
 این را فوری عظیم دانستہ جمعہ را ہمراہ میرزا کرد - بعضی بریں شدند کہ اول قذدہار را باید گرم
 بعد ازان متوجہ کابل شد - چون قذدہار باہتمام بیرام خان استحکام تمام داشت گرفتار کابل
 پیش نہاد خود ساختہ بہای بیانی شہادت - و بعد از فلت بجمعہ از افغانان ہوا کتر (کہ اصپ
 می بردند) رسید - و از بے اعتدالی اسپان را کشیدہ بمردم خود قسمت کرد - و از انجا بصوب
 غزنین شہادت - ناگہانی بغزنین رسید - از جانب میرزا ہندال زاہد بیگ در قلعہ بغفلت و مستی
 میگذرانید - دران شب (کہ میرزا بغزنین آمد) زاہد مست طامع بود - باتفاق عبدالرحمن قصاب
 مردم میرزا بکشد بالا رفتند - و قلعہ را بتصرف خود در آوردند - و زاہد بیگ را مست
 بحضور میرزا آوردند - و این بدستخان در عین مستی او را از فراز ہستی بہ نشیب نیدستی
 انداختند - میرزا دولت سلطان داماد خود را بغزنین گذاشت - و جمعہ از مردم بکر بسر کردگی
 ملک محمد (کہ یکے از معتمدان حاکم تہہ بود) کمک گذاشتہ خود بصرعت تمام روانہ کابل شد
 و سحرے بے سابقہ خبر بکابل رسید - اول بدروازہ طاقیہ دروازہ آمد - و از محمد تغائی
 (کہ حکومت کابل باز مقرر بود) خبر گرفت کہ در آب و آتش حمام است - و همانا کہ اینجا نیز
 نشانی بدستخان او را بخمار غفلت کشیدہ بود - علی قلی اوغلی (کہ یکے از قورچیان میرزا بود)
 درون حمام در آمدہ محمد علی را برهنہ از حمام بر آورد - میرزا او را بآب شمشیر غسل دادہ
 خود متوجہ درون قلعہ شد - پہلوان اشدر (کہ دروازہ آہنیں باہتمام ضبط او بود) بموجب قرار داد
 گشود - و میرزا بدرون شہر رفت - و شہر کابل در تصرف میرزا کابریان درآمد - و دران سحرگاہ
 (کہ این قضیہ خارج شد) حاجی محمد عس آمدہ میرزا را دید - میرزا گفت کہ چون رفتم
 و آمدم - او جواب داد کہ شام رفتید - و صبح باز آمدید - میرزا رفتہ بالای ارک نشیمن ساخت
 شمس الدین محمد خان اتکہ حضرت شاہشاہی را بآئین بزرگی و تمکین بزرگان پیش میرزا کابریان
 آورد - میرزا بدیدن آن مظهر کرامات بے اختیار در رفت و ملاعت شد - و انواع مہربانی کردہ
 آنحضرت را (کہ در کف حمایت مہمین جلی بخش مطمئن خاطر بودند) از کوتہ رانی
 و تنگ چشمی بمردم خود مہرد •
 چون میرزا کابریان را بتصرف خود در آورد انواع تحکم و تعتی پیش نہاد ہمت خود داشت
 و در گرفتار اموال مردم و ریختن خون خلایق دمت تظالم گشاد - و مہتر واصل و مہتر وکیل را

تصویر این حال آمده چون : سوگند اقبال فتح قلندهار نموده بحدود ممالک کابل آمد
و تمامی لشکر کابل و مردم آن میر و سوم (از نوید مردم میمنت بخش حضرت جهانبانی خوشونت شده
و از میرزا جدایی اختیار نموده) دوچ فوج و جوق جوق بدرگاه والا آمده سر تسلیم و انقیاد می نهانند
میرزا از طریق هدایت و جادۀ ارادت و اطاعت منحرف گشته در تیره اضطراب و اضطراب سرگردان شده
راه غزنین پیش گرفت - و از سعادت دریاوت ملازمت منتظر شده فرار نمود - میرزا همدان
و مصاحب بیگ و جمعی دیگر تعاقب نمودند - چنانچه در مبادی فتح کابل معروض شد
و (چون اثری از میرزا پدید نشد - و گودسه از راه او برنخواست) متعاقبان بسوگند امتثال امر علی
مراجعت نموده بکابل آمدند - میرزا کامران بسوگند هرچه تمامتر خود را بغزنین رسانید - اهالی
و سواى آن دیار را بخت یاروی کرد - قلعه غزنین را محکم ساخته در خواش را برو نگشودند - هرچند
میرزا نزدیك کرد بجای نرید - از آنجا بخانه خضرخان هزاره شتافت - خضرخان آداب و رسوم مهمانی
بجای آورده میرزا را به نوبی آورد - و از آنجا بزمین داور برد - حسام الدین علی ولد میر خلیفه
در زمین داور بود - قلعه را استحکام داده جنگهای مردانه کرد - و بمردانگی قلعه را نگاهداشت
چون این خبر بمسامع عایقه رسید غزنین را بمیرزا همدان مکتوب فرمودند - و زمین داور
و آنحدود را بمیرزا الغ مقرر ساختند - و علم و نقاره و تمن توغ ضمیمه تفصل ساخته او را
بدانصوب زمین فرمودند - و فرمان عاطفت طغرا بنام بیرام خان صادر شد که یادگار ناصر میرزا
(که بدلتخواهی آنجا آمده است) او را همراه میرزا الغ نموده بر هر میرزا کامران فرستد - و مذکور
باسم یادگار ناصر میرزا نیز سعادت نفاذ یافت که باتفاق میرزا الغ دفعه پنجم میرزا کامران نماید
و بوسیله اهتمام این خدمت بر مصاعد تلاقی تقصیرات گذشته متعاضد گردد - میرزا بیان باتفاق
از قلندهار متوجه زمین داور شدند - چون خبر آمدن عساکر فیروزی مند یارودی میرزا رحید
هزارها پراکنده شده دشت بدامن صحرا زدند - و میرزا کامران خود را بکناره کشید - و بجانب بکر
شتافته بشاه حسن ازغون التجا برد - میرزا الغ بیگ بجایگیری خود استراحت گرفت - و یادگار ناصر میرزا
احراز ملازمت اندس را احرام بست - و در دارالساظنه کابل ادراک سعادت ملازمت نمود
چنانکه بگزارش یافت - و میرزا کامران در حدود سند بسر برده دختر حکم نده را (که پیشتر
نامزد شده بود) در انعقاد خود در آورد - روزی چند آنجا در اندیشه قلعه و فساد نشست - که خبر
شدت ضعف حضرت جهانبانی (که در حدود بدخشان روی داده بود) شنید - و بعد ازان

و ایزد جهان آرای بے منت تعلیم فردی از افراد انسانی امتداد افاضل و روشن ضمیر در بین
آفریده است [ظهور این حوادث نه بجهت آداب لطف و قهر آموختن و مذاج نفعانیت
و بصیرت سوختن بود - بلکه حاصل ظهور تجلیات صفات متقابله و آثار احماد متضاده بمقتضای
کمال و اكمال پرده گشایی داشت - و لهذا موج این وقایع در عافوی صغیرین بظهور آمد - که
دران وقت خاطر مدسی مآثر از دروایت ذمائم فراغ داشت - و از قدر این سخنان حقیقت پیوند
بر هوشمندان عبرت گزین واضح میگردد که نظر ظاهر بیدان را این سوانح از افاضات تعلیم
و افاضات تعلیم است - و در ابتدا بصیرت حقیقت شناسان از فهم اشارات لازمه ذات اعظم قدیم
(هرگاه یکی از دیدماندگان درگاه احدیت را سرگردان تیره حیرت ساخته تلخایه بلا بکامش ریزند)
بیشتر چنین شکوه در نامه قبولش انداخته او را مصدر انواع حق ناشناسی میگردانند - و مظهر
افسوس بیداد و ستم میدانند - تا در عذاب محقق و نکال موبد اندازند - و این تمثال حال
میرزا کامران است - که با ولای نعمت و برادر بزرگ و بزرگ ساخته ازل و برگزیده حق
و پادشاه وقت و فرمانروای عادل در می افتد - و جان و مال و عرض و ناموس چندین بندهای
خدا را در معرض تلف می آرد •

مجموعه درین هنگام مسرت (که وسعت آباد خاطر بانواع خرمی و خوشحالی و اصفاف
دیغمی و فارغیالی بستاندسرای عیش بود) چشم زخم غریب رسید - و خیر و هشت اثر آمد نه
میرزا کامران از راه بے اعتدالی گرد فتنه انگیزخته است - و ناگهان بر سر دارالسلطنه کابل ریخته
و آنرا در تصرف خود آورده - و شیرانکن ناعانیت اندیشی کرده پیش میرزا رفته است - خاطر
مدسی مآثر حضرت جهانبانی [اول از رهگذر حضرت شاهنشاهی - و دوم از جهت غمخوارگی سکه
و رعایا (که بدائع و دائع حضرت جهان آفرینند - و در نظر عدالت تربیت اینها کمتر از تربیت اولاد
نباید) و مایوم از ممر پهلیمان میرزا و امور مترتبه بران] برهمزده گشت - و همت آسمانی نهمت
در تدارک این تفرقه مصروف داشته در سرانجام این یورش اهتمام لایق بظهور آوردند
و راقم این شکرنامه ابوالفضل بجهت استیضای بدان حالات و استقصای تفامیل سوانح
صرب عنای قلم از محبت امتداد طولی کلام نموده بجانب عرض می شناید - بذا برین مجموعه
بطریق جمله معترضه تحریر می نماید - طالب تشنگان زلال سخن را سیراب گرداند •

و چون در موضع شادگان آثارِ محبت بر مزاج و حاج حضرت جهانبابی ظاهر شد (در محققه
 مصنفه الطایب الہی نشسته متوجہ قلعه ظفر شدند - مولانا بایزید (که از طبابت بهره مند بود
 و بمستی حضرت شاهنشاهی نامزد - و جد او در ملازمت حکمدرمکانی ارمطو نشانی
 میرزا الخ بیگ اختصاص داشته از جمله محاسبان رصد بود) درین بیماری خدمات پسندیده
 و تدبیرات شایسته تقدیم رسانید - و چون بقلعه ظفر اتفاق نزول افتاد بازادک فرصت مزاج اقدس
 باعدال طبعی رسید - و از تکمیل محبت حضرت جهانبابی مرمانه عیش و عشرت بدست
 آزادی جهانیان در آمد - و حسب احکم خاندان عمارت یافت - و اکثر اوقات دران مغزای
 محبت افزا بوده کامروائی و دانندگی فرمودند - و از آنجا شیرانکن واد قوچ بیگ را کاهمرد و ضحاک
 و بامیان مغایب فرموده رخصت نمودند - و از فرط التفات بر زبان اقدس راندند که چون
 سوکب عالی بکابل نزول اقبال خواهد نمود غوراند اضافه جایگیر تو خواهد شد - و آنحضرت
 بشکار تسلاول (که بزبان بدخشان شکار نهام گویند) انبساط میفرمودند - و از هیبت اقامت
 آنحضرت بدخشان در تمام توران زمین خائل پذیرفت - از بکته باجمعهم جمع شده اندیشه مند
 بودند - و هیچ تدبیر موافق بچنگ نمی افتاد •

پرده‌گشائی اسرار حکمت در گرد فتنه انگیزخن

میرزا کامران - و تسلط او بر کابل

قانونی ست قدیم و عادی مستمر که ایند جهان آفرین چون خواهد (که برگردد را
 بر مسند فرمانروائی جهانیان جای دهد - و بر هر بر ملک آرائی ممکن ساخته زمام قلوب عالمیان
 بقبضه قدرتش سپارد) جهت مزید شناخت قدر نعمتهای نامتناهی (که بجهت او آماده
 عالم غیب است) در مبادی احوال آن دولتمند را مورد انواع تجارب محن و مطرح توارد
 اصناف نوائب گرداند - تا شناسای مراتب گشته در سلوک خود اندازه لطف و قهر و بسط و قبض
 و سرور و غم نگاهدارد - چنانچه بردانان کهن نامهای باستانی و شناسندگان داستانهای
 دیروز روشن است - و [چون ذات قدسی واردات این مجمع بحرین جلال و جمال الہی
 (یعنی حضرت شاهنشاهی) بمقتضای سر نوشت ازلی در نهاد فطری نامزد مراتب دانائی مت

(۲) نسخه [و] مصنف الطایب الہی (۳) نسخه [ب] مقال (۴) نسخه [د] و از سبب (۵) در [انفر
 نسخه] و هیچ تدبیر موافق جنگ نمی نمود (۶) نسخه [ا] خورش (۷) نسخه [ح] جان بخش جهان آفرین
 (۸) در [بعضی نسخه] بر فراز منند •

شماره تحت نظر آورد - آنحضرت فرمودند که میر خدا مرا بخشید - میر از نه هفتادگی روزها
را استقامت قراچه خان شته بعرض اشرف رسانید - آنحضرت قراچه خان را طب داشته
مرحمتها فرمودند - و از استقامت حق خدمتش اظهار خشنودی نمودند - و در همان لحظه
مفطور مغایرت بنام دراب پدای آن تازه نهال جویدار سلطنت و سرورین نو بهار اقبال (یعنی
حضرت شاهنشاهی) رنمزه انتادات ساخته مصحوب فضیل بیگ بکابل فرمودند - که مبادا
خبر باخبرش آنجا رود - و موجب ملال خاطر اشراق مآثر آن نور پرورد الهی شود - و سبب
بدم خودگی آن مملکت گردد - و از انتادات حسنه آنکه همان شب (که خبر اندوه افزای
انتداب مزاج بکابل آمد) صبح آن فضیل بیگ با فرمان عزیمت عذوان رسید - و از رسانیدن
نمود صحت و مرده عادت رفع کلفت نمود - و باعث انتظام و استقامت احوال همگنان شد
و بارها اشرف فرمودند - مبادا همدال مراجعت نموده بجای خود شتافت - و هر کس
بجایگزین خود معارفت نمود •

و از سوانح (که درین سال واقع شد) کشته شدن خواجه سلطان محمد رشیدی است
که منصب وزارت داشت - و محمل ازین سانحه آنکه خواجه معظم بتفاتی بعضی از اربابان (که دماغ
خرد ایشان پریشان بود) سخنان تعصب نشان مذهب و ملت بد مذمیان نافذ اندیشه و تیره خردان
سلطنت پدیده (که غورت در اعمال مقصود ندارند - و بمذاشات انحطی در پیچیده اند - نه مشام جان
ایشان را از رائحه حقیقت و انصاف خبرت - و نه بهال فهم و ادراک ایشان را از اظهار معرست
نمره) در میان آورد - و بے دینی تعصب را دهن انگاشته در شب بیست و یکم رمضان این سال
در منزل خواجه مذکور در آمده در وقت روزه گشادن از آب شمشیر نادانی بشریت و پسین افطار داد
و از قهر پادشاهی (که اموال و جاست از عقوبات الهی) اندیشیده را فرار پیش گرفت - و چون
این خبر بمسامع رسیدی رسید مردم بگرمی آن بے اعتدالان متعین شدند - و فرمان قضا جریان
بمصدقین مهمات ممالک کابل (که مقر آن بد اختران بود) صادر شد - محمد علی نغانی
و فضیل بیگ و جمعی دیگر (که در خدمت حضرت شاهنشاهی سرافراز بوده در انتظام مهمات
بکابل اهتمام داشتند) بعد از اطلاع بر مضمون فرمان عالی خواجه معظم و همراهان او را آورده
مقیم ساختند •

(۲) نسخه [د] خلیفه (۳) نسخه [ح ط] که بمصوب جلیل القدر وزارت آنحضرت اختصاص داشت (۴)
در [بعضی نسخه] مقرر (۵) نسخه [ح ط] صادر شد که گریختها را از هرجا که ناخند بدست آورده متعین
نگاه دارند تا روز باز خواست و داری پادشاهی بسوی خود رسند محمد علی نغانی •

خلایق بودند - و شکار مرغابی و کبک و ماهی فرموده متوجه درشک شدند - و در آنحدود شکار بدخشک بدامی (که مخصوص آنجا است) کردند - و از آنجا بکلاگان نزل اقبال اتفاق افتاد و از آنجا دشم مورد مونس دراحت شد - میرزا سلیمان در آن نزدیکی بودن خود صلاح ندیده از آب آموبه گذشته باچندی در آنحدود سرگردان بود - و از موانعی که در کشم واقع شد آنست که خسرو نامی از ملازمان فرمانروای ایران شاه طهماسب فرار نموده بملازمت حضرت جهانگیری آمده بود - ظاهراً از حرف نامذاسب نصبت بشاه سرزده بود - درغان بیگ و حسین بیگ و جعفر بیگ (نه از جمله قوریبای شاهي در کاب معین بودند) بشنیدن این حرف در بازار کشم به خسرو رسیده گردنش زدند - آنحضرت را این خودمیری ناپسند آمد - آنها را گیرانندند - و بعد از چند روز بشاهب حسن دینی سلطان مهر دار رقم مغرور برخط خطای ایشان کشیده شد •

و چون مهلت بدخشان خاطر خواه اولیای دولت صورت بست قندوز و آنحدود را بمیرزا همدان مکرمت فرمودند - و اکثر بدخشان بجایگیر ملازمان ملک دولت تقسیم یافت ناممّخان را بتحصیل خوجت مقرر فرمودند - و بابوس را بتحصیل اموال طایقان فرستادند و برای جهان آرای بران قرار گرفت که بجبهت مزید سرانجام مهام بدخشان و آسودگی سپاه و رعیت و شلاق در قلمه ظاهر واقع شود - باین عزیمت مایب متوجه آنحدود شدند - چون بموضع شاخدان (که ما بدین قسم و قلمه ظاهر است) نزل اجلال شد مزاج صحت امتزاج آنحضرت از مرکز اعتدال بی آنجه منکرف شد - و باین تقریب قریب در ماه دران منزل اقامت روی داد - در میان این عارضه چهار روز نشی منوالی عارض شد • و ازین سبب خبرهای ناخوش در افوا عوام پراکنده گشت - و مردم محالّ جایگیر خود را گذاشته آمدن گرفتند - و میرزا همدان از محالّ خود باندیشه فاصواب باتفاق امرای دیگر برآمده تا مرآب کوچک رسید - هوا خواهان میرزا سیدان جا بجا سز برداشتند - راجه خان باتفاق جمعی از یکجانبان آمده بر درگاه عالی خرگاه زده نشست و میرزا عسکری را (که احتمال فساد با او بود) مقید ساختند در خرگاه خود درآورد - و خود فرش آستان بوده در لوازم خدمت و بیمار داری اهتمام نمود - و در حضور اندس غیر از خواجه خاوند محمود و خواجه معین کس نمیرفت - (در پنجم) که عنفوان صحت بود (اقامت روی نمود میروبر که بکوشش درود آمد - و در نظیر آنحضرت برود اعداد میراضطرابها در مقام و در ساختن خود

(۲) نسخه [ج] و [و] و [ز] درشک (۳) نسخه [ه] بکاوان (۴) در [بعضی نسخه] داشته
گذاشته (۵) در [بعضی نسخه] کوچک (۶) نسخه [ب] برود عالی •

و میرزا جنگ عظیم در هندوست - و میرزا سلیمان خندق را بنای خود ساخته در جنگ و جدل
 راسخ بود - و میرزا بیگ برلاس با جمعی از تیراندازان از آن طرف دای مردانگی و کمانداری
 میدان - میرزا هندال و قراچه خان و حاجی محمد خان چپقلشهای نمایان کردند - خواجه
 معظم و بهادر خان را تیر رسید - و پداده شدند - و داد قاسم بیگ و جعفر بیگ و فراجین
 و احمد بیگ و دروغان بیگ (که قورچیان خاصه شاهي بودند - و همراه ایلچی درین یورش
 در ملازمان درگاه معالی انسلک داشتند) بواسطه افتادن اسب بر زمین آمدند - و جنگ از طرفین
 تراز شده بود که جمعی از فدائیان رکاب دولت و نیرد آزمایان کارگاه (مثل شیخ مهول
 و سلطان محمد قوای و لطفی مهرندی و سلطان حسین خان و محمدخان جلایر و محمدخان ترکمن
 و میرزا قلی جلایر و میرزا قلی برادر حیدر محمد خان و شاه قلی نارنجی) تکیه بر مدح
 نمایی نموده بجانب میرزا بیگ تاختند - و پدایمردی غذایت ایردی از خندق گذاشت شمشیرها
 علم کردند - و چست و چالاک بصفتی غنیم رسیدند - متعاقب تاب مقاومت و تحسین صدمات
 این گروه اقبال نیابده راه گریز پیش گرفت - و هزیمت را غنیمت شمرده بهزاران سراسیمگی
 پراشان شد - از هر طرف دلاوران میدان کار و هزیران بیشه کارزار قدم بمرعه گاه فتح و نصرت آوردند
 و حضرت جهانبانی هنوز بر بادهای جلالت سوار نشده بودند که طعنه فتح و نصرت بگوش هوش
 رسید - و زمانه زبان به تهذیب و مبارکبادی گشود - میرزا سلیمان را پای ثبات برجا نماند
 و از راه ناری و انکمش متوجه تنگی خوست شد - و تولک طائفانی و میرزا بیگ برلاس
 و اویس سلطان (که از نژاد سلاطین مغولستان بود) از میرزا سلیمان جدا شده بآستان بوس
 پیوستند - میرزا هندال و جمعی از بهادران را بگرفتاری گرفته نامزد مرموده خود هم بدولت و اقبال
 روان گشتند - اسب بدخشی فرزان بدست شیردلان معرکه افتاد - و آنحضرت بآئین بزرگی از راه
 کذل شاهان بدره خوست در آمدند - میرزا سلیمان بامعدودسه راه آوارگی پیش گرفته بصوب
 کولاب فرار نمود - اندر اعیان بدخشان و سپاهیان آن مرز دایم فوج فوج آمده احراز دولت زمین بوس
 نمودند - و آنحضرت هر کدام را فراخور حالت و قدر معتمال فرموده بعواطف خسروانی
 اختصاص بخشیدند - و بنقریب میوه پنج شش روز در خوست عشرت پدای گشته کامبخش

(۲) نسخه [د] خراجین (۳) نسخه [ه] فدائیان درگاه و نیرد آزمایان کارگاه (۴) نسخه [د] قراق
 (۵) نسخه [ب ج] غنیم (۶) در [بعضی نسخه] طائفانی (۷) نسخه [د] روش سلطان - و در
 [چند نسخه] اویس سلطان (۸) در [بعضی نسخه] شاهان ه

(۹۵۳) نهصد و پنجاه و سه تنان عزیمت بصوب بدخشان منعطف فرمودند - و یکی از اصحاب انحراف او آنکه بعد از قدم کابل خوسف و اندراب (که در تصرف میرزا بود - و یکی از ملازمان درگاه مکرمت فرموده بودند) میرزا در تصرف خویش در آورد - و چون در حساب و معامله بدخشان تمام میرزا نمیفرمود (آنحضرت میخواستند که قندوز و آنحدود را نیز تغیر داده بیک از ملازمان عالی جایگزین نمایند - و بر آنچه (حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی پیدر میرزا سلیمان داده بودند) اندک فرمایند - و چون محروم مملکت و محنت پیدا کند در وجه جایگزین او نیز توسعه واقع شود ایکن بجهت مراعات احوال او قندوز بحال خود گذاشته بودند - میرزا از معامله نامهمی از روی نعمت خود در گردان شده علانیه در مخالفت زد - و خطبه بنام خود ساخت - حضرت جهانبدی عزیمت اطفای نایب مخالفت میرزا مصمم ساختند - و حضرت شاهنشاهی را در دار السلطنه کابل در کف حفظ الهی سپرده در حاضرت مختار برآمدند - و بدولت و اقبال در یرت چالاک نزول سعادت فرمودند - میرزا عسکری را درین لشکر همراه گرفتند - و در باب یادگار ناصر میرزا اندیشه داشتند - چون موجب همایون بآنکس قرا باغ نزول اقبال فرمود رای جهان آزایی بران قرار گرفت که وجود یادگار ناصر میرزا را از شکستگی هستی خلاصی بخشیده دولت را در مستقر امن و امان جای دهند - که فدیله فتنه و شراره شرارت او نزدیک است که دردمانها بسوزد - محمد علی تغانی (که حرامت کابل باو مقوم بود) امضای قهرمان این مصلحت بار مرجوع شد - مشار الیه را از کمال مادی و ظاهر بینی بر زبان رفت که من هرگز گنجشکی را نکشتم ام - میرزا را چون توانم بقتل رسانید - آنحضرت از حاده لوحی او در گذشته این خدمت (که محض صلاح بود) بمحمد قاسم موجی رجوع فرمودند - و او در شب بیپلنگ کمان خدنگ اجل رسانید •

چون خاطر اقدس از شر میرزا جمع گشت ببدرفتۀ توفیق الهی کوچ بکوچ متوجه بدخشانات شدند - و (چون راهات نصرت بحدود اندراب رسید - و باغ علی قلی اندرابی مخیم اجلا شد) میرزا سلیمان از نامساعدی بخت و انحرام خود با جمع کثیر بعزم جدک قدم پیش نهاد و بموضع تیرگران (که از مواضع اندراب است) فرود آمده در صف آرائی اقدام نمود - چون این خبر بمسامع علیه رسید پیشتر از آنکه خود سوار دولت شوند همدال میرزا و قواچه خان و حاجی محمد خان و جمعی از دلایران کار کرده را پیش فرستادند - و در میان فوج پادشاهی

جمع اعلیٰ رسید - و از مغربان صادق بحال نبوت پیوست - علی الخصوص عبدالجبار شیع [که
از بگهای معتبر بود - از گریزی درین کنکاش (که مورد مفاسد بود) محرمیت و مشارکت
داشت] نیز آمده حقیقت معلومه را از روی تحقیق بتفصیل معروض داشت ؛ خاطر قدسی مآثر
حضرت جهانبانی جنت آشیانی برآشفست - مظفر کوکه را گرفته بیاما رسانیدند - و یادگار ناصر میرزا را
طلبیده بران قراچه خان سخنان عذاب آمیز گفته فرستادند - محصلش آنکه ما را کمان آن بود
که درین مرتبه (که بنزگی از عظام جرائم تو گذشته بمواظف بیکران اختصاص بخشیده ایم)
عبرت گرفته نصیارت ملای و حال را تلای کنی - کفران نعمت را هم حدس و اندازا می باشد
میرزا سر خجالت پیش انداخته گاه بسکوت و گاه بانکار و تجامل عارف میگذرانید - آنحضرت
بعد از مخاطبات حسابی و معانیات پادشاهی ابراهیم ایشک آنا و جمع را فرمودند که او را
مقیّد ساخته بر بالای ارب کابل نزدیک سمّه (که میرزا عمکری در قید بود) نگاهداشتند •
و از جمله وقایع (که دران ایام حادث شد) فوت چغتائی سلطان است - که جوانی بود
از ملاطین مغول - و در همین صورت و سبوت یگانه روزگار - و بنظر خاص حضرت جهانبانی ملحوظ
و محسن التفات منظور - پدرد شدن او ازین جهان بر خاطر اندس بنایت گران آمد - اما نظر
در قهرمان حکم الهی (که بقا را خاصه ذات واجب - و فنا را لازم ذوات ممکنه گردانیده است)
بمشورت عقل درمت اندیش خود بمامن رضا و تسلیم اقبال فرمودند - میر امینی
در تاریخ او گفته •

- سلطان چغتای بود گل گلشن خوبی • ناگه اجلش سوی جهان راهموم شد •
- در موسم گل عزم سفر کرد ازین باغ • دلها ز غمش غنچه صفت غرقه بخون شد •
- تاریخ دی از بابل ماتم زده جستم • در ناله شد و گفت گل از باغ برون شد •

نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی بنسخه

بدخشان - و فتح آن ولایت - و آنچه دران ایام روی نمود

چون (انحراف میرزا سلیمان بصحت پیوست - و محقق شد که مر از فرمان برداری پیچیده

اندیشه سرزنی دردش میدهد - و ازین خیال باطل برنج اندر امت) حضرت جهانبانی اوائل

(۲) نسخه [ح] در [بعضی نسخه] پدید آمدن او این جهان را (۴) نسخه [ح] چغتای
(۵) در [بعضی نسخه] برنج اندر است • ع • زمر تصور باطل زمر خیال محال (۶) نسخه [ط] اوائل چهارم
و شصت • و ازین اوائل نهضت و پنجاه و سه •

فراخور اخلاص و خدمت ایجابگرهای مناسب حال هر یک و انعامهای لایق هر کدام و خلعتهای
مواهبی هر مرتب شرف امتیاز بخشیدند - از جمله غزنون و آنحدود بمیرزا هندال - و زمین داور
و نیری و آنحدود بالغ میرزا عذابت فرمودند - و جمیع منتجبان آستان عبودیت را فراخور حالت
و رتبت بمواهب و مواهب کامیاب درآمده مرتب آرای ملک صورت و معنی شدند - و طوائف انام
در سایه افاضت و برتری رامت مرقه الحال شده قرین مقصد و همنشین اطمینان گشتند •

و از جمله مضای (که درین آئین بندهی چهره گشا گشت) آمدن ایلچیان شاه والا قدر
شاه ظهاسب بود بهار آبادی متبحر و آردن تعف و هدایای لایق - و سرگرد آنها ولد بیک بود
و آنحضرت او را بمواظف خمرانی سوازش فرمودند - دیگر رسیدن شاه قاسم تعانی بود بدرگاه معلی
از جانب میرزا سلیمان بوسه رسالت با عرضداشت و پیشکش - و میرزا آنچه (در نا آمدن خود
سهری داشت بود) بهر اول سقون فشد - و حکم قضا جریان بر آمدن او صادر گشت - که طریق
یکپناهی و اخلاص خود را در توجه بمعادت ملازمت منحصر داند - و از جمله رفائعه (که متصل
بانتصابی ایام آئین بندهی وقوع یافت) آمدن میر محمد علی بود که در ولایت افغان و بلوچ
زمین داری و حقیقت وزری ممتاز بود - و نزدیک موضع دوکی (که از توابع و اعمال هنداست)
ادامت داشت - بتقدم صدق و فوق اخلاص سعادت آفتاب بوس در یافت - و مشمول عواطف
خمرانه شد - دوکی را باو مکرمت فرمودند - و در همان نزدیکی لونگ بلوچ (که از اعیان
طوائف خود بود) با برادران آمده زمین بوس نمود - آنحضرت او را نیز مورد الطاف ساخته
ولایت شال و مشنگ عذابت فرمودند - و این واردان را کامرا ساخته بنزدی رخصت مراجعت
فرمودند - که مبادا مزاج وحشت بر طبیعت این روزنا پروردان مستوایی شود - و آب و عرای
طول مکث بحال ایشان گوارا نیاید •

و از جمله مواهب (که در قرب آن ایام واقع شد) آن بود که یادگار ناصر میرزا از نیرگی سخت
و نادرستی درون عذابت حایق و لاحق را درهم پیچیده همه را بر طاق نسیم نهاد
و از روی مکاره بر جاده بد درونی و غمک ایستاد - و بر گفت حیدرخان (که عمده آنها مظفر
کوه مبرز را عسکری بود) گوش داشته پیوسته خیالات فاسد بخود راه میداد - چون { این معنی متواتر

(۲) نسخه [۱۱۱ ج] نیری - و نسخه [۵ و] نیری (۳) در [چند نسخه] سرگرد آنها (۴) نسخه [۵]
بامقار (۵) در [بعضی نسخه] سند (۶) نسخه [۱] دوکی آباد را (۷) نسخه [ح] لومک (۸) نسخه [ح]
بشرف کورنش سر بلند گشت •

نعمت بخش صوری و معنوی بتقدیم رساندن گرفتند . هر روز بروش تازه و آئینه شایسته
بخش پادشاهانه آراسته سپس جهان آرای جان آفرین بجای می آوردند . و از اطراف و جوانب
بزرگان دین و دولت رسیده از مواهب عام پادشاهی کامیاب سعادت میشدند . از انجمله یادگار ناصر میرزا
شریف زمین بوس دراست . و محمله از احوال او آنست که در مبادی طلوع ریات اقبال
بقدح قدقهار از میرزا کامران جدا شده (چنانچه نگاشته آمد) بیدخشان رفت . و از انجا کارے نساخته
متوجه ملازمت حضرت جهانبانی شد . و ندیکه (مرکب عالی از قدقهار متوجه تسخیر کابل بود)
میرزا بعد از احوال شدائد و زحار بقدقهار رسید . بیروم خان در آداب مهمانداری بذل جهد نمود
و از انجا بموجب حکم عالی دران ایام نشاط افزا آمده باسلام عتبه قدسیه حضرت جهانبانی
کامیاب شد . و ادراک بخش خسروانی نمود . و بسعادت بباط بوس حضرت شاهنشاهی نشاط تازه
گرفته بادظار عنایت دولت پدش گشت *

و درین آئین عشرت آئین (که هنگام آرایش بهار عیش و عشرت - و اوان پیرایش حدیقه
دوات و اقبال بود) درسامتی (که کواکب با نظرات سعد بر جهانیان اضافه نور میکردند)
سپاس نهال پیرای گلستان الهی (یعنی خانه سوئی حضرت شاهنشاهی) به هزاران نشاط
و شادمانی بظهور پیوست . احباب کامروائی عالیشان آماده شد . و ابواب سعادت و اقبال
بروزگار گشاده گشت . خرد و بزرگ ممالک از مواهب خسروانی بهره مند شدند . و رضع
و شریب الکاف از مکارم پادشاهی خوشدل و خوشوقت گشتند . کلفهای روزگار بالفت انجامید
و فقرهای عالم بجمعیّت خواطر بدل شد . امرا باحقها بظرف اشرف گذرانیدند . و بانعامات
گرامی سرافراز شدند . و در آئین بختی آنحضرت بهت تشبیط خواطر و التیام قلوب
(که رکن اعظم ملک متانی و فرما را شایسته) متوجه خواجه دیگ روان شدند . و شادمانیها
فرمودند . و حکم جهان مطاع صدور یافت که امرا با یکدیگر کشتی گیرند . و خود بدولت و اقبال
بباز نظر و سران را در روز پیدایی فرمودند . و آنحضرت با امام قلی قورچی کشتی گرفتند
و میرزا فذال و یادگار ناصر میرزا باهم اوزم کشتی بجای آوردند . و بعد از ان بهیوارغوان زار
بشواخه بخارل عیان آویخت موقوف دایره خوشنای دادند . و بدولت مراجعت فرموده
در نشاط اورنی ز محبت پیرانی جشن عالی استعمال فرمودند . و ملازمان آندان رفعت پیوند را

و حضرت جهانجانی را با طاهر خاطر رحمد که عیار دانش حضرت شاهنشاهی را (که در صغیر سن با هزاران اسمان غیر الهی از نامیه احوال مقتضای بود) بر خرد و بزرگ عالمیان ظاهر سازد در سرودنات عفت چنین خسرونده ترتیب فرمودند - و جمیع حضرات مختدرات استدار عفت و مطهات مکانی عصمت در بارگاه حرم اقبال بشرف ملازمت مشرف گشتند - بدین آموزش حقار حضرت شاهنشاهی را بر درش عزت گرفته بر معاذ سعادت آوردند - و بحکم معنی حضرت مردم مکانی در سلک سایر مقتدمات در آمده بے تشخیص و تعیین بحضور اقدس حضرت شاهنشاهی آمدند - و اشارت بشارت بخش پادشاهی بر آن رفت که آن نور حدقه خلطنت والدۀ ماجده خود را از میان چوین دروه عنان بشناسند - آنحضرت بنور الهی بے مزاحمت سهو و خطا و بے کلمات القیاس و استعاده بدریافت ازای و شناخت ذاتی دریافته در کف والدۀ مقدسه خویش و در آغوش آن صدر نشین ستر قاف جا گرفتند - از مشاهده این امر شگرف (که هبیت افزای و تعلیم ربانی است - که بوسیله این نوباره چمن اقبال از مکن نور مقدس بمشرق ظهور شده است •

آزبک پدید آری را حجاب دوری مانع نمیشود - و قرب معنوی را بعد صوری حایل نمیکرد - و چون کامل نماند بعد را چه گنجایش - که درین ریعان گلبن عمر کمال قرب بمبدأ حاصل است - و انوار افاضۀ وجود و تکمیل صورت عنصری و تصفیل مشاعر ادراک درجه بدرجه صورت پذیر - و نهایت صلاحیت بعالم تجرد و تقدس (که ظلمت جهل و کثرت غفلت را در پیرامون آن را نیست) جلوه نیا - و بر دور بینان عالم احوال مخفی نیست که این صاحب فطرت عالی (که در نشاء عنصری و روان هیولانی موارد نمانست) اما از بد فطرت و اصل پیدائی آید و آفات از مآثر تواند اویند - و از در مسالک معنی و مکن باطن ابوالایات - و بر حضرت جهانجانی (که پرده دار رموز آسمانی بودند) عموماً بود که چمن پیرای جهان هستی این نونهال بهار حیات وجود را (برای دریافت مقادیر مراتب جهانیان آرا - و بجهت گرد آوری پراگندگیهای روزگار فانی) بعرصه ظهور آورده است - و بالجملة در لباس رسم خنده سور آداب شکرگذاری

آرایش جشن دولت پیرای ختله سور حضرت شاهنشاهی - و آئین بستن

بآئین اقبال - و ظهور خارق عادت ازان نونهال بوستان دولت

بزرگان نام بخش و خدیوای سعادت منش را همواره وجه همت آنست که تقریب الیکتله
هنگامه بدشش گرم سازند - و برش (که از چشم آلودن عمره امکن محفوظ ماند) عبادات گزیده را
از سر آورند آن دایا دست آوردن و دست بردنها مادن است) در لباس رسم و عادت بتقدیم رسانند
چندانی درینولا (که معین اقبال بدارگی بزند - و کلمات مقصود از سرنو شکفت) مراسم ختله
آن نوایه حدیده ابدال و تازه نهال اندیل مجد و جلال را سبب ساخته در آسایش و بخشایش
عالیایان امروند - و در اوایل بهار جهان افروز نه روح نباتی در اهتزاز بود - و غنایب شوق
در پیروز •

• بختله سر بر آورد از لب جوی • زمین گشت از ریاحین عنبرین بوی •

• بسم صبحگاه از مشک بویی • هزاران ناله در برداشت گوئی •

به آراء باغ (که بغایت دلکش و دلگشا ست) نزول نوات نمودند - و بجهت مزید گرد آوری
دایا ده در معنی سمرگذاری حضرت موایی ست) ابواب عیش و عشرت گشودند - و آئین
کلاسی و کبابی تازه ساخته اشارت شد که حضرات بیکمان بتفاوت طبقات و تناسب درجات
آن باغ طرب امزارا آئین بدند - و امرا و اعیان شهر چار باغ را زیفت امزیند - جمیع امرا
کمر جمعی بر میان شوق بسته در اوزم این کار اهتمام نمودند - و نالاندان شهر و بزرگان عهد
مراخدر حالت و قدرت مساعی جمیله بتقدیم رسانیدند - و ارباب منافع و طوائف محترمه
در آرایش دین و کرمی بازار غایت مبالغه معمول داشتند - و در اندک فرصتی آنچنان
آئین بدی شد که وصف آن از اندازه بیرون باشد - و حضرت جهانبانی هر روز تشریف آورده
بزم آرای شادمانی میشدند - و فراخور حالت و رتبت هرک را بتفقدت گرمی شرف امتیاز
می بخشیدند • پیشتر از انعقاد این جشن به مروانی فراچه خان و مصاحب بیگ و بعضی دیگر
از مستقامان درگاه (که بآوردن هودج اقبال حضرت مردم مکزی بقدهار رخصت یافته بودند)
که باب درامت شده بوقت رسیدند - و قدوم برکات افزای حضرت مهد علیا موجب مزید
اسباب نشاط گشت •

ساعت کابل را بمقدم دولت پرتو سر بلند ساختند - نویسنده تاریخ این فتح کابل را گورت
 یافته بود - و اینگونه این • • • مصراع •
 چون (بمیان آواز دایه می همت حضرت شاهنشاهی ابواب مسرت و شادمانی گشاده
 گشت - و اساس دولت بقرار می داده آمد) حضرت جهانمانی را هزیمت میرزا کامران و فتح کابل
 در نظر فرستاده منظم قدم برکات انوار حضرت شاهنشاهی بودند - تا آنکه در زمان مسعود
 دولت محمود آن جوان آگاهی را (که در آن زمان بحساب مدت مصری دو سال و دو ماه
 در دست روزه بودند) بدربار ملت ملازمت حضرت جهانمانی آوردند - و آنحضرت بدیدار
 مبض مشیر مسرت برای آن نور پرورد ایزدی انبساط صوری و معنوی یافتند - و سجده شکر
 سلامت آن نوبال اوسقان اقبال و دربارت فرخ آن چراغ دودمان خلافت بجای آوردند - و درازای
 این خجسته دولت و هدای این فرخنده کرامت ابواب خیرات و مبررات برزگی روزگار
 خواص و عوام گشادند - صباح آرد جهان امروز حضرت جهانمانی بر سریر اقبال و کامرانی
 متمدن گشته از تمام از آن دولت و اعیان مملکت و کافه سپاه و حشم و عامه عبید و خدم کورنش گرفتند
 و طوائف خلایق بشرف زمین بوس کامیاب سعادت شدند - و دست تمنا بد یوزه دعا برداشته
 درام دولت خلافت و رفعت اوای سلطنت از عتبه کبریا در خواستند - و آنحضرت ابواب عدل
 و احسان بر روی جهانمیان گشوده تمام زمستان بالای ازک آسایش پذیر بوده در رسای خالق
 و دلاهای خلایق کوشیدند - و از وقایع (که در آن نزدیکی مانع شد) رحلت یونس علی
 و مرقد بیگ بود که از اعیان سلطنت و صدر نشینان بارگاه عزت بودند - و در همین ایام بمصامع
 علیه رسید که خواجه معظم باتفاق مقدم بیگ میشود که فرار نماید - و خود را بمیرزا کامران
 رساند - این معنی بر خلیف اشرف گران آمد - مقدم بیگ را بجانب کشمیر اخراج فرمودند
 و خواجه معظم را از نظر التفات و اعتبار انداختند - و بدین توجه و ظل احسان آنحضرت ولایت کابل
 مورد امن و امان و مهبط رحمت بزرگان گشت •

(۲) در [متن نسخه] کابل را گرفت - و در نسخه [ب] کابل برگرفت آمده - و از هر دو بوی غلطی می آید
 زیرا که از اردین (۱۵۴) و از دومین (۱۵۵) می برآید - و مطابق (۱۵۲) چنانچه مصراع تاریخ بآن مشعر است
 (۳) نسخه [ح ط] بر روزگار اهالی و افاصل و ایقام و اراکل گشاده زرخشی و جواهر پاشی فرمودند - و از
 مشاهده نور الهی که از جبین آن برگزیده عالم لامع بود شادمانها نمودند - صباح آن (۴) نسخه [ح] کبری
 حضرت عزت (۵) نسخه [ط] و بدین توجه فضل و احسان آنحضرت •

با جمعیّت خود و شاه بُردی خان (دردی و زنگش و نفر باو متعلق بود) آمده آداب زمین بوس
 بجای آوردند. و مستمال عذایات دیگران شدند. و منعاصِب آن مصاحب بیک پسرِ خواجه
 دکن بیک با بصیرت از مردم آمده در اوتِ ملازمت دریاوت. و بالنفای خسروانه سرافراز گشت
 درین اثناء بابوس معری اشراف رسانید که وقت توقف نیست. بدوات سوار باید شد. که مردم
 همه می آیند. حضرت جهانبانی بر بدین اوت سوار شدند. و درین میان علی قلی سفرچی
 و بهادر پسرانِ حیدر سلطان را (که در تعزیت پدر بودند) بر آورده مشمولِ مراحم ساختند
 و بعد از زماّت مراحم جان آمده سعادتِ زمین بوس دریاوت. میرزا کامران در صفحات اوضاع
 صورت اقبال پادشاهی نقش ادبای خود را مطالعه نموده خواجه خاوند محمود و خواجه عبدالخالق را
 بجهت استغاثی جرائم خود به ملازمت اقدس فرستاد. و بعضی ملتصبات بوسیله خواجه
 معروض داشت. نیم نرو راه مفاصله میان افراج قاهره پادشاهی و لشکر میرزا نموده بود
 نه خواجه آمده ملازمت نمودند. آنحضرت ملتصبات او را بادآب ملازمت موقوف داشتند. و مواعدین
 دیگر عذایات را از لوازم آن گردانیده خواجه را با احترام رخصت دادند. و خود از روی مروت
 و مردمی توقف فرمودند. و چون میرزا را غرض از مرتدین خواجه تعطیل و تراخی در مبادرت
 خواجه پادشاهی و فرصت یافتن خود بود. و انتظار سیاهی شب میبرد که شاید ششگیر بلند کرده
 خود را بداره تواند کشید) چون حجاب ظلمت شب جهان را تاریک ساخت از تیرگی رای
 و ظلمت خاطر (دریاوت سعادت ملازمت بخود قرار نداده) بسرعت تمام خود را بارک کابل
 رسانید. و میرزا ابراهیم داد خود را با جمعی از اهل حرم همراه گرفته از راه بدینی هزار روانه
 عربین رویه شد. و چون فرار نمودن او بمسامع علیه رسید حضرت جهانبانی بابوس را با جمعی
 از معتمدان بکابل فرستادند. که در آنجا بوده نگذارند که بمطایع و رعیت آسیبی رسد. و همه را
 مستمال عذایات پادشاهی سازند. و میرزا همدال و جمعی را تعیین فرمودند که میرزا را تعافب نمایند
 و خود بدعیمهائی نصرت و همراهی اقبال متوجه شهر کابل شدند. و در ساعت مسعود کوس زنا
 در اوت کوراکه اقبال بلند آوازه کردند. و کوبه داران نصرت کوبه حشمت را بسپهر مکوکب رساندند
 و در شب بیستم آذر ماه جلالی موافق شب چهارشنبه دوازدهم شهر رمضان (۹۵۲)
 نهصد و پنجاه و دو بنائید آسمانی فتح کابل (که مقدمه فتوحات باندازه امت) روی داد
 و ابواب شادمانی و کامکاری بر دلای خائف گشوده شد. و در ساعت از شب گذشته بود که آنحضرت

مصادره شهرستان عدم شدند - و حیدر سلطان از جمله بود - چون (مخالفت هوا اشتداد داشت و مردم کم هدره) میرزا همدال بعرض اشرف رسانید که مناسب دولت آنست که درین زمستان مراجعت نموده بقندهار توقف فرماید - و اوایل بهار سامان و سرانجام لشکر نموده بتصفیر کابل عمان التزامت معطوف دارند - آنحضرت در سوابقه چیزه نفرمودند - و چون مجلس پانزده ربیع الثانی بوسیله میر سید برکه گشته فرستادند - که با وجود آنکه (از آمدن شما و جدا شدن بادکار ناصر میرزا خبردار نبودیم) توقف بر الطاف الهی نموده بصمت کابل توجه داشتیم - اکنون (که قضیه چنین باشد) توقف را محب چیست - اگر بجهت محنت و رنج کشی مردم خود این معذی بعاطف آورده اید زمین دار و آنحدود را بشما ارزانی داشتیم این زمستان را در اینجا بآمایش بگذرانید - و چون عقد کابل سقوط شود بملازمت خواهید پیوست میرزا ازین پیغام بغایت خجل شده عذر تقصیر نمود - و آنحضرت بعزم درست و آمیدس واثق قدم در راه نهاده دل در گشایش کار بستند - در انقائ راه جمیل بیگ برادر بابوس (که میرزا کامران او را اتالیق آقا سلطان داماد خود کرده در غزنین گذاشته بود) آمده بآستان بوس سر بلند شد و احمقهای جرائم بابوس نمود - و بمدارج قبول اتصال یافت •

چون [مرکب عالی در بُوت شیخ علی (که در نواحی نعمان و ارغندی واقع شده) نزول اجلال یافت] میرزا کامران از اجتماع توجه رازات جهانگشا سرانیده شده قاسم برلاس را باجمعه بیشتر روانه ساخت - و قاصد مخلص ترتیبی را (که میر آتش میرزا بود) فرمود که تو بخانه را بجلگه دورس (که نزدیک خانه بابوس بیگ بود) برده تعبیه نماید - و عدال مردم (که در بیرون قلعه کابل بود) همه را اهتمام نموده اندرون قلعه برد - و بعد از استحکام مبنای قلعه بفرور و غفلت از کابل برآمده در نزدیک بُوت بابوس بیگ نشست - و در ترتیب افواج و تقسیم صفوف اهتمام نمود و در موضع تکیه چمار قاسم برلاس باجمعه بیشتر آمده بود که خواجه معظم و حاجیه محمد خان و شیرافکن از معسکر اقبال پادشاهی پیشتر شناخته دستبرده شایسته نمودند - و بنائید الهی (که طلبه دولت قاهره بود) قاسم برلاس تاب مقاومت نیاورده رز بگریز نهاد - و چون میان افواج فاصله اندک ماند میرزا همدال بموجب التماس بمفصب هراولی اختصاص یافت - مرکب اقبال از تذکی خواجه پشته گذشته در نواحی ارغندی نزول اجلال نموده بود که بابوس و جمیل بیگ

در این فیوضات فاحشانه و نعم غیره ترقیب آنکه قانله بزرگ از هندوستان آمده بود - و سوداگران
سودای دلخواه درده اسپان عراقی از ترکمانان خریده بودند - چون انوار اقبال از وجنات حال
میدانست کلانتران این قانله آمده انداس نمودند که (اگر اسپان ما را ملازمان موکب عالی
بگیرند - و بهای آنها بعد از فتح هندوستان مرحمت فرمایند) اشد رضا داریم - و سرمایه
معادیت خود میدانیم - زنی درایت ما که باین مقدار امداد خود را از زمره دولتخواهان درگاه عالی
ممدود سازم - حصرت جهانبابی این معنی را از مویدات آسمانی و موائد غیبی تصور کردند
و القماس ایشان را بذرق قبول مومول داشته حکم فرمودند که بقیمت دلخواه فروشندگان
تمسکات ابتیاع امیان نوشته بدیشان بپارند - و خود بدوات و انبال بر پشت کوه (که نزدیک
بابا حسن ابدال است) بر آمدند - و به الغ میرزا و بیرام خان و شیرافکن و حیدر محمد آخته بیگی
فرمودند که اول بجهت امطبل خاصه اسپان جدا کنند - و بعد از آن برای امرا و هابیر ملازمان
بترتیب انتخاب نمایند - و هزار اسپ (که در مرکز خاصه شریفه ابتیاع شده بود) بحسب
مقتضای حال هر یک به تقسیم و انعام بدوحت - و دلای موداگر و سپاهی معصور و مرته شد
دو دهک هزاره (چون میخواست که بخدمات مالی و جانی سرانراز گردد) بجانب قلعه تبری
(که هشتم از آنجا بود) شب راه سرکرده برد - و چون موکب عالی دران حوالی رسید کلانتران
احشام اسپ و گوسفند بقدر حال پیشکش آوردند - و مصدر خدمات پهنیده گشتند - چون
آن حوالی آنگاهای دلگشا داشت چند روز جهت نزهت خاطر و تطیب دماغ اقامت فرمودند
و حصرت مهد علیا خانزاده بیگم را درین مقام بیماری پیش آمد - و بامتداد کشید - و برحمت
جارید پیوستند - آنحضرت قواعد عزاداری بجای آورده تمسک بحبل المتین صبر (که شان
عالی منشان کار آگاه و نشان ولا دانشان خبرت مرشت است) نموده جهت ترویج روح
آن مخدوم مکرمه خیرات و برات (چنانچه لایق خانواده سلطنت تواند بود) بتقدیم رسانیدند
و زانجا برهنه روی اقبال بلند و طالع بیدار کوچ بکوچ متوجه دارالسلطنه کابل شدند
و میرزا هندیال بغزنی قندهار بآئین عبودیت و حسن عقیدت معادیت و ساط بوس دریافت
و آنحضرت بمقتضای مراسم جبلتی نفوازشهای بیکران اختصاص بخشیدند - و از آمدن او بغایت
خوشوقت شدند - و مقدمه آمدن بسیاری از مردم شد - و مردم اعیان جوق جوق از کابل شناقتند
و بواسطه اختلاف و امتزاج هوا درین راه بیماری و وبا در اردوی ظفر قرین پیدا شد - و بصیاره

و در مقام پستان در آمد - حاجی محمد دست دربان را بشمشیر قلم کرد - و چندان دیگر از عقاب رسیدند - و جمعه از قزلباشان (که در آن نزدیکی بودند) بجنگ پیش می آمدند و بقتل می رسیدند - و بیژم خان از دروازه کنگان خود را درون انداخت - و قلعه بتصرف اولیای دربارت قلعه در آمد - و قزلباشان فرار نموده بارک متحصن شدند - و نیمروز حضرت جهانبانی خود از دروازه کنگان بدولت و اقبال در آمده بدوچ آنچه معود فرمودند - و آن شهر سعادت آنین بهر ورید عالی سبط امن و امان و مورد عدل و احسان شد - و ازین نزول رحمت و معود سعادت از نهاد خرد و کلان خروش شادی و نوید مبارکبادی برآمد - و بداغ خان بوسیله حیدر سلطان آمده سجده خجالت و عذر تقصیر بجای آورد - و آنحضرت او را محفوف مکارم خسروانه فرموده رخصت دادند - و شهر را به بیژم خان عذابت فرمودند - و مکذوب بشاه نوشتند که (چون بداغ خان خلاف حکم شاهی نموده از خدمت منقاعد بود) قندهار را از گرفته به بیژم خان سپردیم - تعلق شاه دارد - درین اثنا میرزا عسکری قدر جان بخشی و عطوفت پادشاهی نشانخته فرار نمود - و بعد از چند روز امانی آمده خبر کرد که میرزا در خانه مذمت - کس تعجب شود که او را بطریق (که از من نداند) گرفته آورد - حضرت جهانبانی شاه میرزا و خواجه عذیر ناظر را تعیین فرمودند - فرستادهها او را در خانه همان افغان از زیر پلاس بر آورده بدرگاه معالی آوردند - و آنحضرت بمقتضای عطوفت و رامت ذنی و پاس وصیت حضرت گنجی ستانی مردوس مکنی (که در باب گفته برایا بخصوص برادران فرموده بودند) بفطر عذابت مشمول داشته از جرائم و زلات او بتنازگی در گذشتند و او را بنفیم کولکناش (که از معتمدان خاص بود) سپردند - و ولایت قندهار را بر اولیای دولت تقدیم فرمودند - ولایت تبری به الع میرزا مقرر شد - و برگشت نهو در وجه علونه حاجی محمد اختصاص یافت - و زین داور باسمعید بیگ - و قلات بشیر افکن - و شال بحیدر سلطان مکرمت فرمودند - و همچنین جمیع ملازمان را فراخور حال جایگزین کردند و خواجه جلال الدین محمود را (که در شهر از مردم میرزا عسکری و دیگران طبع کرده بود) به میر محمد علی گیرانندند - و (چون خاطر اقدس از انتظام مهم قندهار فراغ یافت - و بمیامن تائید الهی و مؤثر موافقید پادشاهی تقدیر موافق تدبیر آمد) بسعادت و اقبال در ساعت مسعود عودج عزت حضرت مریم مکنی را در قندهار گذاشته عزیمت تسخیر کابل پیش نهاد همت والا فرمودند .

در هفتمه ارد - فوری دولت آنست که دست تدبیر ایشان را از دامن احوال مجزیه و مساکن شهر
 (که از این ناحیه ایزدی است) نرواه سازند - و حاکمان ده دین اندیشه صواب انما غبار بخاطر
 شاه بود - و آری از تا قبل مساعدت بهدار است - و حشام هزاره و قبائل افغان از مور و مانع
 و شک و خرسند این راهها شده اند - خصوصاً با میرزا کامران سخن در میان دارند) بدست
 آوردن مانع (از خاطر را از خروج) ممنوع گرداند (نفسان کار است - و بالفعل بهتر ازین
 عمل) که این کار را برادر باشد (عذر از قدهار نیست - پس بموجب عقل و عرف و عدل
 بدافع خان را از قدهار را بخوشی و اخوشی بگذارند - و اگر نگذارد بمحاصره و استیلا استخلاص
 فرموده معتمد نامه و میرزا و افاضای صلاح وقت مشتمل بر وفور صداقت
 و امانی و دایق بشمار باید دولت - و چون شاه و الکهر معدن دانش و انصاف اند این عمل را
 از مستعدانات خواهد شد - و باعث درین باب از همه بیشتر حاجی محمد خان بابا تشقه
 بود - حضورت جهانیهائی فرمودند که همه مستام - اما محاصره کردن و تیغ سبیز آختن و مطلقاً
 یکطرف کشتن از مساعدت خالی نیست - اگرچه ایشان از منہج اعتدال عدول ورزیده اند اما
 این بے اعتدالی را به بدندان درگاه تحویل نمیکند - چه درینصورت مردم بدافع خان ذایع خواهند شد
 ظهور این معنی در فوری آری اهل روزگار بدماست - همان بهتر که بوسیله عقل دورانیش
 تدبیر بایند اندیشند که بے جنگ و جدل قلعه بدست آید - بنابراین کس پیش بدافع خان
 برسد اند - که چون بتسخیر کابل میرسیم میرزا عسکری را در قندهار مقید نگاهدارند - تا خاطر
 از جمع باشد - و شارابه صلاح کار خود دانسته قبول این معنی کرد - و مقرر شد که درازان کار دیده
 و بهادران معرکه آورده بحدود قندهار (فقه در کمین باشند - و ناگهان وقت یافده بپایان مردی
 همت و دستاویز جلالت بقعه درایند - بگرام خان و جمع دیگر بطرف دروازه کنگر مقرر شدند
 و الع میرزا و حاجی محمد و جمع بجانب دروازه مشور معین گشتند - و مرید بیگ و جمع بحدود
 دروازه نو جای داشتند - و این شیران بیشه شجاعت شهاب شتافته باطراف قندهار کمین کردند
 و شب آنکس صبح صادق حاجی محمد خود را بیشتر از همه بدروازه مشور رسانید - اتفاقاً شتره چند
 علف بار درون قلعه میرفتند - خود را در بنای شتران در آورد - و شیر مردافه ناگهانی خود را
 بدروازه داخل ساخت - دران آگاه شده در مقام منع و دفع در آمد - او جواب داد که بموجب
 فرموده بدافع خان میرزا عسکری را آورده ایم - که درون قلعه نگاه داریم - این حرف فایده نکرد

آورد، میهود - و اگر بر قانون داد عمل نشود بیداد گران دست از زیردستان باز نمیدارند و این مطلب موجب تحقیر الهی میگردد - لیکن چون وقت مقتضی نبود در مقام حدیث درآمده چاره این کار بوقت دیگر موقوف میداشتند .

و چون پورش کابل مهتم شد بالضرورت (بجهت اقامت بعضی از پرنگیان مرادقی عصمت و نگاهداشت اشیا و امایب ضرری) منازل چند از بداع خان خواستند - و بزبان صدق ترجمان میروند که ما بر سخن خود قندهار بشما مقرب داشتیم - اما از جائیکه (مردم خود را گذاشته و خاطر را از جانب ایشان جمع ساخته های عزیمت در رکاب تردد آوریم) گزیر نیست بداع خان از نامعالمه فهمی خود ابا و امتناع نمود - و بر طریقه اهل دانش در امتثال حکم شاهی و امر پادشاهی (که اصل کار بود) مبادرت نکرد - امرای عظام (که در ملازمت بودند) بعرض آمدن رسانیدند که کار عظیم در پیش داریم - از گرفتن قندهار گزیر نیست - تا بهر شغلی که در آریم بازغیال باشیم - و آنحضرت نظربرخودیهای شاه فرموده نخواستند که خاطر مردم شاهی نثار آلود شود - لاجرم حرکت ناستوده ایشان را به تمکین همت و تسکین اقبال میگذرانیدند - و درین اندیشه بودند که بصوب بدخشان مهضت فرموده میرزا سلیمان را بخود همراه ساخته بتسخیر کابل توجّه مرمایند - و چون عمده در مساعرت تسخیر کابل شوق دیدار سعادت افزای حضرت شاه شاهی و دربارت جمال بانمال آن نور حده خلعت بود (که بتسبی رموز آسمانی جمیع فتوحات غیبی از برکت وجود سعادت پرتو آنحضرت میدانستند) زمان زمان اهتمام در امضای این ریت و احتیقای این امفیت بظهور میرسید - درین اثنا پسر شاه ناظر ریاض رحمت و وارد هدایس مغفرت شد - مقربان بساط عزت و مخصوصان قرب منزلات بموقف عرض رساندند که آیام زمستان نزدیک شد - و اهل و عیال و اسباب و پرتال درین کوهستان همراه بردن محال گونه می نماید - پسر شاه رحلت نموده - قندهار بترکمانان وا گذاشتن مناسب دولت نیست خصوصاً پندین جمع خود - هر که در تخریب مبانی ولایت و هدم ارکان رفاهیت کمال تطاول دارند - و با آنکه مامور شده بودند (که علی الدوام نطق بندگی بر میان جان بسته همیشه ملازم موجب عالی باشند) افتخراف ورزیده از شای باده غفلت در قبول احکام مرگرمی ندارند - بلکه از عدول اوامر مطاعه ظاهر و باطن خود را بمخالفت موافق ساخته نقاب بے آرمی پیش رو

(۲) نسخه [۱] دست نظام (۳) نسخه [۲] ضروری که محسوط و مطبوع ساخته بدلت و اقبال منوجه تسخیر

کابل شوند منازل چند (۴) نسخه [۳] دیدار پرنوار (۵) نسخه [۴] بمخالفت آراسته نقاب •

املا قبول مشرب او نیست - به مجرد اظهار آن آزوده خواهد شد - و آزردهگی او موجب نقص
 در در و سازبیت قایل خواهد گشت *

حق در انخواهی و شرط خیر اندیشی آنست که در اعمال این امور زیان خویش را منظور
 نداشته توقف نکند - و باعمال و اعمال نگذراند - که ضرر آن در مال بحال همه عاید شود
 و خسران این اعمال بزرگوار دولت همه محقق گردد - و نتیجه خدایت کنکاش (که اعظم خدایات
 و امیج خدایات است) روی دهد - و خالی بیدباندی و حوشامد گوئی (که نیل بیدولتی
 و سعادت است) بر رخسار حال و آلی ایشان نمودار گردد - و شایسته آنست که این طایفه را
 اگر (در عدم کتمان حق و اظهار صدق باملازمه مقام طبیعت برسد) آنرا سعادت روزگار خود شناختند
 و بآن غوغا وقت بوده چنین قبض در نامیده انبساط نیفتند - که هر چند بحسب ظاهر بر ضمیر بزرگان
 حق آید اما باطنی والا جذبات تحسین مرماید - و اگر چه بصورت خلاف رای صاحبان راه سپرده میشود
 لیکن در معنی هم ابرای ذمت کرده حق نعمت گذارده میشود - و هم در نظری عاقبت اندیشان
 و آخر بدان محمود القول و الفعل می نماید - انقصه میرزا کامران را از انعدام عقل مصلحت آموز
 و بدان چنین همراهان سعادت افزا غلط بر غلط روی میداد *

نهیست موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی

از قنددار بنسخیر کابل - و فتح آن ممالک

چون خاطر قدمی مانر از مهمات فدهار فارغ شد تسخیر کابل پیش نهاد همت والا گشت
 لاجرم باین عزیمت از باغ حضرت فردوس مکانی نهضت نموده بالا تر از مقام حسن ابدال^(۱)
 در گنبد سفید نزل اجلال فرمودند - پیوسته ترتیب مقدمات فتح این یورش بر پیشگاه ضمیر
 الهام پذیر میقامت - و باد انخواهان دور بین و جان سپاران اخلاص^(۲) مدش همواره مطارحه
 نموده میداد - و زبانشده اکثری از امتداد مرتب سفر داکبر شده برخاسته بے رخصت رفتند - و بعضی
 بر رخصت ابرامی جدا شدند - بدفع خان و جمعی دیگر (که در ملازمت فرزند شاه بودند) از قنات
 ممالک دستبرد تعبدی و تطاول بر رعایا و احشام میگذراندند - و باین ناستوده عمل توسعه روزگار خود
 خیال میکردند - وضع و شریف شهر داد کنان و فریاد زنان بدرگاه معنی میرمیدند
 و حضرت جهانبانی درین معامله متردد بودند - که اگر تنبیه ستمکاران نموده آید خاطر شاهی

(۲) نسخه [ب د] صافی طبعیت (۲) نسخه [ز] با با حسن ابدال (۴) نسخه [ب] اخلاص گزین *

و قاسم بر قلم را با امین دیگر متبذ ساخته به میرزا کامران پیغام دادند که اگر میرزا سلیمان را میفرستند ولایت بدخشان بایشان سپرده خواهد شد - و آلا این مردم را (که گزیده ایم) بقتل رسانده ملک بدخشان را بدو بیک میسپاریم - بنابراین میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم و مردم بیکم را رخصت بدخشان دادند - میرزایان تپای مزار بموضع معموره رسیده بودند که میرزا کامران از رخصت میرزا سلیمان بپشیمان شده کس بطلب میرزا فرستاد که بعضی بدخشان زبانی مانده است - شاورده متوجه شوند - میرزا سلیمان ازین طلب در گمان افتاده معذرت فاسقه در جواب دهست که چون در حالت بیک رخصت یافته ام مراجعت ذیق نمیدانم - چشمدانست از التفات آنکه آن سخنان را نوشته مصحوب یکی از معتمدان بساط قرب ارسال دارند تا بموجب آن عمل نموده آید - و خود بمهرت متوجه بدخشان شد - رسیدن بدخشان همان بود و شکستن پیمان همان و در خلال این احوال یادگار ناصر میرزا از کابل فرار نموده بجانب بدخشان رست •

و چون روزگار خواص که میرزا کامران را درین سرای مکانات تدارک اعمالش نماید (روز بروز اسباب آن آماده میگشت - از میرزایان بغیر از هندان میرزا کسی در گزر او نماند بضرورت او را اعتماد داده مقارن باخت که تعاقب یادگار ناصر میرزا نماید - و او را گرفته بیارد و بپرد موده فرار داد که هرچه (امروز در تصرف دارم - و همچنین من بعد هم هرچه به تصرف در آید) - بوی نفیس آن از آن تو باشد - اما چنان اعتماد نماید که از لوازم یکجتهی و برادر بی دقیقه برگذاشت نشود - و باین فرار داد میرزا را (که بچشم نگاه میداشت) رخصت داد - میرزا هندان را که از بد ساوکی او بدست آمده بود) بزبانی قبول نموده خلاصی از چنگ او فوز عظیم دانست و از پای مزار گذشته بدو رفعت عادت متوجه ملازمت حضرت جهانبانی شد - میرزا کامران را از حدوت این رفیع سرانجامی روی نمود - و سرزنش صلاح کار خود گم کرد - و از ملازمان و صاحبان او نسیمه (بهمود او را منظور داشته حرف راحتی بگوید) نبود - انشیر مردم او را دیده بصبرت پوشیده و چشم خیرت از رمده غفلت حوشیده بود - سیل سدان و طریق رشاد نمیدیدند و گزیده (که صاحب حال دریافته بودند) قدرت نفیس زدن از نفیس امر نداشتند - و این از دور گذر بود - بعضی را یارای عرض کردن نبود - و بعضی ازان قسم بودند که ملاحظه خاطر میرزا میکردند - و اظهار حق صلاح وقت نمی دیدند - چه یقین ایشان بود که از خود رانی صلاح کار

فرموده بگویش آوردند - ازین صرده مقدم خبر را در شاه قاپی میخوانی را فرمودند که زودانه در پای
و نطقه در گردن کرده نگاهدارند - و از آخر روز تا صبحده دم سحری (که هنگام ورود فیض
عالم بالا حبس) محبت دلگشا داشتند - و برگزینیهای عبوت امرا بیان فرمودند - و میر قلندر
و سایر گویندها و سازدها بنغمه پردازی رنگ زدای خاطر جهان آزی بودند - و در اندای
این محبت نوشته میرزا عسکری (که در حین توجه آنحضرت برای چول و اختیار عالم غریب
باعتام بلوچان مرخصه بود) بحسب احضار نموده ایستادگان بساط عرت بموجب اشارت عالی
امیرزا دادند - زندگانی بر میرزا تلخ شد - و عیش منقص گشت آخر بقضای وقت
حکم شد که میرزا را نگاه دارند - و بگویش می آورده باشند - که (چون گداهان او بمقتضای مکار
جدایی بخشیده شد) چند روز در بند بند پذیر کردند - و روز دیگر ماهیچه ریاضت فتح شب افروز
ناروک نشیدان ارک شد - و محمد مراد میرزا و امرای چمنانی و قزلباشیه در ملازمت حضرت
جهانبانی بشهر در آمدند - و سه شبانه روز بفر مقدم همایونی آن پادشاه محرمه مورد امن و امان بود
روز چهارم بموجب مکتوبی خاطر خطیر شهر را بمحمد مراد میرزا عذابت فرمودند - و خود بدولت
و ابدال در چهار باغ حضرت فردرس مکانی (که در کنار ارغنداب واقع است) منزل اجال فرموده
از اشجار لطائف آزار احتلاف و امظلال نمودند - و در آن منزل دلگشا تفصیل حباب و اموال
میرزا عسکری (که گرد آورده روزگاران بود) منصوبان اشغال ملطفت نوشته بنظر اندس
در آوردند - آنحضرت امرا در چشم اعتبار در نیاورده بپاداران سپاه (که رقم تهید منی در نامه
احوال داشتند) مرحمت فرمودند .

چون (خبر فتح قندهار و توجه موکب والی حضرت جهانبانی بمسند میرزا کابل بمیرزا کامران رسید)
میرزا متوهم و مذبذب شد - و حضرت شاهنشاهی را از خانه عصمت قباب خانزاده بیگم بخانه خود
آورد - و بکوچ کلان خود خانم ایتم مهر - و شمس الدین محمد غزنوی مشهور بانکه خان را
مقیم خانه در جای نالایق نگاهداشت - و از امرای خود گفتاش طلبید که در باب میرزا سلیمان
چه باید کرد - ملا عبد الحاق (که بمیرزا نسبت امتدای داشت) و بابوس (که در امور منکی
دخل میکرد) گفتند که مناصب آنص که میرزا را دلجا نموده بدخشان باید داد - تا در وقت
کار بکار آید - و از مساعدت طالع میرزا سلیمان آنکه بیشتر ازین بچند روز میر نظر عدی
میر هزار تیشکنی و میر علی بلوچ و جمعی دیگر اتفاق کرده قلعه ظفر را گرفته بودند

(که از حدائق بدی (مختار میرزاوند) و جمعی دیگر از کاتبان رحیمه برهنمائی طالع بیدار ادراک معادیت
آستان بوس نمودند - و حجب گزینند آمدن ایشان آن بود که میرزا کامران الخ میرزا را
در میدان نگاه میداشت - و از تمام احتیاط هر هفته بیگ کس میسپرد - چون نوبت بشیر آمدن
رحیم از هم از میرزا هراس داشت - با اتفاق آن جماعه الخ میرزا را گرفته بدرآمد - و دوات
ملازمت دریافت - و حضرت جهانبانی این جماعت را بمواظف بیدریغ خدمت امتیاز بخشیدند
زمین داور نامزد الخ میرزا شد - و قاسم حسین سلطان اگرچه همراه ایشان برآمده بود اما به
راه تم کرده در میان هزارها افتاد - و بعد از چند روز غارتزده پیداده و آبله پای رسید
آنحضرت فرمودند که هنوز در اختصاص تو نقصانی بود که راه که کرده بچندین بار مبدل شدی
و بعد از آن ده بیگ هزاره با خیل و حشم خود آمد - و عرائض اعیان کابل نیز رسید - از رسیدن
این جماعت و آمدن عرائض از اکثر امرا و اعیان (که در کابل بودند) انبساط عظیم در اردوی معنی
پیدا شد - و فرمایشه (که مقرر خاطر بردند) مطمئن شده جد و جهد تمام از سر گرفتند
و تزلزل در ارکان قلعه دایمی افتاد - و پای ثبات از کفر محاطت لغزید - ساکنان قلعه
روز بروز احوال میرزا عسکری نوشته از سر دیوار قلعه می برتافتند - که کار بر قلعه دشمنان
دشوار شده - در گیر و دار خود مردانه باشید - و در قلعه گشائی کمر همت محکم بریندین
و دست از اهتمام باز مدارید که اهل قلعه بتنگ آمده اند - عاقبت کار بجائی رسید که اعیان
اکثر میرزا عسکری یکان یکان از قلعه خود را بیرون می انداختند - و توپچیان و پیداهای بالا
می افتادند - اول خضر خواجه خان نزدیک بهورچلیکه (مستقیم اقبال بود) از قلعه خود را
بداخل - و گویان عجز بدست انکار گرفته در پای مقدس حضرت جهانبانی افتاد - و بعد از آن
موبد بیگ ریسمان بسنه از قلعه بایان آمد - و بشرف زمین بوس حربلند شد - و بعد از آن
احمعیل بیگ (که از امرای حضرت گیتی ستانی فرارس مکنی در دلاوری و کنگاش مسلم
دست بود) رسید - و ابراهیم بیگ برادر زاده قراچه خان و مدور بیگ پسر نور بیگ همراه او
آمدند - شیخ خضر خان هزاره از قلعه خود را انداخت - و دوسه هزاره او را بر پشت گرفته
بجانب کوه لکه روان شدند که (چون کار قلعه از انتظام افتاده بود - و میرزا عسکری نه رای
یوشن در قلعه داشت - و نه روی آمدن بدوگاه کینی پناه) بنابراین خواست که خود را بزاره
دامیت کشد - و ازین مخاطره برکنار بوده روزگارش بهربرد - و بهر آن در اردوی ظفر فرین

و هر عیب تغییر میداد . که بعد از جمعی از مورچیل خود حرف بگفتی در میان انداخته
خلاف در مباحثی نگاهبانی اندازند .

و (چون محاسره بامنداد کشید . و از ملازمان پادشاهی که آمده ملحق بشد) امرای قزلباشه
از اهتمام خود باز ماندند در مراجعت دغدغه صد شدند . حضرت جهانبانی این معنی را
از روزنامه احوال ایشان خوانده در گرفتاری منع بیشتر از بدشتر معنی و اهتمام فرمودند
و از آن مورچیل (که مخیم اقبال بود) خبر کوچ کرده از جانب شهر کهنه قندهار نزدیک دروازه
رفته (این مقدار که سنگ شکاری میرسید . و آبجا را چهار دره میگویند) مورچیل مستحکم ساختند
صبح آن نوکرمانان ازین معنی خبردار شده دل در گرفتاری قلعہ بستند . و همه از اطراف برخاسته
پیش آمدند . و دایره را تنگ کردند . میرزا عسکری مراسیمه شده بذاک عجز و زاری نمود
و بهزاران اضطراب و بیقراری معروف داشت که (چون حضرت عفت قباب تشریف می آرند)
تا آمدن ایشان مرا مهلت دهید . که بوسیله ایشان خاطر جمع کرده ملازمت توانم کرد
و عرض داشت خود را مصحوب میرطاهر دادار خواجه درست خوانند بملازمت اقدس فرمندان
حضرت جهانبانی (که معدن قوت و مروت بودند) ملتزم او را بموقف قبول جای داده
چند روز مهلت قلعہ را آسان گذاشتند . میرزا از تبه رائی بظاهر رش عجز پیش گرفته
در باطن باستحکام قلعہ می کوشید . و چون حضرت عفت قباب و بیرام خان آمدند باز از سر نو
آئین مخالفت پیش گرفت . هر چند حضرت مهد معالی معنی فرمودند (که میرزا عسکری را
از اندیشه نامواب باز داشته بتقبیل عنبه مقدمه مشرف سازند) چون دماغ سعادت او
بریشان بود نصائح گرامی بهیچ وجه در نگرفت . و بر همان خشونت و سرکشی خود ایستاد
و از موطئ مذاک حضرت مهد معالی را نگذاشت که از قلعہ بیرون رفته بارودی معالی جهانبانی
تشریف آورند . بر پدشاه خاطر اقدس حضرت جهانبانی ازین ناراحتی میرزا اندازه شدت
و مقدار مخالفت او نوع دیگر ظاهر شد . تکیه بر عزایت الهی (که متکفل مهمات ارباب
نوش است) نموده بدشتر در تسخیر قلعہ اهتمام فرمودند . درین میان الع بیگ میرزا بن محمد سلطان
میرزا (که از نمائندگان خفتری سلطان حسین میرزا بود) و شیرافکن بیگ را که کوچ بیگ
و فضیل بیگ برادر منعم خان و میرزورک و میرزا حسن خان پسران میر عبد الله

نموده داد مردانگی میدادند - چنانچه ترکمانان در مقام تحقیر بودند - و از راه حیرت
 بودایی غیرت می آمدند •

روزی حضرت جهانبایی محسنی خاص ترتیب داده بودند - و محرومان حرم اخلاص
 از هر طرف در حکایتی گشوده - و از هر سو سرشته روایتی بدست آوردند - صحبت را بحکایات دلاویز
 و نقابهای نساظ امرا گذراندن گرم داشتند - از اکبر سخنان دلاوران نقد از باب شجاعت را عیار می آوردند
 و تذک مایگان مردانگی را سرمایه هم میبردند - درین اثنا حضرت شاه ذساعتی را
 از کمال شوق بیداد آوردند - که آیا آن تازه سر جوینار خلافت را جدا از دستان درمیان دشمنان
 چه حال باشد - و حسودان بیخرد و بد اندیشان تبه رای را در بارگاه آن گلبن سعادت چه خیال
 و باداد در نیم و خاطرسه بر آید و بیم بدرگاه کبریا (نه کام بخش سرگشتگان بیقرار است)
 دست نیاز گشاده بدمای برخوردار و جاندرائی آن شجره طیبه سلطنت مشغول شدند - و باین
 مضمون کرا کشای آبله دل گشتند •

• شعر •

- خدایا تو این گوهر شاهوار • ز آسپ بد گویران دور دار •
- ز دریای دانش بار آب ده • ز خورشید بینش بار تاب ده •
- بسم دور زد بر فلک آفتاب • که این فخر آمد برون از نقاب •
- بسم کرد انجم نظرهای سعد • که این مه ز طمعت برافکند جمع •
- بسم چرخ زد آسمان بلند • که آفاق زین نور شد بهره مند •
- مریخ ازل باد منظور او • مبیناد تار یک دل نور او •

و بجهت تسلای خاطر فیض مآثر خود زانچه طالع آن بلند بخت خجسته روزگار
 (که لوح محفوظ اسرار غیبی ست) طلبیده نظر تامل و تعمق مطالعه نمودند - و ملامتی ذات
 و امروزی عمر و ترقی درجات اقبال آنحضرت و خرابی خانه اعدا و ناکامی بد خواهان
 و کج اندیشه های ناراضان ازان دیدگاه سعادت معلوم فرمودند - و بابضاط سر بر آورده بر زبان
 ادس رسانید که الحمد لله خاطر ازین دغدغه بلندیه جمع شد - امید که عنقریب
 بیدار آن نور هور الهی خوشوقت شویم - و باین طالع آن سعادت پیوند بر جمیع اعدا
 مظفر و منصور گردیم - سجدهات شکر الهی بتقدیم رسانیده در متح قلع اهدام فرمودند
 و میرزا عسکری در مهم ملامتاری کمال ضبط و حفظ مرعی میداشت - و مورچها هر روز

روی داد - و مشاهده انوار آبی (که در جبین مدینه آنحضرت ظاهر بود) جلالت بخش
 بصر و بصیرت همگان شد - همگی پیروزگار کابلاز بجای آوردند - و آنجا رحمت یافته میرزا عبدال را
 (که در حفری دوازدهم دانه ساجده خود می بود - و بچشم نگاه میداشتند) دریافت
 و فرمان عطاوت و عنایت خلعت و اسب خاصه (که بمیرزا نامزد شده بود) رسانید - و به همین
 دستور روز دیگر بخدمت میرزا سلیمان و میرزا ابراهیم (که در خانه تمام مخلص درون قلعه
 مقیم بودند) متوجه شد و در آن روز بموجب مرمود میرزا کامران ایشان را از دنیا برآورد
 در باغ جلال الدین یک (که در نزدیکی باغ شهر آراست) برده بودند - بپیرام خان این دو بزرگ را
 درین باغ دریافت - و از عنایت و لطافت پادشاهی و شاهی (آنچه آورده بود) رسانیده
 خوشوقت ساخت - و آنجا مرخص شده بجلنگ میاه همگ (که یادگار ناصر میرزا آنجا فرود
 آمده بود) رست - و او را بمغیرت قصیرات و محو زلات و انواع نوازش پادشاهی امیدوار گردانید
 و همچنین بالغ میرزا و سایر بزرگان بآینده (که خردمندان را سود - و لایق حرم بیدار باشد)
 یکبار را بر سرش نموده امیدوار مکارم عاقله گردانید - و آنچه لوازم رسالت (از تمیيع صوت
 و صدا - و تعظیم حقیقت و هوا) تواند بود بجای آورد - میرزا کامران بپیرام خان را یک ماه
 بیشتر نگذاشت - که نه در خون نوبت مقاومت می یافت - و نه از بی توفیقی بصوب خدمت
 می توانست قدم زد - درین اندیشه مقارن خاطر درمانده بود - تا آنکه بصد ابرام بعد از یک
 و نیم ماه رحمت داد - و حضرت خانزاده بیگم را التماس نموده بقندهار روانه ساخت
 بظاهر برای آنکه میرزا عسکری را (که در گفت من نیست) رفقه نصیحت فرمایند - و قندهار را
 ارد گرفته به ملازمان حضرت چهاردهانی سپارند - و در باطن آنکه میرزا عسکری (که بفرموده
 میرزا کامران بر سر مقاومت و خصومت استفاده در استحکام قلعه اهتمام می نماید) اگر او را
 در بند پیش آید و قلعه بدست ارجایی دولت مفتوح شود آن عفت قباب جهت استشفاع
 و استخلاص میرزا عسکری آنجا کار آید - و چون میرزا عسکری (از جاده نصاب الخراف دانست
 و همان ارادت خود را در هوا دارد - میرزا کامران بدست بغی و عدوان میرده) در ضبط و استحکام
 قلعه اهتمام تمام کرده بود - و توبی و توپچی مرابان در اطراف و انکاب حصار گرد آورده - و آن قلعه
 در اصل بغایت مستحکم انداده - چه آن قلعه ایست از گل - قلع و قمع آن بغایت مشکل
 عرض دیوار آن شصت گز است - بهادران لشکر منصور اگرچه در عدن کم بردند اما کوشش و ترقد

(۲) مسجد [ب] خرد بیدار (۳) سینه [د] عبودیت (۴) نصیحت گریخت - دم اصل لو کدعار
 بود - حکما آنرا داخل اقلیم هندوستان نموده اند چنانچه در شمس

چون میرزا عسکری (از ادبای خود رشده کار از دست داده در مخالفت اغنام نمود) بمقتضای راجت عامه و مطوفت احوت بخاطر جهان آرا راه یامت که منشور نصائح شاهي را با مرعای مویظت دیان خود بدش میرزا کامران ارسال دارند - شاید از خواب غفلت بیدار شده راه سداد بدش گیرد - و بواسطه نیکو خدمتی تلافی نقصادات خود نماید - تا به تقریب کار چندین کس به امانت بگذرد - و بواسطه اتفاق برادران کرامی کارهای شگرف (که مکنون ضمیر صواب اندیش است) ظهور یابد - و فداورین دامنه بیرام خان را برسم رسالت بکابل فرستادند - چون بقتل روغنی و آب ایستاده (که مابین قندهار و غزنین است) رسید جمعه از هزاره ها سر راه گرفتند - و آخرهای روز جنگ در پیوست - و ادایای دولت قاهره ببرد های مردانه کرده هزارهای بیدوات را تادیب نمودند - و بسبب ازین بیدواتان راه نیستی بدش گرفتند - چون بیرام خان نزدیک کابل رسید بابوس و جمعه با استقبال آمده بیرام خان را بردند - میرزا کامران در چهار باغ مجلس آراسته بیرام خان را طلبید - باندیشه ضایع او چنان رسید که این دو منشور دولت را به میرزا (که نشسته باشد) دادن مناصب نیست - و آنکه (میرزا ایستاده تعظیم بجای آورد) بسیار دور - که آنرا دانسته درست و بخت بلند یابد - پس اندیشه کار نموده مصحف بدست گرفته برسم پیشکش آورد میرزا مصحف دوده بجای تعظیم آن راجت ایستاد - درین اثنا این دو مثال اقبال را گذارید و آن مکر صمیم را و حبله تعظیم آن الواج سعادت ارقام ساخت - و تحف پادشاهی و هدایای شاهي را بآنین مقوده در نظر آورد - و با میرزا نشسته سخنان اخلاص آفرین صداقت ابداع مذکور ساخت و آخر مجلس رخصت ملازمت حضرت شاهنشاهی گرفت - و اجازت دیدن میرزا هندان و میرزا سلیمان و یادگار ناصر میرزا و الخ بیگ میرزا صمیمه آن ساخت - میرزا رخصت داد و بابوس را مقرر کرد که در دیدنها همراه باشد - از آنجا بیرام خان اول به بخت بیدار و اخلاص پایدار متوجه استانبوس حضرت شاهنشاهی (که جانیهای مقتدر رومای او سزد) شد آنحضرت در باغ مکتب (پیش حضرت عتت قباب خانزاده بیگم همشیره کلان حضرت گیتی سانی فروروس مکتبی) می بودند - ماهم بیگم (که انگه آنحضرت بود) آن نورپرورد الهی را از دزدن بیرون آورد - و رسیده با آنین بندگان ملازمت نموده تبلیغ رسالت و ادای امانت نمودند و از مباحین دیدار دولت امزای سعادت بخش آنحضرت بیرام خان و سایر همراهان را انبساط عظیم

(۲) در نسخه [ح] در اینجا عنوان نوشته - و آن اینست - ذکر فرستادن بیرام خان برسم رسالت پیش

میرزا کامران - و بعضی مواضع که درین ایام واقع شده (۳) نسخه [ح] از مکن کتون بجلوه گاه ظاهر شناید •

جنت آشیانی سپس ایزدی بنفردم رسانیده . از پنجم روز ازین قضیه مصرت انقاد در روز شنبه هفتم محرم (۹۵۲) نهصد و پنجاه و دو ساعت مصمود (که منتخب انظار تقویم بود) بدولت و سعادت با موافق اقبال و عساکر نصرت بحوالی حصار قلدهار رسیده در ضلع دروازه مشهور نزول اجل فرمودند . و در باغ شمس الدین علی قاضی قلدهار فرود آمدند . و مورچها تقصیم یافت . و صاحب اهتمامان حاجا تعیین شدند . و هر روز از جانبین جوانان نبرد آزمای برآمده کارزارها میکردند . یکرور حیدر سلطان و سر دو پسرش علی ملی خان و بهادر خان و خواجه معظم از پیش خواجه خضر غنیم را برداشته تا مزارات (که نزدیک شهر کهنه و کوه بقد بود) بودند و کارهای نمایان نمودند . حیدر سلطان از همه پیش بود . و پیش ناحته بود . و از غرائب آنکه بابا در صحت یحاول با جمعه در مزارات استاده تیر اندازی میکرد . حیدر سلطان بنیزه خواست که کار او تمام کند . دمت برداشتن همان بود . و تیر به بغل او رسیدن همان . اسمعیل سلطان جامی (که میرزا کامران بکمک فرستاده بود) در برج آقچه (که در برابر مقابر است) پیش میرزا عسکری بوده تماشای جنگ میکرد . باوجود آنقدر مسامت (که تشخیص چهره ممکن نبود) بعضی رسانید که این مرد (که از دمت او نیزه افتاد) عجب نیست که حیدر سلطان باشد چه قبل ازین با عبید الله خان بشهر طوس رفته بودم . و من و حیدر سلطان همراه تاخته بودیم و این در انگشت من آنجا افتاد . از روش تاختن قیاس میکردم که او باشد . بعد از زمانه (که آن نیزه را آوردند) اسم او نوشته بود . خوانده بر قیاس او آفرین کردند . و این معنی شهرت کرد درین نبرد مرد آزمائی اکثر مردم زخمی شدند . و خواجه معظم از همه پیشتر زخم خورد . و بخیر مراجعت نمود . و مقارن این حال خبر رسید که رفیع کوکه میرزا کامران بجانب زمین داور پس کوه (که در لب آب ارغنداب واقع شده) با جمعه از هزاره و نکدری مجتمع شده نشسته بیروم خان و محمدی میرزا و حیدر سلطان و مقصود میرزا آخته بیگی ولد زین الدین سلطان شاملو و جمعه کثیر بر سر ایشان تعیین شدند . قدری جنگ پیوست . و باقبال سعادت قرین رفیع دوده گرفتار شد . و بسیاری از مواد استمداد و آلات و ادوات حرب و مواشی و ذرات بدست اولیای دولت افتاد . و بقدر عمرته (که در اردوی ظفر قرین شده بود) پیسر متبدل گشت و وفادیت در معسکر اقبال پدید آمد . و همچنین همواره دلاوران اخلاص پدیده مبارزتها نموده کامیاب میشدند .

(۲) نسخه [ح] حیدر سلطان آگاه شده قصد لونیون . و دیروز خواست (۳) نسخه [اب و] بیرونه خان

(۳) در [اکثر نسخه] و روایات .

قلعه مذکور نزول اجمال نمودند - و شاه علی و میر خلیج ترکشها بگردن انداخته بشرفیه
 زمین بوس رسیدند - و آنحضرت بموجب رایت ذاتی جرائم ایشان را بخشیده در ملک
 ملازمان درگاه منسلک ساختند - و در همین منزل اشتهار یافت که میرزا عسکری خزانه خود گرفته
 میخواست که بجانب قبل فرار نماید - جمعی از قزلباش و ملازمان درگاه بجد شده بقصد او
 رخصت گرفتند - هر چند (حضرت جهانبانی را کذب این خبر و عزم جزم میرزا عسکری
 بر قلعه داری قندهار بوسیله خبر رهازان در دست سخن متیقن بود - و نیز بمقتضای عاطفت ذاتی
 بر توبه پذیر صدق این نمیدانستند که مردم را بر تعاقب او رخصت فرمایند) اما اینها بے حلوی
 درده رخصت گونه بدست آوردند در رفتن پیشدستی نمودند که مبادا میرزا عسکری از دست
 بدر رود - چون (از کمال محبت بے ترک بخواش قندهار رسیدند) خبر رفتن میرزا دروغ ظاهر شد
 و جمعی برآمده جنگ کردند - و ضربزنها و توبها را از بالای قلعه مردادند - جمعی کذیر
 از قزلباشیه و غیر ایشان بیاد نذا رفتند - و گروهی زخمی برگشتند - حواجه معظم و حیدر سلطان
 و حاجی محمد بابا تشقه و علی قلی ولد حیدر سلطان و شاه قلی نارنجی و جمعی از بهادران
 چغتایی و دلاوران قزلباش داد دلوری و مردانگی دادند - و غنیم را برداشته بقلعه رسانیدند
 هر چند جمعی بیگ (که از معتمدان میرزا عسکری بود) کس فرستاد (که میرزا عسکری خود
 فرود آید - که لشکر کم مانده - این مردم را که برداشتیم دیگر کار بر ما آسان خواهد شد) میرزا
 بسغب او گوش نکرده پیغام فرستاد که ایشان کمیت و حقیقت لشکر ما را میدانند - سپاه آینده
 منحصراً در همین جماعه نخواهد بود - بلکه کمک ایشان در کمین گاهها خود را نگاهداشته باشد که
 کار ما را بسازد - ما بازی نمیخوریم - و قلعه را مضبوط ساخته جنگ را تا آمدن میرزا کمران
 موقوف میداریم - چون (مغایب ایزدی موبد و معاون لشکر نصرت اعتضاد حضرت جهانبانی بود)
 آمدن میرزا کمران صورت نه بخت - و فتح چیدن (که مقدمه فتوحات بے اندازه تواند بود)
 روی داد - و دران روز از اهل قلعه بابای مهربندی (که از بنگهای نامی میرزا کمران بود) بقتل رسید *

رسیدن موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی قندهار

و محاصره کردن و فتح نمودن

چون (بهادران اخلص اندیش موکب معلی را چنین فتح روی نمود) حضرت جهانبانی

چنان بوداشه بر زمین زدند که غریب از اهل مجلس برخاست - و از نزدیک و دور نعره آمدن بلند شد این آواز نعره فتح و نصرت حضرت شاهنشاهی ظلّ الهی بود - که بر مطمح فتنه غبرا و زیر قبه مهر حضرت نواخته شد - میرزا کامران (که این جنگ کشی را جهت امتحان مال صحبت کارزار خود با حضرت جهانبانی در صبر گرفته بود) از مشاهده این صورت شگون بد گرفته خود در رفت - و هواخواهان و نزدیکان حضرت شاهنشاهی گل گل شکفته فالهای خجسته فراگرفتند و آنحضرت نعره را بزور بازمی اقبال گرفته نواختند - این صدای دلگشا باعث شادمانی اوامی دولت دشت - و میرزا (از بسکه طریق شده بود - و فال او را نقش کمترین برخلاف مراد نموده) نصرت بآن قله اقبال فکری ناشایسته و اندیشه‌ای تباه بخاطر راه داد - از آنجمله آنحضرت را (که هنوز هنگام از شیر باز گرفتن نشده بود) فرمود که از شیر باز دارند - و ازین عامل که شد خوار سرافراز عفت ایزدی و کامیاب قله تربیت آسمانی را ازین عمل چه ضرر و هراست یافتند حادث حقیقی را ازین نگرهای باطل چه خطر.

وصول موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی

بگرم سیر و فتح قلعه بخت

بر مؤرمان اخبار و معذبصران موانع (که دیده خبرت کشاده - و سُرْمه عبرت کشیده اند) پوشیده ماند که (چون زیارت عالی حضرت جهانبانی و کمک ایران بگرم سیر رسید) علی سلطان تگلو را با جمع از یگها جهت تسخیر قلعه بخت (که داخل ولایت گرم سیر و متعلق بقندهار است) تعیین فرمودند - شاه علی جلایر پدر تیمور جلایر و میر خلیف (که در آنحضور از جانب میرزا کامران جایگزین دار بودند) قلعه را استحکام دادند - و فوج پادشاهی رفته قلعه را محاصره نمود در اتالی جنگ تغلک از بالای قلعه بمالی سلطان رسید - و در ساعت قالب تپه ساخت سیاهیان او پسر درازده ساله او را بجای پدر بگانی برداشته در اوازم خدمت بیشتر از پیشتر اهتمام نمودند - و حقیقت در گذشتن علی سلطان و برداشتن پسر او بر جای پدر بوالی ایران نوشته فرستادند - و بعد از چند گاه در امضای آنچه (قرار یافته بود) نشان رسید - و رفته رفته (چون کار بر اهل قلعه تنگ شد - و مدد از جائی نرسید) متحصنان قلعه فریاد امان برآوردند در تضرع و زاری گشودند - و بمقتضای عواطف خمرروانی امان یافته قلعه را سپردند - و (چون قلعه بنصرت اولیای دولت قاهره درآمد) حضرت جهانبانی خود بدولت و اقبال در نواهی

و این دایم بود ساطع بر نورافراشی و ظلمت زدائی صوری و معنوی - و (چون حضرت شاهنشاهی از قندهار بکابل نزول اجمال فرمودند) میرزا کامران آن نونهال حقیقه اقبال را بخانه عفت قباب خانزاده بیگم همشیره حضرت گیتی ستانی فردوس مکنی آورد - و روز دیگر در باغ شهر آرا مجلس عالی داشته آنحضرت را آنجا دید .

فصله حضرت شاهنشاهی در کشتی گرفتن با ابراهیم میرزا و بدست یاری بخت نقاره اقبال نواختن

چون میرزا کامران (آن سرور استبداد کلمتان اقبال را در باغ شهر آرا دید) از نظاره پیشانی نورانی آنحضرت (که فر دولت و سعادت جادوایی ازان میفانست) (۱) از نامساعدی سعادت دردم شد - و (چون ایزد جهان آرا معرفت خاطر اولیای دولت میخواست - و اسباب شکستگی خاطر و برهم زدگی ظاهر و باطن میرزا را مرانجام میدهد) هرچه میرزا آنرا سرمایه خوشحالی خود خیال کرد از احباب ملال او شد - چنانچه درین روز (که میرزا جشن داشته برای مباحثات خود حضرت شاهنشاهی را طلبیده بود) اتفاقاً در آنجا نقاره منقش برای ابراهیم میرزا فرزندش به تقریب شب ببرات (که متعارف و معمول است) ترتیب داده آورده بودند - حضرت شاهنشاهی بمذاحبت آنکه (نقاره دولت جهانگیری و کشور گشایی بنام نامی ایشان نواختنی است و کمیس ملک روزی و عالم آرائی بر بام دولتمرای ایشان بلند آوازه ساختنی) بآن میل فرمودند میروزی حق ناشناس نخواست که بدهد - بتصور آنکه (میرزا ابراهیم بسال از آنحضرت بزرگتر است - و بقوت ظاهری بیشتر) گرفتن نقاره را معطل بشرط زور آزمائی و کشتی گرفتن داشت - که هرکه غالب آید نقاره ازو باشد - آنحضرت (که تئید یافتن ایزدی و تقویت داده ازلی بودند) شکوه میرزا کامران را در نظر نیاروده و کلامی ابراهیم میرزا را منظور نداشتند از اجتماع این شرط (که میرزا آنرا سرمایه خوشی خود گردانیده بود) خوشحال شده بامیث غم انزائی میرزا گردیدند - و بیازاری قدرت (که بقوت سمایی موید و معضد بود) باوجود صبر من (که امثال این امور دران حالت بص بدیع نماید) بالقای الهی و تعلیم ربانی بی محابا دامن برزده و آستین بالا مالیده شیر مردانه قدم پیش نهادند - و بقانون بند آوزان کاردان و کشتی گیران اسناد در گرفت و گیر در آمده دست بیابان کمر ابراهیم میرزا زده

(۲) نسخه [ح] با میرزا ابوالقاسم پسر میرزا کامران (۳) نسخه [ح ۱] بنسخه شکفته گردد از نامساعدی

(۴) نسخه [ح] میرزا ابوالقاسم (۵) در [چند نسخه] زور آزمائی کشتی گرفتن .

خضرخان هزاره و قربان مرزا بیگي را از کابل فرستاد که آن نور پرورد الهی (یعنی حضرت شاهنشاهی) را از قندهار بکابل آورند . برحمتها چون بقندهار رسیدند میرزا عسکری در فرستادن آنحضرت با نزدیکان خود گفتش کرد - جمع (که عقل در دست داشتند) گفتند که فرستادن ایشان دقیق نیست - مقام آنست که (چون موکب عالی حضرت جهانبانی جنت آشدانی نزدیک آمد) آن بونهای دولت را باعزاز و احترام پیش ایشان باید فرستاد - و بودیک جمیلک این گلدستک چمن سعادت و اقبال استغفای جرائم خود نمود - و بعضی دیگر گفتند که لایق دولت آنست که پیش میرزا کامران رسیدند - و خاطر میرزا را از دست ندهید - چه آن امور که (که از شما رسیده است) روی آن نموده که حضرت جهانبانی را بهیچ رسیده نتوانید دریافت - آخر میرزا بر رای صواب عمل نکرده حضرت شاهنشاهی را در عین زمستان و برف و باران روانه کابل ساخت - همواره ندیده آنحضرت بخشی بانو بیگم و حمص الدین محمد غزنوی (که بخطاب انگه خانی سرافراز بود) و ماهم انگه والده ادهم خان و جلیجی انگه والده میرزا عزیز کولکداتس و جمعی دیگر از ملازمان و خدمتکاران در ملازمت اشرف بودند - و بجهت آنکه کسی نشناخت درین سفر سعادت انجام آن نور پرورد ایزدی را میرک میخواندند - و همشیره شریفه را بلجک می گفتند - چون بفلات رسیدند شب بخانه هزاره فرود آمدند - از فر بزرگی و شکوه دولتمندی (که از نامه اتبال آنحضرت هویدا بود) بمحزون بدن آنحضرت را مردم شناختند - و مداح آن شب بر زبان صاحب خانه جاری شد که شاهزاده را هم اینجا فرود آورده بودند - چون (برادر خضرخان این سخن را از صاحب خانه شنید) فی الحال از اینجا روان شد - و بحرمت بجانب غزنین شرافت - و ملازمان رکب دولت ساعت بعامت و لحظه بلحظه آثار بزرگی در عذقوان مصرین مشاهده میفرمودند - و اوضاع غریبه از احوال گرامی آنحضرت ادراک کرده حیران صنع الهی بودند - از انجمه چون از غزنین کوچ کردند بمنزل (که فرود آمده بودند) دران خانه چراغ گل شد - و خانه تاریک گشت - آنحضرت (که جوهر طینت ایشان بذور پیوستگی دارد) از وحشت ظلمت در گریه شدند - هر چند انگها و دایها بانام مهربانی دل آنحضرت را خواستند (که بدست آرند) مود نداشت - همین که چراغ آوردند از مشاهده نور ضمیر افروز چراغ خاطر تدسی آنحضرت آرام پذیرفت - و انوار شگفتگی از وجنت احوال و صفات اطوار درخشیدن گرفت

اعتبار یافت. و در مهربانانه مطبوع ساخته که از تو توان گفت. دیگر میرزا بیگ بلوچ که پدرش در خراسان هزاره بلوچ بوده. دیگر ولد او میر حسین. و این هر دو از معادات مندان خدمت گزین بودند. دیگر خواجه علیرضا طبر که خواجه - رای مقرب حضرت گیتی صفائی مردوس مکانی بود. و از حضرت شاهنشاهی خطاب اعتبار خانی یافت. از پرده داران هودج اقبال حضرت مریم مکانی بود. دیگر عارف توشکچی است که در ملک معالیک بود. و دعوی سبادت میکرد. و بدوایت حضرت شاهنشاهی بهار خان خطاب یافته بخدمت عالی ممتاز بود و از بلندگای خدمتگار و غلامان و نادار مهنر خان خریزده دار. و مهنر فاخر توشکچی. و ملا بلال کتابدار. و مهنر تیمور شریانی. و مهنر جوهر آفتابی. و مهنر وکیل خزانچی. و مهنر واصل و مهنر سبیل میر آتش بودند. دیگر سلطان محمد قراول بیگی بود. و عبد الوهاب صاحب طباق دیگر جهای بهادر. دیگر نواک یانش نویس. زهی معادتمندان قوی طالع که بعزم درست و ثبات های حق حقیقت جهای آورده (در مسالک امتحان. و موافق ابتدای الهی) خدمت دای نعمت پایان رسانیدند.

• ندانم رفیقان چرا دایم اند • که مردان ز خدمت بجایه روند •

مراجعت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی از عراق و آمدن حضرت شاهنشاهی از قندهار بکابل

چون (آواز مایه گستری حضرت جهانبانی بر مسالک جاه و جلال و مواظبت دولت و اقبال گرم شد. و در کابل و قندهار و آنحدره و اطراف صیبت موکب عالی اشتهار یافت) از هیوب این نصایم بهار نصرت گلین غنچه امید امید داران سگفتن گرفت. و آب رفته از جوی فرار ببقرازان آمدن بنیاد نهاد.

• نیای ازل ز فیض بے اندازه • انداخت ز مقدمش بشهر آدازه •
• شد کشت امید ناامیدان خرم • شد باغ مراد نامرادان تازه •
میرزا کامران را ازین طنطنه مالی حال دگرگون گشت - درین هنگام (که زمان آگاهی و ندامت گذشته بود) از سر آغاز بدستمالگی پیش گرفت. و خیالات تباه بخود راه داد. اول برادر

و از تمام آن مردم او تنها به خدمت برآمده اندک سالت ملازمت نمود - حضرت جهانبانی
جنت آشیانی باز مقامی خاص داشتند - و بعد از آن بمزید التفات حضرت شاهنشاهی
استیاری یافت - و عمره دراز در طبقه دعاگوین میزدست - دیگر حسن علی ایضاً آقا
در شجاعت و جهالت استیاری داشت - و خدمات پندیده کرده بود - بواسطه آنکه [به عقیده فاضل
(که از مظلومین حضرت جهانبانی بود - و حرفه با عدالت از زبان او ساخته بودند -) بعضی قریب از
بیابان آن خون را در موضع خراش نزدیک تبریز کمین کرده پنهان می داشتند - و چون سوار حسن علی
و او شکر آید بود چنین اشتباه یافت نه مگر بمسعی او این عمل شجاع بوجود آمده باشد) این
تقریب توانست همراه موکب عالی بود - در عراق ماند - و چون کابل محقق رسید بر حاکمات سد
بآستانه رسیدی نابزرگشت - دیگر علی درخت بار یکی ست بهر حسن علی مذکور - از عقب
آمده در مشهد اقدس همراه شد - از اول تا آخر در هرات بخدماکاران و جالهداری اعتناء داشت
دیگر ابراهیم ایضاً آقامت - او از فدائیان درگاه بود - دیگر شیخ یوسف چوایی است که
خود را از اولاد شیخ احمد بسوی میگفت - مرده و راستی پسندیده اخلاق بود - دیگر شیخ بهلول
که خود را از نسل مشایخ ترک میگفت - خدمتگار شایسته بود - دیگر موقنا نورالدین
نه از هندسه و ریاضت و اطراف خبری داشت - همراه قاضی برهان خانی بشف بسات بوس حضرت
گیتی مدانی فردوس مکانی استماع یافت - و از مجلس نشینان حضرت جهانبانی بود - و حضرت
شاهنشاهی او را بخطاب ترخانی سر بلند ساخته بودند - دیگر محمد قاسم موجی ست
در بدخشان بخدماک حضرت جهانبانی جنت آشیانی قیام می نمود - خویش میر محمد جالهدان بود
در بدخشان خدمت جالهدانی داشت - و در هندوستان در ایام دولت ابدقربان حضرت شاهنشاهی
مدیر بحر شد - و بر کفزار آب چون مغزل دلگشا داشت - و همانجا حنیفه عمر بساحل نا
رسانید - دیگر حیدر محمد آمده بیگی ست - از خدمتگاران قدیم این درگاه بود - دیگر
میر محمد پکنه است - جوان مردانه صاحب قبضه بود - و در هرات ببق اوزد - دیگر میر محمد قاضی
هروی ست - در بکر چند روز او را میر عدل ساخته بودند - از اهل نشست مجلس عالی بود
دیگر حافظ سلطان محمد رنده است - در بکر آمده در لباس فقر ملازمت نمود - و بیت دانشین
میخواند - رفته رفته داخل ایلچیان شده بود - و در عهد دولت ابدقربان حضرت شاهنشاهی

(۲) نسخه [ب] بشوی - و نسخه [ج] بسوی (۳) نسخه [ب] افعال (۴) نسخه [ز] قاضی (۵) نسخه

[ج] از طرق خدمت داخل ایلچیان (۶) نسخه [ا] انگیزان .

مقام حضرت گهني ستاني فردوس مگاني بود - و حاجي محمد در مردانگي تعقد داشت
 شاه مکرر ميگفت که پادشاهان را اين طرز خد نکار مي بايد - در روز قبوق اندازي او بيق زد
 و از شاه جلد و گرفت - ديگر روشن نکره است - که نوکناني حضرت جهانباني جدت آئيني
 بود - درين راه بار جواهر سپرده بودند - دران وديعت چون خيانت ظاهر کرد اجرم
 چند روز در بند بود - و بوسيله معوضه ختعي يافت - ديگر حسن بيگ است برادر محرم دانه
 او (مادره کونکناش نهران سيرا بود) بدنام ملازميت حضرت جهانباني قيام داشت - کريم طبع
 و خوش خلق بود - و محرم - در گذر چوسا غريب رحمت شد - ديگر خواجه مقصود هريمت
 او مرفه پاک طينيت و باکيزه روزگار بود - باماست و ديانت و صدق و صيادت آسان داشت
 و از ملازمان سنجيده صفات حضرت مريم مگاني بود - على الدوام در حوائج و دج آنحضرت
 بوده التزام خدمت داشت - از دو فرزند معادتمند مادر - که نسبت کونکناشي حضرت
 شاهشاهي دارند - يک حبيب خان - و او در سال فتح گجرات در رتبه اقدس شريعت خوشگوار
 هيات چشيد - ديگر زين خان کوه که بمزيد ارادت و اخلاص و وفور عقل و کياست و علم و فهم
 و ادراک و فطرت فرزاني و مردانگي از مفاخران نظر عاطفت حضرت شاهشاهي بوده در امرای
 کبار مصلک است - ديگر خواجه غازي تبريزي است - که از دقائق حياق و حقائق علم حساب
 و فني تمام داشت - و از قصص و تواريخ خبردار بود - چون موکب عالي از لاهور بجاي
 سند انصراف يافت از ميرزا کامران جدا شده بخدمت هموست - و منصب مشرعي ديوان
 يافت - و بعد از آن مدت ها از درگاه عالم پناه محرم گشت - و در آخر عمر (که فني و حوائج او
 احتمال يافته بود) باسلام معتبه درگاه والي حضرت شاهشاهي امتعهاد يافت - ديگر
 خواجه امين الدين مقصود هريمت - که در فن حياق حياق فرحان قلمرو حساب بود - و خط
 شکسته را بغايت درخت مي نوشت - و در کفايت اموال و درايست محاسبات موشگاني ميکرد
 حضرت جهانباني او را چندان بخشى حضرت شاهشاهي کرده بودند - و در عهد سلطنت
 ابد بپديد آنحضرت بمراتب عاليه رسيد - و بخطاب خواجه جهاني مرافراز شد - ديگر بابا دوست
 بخشي است - او نيز بعلوم حياق ممتاز و بخدمت موصوف بود - و پيوسته با شغال مهيات ديواني
 صواب گرداني بطهور مي آورد - ديگر درويش مقصود بنگاني است - او از زيارتگاه هرات است
 مرتبه ماده صدير درخت جواهر بود - او را در بنگاله همراه جهانگير قلبي بيگ گذاشته بودند

شیخ ابوالقاسم جرجانی و مولانا ابی اردبیلی (که بفصائل صوری و کلمات معنوی آراستگی دادند) فرمودند - و هر کابل آمده بشریف ملازمت مشرف شدند - و از آمدن این دو عزیز بسیار مضطرب و متذلل گشتند - و مذاکره کتاب درة التاج در میان آوردند و درین مدت (که در مشهد تشریف داشتند) پیوسته با دانشوران و فصیحی آنجا (که بملازمت میریدند - و از صحبت اکابر منفعت متغنیض میشدند) مشغول حاصل میشد - مولانا جمشید معنایی (که مجمع فضائل بود) مقرر بشریف بساط بوس رحید - (رزق و تقاضای این غزل خود را بنظر اصلاح آنحضرت در آورد)

- که دل از عشقِ بزان که جگرم میسوزد • عشق هر لحظه بدایِ دگرم میسوزد •
- همچو پروانه بشمع سوزکار است مرا • که اگر پیشِ دمِ بال و پرم میسوزد •
- آنحضرت (که خالق معانی و معیار نکتہ دانی بودند) نیکو تصریح فرمودند که • • مصرع •
- می‌درم پیشِ اگر بال و پرم میسوزد •

مولانا از اکابر اصلاح آنحضرت سجدۀ اخلاص بجای آورد - و از مشهد بکاروانسرای طرق و از آنجا براه ناهه‌گاه بدیستان نزول اجلال فرمودند - و درین حدود شاهزاده و امرای شاهی بموکب عالی پیوستند - و از آنجا بگرم‌سیر درود اقبال روی نمود - میر عبدالحی گرم‌سیری از قلمه لکمی بیرون آمده ترکش بگیدن انداخته بساعات کورنش شتافت - و عذر جرمه تقصیر و خجالت سابق (که در وقت رفتن از دامت ملازمت محروم مانده بود) بعرض رسانید و از آنجا (که خطابوشی و عطاهاشی شیشه کرامت آنحضرت بود) معذرت‌های او بصمع رضا مقبول شد و میر بعنایات مشمول گشت •

چون سخن باینجا کشید ناگزیر است از آنکه مجمعی از اعیان (که درین غرات ملازم رکاب دولت بودند) نوشته آید - مرادلفه حقیقت گذاران و نهش (که چو معانت همواره ملازم رکاب دولت حضرت جهانبانی جدت آشنایی بود) بی‌رام‌خان است - دیگر خواجه معظم است که نسبت اخوت اخستانی بحضرت مریم مکانی داشت - از ابتدای حال خالی از شورش دماغ و گرمی مزاج نبود - رفته رفته سفاکی و بیداری او بافراط کشید - و ختمه کار او در محل خود رقم پذیر خواهد شد - دیگر عاقل سلطان اوزبک پسر عادل سلطان - که از جانب ولده از بدبختی سلطان حسن میرزا است - اگرچه در ازل حال یوظائف خدمت اشتغال داشت اما در اواخر بحرمان مرموم گشت - دیگر عجب سعاد گویاست - او برادر گویاست - که از امرای

و در گردآوری رضای آنرو کار سخنان حقیقت‌تبدیلان بر زبان اقدس رانندند . و بپه‌ای از ابدیت سلف
مقوله گذشتند . و برین رباعی از شرط حالت بلند خواندند •

• رباعی •

• الفحس که - رمایه زلف بدرون شد • وز دست اجل با جگرها خون شد •

• کس نامد از آن جهان ده تا بهرم ازو • کاحوال مسافران عالم چون شد •

ملاطیب الدین جلند و نندازی درین بلد ناخبره بشرف ملازمت مشرف گشته تا مشرف
مقدس ملازم رکاب معالی بود - و نادره کار محرم‌ترین خواجه عبدالصمد شیرین‌قلم نیز درین
مدینه دایمه بملازمت اجتماع یافت - آن قدر درین بارگاه هوشمندی را به پسنده آمد - و او
از عوائق روزگار است همراهی گزید - و از نوادر اتفاقات حصنه در شگون و تقاول نیک آنکه
چون به تبریز نزل فرمودند از آنجا (که توجه اقدس باصطربا و کوره و سایر آلات رضایی
درجه کمال داشت) بیدگ محمد آخته بیدگی را فرمودند که درین شهر (که محل آثار قدیمه
است) کوره نفیض نماید - آن ماده لوح کرا چند را با مادیانها آورد - آنحضرت انبساط فرموده
بجهت تقاول خریدند - و از میر تبریز مارغ شده بصوب اردبیل توجه فرمودند - چون (موکب
عالی بقصبه شامی رسید) جمیع شیخارندان (که نصبت خوشی بشاه عالیقدر داشتند)
با سایر اکابر و اشراف آمده ملازمت کردند - و بلوازم خدمت پرداختند - یک هفته در اردبیل
تشریف داشته از آنجا بخلفال و از آنجا بطارم آمدند - و از آنجا بخرزویل رسیدند - و چون (هوا
و میوه آنجا بغایت مطبوع بود - علی الخصوص انار بیدانه) سه روز توقف فرمودند - و در سبزووار
باردوی معالی خود ملحق شدند - درین منزل از حضرت مریم مکنی صبیحه ندسیه متولد شد
و از آغاز مراجعت (که بقاید دولت و اقبال متوجه کابل و قندهار بودند) بهر منزل (که تشریف
می‌آوردند) حکام و اکابر آنجا زیاده از دستور زمان توجه بدشکوها میگذرانیدند - و مهماندها میکردند
و درین منزل میر شمس الدین علمی سلطان خدمت شایسته بجای آورد - و در روز مهمانی
بلدبازان آمده کار بردارینها کردند - و چون (آیات عالی بمشهد مقدس آمد) حاکم و بزرگان آنجا
بیشتر از پیشتر در حفظ آداب کوشیدند - و بخدمات رفیه مستعد نظر قبول گشتند - و بجهت
انتظار جمع شدن لشکر شاهی بکچند درین شهر توقف افتاد - و ازین نواهی بجهت طلب
ساروی (که بر هرات نوشته بودند) عبد الفتاح کرکیراق را فرستادند - و مشارالیه در وقت مراجعت
رخت محلی بر بخت - و از همین حدود مولانا نور الدین محمد ترخان را بجهت طلب

نهمین میرزا ولد دیو سلطان - حیدر سلطان شیبانی - علی قلی و بهادر پسران مشار الیه
مقصود میرزا آخند بیک و ولد زین الدین سلطان شامو - محمدی میرزا نبیرا جهانشاه میرزا مشهور
پناه یزدی بیک لیل استخارو - علی سلطان جلاق خواهرزاده محمد خان - ابوالفتح سلطان افشار
حسن سلطان شاملو - پندگار سلطان سوسو - احمد سلطان الاش اغلی استجلو - صافی ولی سلطان ولد
سویان خلیفه روملو - علی بیک ذوالفقارکش - محمدی بیک کنابداریاچار - رسته صد قورچی خاصه
بسامان شایسته نیز تعیین یافتند - و بعد از اتمام این مجلس عالی حکم شد که در آن زیارت (که
آخر منزل بیلاق ساریق است) جمعه بار شکار قمرغه درهم آوردند - و انواع شادمانی و کامرانی فرموده
آداب خاطر جوانی بهم رسانیدند - و در عرصه دلگشای میانه (که در لطافت هوا مشهور آفاق است)
شاه را قدر بمنزل حضرت جهانبانی تشریف آوردند - و به شایسته مبادرت جمعه باحسن رجوع
و این آداب بساعت مسعود رواج یکدیگر فرمودند .

حضرت جهانبانی جنت آغیانی بموجب ابتدا بسنه حنیفه حضرت صاحبقرانی از انجا بدولت
و ابدال متوجه اردبیل و تبریز شدند - هودج اقبال حضرت مریم مگانی را با خیل و حشم و عبید و خدم
از راه راست به جانب قندهار روان فرمودند - و حاجی محمد خان را سر لشکر ساخته در خدمت
هودج اقبال آن عمت قباب گذاشتند - و دوازده هزار سوار (نه ملازم رکاب نصرت قباب فرموده بودند)
و خدمت یافته بهجت سامان و سرانجام خود روانه شدند - که چون (روایات نصرت آیات حضرت جهانبانی
بآب هلمند رسد) شاهزاده الیقادر با لشکر مقرر ادراک ملازمت نماید - و حضرت جهانبانی اول
بهجت تماشای تبریز علان عزیمت منعطف فرمودند - و چون نزدیک بآن دیار رسیدند حکام و اکابر
تا بعد از (که میرزا میرافشاه بر رودخانه (که از دامنه سهند تبریز می آید) بسنه الد) با استقبال آمده
عبر بساطبوس دریافتهند - هاکم شهر بموجب فرموده شاهي شهر را آئین بسنه در نظر انور آنحضرت
جلاوه داد - و لوازم مهمانی بنقدیم رسانید - و گرگ درانی و چوگان بازی پیاده (که در تبریز
مشهور و معروف بود - و در آن وقت از اندیشه شورش ممنوع شده بود) بهجت مزید انبساط خاطر
اقدس بامر شاهي بنازکی درگرد آمد - و آنحضرت عمارات عالیه آن شهر را (که از آثار قدیمه سلاطین
صافی ست) و حیرت انگیزی آن شهر را تماشا فرمودند - و مجدداً از آثار گذشتگان خاک و سرگشتگان
خانه افلاک و گذشتگیهای عالم بے ثبات و کمسنگیهای جهان بیدمدار بخاطر حقائق مآثر آوردند

(۲) نسخه [۵] مقصود بیک (۳) نسخه [د ح] بردی بیک (۴) در [بعضی نسخه] چلاق (۵) نسخه

[۵۱] حسن (۶) در [چند نسخه] الاش (۷) نسخه [ح] معخانه .

فرای معدین باغهای بعضی از اهل فساد عیار خاطری از جانبی حادث شده بود - آن کنورت
 بامتداد نکشید - و بزوال صفا مصفی گشت - حضرت شاه همه روز احباب مسرت و شادمانی
 ناز و بهار ترتیب میدادند - از آنجمله بهیت تذهیب و تفریح خاطر مفاخر شکار قمرغه طرح فرمودند
 و از ده روزه راه لشکر شاهی جانوران مسرانی را رانده در چشمه (که او را ساروق بلق گرفتند - که اول
 منازل بلق بیتی است) شکار مهذب شد - حضرت جهانبانی دقه گرامی تدر باهم در شکارگاه
 درآمده آئین اسب ناختن و شکار انداختن را ناز گردانیدند - و بعد از آن بهرام میرزا و سام میرزا
 آنگاه بپیرام خان و حاجی محمد کوکی و شاه قلی سلطان مهربار و روشن کوکه و حسن کوکه
 و جمعی دیگر از معتبران حضرت جهانبانی را رخصت در آمدن درون قمرغه شد - و از امرای
 شاهی مثل عبد الله خان استیجو (که بدامادی شاه رالاشکوه شاه اسمعیل مخصوص بود)
 و ابو القاسم خلفا و حیوندک سلطان قورچی باشی افشار و بدرخان استیجو و چندی دیگر نیز
 بهوجب حکم در آمدند - و بعد از زمانی رخصت نام در دادند - هرکس از صفا و لشکریان
 بگرمقن و بختن شکار اشتغال نمود - درین اثنا بهرام میرزا (که با خلفا بد بود) در میان
 شکارگاه دانسته تیرس برورزد - و اورخت همی برست - و بملاحظه خاطر میرزا که
 این صحن را بشاه نگفت - و بعد از آن عساکر دولت را رخصت شد که رفته نزدیک
 حوض سلیمان بار دیگر قمرغه بهم آوردند - و چون فراهم آمد بآئین بزرگان شکار کردند
 و درین منزل بهوکل بازی و قبق اندازی نیز شطرس از اوقات گرامی صرف شد
 و درین روز (که بازار قبق گرم بود) بپیرام بیگ به خطاب خانی و حاجی محمد کوکی بلب
 سلطانی سرافراز شدند - و در آخر آن مجلس طومار نوازه هزار حوار (که بهرامی فرزند
 ارجمند شاهی میرزا مراد بمک نامزد شده بودند) با طومار احباب کارخانهائی (که بهمرکبی
 حضرت جهانبانی قرار یافته بود) بظفر در آوردند - آقامی اجله (که درین کمک مالی مقرر شدند)
 بدین تفصیل است - میرزا مراد - بد اغخان قاجار لله میرزا - شاه قلی سلطان افشار حاکم کرمان
 احمد سلطان شاملو ولد محمد خلیفه - سنجاب سلطان افشار حاکم فرات - یار علی سلطان تکلو
 سلطان علی انشا - سلطان قلی قورچی باغی خویش محمد خان - یعقوب میرزا طغانی سلطان محمد
 خدا بلده - سلطان حسین قلی شاملو برادر احمد سلطان حاکم سیستان - ادهم میرزا ولد دیو میرزا

(۲) نسخه [دو] سلق - و نسخه [ح] سلق (۳) نسخه [ح] کوکه (۴) نسخه [اب] سوردی

(۵) نسخه [ز] کفلی (۶) نسخه [ح] بهمرساننده

امر سه شهم است - که کارهای پخته گذاشته گردد - اکنون ما را برادرِ خود نصیر امر شده بمد و معین دادند - که مکتب بر جانِ خود نهاده آنچه اشراط امداد و لوازم اعانت و اسعاد بوده باشد) بر حسب آرزو بنقدیم رسانیم - و موافقِ حقوق را منظور داشته آئندگام کمک (که در کار باشد) سرانجام نماییم و اگر خود ما را باید رفت بطریقِ کمک برویم - و بسیار از سخنانِ حقیقت پیرای (که بزرگ منشی را نشان بزرگ باشد) فرمودند - و چند روز جشنِ خسروانی داشتند - حضرت شاه هر روز خود همه کاپربار را رحیده مجلسِ غیرمکتر می آراستند - و زینت افزای صورت و معنی میگشتند و روز بروز در مداف و محبت می آموزدند - ترتیب مجلس آرائی (که یدان شاه بذات خود مباحثه شود) چگونه بیان توان نمود - که چه قدر شامیانهای زربفت و مخمل و تاجه بانف بر پایی میبردند - و خزانهای ملتش و خیمهای معنی چه مقدار نصب میشد - گلیمهای اویشمی و قالیهایی قیمتی آن قدر (که نظر کار میکرد) در آن هر زمین گسترده داد عشرت و نشاط میدادند - و چه شرح دهد که در لوازم گذراندن تحف و هدایا (که امر سهست ضروری) بچه آئین خود توجه میفرمودند - و از اسبان عراقی چیده با زینهای مطلی و مرقع و عبائیه و زین پوشهای فاخر و اسبهای برده می آراسته و پیراسته و شترهای بدیع بیکر از قسم نر و ماده با پوششهای گرامی و چندین شمشیر و خنجر مرقع بجواهر و تمالهای نفوذ و تماشای نخبیس و پومنینهای کیش و جلفاره و حجاب و تین و جامهای پوشیدنی از اجناس زربفت و مخمل و تاجه و اطلال و مشجر رنگی و یزدی و کاشی و چندین طشت و آفتابه و شمعدان زر و نقره مرقع بیواقیت و لآلی و چندین طبعهای طلا و نقره و خراگهای مزین و بساطهای اعلی (که در کلانی و خوبی نادره روزگار بود) و سایر اسباب پادشاهانه یک بیک بنظر اقدس گذرانیدند - و جمیع ملازمان رکاب دوات را از نقد و جنس جدا جدا رعایت فرمودند - و مراسم آداب پادشاهانه از طرفین بنقدیم رسید .

حضرت جهانبانی در روز جشنِ عالی الدام گرانبا (که خراج ملکیا و اقلیمها بود) و دریمت و پنجاه لعل بدخشانی بریم ارمغانی بنظر شاه در آوردند - و بے شایبۀ تکلف از دست در آمدن حضرت جهانبانی بالکای شاهی تا زمان برآمدن بهرام و رمه (که از سرکار خاضه و منتحبان شاهی خرج شده بود) زیاده ازان باضعاف مضاعفه پاداش شد - و از انجا متوجه سلطانیه شدند - و در انجا بعیش و عشرت بزمهای خسروانه داشتند - و در خلال اوقات فرخنده معانیات

می بودند) منزل داشتند - و از آنجا بیروم خان را پیش شاه فرستادند - موبش شاهی نزدیک بمقصد رسید بود که بیروم خان تبلیغ رحلت نموده از همان منزل بقدیم مسرت مودت نمود - و از آنجا توجه بسلطانیه واقع شد - مختبر شاهی میان ابهر و سلطانیه بود - چون (موبش عالی بآن حوالی نزدیک رسید) اول اکابر امرا طبقه طبقه آمده ملازمت کردند - بعد از آن بیروم میرزا و شام میرزا برادران گراسی شاه استقبال نمودند - و در جمادی الاولی (۹۵۱) نهضت و پنجاه و یک شاه خود استقبال فرموده (با مراعات قواعد اعزاز و اکرام - و تقدیم آداب اجلال و احترام) ملاقات فرمودند - و شرائط نوین و تعظیم و ضوابط قبایل و تفخیم در دیدن بتقدیم رسید و در محفل عالی (که در مدت مدید بتذهیب آن نقاشان باریک بین در بدیع صنعت نقاشی بد بیضا نموده بودند) اول مجلس آرائی آن نگارخانه خاطر فریب با اتفاق حضرت جهانبانی چهره گشا گشت - و محفل پادشاهانه انعقاد یافت - و بقانون بزرگی و اوازم و سرشاهی گویایی همدم و همزیان گشتند - و ابواب اخلاص و اختصاص مفتوح داشته ابواب سرور محبت و انبساط گشودند - و بتقریبات سخنان بلند در میان آوردند - و میرزا قاسم گونابادی در کذاب مثنوی (که در احوال شاه انتظام داده) در باب ملاقات این در شهریار کامگار چنین گفته :

- دو صاحبقران در یک بزمگاه • قران کرده باهم چو خورشید و ماه •
 - در نور بصر چشم اقبال را • دوعید مبارک مه و سال را •
 - در کوکب کز ایشان فلک راست زین • بهم در یک عرصه چون فرقدین •
 - در چشم جهانی بهم همنان • بهم چون دو ابرو نوازع کفان •
 - دو معد ملک را یک برج جای • دو والا گهر را یک درج جای •
- شاه فرمودند که فتح هندوستان (که حضرت گیتی ستانی فردرس مکانی را میسر شد) حضرت جهان آفرین جهان بخش شمشیر جهانگیر شما را کلید گنج خانه کشورگشایی گردانید - و هر قصور و فتور (که در مملکت داری و جهانبانی در ذل و پیش آمد) از نا مساعدی و بی اتفاق برادران بی اخلاص بوده - و شما را دران اختیار نبود - در عالم احباب موافقت برادران

(۲) نسخه [ب] ابهر (۴) نسخه [۱] حمود (۴) نسخه [د ز] شام (۵) نسخه [ج ح] ملاقات (۶) نسخه [ج] و بر مصدق کلام الملوك الملوك الکلام سخنان بزرگ و حکایات بلند در میان آوردند (۷) نسخه [د] حضرت جان بخش جهان آفرین (۸) نسخه [ب] و بی اخلاصی امرا (۹) نسخه [ه] چون در عالم احباب •

خصیص و لایف خود یافت - و باجم ذی الحجّه این سال بجام رسیده زیارت مرقد منور حضرت زنده ببل احمد جام (قدس سره) فرمودند - و چون نزدیک مشهد نزل اقبال شد شاه علی سلطان استیلا (که اباحت آنحدود داشت) با اکابر مادات بدولت امتقبال مقرب شد - و آداب خدمت بجای آورد - و هائزدهم محرم (۹۵۱) نهصد و پنجاه و یک بهشید مقدس رسیده بزیارت روضه رضویه (علیه و علی عاکیها التحیه) مابز گذشتند - و چند روز در حواشی آن بقعه شریفه اقامت فرمودند - و از آنجا بدولت منوجه نیشابور شدند - شمس الدین علی سلطان (که حکومت آنجا بدر متعلق بود) با اهالی و موالی آنجا پیشواز آمده آداب عبودیت و انواع خدمت و ارادت بتقدیم رسانید - و آنحضرت میر کل فیروزه (که در آنحدود است) فرمودند - و از آنجا بسبزار و از آنجا بدامغان رسیدند - و از آنجا بچشمه ایست قدیم که از زمان پیدین طلسم دران تعبیه کرده اند - که هرگاه چیزیست باید دران چشمه می افتد در هوا طوفان پیدا میشود و از دورش باد و خاک هوا تاریک میگردد - این را نیز بچشم عبرت اصحاب فرمودند در کارخانه مادر حکیم رمایع بدیع خواص و تاثیرات اشیاء که چندانست که بخیازت ادراکات انهام و اوهام احاطه آن توان نمود - آنکه از دامغان بمطام توجه ارزانی داشتند - و روضه مقدسه ببطامی شیخ بایزید بطامی (قدس سره) در مر راه نبود - عذرا موبک منصوره ماخذ زیارت فرمودند - و از آنجا بمغان شفاذه بصوفی آباد (که مرقد شیخ علاء الدوله همنائی صاحب قدس سره) نزل فرمودند - و در سفر در حضر طریق انیق آنحضرت چنان بود که پیوسته بزیارت خداپرستان توسل می جستند - و بظاهر و باطن از طوائف زنده دلائل همت میخواستند و منزل بمنزل که میرسیدند حکام و اکابر آنجا در خدمات کمال اهتمام بجای می آوردند و در اکثر اوقات رسائل شوق و جلائل هدایا از جانب شاه می آمد .

چون موبک عالی بحوالی ری رسید شاه بعزم ییلاق از قزوین بجانب سلطانیه و مورایق بیرون برآمد - حضرت جهانبانی بدولت و اقبال در قزوین (که دران نزدیک پای تخت شاه شده بود) نزل فرمودند - اکابر و اهالی آنجا بشرف استقبال معالمت پذیر شده از صحبت فیض منقبت آنحضرت مستفیض گشتند - و روزه چند در آنجا بصیر مواعین شریفه و اماکن منبرکه آن شهر توقف فرمودند - و در خانهای خواجه عبد الغنی (که کانترا اهل آن دیار بود) و در اوائل شاه آنجا

(۲) نسخه [۵] الف الفیه (۳) نسخه [د] همنائی قدس سره است (۴) نسخه [ز] ییلاق (۵) نسخه [د] و در خانه خواجه (۶) نسخه [ب] عبد الهی .

امرای عالمشدر بشرف استقبال کامیاب سعادت شده توانین اعزاز و اجلال بقدم رسانیدند - و از زیارتگاه تا پل ملاق و از آنجا تا باغ جهان آرا (که سه چهار فرسخ مسافت است) تمام دشت و کوه را مردم شهر و قصبات نورگرفته تماشا می بودند - و اجتماع خلایق بشادمانی بر نیچه بود که مگر در ایام عید و نوروز بوده باشد - غرة ذیقعده (۹۶۰) نهصد و پنجاه بهرات در باغ جهان آرا نزول فیض و روز درمورد - محمد خان جشن پادشاهانه ترتیب داده پیشکشیهای والا بنظر اشرف در آرزو و در مجلس اول ماهر قاتی (که در خوانندگی یکنه خراسان و عراق بود) در مقام نگاه غزل امیرشاهی را خواند - که ارکان رجود اهل وجد و حال در تزلزل آمد - و الحق بسیار مناسب و بنادیر خواند - مطلعش اینست •

• شعر •

مبارک منزه کان خاده را ماهر چنین باشد • همایون کشوره کن عرصه را شاه چنبدین باشد

• شعر •

و چون باین بیت رسید که •

ز رنج و راحت گیتی سرچنان دل مشو خرم • که آئین جهان کلمه چنان گاه چنین باشد
حضرت جهانبانی را رقت شد - و بغایت متأثر شدند - و انعامها در دامن آمید او ریختند
چون (هری و میرکافهای او بغایت خوش آمده بود - و جشن نوروزی نزدیک رسیده) روزی چند آنجا توقف اتفاق افتاد - و هرگاه آنحضرت بسیر حواری میفرمودند محمد خان در ملازمت بوده آداب نیکو بندگی بجای می آورد - و از هر دو جانب آنحضرت زرها نثار میکرد - و هر روز مقام مشهور میرگاه میدود - و هر وقت محمد خان نازه عشرتگاه می گشت - و ترتیب انعقاد مجلس بر نظم معهود مقرر بود - گاه عشرت سرای گریزگاه نشاط پیرای ضمیر اندس میشد - و گاه باغ مراد و همچنین باغ خیابان و باغ زءان و باغ سفید را بنظر فیض بخش تماشا فرموده در هر گل زمین صحنهای رنگین میدادند - و در همین ایام زیارت اولیای عظام (خصوصاً پیر هرات خواجه عبدالله انصاری قدس سره) بنعت نیاز فرمودند - تجرد مشایخ خدا اندیش (از بزرگان کامل استعداد و عالی فطرتان صدق نهاد - و خوش مهمان روزگار - و فضلی نامور) از صحبت فیض موعیت مستفید شد •

و بعد از فراغ از مراسم نوروزی و تماشای گشت گلهای عشرت افزا اهتمام در توجه بمشهد اندس فرموده از راه جام عزم خیر انجام فرمودند - درین روز احمد سلطان حاکم سیحستان (که در درام خدمت و حسن عقیدت ممتاز بود) مشمول توجه و التفات پادشاهی شده

طبیعی چینی بزرگ و کوچک و دیگر طباق و دیگها تمامی با سرپوش مفید علمی کرده با کیزه داشته باشد و قطار احقر در تقویر در مهمانی خود آن ابالت پناه پیشکش نماید - و آمرای مفکور را امر شده بود (که مهمانی نمایند) بدین طریق که طعام و حلاوه و پالوده یک هزار و پانصد طبق بکشند - و سه اسب و یک قطار شتر و یک قطار احقر (که آن ابالت پناه اول آنرا دیده و پسندیده باشد) پیشکش نمایند - و حاکم غوریان و پیشکش و درویش در ولایت خود مهمانی نمایند - و حاکم باختر در جام مهمانی نماید - و حاکم خانب و ترشید و زاده و محولات در محال سرای فرهاد (که پنج فرحنگی مشهد است) مهمانی نمایند - انتهى •

چون (موصوف عالی حضرت جهانبانی جنت آشیانی در نواهی نراه رسید) ایلچی شاهي با فرزنداه حضرت جهانبانی جنت آشیانی آمد - و حقیقت مقدم دانستن والی ایران مقدم گرامی را و مسرور شدن از موضح پیوست - آنحضرت را (که معدن مروت بودند) از رفتن عراق و دل همراهان حقیقت گزین بدست آوردن چاره ننماد - ناگزیر پای عزیمت در رکاب درات آورده بعزم جزیه متوجه هرات شدند - و در هر منزل ازین نواهی (که نزول اجتناب می نمودند) یکی از مشاهیر و اکابر خراسان با استقبال بیرون آمده بصدارت مقربان بحاط اقدس ملازمت میکرد - و صیت موصوف پادشاهی ابواب شادمانی بر روی متوطنان آن دیار گشوده خلایق از اکثر تصیبات (مانند جام و تربت و سرخس و اصفهان) بهرات آمده انتظار مقدم عالی می بردند - و چون قاصدان تاتار سلطان و اعیان خراسان (که استقبال نموده بودند) به محمد خان اعلام نمودند (که وصول موصوف عالی بزیارتگاه نزدیک است) محمد خان با اعیان امرا (مثل رحیم سلطان و شاهنوی سلطان) و اکابر نضا (مثل میر مرتضی صدر و میر حسین کرمانی) و سایر اعزّه و اهالی بادرک سعادت استقبال شتافتند - و بر هر پل مالان (که سیرگاه مشهور هرات است) بدولت رکاب بوسی والا مشرف گشته دعا و سلام از جانب شاه رسانیدند - و شرح شوق شاهي و آداب تواضع (که جوهر بزرگی است) اظهار نموده آداب خدمت، بتقدیم رسانیدند - و مقرر شده بود که از پل مالان تا باغ جهان آرا راهبازا جابوب کرده و آب زده دارند - و بزرگان و شرفای شهر از هر در طرف هر روز آمده منتظر باشند •

و چون (راهبات پادشاهی بمنزل درویش رسید) سلطان محمد میرزا بسعادت استقبال شتافتند آداب اخلاص و احترام بظهور رسانید - و بآئینه که مامور بودند شاهزاده کامکار سلطان محمد میرزا و دیگر

(۲) نسخه [۱] فروش (۳) نسخه [د و ح] کرشو (۴) نسخه [ب] که بسیرگاه هرات مشهور است
 (۵) در [چند نسخه] ظرفی شهر (۶) نسخه [ج] و در فرار - و نسخه [ه] قرار - و نسخه [و] در فرار
 و نسخه [ح] فراد (۷) نسخه [ز] محمود •

در حدود و مواضع بنزدیک شهر مقرر دارند - که چار نمایند که تمامی مرد و زن صبح روز چهارم در میز خایان حاضر گردند - و در مردگان و بازاسه (که آئین بختن قالی و پلاس فرش انداخته باشند) عورات و بیگها بنشینند - و چنانکه فاعله آن شهر است عورات با آینه و زرنده در مقام عیون کاری و شیرین گوئی در آید - و از هر محله و کوچه صاحبان نغمه بیرون می آمده باشند که در بلاد عالم مثل آن نباشد - و تمامی آن مردم را با حلقه بال فرمایند - بعد ازان پادشاه را بعزت و ادب گویند که پاشا سلامت در رکاب معادت نهاده - و ار شوی - و فرزند در پهلوی آنحضرت (چنانکه سر و گردن امپ ایشان پیش باشد) نراه رود - و آن ایالت پناه خود از عقب ایشان نزدیک میبرند - که اگر از عمارات و منازل و بساطین هر چه پرسند جواب دانسته و سلجیده عرض نماید و چون بمعادت بشهر در آید چهار باغ را حیر فرمایند - و در باغچه (که در هنگام سن نواب همایون مادران بلده طایفه^{۱۲۱} جهت بودن و خواب کردن و مشق و خواندن تعمیر یافته بود و الحال مشهور است بدیخ شاهي) نزل ایشان فرمایند - و حمام چهار باغ و حمامات دیگر را سفید و پاکیزه سازند - و بگللاب و مشک خوشبو کنند - که هرگاه میل فرمایند محل آرایش بدنی باشد - روز اول فرزند بطعام وافر مهمانی نماید - و چون (ایشان بغرامت متوجه خواب شوند) آن ایالت پناه خود بدین دستور مهمانی کند که مذکور خواهد شد - چون ایشان بشهر در آید همان روز عرضه داشت نماید - و روانه درگاه معالی گرداند - و مقرر شد که معز الدین حسین کلانتر دارالسلطنه هرات مرید خوش نويس صاحب رفوف تعیین نماید - که از روزی (که آن بانصد کس استقبال نماید) تا آنروز (که بشهر در آید) روز نامچه^{۱۲۲} منقح نوشته به ثبت مهر آن ایالت پناه رساند - و جمیع حکایات و روایات بد و نیک (که در مجلس گذرد) بقلم گرفته بدست مستمندان داده روانه درگاه معالی گرداند - که بر جمیع اوضاع نواب همایون ما را اطلاع حاصل شود •

و مهمانی آن ایالت پناه بدین دستور که طعام و حلاوه و شیره^(۱) و میوه سه هزار طبق کشیده شود - و یراق ضروری مذکور بدین دستور مریدان نماید - اول پنجاه چادر و بیست مایدان و چادر بزرگ^(۲) الینه^(۳) (که جهت خاصه ترتیب نموده عرض کرده بود) باد دوازده زوج قالی دوازده ذرعی و ده ذرعی و هفت ذرعی و هفت زوج قالی پنج ذرعی و نه قطار مایه و دروست و پنجاه

(۲) نسخه [ح] و خوش گوئی و ملاطفت (۳) نسخه [د] طایفه خجسته (۴) نسخه [و] اشاره

(۵) نسخه [ا] الینه •

مربعات لذیذ (آنچه ممکن باشد) و حلازه و پادوده بکشند . پس از آن هفت راس اسب لایق و رعنا
از طوائف آن فرزندان ارجمند جدا نموده جلای می مغل و اطلس پوشانیده و تنگ نصب بانی
ابریشمی بر جل مغل منقش و تنگ سفید بر جل مغل سرخ و تنگ سیاه بر جل محمد
سبز بکشند . و باید که حافظ صابرقاق و مولانا قاسم قانونی و استاد شاه محمد سرناشی
و حافظ درست محمد حانی و استاد یوسف مودود و دیگر گوینده و سازنده مشهور (که در شهر باشند)
همه وقت حاضر بوده هرگاه پادشاه بخواهند بوقت بنده و ترم برداشته آنحضرت با خوشوقت
سازند . و هرکس (که قابل آن مجلس تواند بود) در خدمت از دور و نزدیک بوده باشد . که بوقت
طلب حاضر گردن . و اوقات خجسته ساعات ایشان را بهر نوع که توانند شگفته داشته باشند
و دیگر شفقار و باز و چرخ و باشه و شاهین و بحری و آنچه (در سرکار فرزندان و آن ایالت پناه
یا اولاد عظام بوده باشد) بدشکش نمایند . و ملازمان ایشان را تمام خلعت های ابریشمی از هر جنس
و هر رنگ علیحدّه علیحدّه در اختیار آنکس از اوان مغل و خارا و تکمه کلابتون و طلا بافت بدشانند
و چون بمنزل خود روند ملازمان ایشان را بنظر خجسته اثر آن فرزندان ارجمند در آورند . آن فرزندان
تخلیق کریم (که میراث آبا و اجداد اوست) بدیشان معاش نموده بهر یک از ایشان جدا جدا سروبا
و اسب و راخوهر هرکس بدهد . و اندام زیاده از سه تومان نباشد . و درازده تقووز هارچه ابریشمی
از مغل و اطلس و کتخاب نونگی و یزدی و پادشاهی و غیره (که بغایت لطیف باشد)
و سی صد تومان زر نقد در سی کببه با قماش مذکور بکشند . و بلشکر بهر نفر سه تومان تبریزی
(که شاهد شاهی باشد) بدهند . و هر روز در سرخیابان و کاریزگاه میر میفرموده باشند . و درین روز
از در باغ چهارباغ شهر (که منزل پادشاهانه است) تا سرخیابان (که در باغ عیدگاه است) بفرمایند
که محقره اصناف چهارطاق بدی بآئین شیرین بزنند . و بهر صنعتگری یک از امرای مذکور یا
شریک سازند . تا بنقص یکدیگر هر صنعت و شیرینی کاری که دانند بعمل آورند . آنسب
آست که [چون پادشاه آن روز و بوم را بقدم فرخنده مشرف ساخته اول بشهره (که آن نور چشم
عالیمان است) بوهود شریف خود آنرا مشرف خواهند ساخت] بنظر کیمیا اثر ایشان از مردم خوش طبع
و شیرین گوی (که در شهر هستند) در آورند . که باعث روز باشد . روز حیوم (که ازین چهارطاق
و خیابان شهر و صفا دادن چهارباغ فراخ خاطر روزی نموده باشد) چارخیابان را در شهر و میقات

(۲) نسخه [ب] مودودی (۳) در [اکثر نسخه] بهر رنگ (۴) در [اکثر نسخه] تافته شاهی

(۵) نسخه [اب ح] سه صد (۶) نسخه [ح] آن قدر که ملازمین و ارشد خویشین (۷) نسخه [د]

شیرین زبان و رنگین گوی .

نزدیک دهند - و ملاحظه نماید که هر جا (که خاطر عاطر آنحضرت محرر باشد) و در هر گل زمین
 (که در آب و هوا و لطافت و نزاهت امتیاز داشته باشد) راجحی بوده در خدمت آنحضرت
 دست ادب ملازم دار بر صیف نهاده پیش رود - و عرصه نماید که آن اردو و لشکر و اسباب
 تمام پیشکش نواب کامیاب است - و خود در راه و هر کوچ دمیدم خاطر اشرف را بهمزبانی (که
 در کمال استحکام باشد) خوشوقت سازد - و خود از منزل مذکور (که فردا بشهر خواهند آمد)
 رخصت طلبیده متوجه مقامیت فرزند گردد - و صباح آن فرزند اعتراف را بعزیمت استقبال
 از منزل بیرون آرد - و مروری (که در نوروز پارسال بدان فرزند ارسال داشته بودیم) پوشاند
 و یکی از سفید ریشان و ایماقی تکلو (که پسندیده و معتمد آن ایالت پناه باشد) در دارالسلطنه
 مذکور گذاشته فرزند مذکور را حواری کند - و در وقت توجه بشهر ایالت پناه قزاق سلطان را در خدمت
 نواب دارد - و چادر و شتر و امپ گردانند - که چون فردا نواب کامیاب حواری شوند (اردو نیز
 کوچ کند - و ایالت پناه مشارالیه بدرقه بماند - و چون فرزند مذکور از شهر بیرون آید قدغن نماید
 که جمیع لشکریان بشان مقرر سوار شده متوجه استقبال شوند - و چون نزدیک آن پادشاه
 عظمت دستگاه رسند (چنانچه میدان میان ایشان یک تیر پرتاب بوده باشد) آن ایالت پناه پیش رفته
 التماس نماید که پادشاه از اسب فرود نیایند - اگر قبول کنند در ساعت باز گردد - و فرزند برخوردار را
 از امپ پیاده ساخته بتعجیل روانه گشته ران و رکب آن پادشاه سلیمان بارگاه بوسیده قواعد خدمت
 و حرمت و همت (آنچه مقدر و ممکن باشد) بظهور آورند - و اگر نواب کامیاب قبول نپذیرد
 و پیاده شوند اول فرزند مذکور را از امپ فرود آورند - و خدمت کنند - و اول آنحضرت را سوار کرده
 دست پادشاه را بوسه داده فرزند مذکور را متوجه سواری سازند - و بدستور سوار گردانند - و متوجه
 اردوی خود و منزل و مقام مقرر شوند - و آن ایالت پناه خود نزدیک نزدیک فرزند مذکور
 در خدمت پادشاه باشد - که (اگر پادشاه سخی و حکایتی از فرزند ارشد استفسار نمایند - و آن فرزند
 بواسطه حجاب جواب آن چنانکه باید نتواند داد) آن ایالت پناه جواب لایق عرص نماید
 و در منزل مذکور آن فرزند پادشاه را مهمانی نماید بدین دستور که چون چاشنگاه فرود نمایند
 فی الحال سه صد طبق طعام الوان بطریق حاضر بمجلس بهشت آئین آورند - و بین الصلواتین
 یک هزار و دویست طبق طعام الوان بر طبقهای انگری (که مشهور است بمحمد خانی) و دیگر اطباق
 چینی و طلا و نقره (هر هوشهای طلا و نقره بروی آن خوانها نهاده) بمجلس آورند - و بعد از آن

نا هزار کس بعد از سه روز (که آن بانصد کس رفته باشند) باستقبال فرستند - و در آن سه روز اصحاب و لشکریان مذکور را در یک منزلت بنظر درآورد - و اسپان توپچاق و تازی مقرر دارد که به ملازمان خود بدهند - که هیچ زیست سپاهی را از سپ خوب بهتر نیست - و سرد پای آن هزار کس نیز وکیل و والیزه ساخته باشد - و چندین هزار دهد که چون این امرا بملازمان آن حضرت برسند زمین خدمت و هبت بلا لب ادب بوییده یک یک خدمت نمایند - آن در هر سواری و غیبه ناگاه میدان ملازمان امرا و ملازمان آنحضرت گشت و کون راع نشود - و بهیچ وجه از دعوه آزرنگی بدوکران پادشاه برسد - و در وقت سواری و کوچ اشتر امرا از دور دور دروچ خدمت کنند - و نوبت کشک هر یک از امرای مذکور ده باشد در نزدیکیهای محقر (که قرار یافته باشد) نترسد نمایند - و کشک خدمت در دست گرفته بنویسند (که در خدمت پادشاه خود کس خدمت نماید) خدمت کنند و آنچه نهایت ملاحظه باشد منظور داشته عمل آورند - و بهر ولایت (که برمند) همین فرمان را بوالی آن ولایت نموده مقرر دارد که آن امیر خدمت نماید - و مهمانی بدین دستور بظهور آورد که مجموع طعام و حلای و اشربه کمتر از یک هزار و بانصد طبق نباشد - و خدمت و ملازمت آن سلطنت پناه تا مشهد مقدس معنی مولیٰ تعلق بدان ایالت پناه دارد - و چون امرای مذکور بملازمت رسد هر روز یک هزار و در دست طبق طعام الوان (که لایق خوان پادشاهان باشد) در مجلس عالی آن پادشاه گرامی کشیده شود - و هر یک از امرای مذکور در روز مهمانی خود ده راس اسب پیشکش نماید - که صاحب خاصگی باشد - و دیگر بامیر معظم محمد بیروم خان بهادر داده شود و پنج دیگر بامرای مخصوص بهر کس (که لایق باشد) بدهند - و نه اسب تمامی از نظیر خجسته ابر گذرانند - و ذکر نمایند که کدام کدام اسب از ثواب کامیاب است - و هر یک که قبل ازین قرار یافته باشد (که از فلان و فلان امیر باشد) بگویند - که آن حکایت هر چند بدنامست لایق خواهد بود و بد نخواهد نمود - و بهر دستور (که منظور باشد) ملازمان رکاب ظفر اندساب را مسرور دارند - و آنچه نهایت غمخواری و بجهتی باشد بظهور آورند - و خاطر آن جماعت را (که از گردن روزگار زاهدوار بقدر غباری دارند) بدلداری و غمخواری (که درین نوع اوقات لایق و خوشنماست) مسرور گردانند و این دستور همه وقت منظور باشد تا بحضور ما رسد - بعد از آن آنچه لایق باشد از جانب ما معمول خواهد گشت - و بعد از طعام منصرمات حلقه و بالوده (که از نقد و نبات طبع نموده باشند)

(۲) نسخه [ط] باستقبال آن کور در پایی عظمت و اقبال (۳) نسخه [ب] و احتیاط کنند که (م) نسخه

و بدستور (که درین نشان مذکور شده) فصل بفضل و روز بروز عمل نموده از مضمون
 مقام مختلف نماید - (پانصد نس از مردم عادل روزگار دیده) که هر کدام یک اسب
 تقدیر و امیر کاتب و یوزی در خور آن داشته باشد) تعیین نماید - که باساقبال آن پادشاه صاحب اقبال
 رفته باشد راس اسب بدر (که از درگاه معنی مع زین طلا جهت آنحضرت مرصده شد)
 و آن ایالت پناه بدر از طولانی خود شش راس اسب بدو آورده خوش رنگ قوی جفته
 (که لایق سوار آن شهباز معرفت در است و کامگاری بوده باشد) انتخاب نموده و زینهای
 لاجوردی منقش با مبداهای زرین و زرد ز (که لایق اسپان سوار آن پادشاه
 همراه باشد) و بالی اسپان مذکور نهاده هر اسب را بدر نفر ملازم خود داده روانه گرداند
 و کمر خاور خامه شریفه (که از دیوار کامیاب مغفوری مرحومین آیدانی) (انار الله برهاده)
 شاه بابا ام بدو اسب های ما رسیده - و بخواند لطیف منقش بود مع شمشیر طلا و کمر مرصع
 جهت فتح و نصرت و شگون آن پادشاه کند و آئین فرستاده شد - و موازی چهار صد ثوب مخملی
 و اطلس مرغی و یزدی سرسل گشت - که یک صد و بیست جامه جهت خاصه آنحضرت است
 نذره جهت ملازمان کاتب ظفر انساب آن کامیاب - و والیجه مخمل دو خوابه طلا باف و نمد تکیه
 کمری آینه اطلس و سه زوج قالین دوازده ذرعی خوش رنگ قماش و دوازده چادر قرمزی
 سبز و سفید مرصده شد - بطریق احسن رساند - و روز بروز اشراف اذین و لطیف سردر راه نموده
 با بافهای سفید (که با روغن و شیر خمیر کرده باشند - و زاریه و خشخاش داشته باشد) مکمل نموده
 جهت آنحضرت می فرستاده باشد - و جهت معاونان مجلس عالی و دیگر ملازمان فردا فردا
 ارسال می نموده باشد - و آنچنان فرار دهد که فردا در منزل و مقام که نزل نمایند امروز چادرهای
 مصقاع لطیف و سفید و منقش و مبداهای اطلس و مخمل و رانخانه و مطبخ و جمیع
 کابینهای ایشان را مرتب ساخته نصب نماید - که در هر کراخانه ضروری آن مهیا باشد - چون
 ایشان بدو است و اقبال نزل فرمایند شربت گلاب و آب لیمو خوش طعم ساخته و بیدر و یخ
 سرد کرده بکشند - و بعد از شربت مرتبهای حلیه مشکین مشهدی و هندوانه و انگور و غیره
 با دانههای سفید بدستوریکه مقرر شده حاضر سازند - و می کنند که اشراف تمامی در نظر آن سلطنت پناه
 درآیند - و گلاب و عنبر اشهب داخل نمایند - و هر روز پانصد طبق طعام الوان با اشراف مقرر دارد
 که میکشیده باشند - و ایالت پناه قزاق سلطان و امارت آن جعفر سلطان و فرزندان و قوم خود را

مراحل نشیب و فراز حق انصافیت بجای آورده دقیقه از آداب تقوت فرو گذاشت نمایند •

فرمان شاه طهماسب بهاکم خراسان

فرمان همایون شریف بقاد یافت که ایالت پناه شوکت دهنگاه خمس ایالت و اقبال
محمد خان شرف الدین اوغلی نکه نام فرزند ارجمند ارشد و حاکم دارالسلطنه هرات و میرد یوان
دادای اعطاف و الطاف شاهی سرافراز گشته بداند - که مضمون واجب المرضی او (که
درین ولا مصحوب نعل الدین شاه ولی بیگ برادر امارت پناه قرا سلطان شاملو روانه درگاه
درست پناه نموده بود) در تاریخ دوازده شهر ذیحجه رسید - و مضامین فرخنده آئین آن
از آغاز تا انجام واضح و لایح شد - و آنچه (در باب نوجه نواب کامیاب - سپهر رکاب
خورشید قباب - گوهر دریای سلطنت و کامکاری - دوحه چمن آرائی فرم ندهی و جهان داری
نور عالم امروز ایوان سلطنت و جلال - سرور سرافراز جویبار سعادت و اقبال - شجره طیبه گلشن
شوکت و عظمت - نمره شجره خلانت و نصفت - پادشاه برین و بحرین - بقیع عالم تاب فلک
کمرانی - بدر بلند بدر اوج خلافت و جهان بینی - ندره و قبله ملاطین عدالت آئین
مهند و بهتر خوافین صاحب تمکین - شهریار عالی منصب تخت مروری - پادشاه والاحسب
ملک عادل گستر - حاکم سندنشان - جم جاد عالیشان - سلیمان تخت نشین - سلطان
صاحب هدایت و یقین - جهان بان صاحب تاج و تخت - صاحبقران عالم اقبال و تخت
نور چشم سلطان روزگار - تاج فرق خوابین نامدار - المویده من عند الله - نهیر الدین
محمد همایون پادشاه - خلد الله تعالی عمره حسب الآمال - الی یوم المآل) نوشته بودند
چه گوید که چه مقدار سرور و حضور روی نمود •

• بیت •

مژده ای هیکل صبا کز خبر مقدم دوست • خبرت راحت بود ای همه جا محرم دوست
باشد آفرور که در بر وصالش یکدم • بنشینم بمراد دل خود همدم دوست
اقدام بملال و توجه آن پادشاه فرشته احترام را غنیمت عظمی دانسته بداند - که بمشلق
آن خبر خجسته اثر ولایت حیزوار از ابتدای عمل تشقان ائیل بدان ایالت پناه مرحمت فرمودیم
داروغه و وزیر خود را بدانجا فرستد - که مال واجبی و وجوهات دیوانی آنجا را
از ابتدای سال حال تصرف نموده بموجب لشکر ظفر اثر و ضروریات خود صرف نماید

(۲) نسخه [ح] دقاق (۳) نسخه [۴] فرمان شاه جنت مکان علین آشیان شاه طهماسب روح الله روحه

بهاکم خراسان (۴) نسخه [و] نعمت •

خواهند رسید - و نندهار ر آیدود در تصرف ارایای دولت خواهد درآمد - چون احمد سلطان
 شد (که امثال این مقدمات تمهید داده از سفر عراق مانع می آیند) بملازمیت اقدس
 آمده از مقام دولتی و داسوزی بمعرض رحانید که یورش عراق بر نتمه همت علیا
 لازم است - این گروه (که ازین سفر مانع می آیند) بغیر از عذر و خدیعت غرض
 ندارند - چون احمد سلطان بعنوان عقیدت و اخلاص در خاطر حضرت جهانبانی جای کرده بود
 سخن او بمعرض قبول پیوست - و برین انگاش عمل فرموده متوجه عراق شدند - و باین تقریب
 روزی چند حاجی محمد مردود بمطابق قرب بود - احمد سلطان ملازم رکاب معلی بوده
 میخواست که از راه نیکویی بدرقه باشد - آنحضرت را چون سیر هری مکنون ضمیر اقدس بود
 برای قلمه اوک متوجه آن محبت شدند •

چون (مکتوب مودت و مشور اخلاص حضرت جهانبانی جنت آشدانی بتخت آرای
 ممالک ایران شاه طهماسب رسید) مقدم سعادت النزام آنحضرت را نعمت غیر مترقب شناخته
 خوشوقت شد - و خواست که سایه فرمهای سعادت همایونی را بر فرق دولت خود جای دهد
 و ادراک این سعادت را عنوان کار نامه افتخار خاندان خود سازد - و بشکر این نعمت فرمود تا سه روز
 در فرزین نقاره شادمانی نوازند - و مکتوبی در جواب (مشتمل بر کمال تبریر و احترام و امتداعی
 تشریف حضور در امرع ازمنه) با الوف محامد و اذنیه و صوف تحف و هدایا مصحوب
 مقرران خاص ارحال داشت - و این بدست بر عنوان مکتوب ثبت نمود • شعر •

همای اوج سعادت بدام ما افتد • اگر ترا گذری بر مقام ما افتد

و فرستاده را رعایتی شایسته کرده روانه ساخت - و اظهار انواع شکرگزاری و حق شناسی
 و تذکار محبت قدیمی نموده جلائل تعظیم و اکرام بجای آورد - و بحکم و روق بلدان و امصار
 نوشت که در هر منزل و هر شهر (که موکب همایونی فرول فرماید) شرف روزگار
 این خاندان عالی دانسته اعظم حکم و اکابر و اهالی و موالی آن دیار بغیر استقبال شادمانه بتقدیم
 مراسم ضیافتهای پادشاهانه مشرف گردند - و از اسباب و اشیای لایقه و اشربه و اطعمه و فوائده
 تازه بذازه منزل بمنزل مهیا ساخته لایق نظر قبول اشرف گردانند - و منشور (که بمحمد خان
 حاکم هری نوشته بودند) بجنس در ملک تحریر در آورد - تا دستور العمل اهل درایت گردد
 و آگاهان راه و رسم مردمی (نظر بران دباجه مروت داشته) در تعظیم و تبجیل خاندان پیدایان

تعلق دارد) توجه فرمایند هوائینه از اندیشه آهیب این گروه بے عاقبت موبک عالی محفوظ خواهد بود . آنحضرت قلم ارباب اخلاص و کثرت اصحاب خلاف و شقاق منظور داشتند و توقف دران ولایت از طرفه حزم (که راه خرد پروراست) در دانسته بهستان نهضت نمودند و از آب میرمند عبور کرده بکنار کوله (که این آب بآن در می آید) نازل سعادت فرمودند . احمد سلطان شاملو (که حاکم میخان بود) مقدم گرمی را دولت ناگهانی شمرده بآیین نیکبختان ملازمت کرد . و بوظائف خدمتگاری و آداب میزبانی اقدام نمود . و روزی چند دران مرزمین عشرت انرا (که جولانگاه شاهسواران عرصه اقبال بود) بشکار تشنگان اشتغال نمودند . و برای نصایب خواطر همراهان وفاندیش خود را بدشغلی ارباب تعلق مشغول دانسته تماشاگر بدائع تقدیر بودند . و از انجا بدولت در میستان نازل اقبال ارزانی داشتند . احمد سلطان والده و صورت خود را بملازمت حضرت مریم مکنی (که درین یورش هودج ابدال و محمول اجال ایسان همراه بود) فرستاد . و جمیع اموال ولایت خود را بدشکست نمود . آنحضرت اندک ازان جهت انشراح خاطر او قبول فرموده نذمه را برگردانیدند . و درین منزل حسین فلی میرزا برادر احمد سلطان (که از مشهد بدین والده و برادر آمده بود . تا رخصت ایشان کرده عازم سفر هجراز گردد) بهرف بساط بوس مشرب شد . آنحضرت از در باب مذهب و ممت مخفیان بر میدند . بموقف عرض رسانید که مدتیست در معتقدات شیعه و سنی عوز کرده میشود . و کذب فریقین بمطالع میبرد . آنچه شیعه اعتقاد دارد آوست که لمن و طمن اصحاب موجب درجات و ثواب است . و معتقد حنیان آنکه سب اصحاب کفر است . بعد از تأمل و تفکر خاطر بران قرار گرفته که بکمان ثواب کفر نمیتوان شد . آنحضرت را این سخن بسیار خوش آمد . و از شرط توجه مشمول عنایت و اتمالت ساخته تکلیف ملازمت فرمودند . او (چون سفر پیش داشت . و امبار سفر سامان نموده بود) از احرار این دولت منقاد ماند . و درینجا حاجی محمد بابا قشقه و حسن کوکه از میرزا عسکری جدا شده بموبک عالی پیوستند . و صلاح وقت چنان اقتضا کرد که عنان توجه بصوب زمین داور منعطف شود . که امیر بیگ حاکم آنجا بملازمت میبرد . و جمله بیگ حاکم قلعه بمت نیز احرار سعادت خدمت می نماید . و بزودی اکثر مردم میرزا عسکری جدا شده بملازمت

(۲) نسخه [ج] بے عاقبت اندیش (۳) نسخه [ب] هیرمن — و نسخه [ج] هلد . و نسخه

[ز] هلد (۴) نسخه [و] و بابا قشقه (۵) نسخه [ج] جمله بیگ .

دلپذیر و مواعظ ارجمند مفرمودند - و بیوفائی دنیا و بے اعتباری صله ظاهر را بچندین دلائل خاطر نشان فرموده خواطر اصحاب تعلق را از تکیه‌ی آن بازداشتند متوجه مقصد حقیقی و مطلب اصلی (که طلب ارباب همت را سزاوار تواند بود) میساختند - و همگی همت بلند آنحضرت مصروف آن بود که چون اسباب تجرید و مواد تفرد روز بروز در آید است گوشه خمول گزیده ظهرو باطن را از غیر بازداشتند بیکدای بی‌همتا پردازند - ایمن صورت و مردمی نمی گذاشت که دل‌های ملازمان رکاب دولت را باین انقطاع بالکل آزرد سازند - و این گروه وفایش ازان رهگذر دست از خدمت باز نمیداشتند که چنین ذات کامل (که شایان خلیفگی حق است - و در انتظام معموری ظاهر و باطن مثیل او بچهره آمدن در ادوار و قرون مشتمل) بیکبارگی دست از جهان بازدارد و سلسله سلطنت ابدترین را منقطع سازد - همگی خواهری این طبقه آنکه بباطن با حق و بظاهر با خلق بوده بمقتضای نشاء جامعیت کار فرمایند - والحمد لله که گوهر یکدای آن دروایی انصال یعنی حضرت شاهنشاهی را این ملکه بر درجه کمال حاصل است - باوجود پرداختن بگروه دار عالم ملک و شهادت افتراق ببحر مواج عالم جبروت و لهوت بر نهج مستوفی مبسر - و قدم همتش بر صمود مدارج علیا مقرر و محکم •

القصة بمقتضای اراده ازلی و فتوت فطری نوشتن مکتوب محبت طراز بفرمانروای ایران و عذاب عزیزست بصوب آن حدود منقطع داشتن در ضمیر الهام پذیر تصمیم یافت - که اگر حاکم ایران حقوق موروثی منظور داشته لازم محبت و فتوت بتقدیم رساند هرآنچه یکبار دیگر بسلسله ظاهر پرداخته دل این گروه حقیقت اندیش بدست آورده شود - و آذر اختیار افزا بمشرب صورت بے اختیار باشند - بنابراین روز پنجشنبه غره شوال (۹۵۰) نهصد و پنجاه مکتوب مصحوب چولی بهادر فرستادند باین مضمون که بحکم کار فرمایان قضا و قدر (که چندین مصالح و حکم در هر کار و دیامت نهاده اند) بجهت انگیخته آمد که ملاقات گرامی بزودی میسر آید - و مجله از سوانح احوال اظهار فرموده این بیت در ضمن آن مرقوم ساخته بودند •

• که گذشت از هر ما آنچه گذشت • چه بدریا چه بکهار و چه دشت •

آنحضرت میخواستند که روزی چند در ولایت گرمی توقف فرمایند - میر عبدالحی گرمسیری کمان فرستاده عرضه داشت که چنین اجتماع می افتد که میرزا عسکری جمعه کثیر را فرستاده است مبدا باینحدود برسد - و کار از علاج بگذرد - اگر بالکلی میزدان و آنحدود (که بحاکم ایران

میرزا را دید - و بهمراهی میرزا بکابل آمد - و میرزا کمران پیشِ حاکم ننه کس فرستاد که حضرت بلفیص مکانی شهر بنویسم و ولد ایشان میرزا منیر (که از یادگار ناصر میرزا جدا شده در حدود بکر مانده بودند) بلوازم آداب روانه سازد - حاکم ننه ایشان را با جمعی کثیر (که از حضرت جهانبانی جنت آشیانی جدائی اختیار کرده در آن حدود بودند) بآئین لایق روان ساخت - و خطائی یا عمدی (که واقع شد) آن بود که این مردم را از راه بیابان بآب و علف فرستاد - و جمعی کثیر تلف شدند و چون بموضع شال رسیدند درین مردم تپه افتاد - و حضرت بلفیص مکانی رحمت فرمودند و از در سه هزار آدمی (که درین قافله سرگردان بودند) معدودی جان بسلامت برده خود را بقلندهار رسانیدند .

نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی

بخراسان و عراق و آنچه درین سفر روی نمود

چون جواد قلم سوانح پیدای به پناه قدمی چند زده سخن را بسر انجام آورد اکنون بسر مقصود رفته راه بدر از میرود - و مجمعی از احوال نصرت انجام سفر خراسان و عراق (که حضرت جهانبانی را روی نمود - و بیدر قافله عزایت ایزدی قطع فیاضی و طیبی صحاری و براری فرمودند) گفته آید - و آن چنانست که آنحضرت چون بمشیت ازای قدم در وادی توکل نهاده راه چول پرخطر اختیار فرمودند ملازمان رکاب سعادت را بخطاب چوای مشرف ساختند - و از فضل نامگذاری الهی درین چول پرهول ملک هاتی بلوچ (که قافله سالار راهزنان بود) بزمین بوس شرف اختصاص یافت - و آنحضرت را بمنزل خود برده در لوازم خدمتگاری کوشید - و از آن وادی هواماک راهبری نموده بولایت گرم میر آورد - و میر عبدالحی (که کلانتر آن ولایت بود) بملاحظاتی داشت اگرچه بمساعده ملازمت فایز نشد اما در لوازم مهمانداری و آداب خدمتگاری اهتمام تمام بجای آورد - و در آن حدود خواجه جلال الدین محمود از جانب میرزا عسکری جهت تحصیل اموال آن ولایت آمده بود - آنحضرت بابا درمخت بخشی را پیش او فرستادند تا رهنمای سعادت او گشته بملازمت آورد - خواجه این را دوات عظیم شفاخته بملازمت شتافت - و هر چیز (که از نقد و جنس در بساط خود داشت) همه را نثار موکب سعادت کرد - و حضرت جهانبانی او را فوازش فرموده میرسامانی سرکار خاصه را برای زرین او مقوض داشتند - و روزی چند در آن سرزمین بوده بادوات خواهان (که درین یورش اقبال آسا ملازم رکاب معنی بودند) نصائح

آمده دید - میرزا کامران قاضی برلاس و میرزا عبدالله و جمعی دیگر از هواخواهان خود را بهر درازی برلاس مذکور بهدیشان گذاشته خود مراجعت نمود - خواجه حسین مردی تاریخ این سالحه را جمعه هفدهم ماه جمادی الثانی یافته بود - و میرزا سلیمان را با ولدش میرزا ابراهیم در نید نگاه میداشت - و چون بکابل رسید تا یکماه شهر را آئین بست - و روزگار را بغفلت میگذرانند - نه یاد معبود میکرد - و نه داد مظلوم میداد - تا آنکه کوکب^(۲) اقبال ملک معبود حضرت جهانبانی ارتفاع یافت - و بدواست و سعادت آمده سزای او را در کنار او نهادند - چنانچه گزارش می یابد •

هرکه با رای نعمت خود طریق بے حقیقتی سپرده مسلک بے اخلاصی شاد است هراذینه در همین نشاء هاداش اعمال خود دید - و هم برین منوال است احوال میرزا همدال - که چون در چنان وقت با چندین دکنه و فساد از ملازمت حضرت جهانبانی راه بیرونانی پدش گرفته متوجه قندهار شده بود قراچه^(۳) خان (که از جانب میرزا کامران حاکم قندهار بود) آمدن میرزا شنیده از ملعه برآمد - و با احترام دریافت - و آن ملک را به میرزا سپرد - و روزی چند برین نگذشته بود که میرزا کامران آمده آنرا بنصرف خود درآورد - و میرزا را مقید داشته تادیب نمود - چنانچه مجله مذکور شد • و مقرر است که انجام حال بیوفایان چون آغاز کار ایشان مردود دلهاست - هوشمندان از اعتبار ناپایدار اعتبار نگرفته در انتظار جزای این حق ناشناسان میباشند - تا بسزا یامتن (که انتضای عین حقیقی است) شکرگزار و مصرت بذبر شوند - که هم سرمایه عبرت جهانیان میشود - و هم دست آویز ندانست بے معادتان میگرد - از انجمله چون یادگار ناصر میرزا (که بفریب و فسون حاکم تده از راه راست الحراف ورزیده در لهری توقف نمود) بعد از توجه حضرت جهانبانی قریب دو ماه دران حدود بود - آخر بروز ظاهر شد که حرف و حکایت حاکم تده از صدق و صفا فروغ ندارد - و همه آن مقدمات حیل پیوند مبتنی بر کذب و سفاهت است - ناچار ازان داعیه باز آمده بصوب قندهار روان شد - هرچند هاشم بیگ (که از درلخواهان راستگو و هواپرستان رضاجوی او بوده) گفت (که رفتن بجانب میرزا کامران و گذاشتن ملازمت حضرت جهانبانی بهندیده نیست - و دنیا جای مکافات است - اندیشه آن باید کرد) از انجا که امرے مت ثابت (هرکرا روز ادبار پیش آید عقل او تیره گردد - و بازار و لینعمتان جرأت نماید - و نصیحت خیراندیشان باد شمرده بگوش هوش در نیارد - و مخنان حلجیده دانشوران افسانه و انصون بگذارند) بغایران یادگار ناصر میرزا از بے توفیقی متوجه قندهار شد - و در زمانه (که میرزا کامران قلعه قندهار را از محاصره بتنگ آورده بود) آمده

زنی نرسیده است - سلطان نیز چون طراریت گل زود زوال - و درانش چون نسیم بهار هریع انتقال - و بالجملة از راه دهکدک بکنار آب - غد رسید - و درینجا محمد سلطان و آغ میرزا (که بعد از کتلان خود را کشیده بودند - و آنجا خود را نتوانستند گرفت) برخاسته برکنار دریا میرزا کامران را دیدند - و میرزا آمدن آنجا توقف نمود - و چون معریت غله باغبان کشید بل بسته از آب گذشت - و از آنجا بکابل آمد - ابواب کامرانی بر روی روزگار خود گشاده بمقتضای هوا و هوس روزگار به مرمی بود - و مثالی که از جمشید مروجیست (که ناخیر از پیشه نرود چراگاه بر آه و فراخ نشود - تا باز در آشیان گریز کند قراچ را بریدن آسان نگردد) دران واقعه بظهور آمد - غزنین و آنکدود را بمعمری میرزا داد - و خواجه خاوند محمود را برسم رسالت پیش سلیمان میرزا بدخشان فرستاد - و خواهش متابعت نموده خواست که آنکه و خطباء در بدخشان نیز باشد - میرزا سلیمان فرستاده را به مقصود برگردانید - میرزا کامران ازین منعی در قاپ شده لشکر بدخشان برد - و در نواحی موضع باری میان فریقین جنگ پیروست - میرزا سلیمان چون آثار ضعیف خود و ثروت میرزا کامران مشاهده نمود کس فرستاده در آغای زد - و خطبه و سکه بنام او ساخت - و میرزا کامران بعضی از محالی بدخشان نیز از میرزا سلیمان جدا ساخته بمردم خود داد - و مقصود را گشته مراجعت نمود .

درین اثنا خیر رسید که میرزا همدال آمده قندهار را متصرف شد - میرزا کامران از اطراف و جوانب لشکر مرام آورده - نتیجه قندهار شد - و تالش ماه محاصره قلمه نمود - و از بی آذوقی میرزا همدال بزدنگ آمده امان طلبیده دید - و قلمه را - برد - و میرزا کامران قندهار را بمیرزا معمری داده بکابل معادلت نمود - میرزا همدال را بهمراهی خود آورد - و روزی چند در محنت دانه باز بمقتضای برادری و لغات در اباس اتفاق معموره جوی شاهی (که اکنون نسبت بنام جلالت انتظام حضرت شاهنشاهی یامنه اجمال آباد مشهور است) بمیرزا داد - و حاکم سند نیز اطاعت نمود - و روزگار ابواب شعانت را آماده میکرد - تا آنکه میرزا سلیمان بر آنچه میرزا کامران از بدخشان جدا کرده بود متصرف شد - و نفیض عهد نمود - میرزا کامران بار دوم لشکر بانصوب برد - در حدود موضع اندراب جنگ در پیوست - میرزا سلیمان شکست خورده بقلمه ظفر متحصن شد - میرزا کامران تعاقب نموده قلمه را محاصره کرد - و از آمدن آذوق راهها را محدود ساخت - انفرس از اهل بدخشان آمده میرزا کامران را دیدند - میرزا سلیمان چون از سپاهیان خود (که چشم وفا داشت) نا امید شد - و نیز از بی آذوقی کابل قلمه بدشواری کشید بی اختیار

جهانباني ساخته سر بلند شد - و در قارنيج (۱۹۸) نهصد و پنجاه و هشت هجري در شب بخونه
(که کشميريان آورده بودند) معاصر ملک نيميني شد •

و محمله از بين حاشيه آنکه ميرزا از آئيني عدالت (که نگهبان دولتي است) عدول
نموده بمقتضاي هوا و هوس خود زهت کردن گرفت - و هشاري و بردباري (که دو بازي
بخدايار است) از دست داد - مکر و عنبر کشميريان (که بنديگر و هر همندي ميرزا از پاي
در آمده بود) باز پيا شد - و ابن گروه خراب باطن نفاق سرشت راه خدام پيش گرفته در لباس
درستي کار دشمني ساختن گرفتند - و عمده اين کار آن بود که لشکر ميرزا را بجلبا از جدا کردند
و مردم کار آمدني او را متفرق ساختند - طايفه را بجانب تبت و برکي را بجانب بکلي و چنده را
بطرف راجوري فرستادند - و عبيدي رينا و حسين ماکري پسر ابدال ماکري خواجه حاجي بقال
کشميري را (که سر گروه مهمات ميرزا بود) از راه برده بخود متفق ساختند - و جمع کثير را بخود
همداستان کرده بر سر ميرزا روان شدند - غازي خان و ملک دولت چک نيز آمده ملحق گشتند -
و قريب خانپور (که ميان هيره پور و مري نگر که اصلي شهر کشمير و حاکم نشين است) بر سر
ميرزا شبيخون آوردند - ميرزا نزديک خانج خواجه حاجي رفته بود تا فرا بهادر را (که در بند بود)
خلاص - از نگاه بدست کمال دولي حيات را ميري کرد - و بعضي ميگويند که تيريه از ملازمان او
دست بسته رسيد •

ذکر محمله از احوال ميرزا کامران

چون محمله از حال ميرزا حيدر گزارش يافت اکنون سرگذشت ميرزا کامران نگرش مييابد
تاريخ ايام نامساعد (که ميرزا کامران از حضرت جهانباني جداني اختيار کرده بصوب کابل روان
شد) چون حدود خوشاب رحيد مري و سروري را رنجه داشنه و زمانه لعبت باز را بهکم خود
بداشته خطبه بنام خود - اذات - هر که خرد در بين و مصاحب مصلحت آموز و همنشين دلسوز
و ... باشد در آينه چنين کارهاي ناشايسته ازو بظهور آيد - نه حق محبت شناسد - و نه طريق
مراستمي - بدي دگرگان را نيکي خود انگارد - و تخم بدني در زمين نيکان افشاند - ظاهر است
که از ان کشت و کز چه بدرد - و درخت اميدش کدام ميده مراد بار آرد - روزگار بے عقبت انديش
بنايه نه - و دولت بزر بر خود بسته را بدوند نه - سريلندي کاخ بے بنيد را چه احساس
چون منار برقي زود از هم باشد - و هلال شب اول را چه ثبات که چون برق خاطف تا چشم دردم

(چه از لغات کلمی و چه از کلمه‌ریای بے حقیقت) زیادہ از ہنچ ہزار ہوار ہونند چوں اکار
 انشان بر بدوفاہی و حرام نمکی مبنی بود کارے از بیش نرنده شکست یافتند - و جمع کثیر از
 مخالفان بقتل رسیدند - و گروہ دمنگبر شدند - و کشمیر با استقلال در تصرف میرزا درآمد -
 و خطیب کشمیر مولانا جمال الدین محمد یوسف لفظ فتح مکرر تاریخ این فتح یافتہ بود -
 و تکرار این فتح اگرچہ در همین رفتی میرزا نیز صحت دارد اما آنچه میرزا خود اشارے
 در تاریخ خود می نماید آنست کہ یکبار میرزا فرستادہ معید خان حاکم کشمیر از راہ درہ
 لاری کشمیر آمد - و در چہارم شعبان (۹۳۹) نھد و حی و نہ در تصرف درآمد بود
 : در ملخص سوال سال مذکور با امرای کشمیر و محمد شاہ (کہ اسم حکومت بنام او بود) صلح
 گونه کردہ دختر محمد شاہ را برای اسکندر سلطان پسر خود گرفته از راہ (کہ آمدہ بود) مراجعت
 کرد - چون درین نوبت فتح غیبی دمت داد و ماک کشمیر مستقر شد مدت دہ حال
 در انتظام آن ولایت سعی بلیغ نمود - و آن عرصہ دایمیر را (کہ حکم خرابہ داشت)
 لباس شہری پوشانید - و اتمام محترفہ و ارباب صناعات را از ہرجا طلب داشتہ در مقام
 رونق و رواج آن ملک شد - علی الخصوص مومیتی را بازار گرم گشت - و انواع ساز در میان آورد -
 مہملا صورت ظاہری آن مملکت (کہ نشاء دنیائی اوست) معنی پیدا کرد - اما بواسطہ تعصبہای
 خنک بدنامک میرزا (کہ منشای آن نارمائی با دعوی رسیدگی مت) متاع معنی کشمیر (کہ
 عالم بکفرنگی و بدنداریست) کساد یافت - و تا امروز ہوی تعصب از کشمیریان می آید کہ
 صحبت را تہمید عظیم است - مہملا اطوار فرمانروایان کہ قوی اثر میباشد - امید کہ بہ یمن آثار
 حقیقت و حقایق حضرت شاہشاہی صورت و معنی کشمیر اتحاد پذیرد - و متاع حق ہرمتی
 و خداسانی بے پایندہ تکلف و تعصب رواج گیرد - و از مہوہای عظیم (کہ میرزا را روی داد
 و مہمت داشت) آن بود کہ باوجود فتح چندین خطبہ و مہمہ بنام نازک شاہ بدستور امرای
 کشمیر - است - بایستہ کہ حق نمک حضرت جہانبدانی بجای آورده وجوہ درامہ و دنانیر و زورس
 مہملا را بتمام نامی حضرت جہانبدانی مشرف میصاحت - همانا کہ با زمانہ مداراتے میکرد - نہ
 بے اخلاصی را رواج میداد - و لہذا دران ایام (کہ فتح کابل شد) خطبہ را بنام مقدس حضرت

(۲) نصحہ [۵] کہ یکبار میرزا با فرستادہ معید خان - اما (نظر بر قصہ ناخست میرزا بر کشمیر از جانب
 معید خان) عبارت یک چہین است - یکبار میرزا (کہ دران هنگام فرستادہ معید خان حاکم کاشغر بود)
 از راہ درہ لاری (۳) در [اکثر نصحہ] انتشار •

(چنانچه محنت گذارش یافت) چون بنوشهره درآمد آمرای مذکور (که امامی آنها
 پیشتر گذشت) مصلحانه آمده دیدند . و راه و روش در آمدن کشمیر و گرفتن آن را
 مجدداً خاطر نشان نمودند . میرزا تکیه بر نصرت ایزدی و دولت پادشاهی نموده بر طبع
 عقبات کشمیر قدم پیش نهاد . درین اثنا نفره در معسکر پادشاهی (چنانچه مذکور شد)
 راه یافت . خواجه کلان بیگ بمیل خود یا بمعی میرزا کامران آن عزم را فصیح نموده بمیرزا کامران
 ملحق شد . و مظفر توبچی خود را بکوه سارنگ کشید . غیر از چنده از ملازمان قدیم
 میرزا حیدر و جمعی دیگر (که حضرت جهانجانی بکمک نامزد فرموده بودند) همراه نشدند . اما
 چون در کشمیر اختلاف و اختلال عظیم بود و هرج و مرج بیحد به پشت گرمی مرقبات
 کشمیریان در پیوست و دوم (جیب) (۹۴۷) نهصد و چهل و هفت از عقبه بنوچ^(۲) درآمد . و بے
 جنگ و جدل تسخیر کشمیر نمود . چه دران ایام مدتی گذشت بود که کشمیر از حاکم مستقل
 خالی بود . و امرا آن ملک را بتقلب در تصرف خود داشتند . و بریکه از مدعیان حکومت
 آن دیار ارم ریاست اطلاق کرده خود ملکرانی میکردند . درین زمان نازک^(۳) شاه نام شخص
 بامر مسمای حکومت اختصاص و اشتغال داشت . و با این حالت هرگاه در میان یکدیگر
 اتفاق و تدبیر و عقل و رای نباشد هر آینه کار ملک باین سرحد کشد . موسم چله دی بود .
 و باران باشنداد می بارید . کجی^(۴) چک چون رقم استقلال از جنبه احوال میرزا حیدر خواند
 بمقتضای تربیب و خداع (که کشمیری ازان گزیر ندارند) از کشمیر برآمده پیش شیرخان رفت .
 چه مقصود از آوردن میرزا حیدر کامروائی خود بود . چون آن میسر نشد بلکه نقش دیگر
 نشستن گرفت دمت ازین باز داشته در اندیشه دیگر شد . و طرح دیگر خیال کرد . و خواهر
 اسمعیل ولد محمد شاه را بشیرخان داد . و باین وسیله خود را مقبول ساخته ملازل^(۵) خان
 و حمین خان سروانی و جمعی دیگر را تا مقدار دو هزار کس گرفته بکشمیر آمد . درین اثنا ابدال
 ماکری (نه استظهار او بود) بعلت امتناع در گذشت . و میرزا حیدر اهل و عیال خود را در اندرکول
 (که استحکام تمام دارد) گذاشته متحصن شد . اهل کشمیر همه جدا شدند . و پیش میرزا
 مردم کم ماندند . و تا سه ماه در شعبال جهال بسر میبرد . تا آنکه در روز دوشنبه بیستم ربيع الثاني
 (۹۴۸) نهصد و چهل و هشت جنگ دمت داد . و بتائید یزدانی فتح کرد . و هر چند مخالفان

(۲) در [بمعنی نسخه] بنوشهر (۳) در [بمعنی نسخه] بنوچ - و در [نقشه] بنوچ (۴) نسخه [ح]
 تاری شاه (۵) نسخه [ح] کجی چک (۶) نسخه [ز] عادلخان (۷) نسخه [ح] سروانی .

جام هندوستان باید پرداخت . بنابراین مصلحت دید قلعۀ رهناس را بیدار نهاد . و جمعی
 دینار را گذاشته کوچ بکوچ برگشت . و باگروه آمد . و از آنجا بقلعۀ گوالیار رست که میرابوالقاسم
 آنجا منحصر بود . و در بیابان از آنجا آمدی آمد دید . شیرخان در مقام ضبط و ربط شد . و تمام
 هندوستان را حوای بنگاله اچال و هفت انطاع قسمت کرد . و دافع امپ مپاهی در میان آورد .
 و اندک از تدبیرهای بیدار سلطان علاءالدین را (که در تاریخ دیرز شاهی تفصیل یافته است)
 شنیده بعمل آورد . و از آنجا بر سر پورجل راجه قلعۀ رایسین و چند پری رفت . و بعد و پیمان
 مادرست راجه را از قلعہ برآورد . و بعضی بعضی مقیمان گمراه و سفیهان تبه روزگار امان داده
 خویش را از هم گذارید . و از آنجا باگروه آمد . و بطرز حکام بنگاله سزاهای در طرق و مسالک بقامق
 یک گروه بنادند . و بعد از بیماری جانکاه (که در آگرو بر طاری شد) بر مر مالدیو (که حاکم
 اجمیر و ناگور و بھار سے از محال و امصار بود) لشکر کشید . و در آن حدود بفریب و فتنه
 بدوایی چیدور و رتنپور شناسست . و آنجا در نیرنگسازها نمود . تا که هبنان آن قلاع کلیدها را
 مرستادند . و در آنجا جمع گذاشته در میان ولایت دهنده در آمد . و از آنجا روسی بقلعۀ کالنجر آورد .
 و آن را محاصره کرده سابطاها بر مشرف ساخت . و نقبها زد . و دهم محرم (۹۵۰) نهصد و پنجاه
 و دو بشعل آتش (که خود افروخته بود) از دور آه مظلومان سوخت . و تاریخ سوختن او
 (ز آتش مرد) یافته بودند . اگرچه در گرفتن این حصار حصین جانش از چار دیوار عنصر برآمد .
 اما قلعہ بدست افتاد . پنج سال و دو ماه و هیزده روز بزرگ و ربو حکومت هندوستان کرد . و بعد
 از جلال خان پور خود او به ختم روز جانشین پدر شد . و اسلام خان نام نهاده امپ شاهی را
 بر خود بخت . و او هم در ناشایستگی اعمال از پدر خود گذرانده بود . چون تحلی این در
 فتنه مرشد خدای منکس در جنب ششمه مچک جهان افروز رایت این دولت ابدی اساس ماند
 در درم گرمگی شب تاب حکم نمود به بود داشت حکمت غامضه ابروی بجهت مصلحت چند
 و که در سکون علم او منظوم بود (روزی چند جلوه داده بخاک ادبار برابر ساخت . و روزگار
 از رنگ وجود این معریدای مقبره کار دارست •

ذکر مجملی از احوال میرزا حیدر

و صورت حال میرزا حیدر آنکه چون تازید حضرت جهانبانی یافته متوجه کشمیر شد

(۲) نسخه [ج ۱] و بعضی بعضی سفیهان گمراه و سفیهان تبه روزگار برآمدن راجه همان بود و کشته شد
 آن سده لوح خون گرفته مان - ابرین جهت قطب خان ترک نوکری نموده مزدوی شد . و شیرخان ارچ
 باگروه آمد (۳) نسخه [ج ۲] رنپور (۴) نسخه [ج ۳] ده ماه (۵) در [بعضی نسخه] سلیم خان

آدمی بود که در موی سر بر او تاج بپوشانیدند - آن راه رفتن و آن موی -
 کمران پیمیده در پیش نظر اوست - (که در نعمت برای دل چراغندان فروخته باشند)
 و در میان آنها و زیاده از آن بود و در نهایت - چون سر بر تاج کشید برای مهربانی سخن
 و تاج در وقت شیر خالی و در میان شیر خاکی کشید و حال میرزا کمران (که بکابل روست)
 میرزا عدال (که بقندهار شایست) و یادگار ناصر میرزا (که در بکر مخالفت درده دارد)
 را بهر است - تا جویای افغانی بفرستد و میرزا شمس به میرزا تخت بیدار زندگانی را به شیار دای
 و کتب ملی میرزا کند .

ذکر مبعوض از احوال خسران مال شیرخان

پوشیده ندادند به شیر خان از آب روان گذشته باغستانی ندم پیش می نهاد -
 و با چندین اسباب آمد به لطف تمام میبود - و هر اس عظیم داشت - که مبادا از یک جانب
 ادران مودت پادشاهی عدم در میدانی کارزار نهاده داد انتقام دهند - و در غلبه های
 دیر زمانی او را به کبار به رخ درآورد - جمعی کثیر را پیشتر روان ساختند - و در احادیث
 ملک غایت ملاحظه را مری میداشت - بعد از چند روز (که به آنجا میفرستاد)
 و در راه و آن حدود روز یک در روز و دو روز (به دور آمد - و از آنجا تا خوشاب روست -
 و در راه و آن حدود روز یک بود - و کس بضای سلطان مارنگ کمر و سلطان آدم (که
 و میفرستاد) فرستاد - چون نعمت برزیده حضرت گدایی ستانی فردوس مکنی
 بودند و از دولت این دودمان عالی عمره کمرانی دانستند حرف او را بگوش رضا
 میزدند - (که از آنجا به تاجور (که از عدال مذهب کبریا است) شایست - و جمعی گذشت
 و در میان فرستاد - که کمران داد مردمانی داده اشکر افغان را شکست دادند و افغانان مراد در بدین
 ایشان افتادند و بفرستاد - شیرخان میخواست که خود بر سر ایشان رود - با خواهران خود
 مشورت کرد - همه صلاح بدانید که کار این گروه (که کوه رانی مستحکم و زمینهای قلب دارند)
 اندر هیچ و تدبیر باید ساخت - و مذهب آست که درین حدود اشکری گران گذاشته شود -
 که هم فکر اشکر منظور شده باشد - و هم در حدود ولایت کمران بوده نعمت تخت و تاج دراز
 نند و قلمه مستحکم است این نظام این در کار اساس باید نهاد - تا بهر روز آیم این مردم -
 زندگانی خود بنگر آمده سر کردن کشی فرود آرند - و خود باز گشته به امان و سرانجام مذهب

نورده ام - که در چنین ایام ناهنجاری توهم خدمتگاری بجای آورم - و میخواستم که این خدمت
در بقیعیم و حاکم - اکنون - که مرا باین سعادت - روزگار بهمازید - داشته از حضرت شاهنشاهی
بدید که آنحضرت کرامت - میر عزیزی طایفه آن حضرت (که ائیل ماه سعادت بود) بهمان داده
از این نواست سر بلند ساخت - و مبارز امیری حضرت شاهنشاهی را هجدهم رمضان (۱۹۵۰)
بهمنه و آنجا بهار آورده در بالای ارب نزدیک خود نشسته - قهر ساخت - ماهم آغا و جیشی آمده
و آنکه خان بدرام خدمت که باین سعادت ابدی بودند - و استقامت ادوار قدسی میکردند - و سرور
آن نونهال ابدال را (که در ظل حمایت ایزدی شو و دعا می یافت) به سلطان بیگم کوچ خود میداد -
و آن سعادت حاکم از رموز عمل در اوامر مهرنایی و مراسم خدمت اهتمام می نمود - بظاهر
مطاعباتی میداد - و بدایان خود را در برابر نور عظمی دانسته روشنی پذیر بود - و روز بروز میر بزرگی
از حاکم در امرای آن جهانبو سعادت بیشتر میدید .

هر گرا تائید الهی برورش نماید و در حد ذات نور پرورد ایزدی باشد بداندیش را در حق
او چهره بینی در خیال نگذرد - و از سخنان جز خدمت و موافقت بظهور نباید - چنانچه مسیبت
از این درین هنگام (که عطومت بدی و رایت مادی باید که تغفل مهمات نماید) بدست
دشمنان جلی پرورش میداد - که دور بیگان ملک دانی را پای ارادت محکم تر شود - و کونه اندویشان
ساده لوح را چراغ هدایت بدست آمد - و حقیقت نگاهبانی ربانی و حرمت آسمانی
بر درمت و دشمن ظاهر گردد - از زبان اندیس حضرت شاهنشاهی شنیده ام که احوال یکسالگی
خود را علی الخصوص دران هنگام (که حضرت جهانبانی متوجه عراق شدند - و مرا
بهقندهار آوردند) یک سال و سه ماهه بودم - نیک بخاطر دارم - روزت ماهم آنکه والد ادهم خان
(که بخدمات و خدمت آن نونهال ابدال قدام می نمود) به میرزا عسکری معروض داشت که رحم
در زمان آنصفت که چون مرزود را زمان روان شدن بپای رسد پدر یا پسران یا کسیکه در عرف
بجای آنها تواند شد بهمار خویش را از سر برداشته در هنگام رفتن آن مرزود گرامی میزد
چنانچه آن نخل امید بر زمین می آید - اکنون حضرت جهانبانی تشرف ندارند - شما بجای آن
بدر بزرگید - مناسب آنست که این شگون (که بهفرمانه میزند چشم زخم امت) شما بجای آرید -
میرزا در ساعت ده ناز خود را گرفته بهوی من انداخت - و من از پای درآمدم - می فرمودند
که این زن و این اهلان بشخصه مرا بخاطر امت - و نیز در همان ایام برای تبرک و نیل

و مهند کانی از نردی بیگ خان گرفت . و در اندک فرمت پیدایش اعمال خود رسید .
 حاشا ! اما آنچه آنچنان گناه را این پادشاه چون تواند شد . این طوعان بلا را اگر گردد از نردی : دش
 . ش .

نام نهند هنوز گنجایش ندارد

اگر بد کند مود بد روزگار . نک - و گردد از پند آموزگار

- راجام راز آخرا کند . همان گوهر خویش پیدا کند

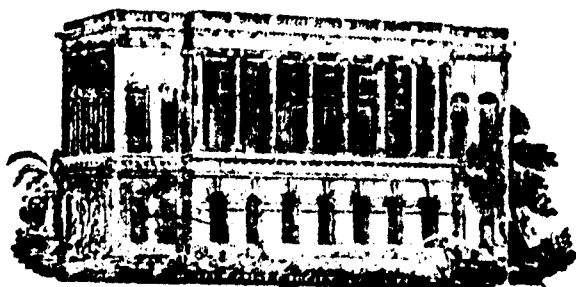
در باریک پیدای رموز نقدیر پیداست که چون دست اقبال یک از برگزیدگان ازل ر
 سلطنت برآراند و تارک دولت او را بدیاج خلعت بلندی بخشد لواصع آثار و مواضع
 همواره در پیشگاه احوال جلوه دهند .

و از غرائب مشرق و مغرب و تفاوت آسمانی (که دراز است) بحضرت شاهنشاهی
 آمد) آن بود که چون میرزا عسکری باردوس معلی رسید و اعمال فانیسته بجای آورد میرغزوه
 و ماهم آغا حضرت شاهنشاهی را بر دوش آرد و نظار عافیت گرفته پیش میرزا آوردند - میرزا (هر چند
 روی نوجه بجانب آنحضرت کرد - و در مقام شگفتگی و زهر جلد آمد) آنحضرت (که دران هنگام
 مجموعه کمالات حال خود را در جهان بودند) باز چون خرد الهی املا شگفته نشدند - و قبضی خاطر
 از نامه حال آنحضرت همدا بود - میرزا طریق شده گفت که میدادیم فرزندان کیست - با ما
 چگونه شگفته شود - و بعد از زمانی انگشت زین میرزا را (که ز گردن او همایل بود - و علامه
 کلون آن نمایان) بطریق عادت اطفال (فی نی بلکه بدستداری اقبال) دست بجانب علامه
 برده خواستند بگیرند - میرزا در ساعت از گردن برآورده بحضرت شاهنشاهی داد - دقیقه شناسان
 محفل اینمعنی را تفاوت بر معاد نمودند - که عنقریب مهربان دولت و نگین سلطنت بنام نامی
 آنحضرت شود - و از چشمه مبارک افاضال الهی آب رندا بجوی آید - و از آنجا حضرت شاهنشاهی
 مویق بنامید الهی برخواست میرزا عسکری متوجه قندهار شدند - در قیام و جلوس و نوم
 و بفظه مواضع بزرگی و فرمان روائی از پیشگاه احوال آنحضرت میدرخشید - و انوار خدایمانی از
 لایق اطوار و آثار همدا بود - در آشنای راه کوکی بهادر (که یکی از متدبران میرزا عسکری بود)
 در یک کجاول حضرت آمده بمیر غزوی گفت که اگر میرزا را بمن دهید بحضرت پادشاه
 میرسانم - میر مذکور جواب گفت که چون حضرت پادشاه خود ببرند همان صلحت در گذاشتی
 بود - و نیز به حکیم عالی این دلیری از من نمی آید - بهادر گفت من عزم ملازمت آنحضرت

BIBLIOTHECA INDICA:
A
COLLECTION OF ORIENTAL WORKS

PUBLISHED BY
THE
ASIATIC SOCIETY OF BENGAL.

NEW SERIES, Nos. 319 & 320.



THE

AKBAR NAMA

ARABIC

MAULAWI ABD UR-RAHIM,

ARABIC PROFESSOR, CALCUTTA MADRASAH.

VOL. I.

FASCICULI III & IV.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE URDOO GUIDE OR MUZHURUL UJAYED PRESS.

1875.

بگرد این نامه نگشته نمودند انجمن را برای فرست نهادیم - و راه دراز پیش گرفته - نعمی آن
 عزیمت نمیکند - مجدداً حضرت شاهنشاهی را در پناه حضرت نذیرالجمال (که دافع آفات و رافع
 مصائب است) سپرده - و هدایت ازلی بدرقه راه ساخته - و عنایت ابدی رفیق گاه و بیگاه کرده -
 بر نوحی همت زبیری دولت بخشد - و های توجه در رکاب نودل آورده قدم پیش نهادند -
 میرزا عسکری (که باندیشه نگاه نزدیک بمصنک رحیمه) میرابوالحسن صدر را پیشتر روان
 ساخت که رفته حضرت جهانبانی را (اگر داعیه رهن داغنه باشد) بحرف و حکایت نگاه
 دارد - در وقت حوالن حضرت جهانبانی میر مذکور میرسد - و میخواهد که از جانب
 میرزا پیغام چند ساخته بگذراند - و با معنای توفیق شود - آنحضرت بتعلیم الهی بسختی
 واهی از منوجه ناشده گرم رهن میشوند - میرزا عسکری منقائب رحیمه شاه ولد و ابوالخیر
 و جمعی کثیر از مردم خود را مرشدان که اردو را محافظت نمایند - و نگذارند که کسی از اردو
 خارج رود - و حقیقت خبر کردن جی بهادر و روان شدن حضرت جهانبانی را از
 میرابوالحسن صدر بتفصیل معلوم کرد - تردی بیگ خان و سایر ملازمان بے حقیقت آمده
 - میرزا را دیدند - و میرزا همه را بمردم معتمد خود مهره .

دو هفته اندیشی (که از روز بد و مانع و خیم نیندیشیده راه نامرادی بے آزر می پیش میگردد)
 در معنی نیشه بر های دولت خود میزند - و خود را آماده بلیات و نکبات آمده نی میگردد -
 چنانچه بر مطالعه کفنگان اوراق روزگار پوشیده نیست - مبر غزنوی چون آمده میرزا عسکری را
 ملازمت کرد میرزا گفتند که ما بجهت دیدن پادشاه آمده بودیم - چرا ایشان راه چول پیش گرفتند -
 از هر مید ن میرزا گجا اند - (یعنی حضرت شاهنشاهی) مبر غزنوی گفت در
 منزل اند - میرزا گفتند که خوب یک شتر میوه از کابخانه بمیرزا ببرند - من هم می آیم
 و شب هر خیمه خود تا یک در نوبنده بعضی از اسباب (که از حرکات پادشاهی آورده بودند)
 میدید - و می نوشت - و صورت حال بهیله همچنان بود که بیرام خان بنقرص صایب
 در بامنه معروض داشته بود - فردای آروز چاشنگاه میرزا بقاره نواخته از منزل خود باردی
 مملی آمد - و بر در دولخانه حضرت جهانبانی نزول نموده جمیع مردم را یک بیگ از
 خرد و بزرگ گیراند - تردی بیگ خان را بشاه ولد مهره - و هر کدام از مردم و ملازمان
 پیوه را بمردم خود حواله کرد - و بتفصیل برد - و جمع کثیر را بقین و شکلیه هلاک ساخت -

که راحت میگوید - جایگزین این خدمت بوده است - او را فرمودند که پیشتر مدبرانه باش -
 و راه را سرکی - از اظهار کرد که بابوی من زبون است - میرزا بجاد نروان برلاس (که یکی
 از ملازمان او بود) اثرات کرد که امپ خود را باز بده - او بعد از تعلل کار خود را
 بدیشانی رسانده امپ داد - جی بهادر (که حاکماً در هندوستان در ملک ملازمان پادشاهی
 مملکت شده بود) به هندونی معادلت از اینجا پاره راه بیشتر آمده جلو ریز خود را بچادر
 بیرامندان رسانیده پرده گشای حقیقت حال شد - بیرامخان باتفاق او در ملازمت حضرت
 جهانمائی آمد - از عزم بدرست آن حق ناشناس آگاه ساخت - آنحضرت کمان پوش
 تری بیگ خار و بعضی ملازمان دیگر فرستادند که امپ چند فرستند - آن تنگ چشمان
 مردمانه از ادراک این دراست متقاعد گشته ایما نمودند - آنحضرت خواستند که خود بدو است
 سوار شده آنها را ادب کند - و مزای کردار در کفار شان نهند - بیرامخان بموقف عرص
 رسیده که وقت تنگ شده - موصح توقف بر نمی تابد - کامر نعمتان را بقهر ایزدی
 حواله فرموده خود بدو است منوجه اراده خود شوند - التماس او ممنوع آمده آنحضرت
 را ممدودس از مخلصان جانحهار راه دشت پیش گرفتند - و اراده قندهار و کابل
 از خاطر اندس برآوردند بآهنگ حجاز منوجه عراق شدند - و بیدایان آورد راه مرق
 گشتند - و خواجه معظم و ندیم کولکناس و میر غزنوی و خواجه عذیر ناظر را حتم
 فرمودند که حضرت شاهنشاهی در مهد حمایت و حراست الطاف الہی است - غبار آمیز
 بر دامن اقبالش میورم - بهر طوریکه باشد هودج عزت حضرت مریم مگانی را بموکب عالی
 رسانند - این معادلت مندان گرم شامانه خدمت رسانیده بجای آوردند - قدری راه طی
 شده بود که شب تیره تر از دل کامر نعمتان حق ناشناس روی نمود - بیرامخان بموقف
 عرض رسانید که حقیقت محبت ز و اصحاب (که میرزا عسکری دارد) بر ضمیر انور
 ایست - درین وقت میرزا بخاطر جمع و دل آرمیده با درسه نویسنده خود در خیمه نشسته
 تفصیل اموال و اعیای اردوی معلی را می بیند - لایق دراست آنست که تکیه بر عزایت
 الہی کرده خود را ناگهانی بران خیمه رسانیم - و کار او بخازیم - هرگاه میرزا از میان دست
 ملازمان او همه نمک پرورد این درگاه اند - ناگزیر آمده ملازمت اختیار می کنند - آنحضرت
 از روی محاب و معاملہ این کاکش را نحمین نمودند - اما از پاک طیفنی و خیر ارادینی

میرزا کمران باو تعویض داشت) و شیخ عبدالوهاب (از اولاد شیخ بهران) از جانب
میرزا کمران بجهت خواستگاری دختر شاه حمید بیگ از خون میرفتند - خبر موکب عالی
شنیده در ملعه میرزا منتهی شدند - حضرت جهانبانی میر الله درصت را مقال عالی
مرمتاده طلب فرمودند - او از سه سعادتی حرمان شرف ملازمت اختیار کرده عذر آورد که
اهل قلمه سرا نمیکشند *

چون موکب عالی بحدود عال (که از قندهار قریب سه فرسخ امت) نزول فرمود
جلال الدین بیگ (که از اعیان میرزا کمران بود - و جایگزین درانحدود داشت) بریان گیری
کسان گذاشته بود - در کس از ملازمان پادشاهی را (که به دختر بهرچشمه رسیدند) دستگیر کرده
بردند - یکی از آن دولتمند پادشاه از جنگ آن مردم خلاص شده حقیقت
آن بداندیشان (که از فرای احوال دریافته - و از زبان آنجماعه شنیده بود) آمده بعرض
اندس رسانید - حضرت جهانبانی کفرنعمتی این گروه دانسته بمقتضای ملاح وقت
رفتن قندهار برطرف ساختند - و بجانب هندوکش عیان عزیمت منقطع فرمودند -
پاینده مستدرومی رخصت گرفته بقندهار متوجه شد - مصحوب از منهور عنایت بخط قدیمی نمط
خود بمیرزا عسکری مصدر باین عبارت (که برادر کم مهر بارات معلوم نماید) نوشته
بمواظ و نصایح آگاهی بخشیدند - اما گوش حق شنو کو - و دل دانای درصت فهم
کجا - آن نصیحتها را ناشنیده انگاشته بیشتر از پیشتر در مقام اقدام شقاوت شد -
قلم حمید سلطان و مهدی قاسم خان و جمعی دیگر از ملازمان عسکری میرزا از رفتن او منع
کردند - که مبدا درینصورت مضار شده از قریب ضرورت بجانب عراق توجه فرمایند -
و حوادث عظیم روی دهد - ابوالخیر و جمعی از اشرار بعضی از مخفیان خوش آمد خانه برانداز
(که بظاهر صورت دارد - و بیاطن جز خرابی و ویرانی نیفزاید) گفته میرزا را
بر داعیه خطا مصمم ساختند - صبح آنروز (که شام ادبار او بود) میرزا بخدای نامد متوجه
مستنگ شد - یک دو گروه راه رفته از ملازمان خود پرسید که این راه را که دیده است -
چی بهادر اوزبک (که نوکر قاسم حمید سلطان بود - و درین برآمدن نوکری میرزا اختیار
کرده بود) گفت این راه را من بواقعی میدانم - و مکرر آمد و شد کرده ام - میرزا جواب داد

(۴) نسخه [ح] سی (۴) نسخه [ط] جایگزین (۴) نسخه [ج] مشنگ - و نسخه [ح] مشنگ

(۵) نسخه [ح] بهی بهادر - و در [بعض نسخه] جیبی بهادر - و در [بعض] جیبی بهادر

صاحب‌الاقبال بدانندش بود سرانجام هر یک از اعمال خویش گرفتار آید - و در انعامت وجود خود موجب اعظم باشد - مرآت این حال را فاعله عبرت افزای حضرت جهانبدی جنت‌آشنایی است - نه در اندک فرصت دانی اقبال آنحضرت (که غبار آنود حوادث بود) بمرچشمه امضای شخص و شویات - جمیع نامرئمان بسزای نیات و اعمال خود رعیدند - و خرمن عمر و دولت ایشان بفرق مهر الهی سوخته شد - و نشان همتی این بیدولتان از صفحه روزگار سترده گشت - چنانچه مصائب و منامب عمر و موارد و مطالع یسر جانجا بدوانی

ترتیب زمانی و تملیکی مکانی گواش می‌یابد .

و بالجملة (چون حضرت جهانبدی جنت‌آشنایی را باطن تدمی مظاهر از طرز آشنایی ناپایدار انصرده گشته بود - و از دلایب مذکوره عالی برخامنه) بخاطر اندس رعید که حکام تله صلح گونه فرموده بقندهار نهضت نمایند - و چون موکب والا آنجا آمد حضرت شاهنشاهی را با جمیع از خامان درگاه بحفظ ایزدی میرده قدم درشاهراه تجرید و تفرید نهاد - و بارتقای مصاعد شوق و شغف هموار لوج عشق را زیر پرده بال همت گذراند - و چنانچه طواف تباله دل مقرب شده فیض معنوی یافته اند محمل بتعبه گل نیز برده صورت را بمعنی متعهد سازند - و همچنانکه نگارخانه باطن سرانعام بامنه صورتکده ظاهر را نیز آرایش دهند - تا این معنی باعیت تالیف قنوب شود - و موجب هدایت حقیقی ساده‌لوحان صورت گردد - درین اندیشه بودند که حکام تله این معنی را دریافته سعادت خود دانست - و مرضعدها صلیح فرماندار - چون آنحضرت را شاهباز بلندپرواز همت بصید عنقا پرگشاده بود و نظیر درویشان از میدهای مختصر باز آمده بر آشپای بلند انقاده صورت التماس از بمعرض قبول افتاد - اوغولیان (که کار برایشان تنگ شده بود) از موده صلح کله نشاط بر فلک انداختند - و این معنی را نهایت مطلب دانسته و نعمت غیرمترقب شناخته پیدشش فراوان فرستادند - و انواع معذرتها خواستند - و آنحضرت بدولت و سعادت هفت ربیع الآخر سال مذکور از تصبه جون بصوب قندهار از راه میوهی توجه فرمودند - میرزا عسکری خبر توجه موکب پادشاهی شنیده فرموده میرزا کامران و بدعیلی خود احکام قلعه نموده با جمعی کثیر باندیشه نادرست متوجه اردوی معلی شد - که بهایمردی شقاوت رفته دستگیر کند - درین اثنا امیر الله‌دومت (که از فضلی عصر بود - و چندانکه وکالت

و بفضل این در نصیحه را اثر چه از مردم نفع غنیده بود اما از آن عفت مآب بیواسطه نیز اجتماع نمود - و آنچه را که از ثمرات نفع و خوارق عالیه ازین نور پرورد الهی بچشم خود دیده است و بنظر اندیشه خود جمعبندی از اندازه بشری و حوصله انسانی بیرونست - الحق آنچه از والد ماجد امیرا عزیز تو که منقول شده هجرت بخشی اصحاب ظاهر است - و آنچه این مسدین مشاهده نموده هجرت اموی ارباب باطن •

توجه مومنین حضرت جهانبانی جنت آشیانی بقندهار و از الحدود

مفر چهارگزیدن و آهنگ مراق کفیدن

ارادت ازلی و محبت الهی برین رفته که پادشاه (که خلعت والی دولتش را بطراز خلعت بقا طراز سازد - و توابع هر بر مظهر عظمت و سلطنتش را بقواعد اعلیٰ استمرار و امتداد مشید و ممتاز گردانند) بعضی طواری انقلاب نماید و مواعید انصراف اندما پیش راه را می آرد - بی الحقیقت آن نمود نیست بے بود - و عقده ایست عاقبت محمود - که کوتاه نظران آنرا از اسباب مفقست داشته در حیز اعتبار می درآورد - و بلند بینان ممال رخصار دولت دانسته سال دوم عین الکمال میسازند - دوامند را آنچه ناملازم طبع پیش راه آید آنرا از مآلمات ثمرات می شمارد - و بدولت خسروان دین و دنیای خود دانسته بگریبان اندوه فرو میبرد - و رجعت توکب (که سر بر آرایان هفت اعلیٰ افلاک اند) نموداریست ازین حال - و تمثالیست ازین نقش - هر چند آفتاب عالمذاب از ابر و غبار از نظر پنهان گردد در حقیقت آن پرده بدش نیست - که بر چشم جهانیان فرو رفته میشود - و منقصه بآن بازگاید عالی نمیرسد - چون بظاهر سبب خلفا میشود تدبیر سطوات الهی عاقبت غبار را سرگردان ساخته بخاک سیاه می نشاند - و نیز هدایت طلوع و غروب نقیر اعظم راهبر دست مشعل در دست - چه همان رحمت و حالت که آن گنج انوار را در مشرق است همان نسبت و حالت در تنقی مغرب حاصل - و همان حالتی که در حین صمت التراس و زوال نصف النهار است بے نقص کمال همان حال در وند رابع نصف اللیل متیقن - و این تفاوت نسبت برائیان خاکی نزد و - انان مشغول کمال است - و آلا درو جلال او از آن مقدس تر است که اندیشه های ارباب نقص و برامی آن نوازد گشت - بنا بر این مقدمات هر که بصاحب دولتان تاجدار و تاجداران

و از مخالفین عصمت نقاب اسلام افکند و جمعی دیگر آزرده گی خاطر داشت - و ازین جهت
 بعضی حضرت جهاد باطنی جنت آشیانی رسانیده بودند که کوچ میر غریبوی سحر میکنند که
 حضرت شاهزاده عالمیان غیر از بشیر دیگر کسی میل نمیفرماید (بعایت داننگ بود -
 درین اثناء رفتی (که کس آنجا حاضر نبود) آنحضرت خلوت دیده منکّم شدند - و زبان کرامت بیان
 خود بمصالحی خاطر محزون جایی ای که مساجد وار نشودند - و فرمودند که خاطر خوش دار
 که غیر آموختن سلامت در کنار تو قرار خواهد گرفت - و شب اندوه نوا نور شادمانی خواهد بخشید -
 و زنده این رازها را آشکارا نکنی - و این امرار قدرت الهی بیوقت شهرت ندهی - چه
 ممکنهای غیبی و معجزهای کثرتی در ضمن این مندرج است - جایی ای که میگفت مرا
 این نوید جان بخش عظیم در شکفت آورد - و عقده اندوه بیکبار از دل من گشوده گشت -
 و ازین رهگذر (که نقابت چنان نور به دردی و حضانت چنان دین گسترده مشارکت و ملازمت
 دیگر کسی از درگاه صمدیت حواله بمن شد) انشراح خاطر یک بعد و صد بهزار انجامید - و روز بروز
 ابواب مرح و نشاط بیش از پیش بر روی روزگار من گشوده میگذشت - و بشکر این نعمت عظمی
 تمام نموده از دل و جان بخدمت متوجه شدم - و نعمت و دولت درجهانی بمن روی آورد - و این
 راز مرصع را بهمان میدانم - تا آنکه آن نوبال دولت سر بر آرای ملک کشورگشایی گشته
 روزی از عمره دهلوی هشکار حوالی تصبه پالم تشریف برده بودند - در آنجا مارے بغایت
 بزرگ و مهیب در میرا پیدا شد - که از باب تهور را دل از جای رفته بود - آنحضرت درین
 مرتبه اعجاز موحی ظاهر ساخته اندیشه (که بخاطر خاطر رسانند) بد بیضا نموده متوجه
 مار شدند - و به بشارت غیبی دلبرانه دُم مار بدست اقدس گرفته زبون ساختند -
 یوسف محمد خان برادر میرزا عزیز کولتاش خود این آیت قدرت مشاهده کرده از روی تعجب
 بمن آمده نقل کرد - در آن وقت آن راز مرسته و حرّ مرپوشیده (که خود دیده و شنیده بود)
 فرزند ارجمند خود در میان آورد - و گفت آنحضرت در مغر من آن معجزه را نموده بود - اگر در
 دهر من این کرامت نماید بدیع نبوت - چه هر فعل را وقت امت - و هر قول را محتر - این
 راز مرسته که تا غایت بر زبان نیاورده بودم حبیب آن بود که با هر که میگفتم باور نمیکرد
 بلکه متعین بمقامت عقل من نمیت میکردند - و چاشنی این سخن در کلم مرام آنها
 تلخ می نمود - و بدر مرا در اظهار آن رخصت نبود - اکنون فرزند من چون از تو سخن
 مار شنیدم لب به نقاشی آن راز گشودم که آن نشانه خردمائی بود - و این نمونه کلام سالی -
 این فرزند کرامی از آن مظهر کرامات این علامات و مقامات بدیع نبوت - و جامع این شگفتیها

هر که اخلاص دارد خطا نمیکند - بیرام خان در جواب گفت چنان است هر که اخلاص دارد خطا نخواهد کرد - و از نزد یک برهمنپور بهرار گونیه ببقرازی بتفاتی ابوالقاسم حاکم گوالیار قرار نموده روانه سجد گجرات شد - و در راه ایلیچی شیرخان (که از گجرات می آمد) آگاه گشته کس دوستدار - و ابوالقاسم را (که به صورت و جقه نموده داشت) گرفت - بیرام خان از نیک ذاتی و جوانمردی پسرانگه گفت که من بیرام خانم - ابوالقاسم مردمی بجای آورده گفت این ملازم من است - میخواهد که فدای من شود - زنهار دست ازین باز دارید - و همان معامله که

• مصراع •
• مرا بگذار و دست یار من گیر •

در میان بود - این طریق بیرام خان نجات یافته بگجرات پیش سلطان محمود رفت - و ابوالقاسم را به پیش شیرخان آوردند از ناشناسی آن معدن صروت را بشهادت رسانید - و بارها شیرخان میگفت که همان زمان (که بیرام خان دران مجلس گفت که هر که اخلاص دارد خطا نمیکند) زنده بودیم که با ما نمیزاد - و سلطان محمود گجراتی نیز هر چند که کینه بیرام خان را در دل داشت - و قبول نمود - و رخصت - فقر حجاز گرفته به بندر - ورت آمد - و از آنجا بزمیر پای صاحب خود و دلی نعمت جهانیان بزمیر پای خود رسید - و سر بلند گشت •

طرح حارق عادت از حضرت شاهنشاهی که عنوان کرامات و دیباجه مقامات تواند بود در ماه هشتم از شرف ولادت

بر معصومه علم ایزدی (که لوح محفوظ ازل و ابد است) چنان ثبت افتاده که چون جهان آرائی را از امراد کائنات در جلوگاه صورت و معنی تاج امتیاز بر تبارک کرامتش نهاد از مبادی عادت ولادت آن جلیل الشان بوارق حالات و خوارق عادات از مطایب احوالش پرتو ظهور یابد - که هر یک از ان منتهی غیب باشد که بیانک بلند طنطنه علو مدارج قدورش بگوش هوش زمانیان رساند - و باظهار این معنی معادلات افزای جهانیان گردد - و از بدایع مصداق این حال آنست که درین زمان فرخنده (که هفت ماه تمام از ولادت معصوم حضرت شاهنشاهی گذشته - و بدولت و اقبال قدم در ماه هشتم نهاده بودند) امری بدیع از آنحضرت روی نمود - شامگاه (که پرتو تابشیر عجم دولت داشت) عفت تباب جلیجی آنکه آن نوباره باغ قدس را شیر میداد -

چنانچه تفصیل آن طرز اعوان کلام شد - و چون این معموره بر گذار آب سند رفع شده و در ثمرت حدائق و انهار و لطافت فواکه و اثمار در بلاد سند امتیاز داشته و بعضی مصالح دیگر نیز صمیمت آن شده بود چندانکه در ظاهر قصبه درمیان بستنین طرح اقامت اتفاق افتاد - و در اطراف و جوانب پیوسته با ارغونیان جنگ میشد - و آن جماعه شخصهای دوست سنی بافتند - و شیخ ناج الدین لاری (که از منظوران حضرت جهانبانی بود) درین ایام بدرجه شهادت رسید - روزی شیخ علی بیگ جلایر و نردی بیگ خان و جمعی باغیت باحیثی نامزد شده بودند - سلطان محمود بکری و جمعی کثیر بر سر ایشان را بستند - و نردی بیگ خان در جنگ محاصره نمود - شیخ علی بیگ ثبات قدم ورزیده دران عمره رزم (که بساط بزم غیرمردان بود) شگفته روی شربت شهادت آشامید - خاطر مقدس حضرت جهانبانی از واقعه چنین مخلص بغایت مجروح شد - و بعضی امور دیگر در میان آمد - لاجرم دل از حدرد بکر سرد ساخته اراده توجه بجانب قندهار معصم ساختند - در خلال این ایام هفتم محرم (۹۵۰) نهصد و پنجاه بدوام خان از حدرد کجرات تها خود را بهایک مرید مقدس رسانیده مرده بر جراحت خاطر اشرف نهاد - و موجب آنس و آلت گشت - و از غریب آنکه چون مشارالیه بمسکری اقبال رحید اول گذرش بر جنگ گاه افتاد - پیش از آنکه سعادت ملازمت دریابد و بر مردم ظاهر شود خود را آماده جنگ ساخته مردانه کارزار کرد - چنانچه چپاه نصرت ترمین متحیر ماندند که همانا از جنود غیبی است - و چون ظاهر شد که بدوام خان است غریب از ایستادگان مصائب نصرت برخاست - و بامت مسرت خاطر حضرت جهانبانی گشت - و باین تقرب چندی روزی دران گلزمین توقف روی نمود .

و معمله از احوال ایرام خان آنکه در قضیه نامرضیه قنوج جانسپاریها کرده منبل روده امتایه - و براه مترحین (که از زمینداران معتبر آن مرزمین بود) در تصبه لکهنور التجا برد - و مدتی در حمایت او بود - و چون این خبر بشیرخان رسید کس فرستاده طلب داشت - راجه بوچاره شده خان را پیش او فرستاد - و در راه مالوه بار رسید - در اول مجلس شیرخان برخاسته دید - و در جلب خاطر مخنان فریبده گفت - و درمیان مخنان اظهار نمود که

(۴) نسخه [۵۱] شگفته روی (۳) در [بعضی نسخه] چشید (۴) در [بعضی نسخه] بدوام خان

(۵) نسخه [ح] لکهنور .

بیداران شریف اشعار می‌نهند . و شرح این جوی عالی (که میدان آسمان و نوروز روزگار بود)
و وصول مهد مرتبت حضرت شاهنشاهی بموکب والی حضرت جهانبانی و بعضی مواضع دیگر
(که بابت طفرانی این مندرج مناسبت و عنوانی این مثال اقبال داشت) در ابتدای این
کتاب عالی خطاب اندراج یافته . چه این ارتکب مغوی در نگارش بدایع و ابدات و شرایف
واقعات و جلال قدرجات حضرت شاهنشاهی نظام می‌یابد از ابتدای شرف ولادت اقدس -
و هر چه غیر این نگاشته قلم نیاز گردد تقریبی است و سیرابی سخن - و بدویند معنی بران باعفت -
والله لله که احوال گرامی این سلسله ابدی انتصام نیز از آدم تا ایندم بطناً بعد بطناً
بطریق اجمال گذارش می‌یابد - و تا می‌رود نقاب از چهره تحصیل می‌گشاید •

الفصل از اینجا (که عصر ذات مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی جهان مروت
و موت بود) برای خاطر اصحاب اخلاص اراده تجرد را موقوف داشته و انتظام عالم نملق را
(که وجود سلطان مخصوص این معنی است) در نظر درزین آورده متوجه ولایت مالدیو
شدند - مالدیو دیومال ددیمیرت قدر این دولت بیدار (که بخواب نتوان دید) نشناخته
انچنان ناگایسته پیش آمد - ناگزیر باز بالتماس جانمهاران بارگاه ملطنت متوجه هند شدند -
که شاید هنگام آنها از خواب غفلت بیدار گشته تدارک گذشته نمایند - هر چند رای
جهان آرای برین نبود بهر حال بر حسب تقدیر مروت معاونت اتفاق افتاد - چون موکب عالی
نزد ملک بااحمد رحید معلوم شد که از غنایان در قصبه جون انبوه شده اراده مقابله و محاربه
دارند - حضرت جهانبانی شیخ علی بیگ جلاهور را (که آبا عن جد بجانباری و اخلاص موردی
از زمان ارتفاع ولایت دولت جهانگیر حضرت صاحب قرانی عام امتیاز می‌انراشت)
با جمعی از دلیران و دلوران پیش فرستادند - و خود بدولت متعاقب نهضت فرمودند -
چون بهشت شمع می‌بیگ بموکب منصور قوی بود روی بمعرکه زبرد شیر مردانه
نهاد - و باندک کس داد جلالت داده در کم نرمی هنگام آن جماعه متفرق و منهزم
ماخت - بلبلیر صبح ظفر از مشرق تیغ و انق کمان بردمید - و خورشید اقبال
ظلمت روز آن مرده عبرت شد - و ماعت قصبه جون مخیم موکب عالی گشت -
و درین قصبه رفیع منبه ورود هودج عزت حضرت مریم مکنی و مهد عظمی حضرت
شاهنشاهی از حصار امرکوت (که مولد اشرف بود) بصعدات و اقبال اتفاق افتاد -

خامنه درگاه و مغربان به اوردنگ و او - ایزد تعالی تولا و دهور این برگزیده ازلی را برای انتظام احوال جهان و جهانیان بر مصلحت رفت و هر دو خلعت مریلند دادند •
 چون حضرت جهانبانی را داعیه پیش رفتن در ضمیر مایب تمکن داشت و وقت ظهور صاحب زمین و زمان نزدیک رسید، به لحاظ اختیار ساعت معادلت آثار غره رجب (۹۴۹) نهصد و چهل و نه هجرت و محمل عزت حضرت مریب مکنی را با بعضی از جانمهاران دران هصار معادلت احساس جهاندار جان آمیزین میرده بدولت و اقبال پیشتر نهضت نمودند •

رسیدن نوید ولادت مسعود حضرت شاهنشاهی بحضرت جهانبانی جنت آشیانی و تنمۀ سخن *

درین هنگام (که چشم امید بیدار نشینان شب انتظار باز بود - و در ناامیدی بر روی روزگار نرزد) شرف ولادت حضرت شاهنشاهی ظلّ اللّٰهی روی نمود - و در شب یکشنبه پنجم رجب (۹۴۹) نهصد و چهل و نه آن نور پرورد الهی چنانچه صفت گذارش یافت از بطن کورن معالم ظهور آمد - تا همه غمهای جهانیان بشادی جاوید انجامد - و دل حضرت جهانبانی (که آبله زده کلفت بود) مریب آمايش یابد - و آشوبخانه صورت نظام گیرد - و تفرقه زار معنی به جمعیت گراید - نظار گریان قوت از تماشای فعل کامروا شوند - و منتظران ملک صورت و معنی کامیاب گردند - خرد را صاحب پدید آید - انصاف را پدر مهربان شود - تمیز را دوست دانا گردد - عدالت را پادشاه راستین باشد - عطونت را جوهر شداس خرد بین ظهور کند - قدر دانی را بازار رواج گیرد - ملج کل را میانجی دانش نواز پیدا شود - ظاهر را آراینده و باطن را نماینده گردد - اَلْمَنَّةُ اللَّهُ که بر حصص امید شب دیچور تفرقه را محرم جمعیت طامع شد - و شام اندره را مبع شادمانی طلوع نمود - آرزوی آسمانیان بر آمد - و آبروی زمینیان پلدا گشت - و چون این بارتۀ ظلمت سوز و لامعۀ گیتی امروز از آسمان قدس دران گل زمین پرده گشائی نمود مرز و رسانان نیزرو برانیدن این نوید معادلت شنانند - و در اثنای راه (که چشم دور بین حضرت جهانبانی بظهور این لامعۀ فیضی نگران بود) ازین مرده جان بخش یکدل هزار دل شده مجدات شکر پروردگار (که در خارمکان نامرادی گل مراد عکفاند - و در نپیدمندی ناکامی هزاران کام در کنار نهاد) بجای آوردند - و درون و بیرون جشر هلالی لرتیب داده بفشاه برداختند - و ضیع و عریف و غنی و فقیر و خرد و بزرگ دمست شوق ایشان و پای عشرت توان دران جشر اقبال بکامیابی انظار

ششیده - و از بادیه عرب درین مرحله خراب رسیده بود) از بے آبی در آزار باشد -
 شیران پیشه حقیقت بعضی آمده و منبری نمودند - و آن گروه بے شکوه را شکست دادند -
 و از آنها به نصف فرموده متوجه حصار فیض انحصار امرکوت گشتند - دهم جمادی الاخری
 بعد از عسرت معیشت و تنگی آب بآن حصص حصص (که مطلع نیر جلال و مخزن
 گوهر اقبالست) شرف نزل ارزانی داشتند - حاکم قلعه (که راناً پرماد نام داشت)
 قدوم عالی را پیرایه انحصار دولت خود دانسته خدمات پهنیده بتقدیم رسانید •
 و از برکت وجود مقدس حضرت شاهنشاهی (که حیرت افزای دیده دران زمانه
 گشت) انس که در هنگام سعادت انجمن (که حضرت مریم مکنی بآن یگانه کارخانه
 تمویج حاصل بودند) روزه (که در چوله درآمده گرم رفتن بودند) میل اقدس بنار شد -
 دران صحرای بے آب و دانه (که نهان غله بدشواری بهم رسد) متحصص بارگاه مقدس
 حیدرمانند که نگاه شخصی آنها هر از جوار بغیرختن آورد - چون او را در بارگاه مقدس
 حاضر ساخته در مقام برآوردن شدند نگاه از میان آنطرف انار کلا حیراب پدید آمد -
 و موجب عسرت و انحصار گشت - و چنانچه در حیرت فرورفته حمل بر کرامات نمودند - روزه
 چند دران مرز صحن دلگشا توقف اتفاق افتاد - و درینجا تردی بیگ خان و جمعی دیگر
 [که مال و منال و اسباب و اشیا را (که همه بدولت ابددرین بهمرمانده بودند) در چنین عسرت
 و سختی از انحضرت باوجود اظهار طلب دریغ میداشتند] باتفاق رای امرکوت گیرانندند -
 و آنحضرت از کمالی مررت و نفوت ذاتی و غایت مهربانی و انصاف بعضی از اموال ایشان
 بجهت مددخرج ملازمان رکاب نصرت اعنصام برداشته قسمت فرمودند - و اکثر آنها بهمان
 بعضی نظراتان تنگ حوصله باز دادند - سبحان الله از یمین برکت ذات قدسی مغفرت
 حضرت شاهنشاهی ظل الهی گردن ابنای زمانه و رتبه اهل روزگار چگونه در قید کمند ارادت
 و اخلاص آمده است که دران روزگار آمرای عظام و امنای کبار باندنی درجه اخلاص مسترف
 نبوده - و در مال (که از برکت عنایت صاحب بهمرسانیده بودند) در چنین وقت
 احتیاج خست نموده - و امروز محقران و دروایندگان بارگاه عبودیت را در صف جانمپاری
 شوق عروج بر اعلی مدارج کمال اخلاص است اگرچه در مقام خطاب و عتاب باشند - تکلیف

(۲) نسخه [د] رام پرماد (۴) نسخه [ب] آن بود که - و نسخه [ج] آنکه (۴) در [اکثر نسخه]

چهارمی (۵) نسخه [د و ج] صحت (۶) در [بعضی نسخه] مقدس •

الفقه چون دران هنگام چنان آریای نگارخانه تقدیر در آراستی نگار دیگر بودند هرگز
 ده پیش گرفته میقد نظام نمی انجامید - و از هر جا که خبریت و بینی امید بود شرات
 ویدی بشهر می آمد - و چون زراوندی این سپاه نامره به حکم تجرینه رحید و غدر این
 وادرحمت اندیشان در پیشگاه خاطر مقدس ظاهر بامت نردی بیک خان و منعم خان
 و جمعی دیگر از ملازمان موکب مقدس را حکم شد که پیشتر رفته میرا به بداندیشان را
 گرفته نگذارند که باز دوی معانی های جرات نهاده دمت اقرار رسانند - و همچنین
 ملاحظه کرده می آمده باشند - و اگر قاپو باشد دمنبردی هم نه ایزد - و آنحضرت با معدوده
 از جانشینان حقیقت کردار و مغذرات مراقب عصمت روان شدند - از سپاهیان ظفر بیک
 شیخ علی بیک جلاور و ترمون بیک ولد بابا جلاور و فضیل بیک و جمعی دیگر بودند
 که مجموع مدد ایشان تا بیعت نفر میکشید - دیگر بعضی از غلامان خاص و شاگرد پیدهای
 و پاکش - و از طبقه اهل سعادت ملا تاج الدین و مولانا چاند منجم در رکب نصرت تباب
 حاضر بودند •

چون موکب عالی از بهلودی گذشته بحاتلمیر رحید توجه از مردم مالدیو نمودار شد -
 و امرائیکه بدین این مردم تعیین شده بودند راه کم کرده بطریق دیگر افتادند - و گروه مخالف
 را عبور در حوالی رایات عالیات واقع شد - آنحضرت که کوه شکوه و جهان شجاعت بودند
 های دبات در دامی نمکون و وقار درآورده با عقل خدا داد و خرد مائروزاد رجوع
 فرمودند - و اکثر از عفاف را پیاده ساخته امهان ایشان را بمردم جنگی داده سه فوج
 ترتیب فرموده رد بغنیم آوردند - شیخ علی بیک با سه چهار دیگر از برادران حقیقت اساس
 پیشتر شده بر فوج مخالف (که در تنگنای تلک درآمده بود) تاختند - تاختن همان بود
 و برداشتن همان - جمعی کثیر از مخالفان بقتل رسیدند - و بنائید ایزدی اولیای دولت
 ظفر یافتند - و حضرت جهانبانی بعد از ادای مراسم شکر متوجه حدود جیلمیر شدند -
 عرق جمادی الاولی جیلمیر مورد موکب عالی شد - دین منزل آمارا (که راه کم کرده بودند -
 و از اراجیف مجروح خاطر شده) سعادت ملازمت دریافته گرد موکب والا توتیای چشم
 اقبال خود ساختند - رای جیلمیر (که رای لوفکون نام داشت) از بهدولتی
 در مقام بدمددی شد - و کول آب را محافظت کرد - تا موکب پادشاهی (که محنت چول

عذافت و بر مضمونات غیر و مطلوبات خاطر از اطلاع یافته معذرت نمود - و بعرض اقدس رسانید نه هر چند مقدمات اخلاص تمهید می دهد اما ظاهر آنست که برتری صدق نداشته باشد - چون رایت اقبال نزدیک بودایت او رحید مفاکی ناگوری (که از معتمدان مالدیو بود) بعنوان سوداگری در اردوی معالی رحیده الماهی گراندها را در مقام جستجوی خریداری در آمد - چنانچه از ارتفاع از بومی خیر احتشام نمیشد - حضرت جهانبانی فرمودند که باین مشغری خاطرنشان کنید که امثال این جواهر گران بها بخریدن بهم نمیرسد - یا جواهر شمشیر آبدار بدست افتد که رای جهان آرای دار انضمام یافته باشد - یا بعذایت پادشاهان والا حیسر میشود - و باجمعه از آمدن این ضرر اندیشه مندر شدند - و بردریاست معتمدان تمهید نمودند - باز از بومی حزم و احتیاط (که دایم کار فرمانروایانست - علی الخصوص در هنگام فقر و تنگدستی) رایمل هونی را فرستادند که بهمارت خود را بانجا رساند - و آنچه بفروغ فراحت در باید عرضه داشت نمایند - اگر مجال نوشتن نباشد باشارت معهود اعلام نمایند - اشارت دما و دماق مالدیو آنکه فرستاده هر پنج انگشت را باهم گیرد - و علامت خلاف و نفاق آنکه انگشت خنصر تنها بگیرد - و موکب عالی از قصبه پهلودی (که در سی گروهی جو دهپور که موطن مالدیو است) دوسه منزل گذشته بکنار کول جوگی نزل اقبال فرموده بود که قاصد رایمل هونی رسید - و انگشت خنصر را گرفت - و ازین اشارت کشف حقیقت شد - و عاقبت بصریح نیز انجامید که اندیشه این حیه بخت نیره روزگار مکر و قدر است - و جمعه کذبر را بعنوان احتیال تعیین کرده خیالات باطل در سر دارد - آنحضرت عفاي عزیت بهوب پهلودی منعطف گردانیدند - اگرچه گروهی از مردم برین اند (که مالدیو در بدایت حال در مقام خیراندیشی و خدمتگاری بود - آخر بواسطه اطلاع بر بیصامانی هپا و قلت لشکر از نیت اصلی برگشت - یا بواسطه مواعید خداع آمیز خیرخان و ملاحظه احتیالی او یا بهوجب تحذیر او از اعانت و خدمت بر هر تقدیر راه هدایت و سعادت از دست داده ورق اخلاص گردانید) و جمعه اتفاق دارند که از مبدأ تا مختم اظهار بندگی نمودن و عرایض عبودیت فرمانان بالکل مبتنی بر نفاق و شقاق بود .

(۱) نسخه [ج دو] مبریات (۲) نسخه [ح] طریقه (۳) در [بعضی نسخه] پهلودی (۴)

نامردمی مردم گرفته آمد و به اخلاقی لشکر و به مددنی برادران و بیخردی انرا و نامساعدی روزگار مشاهده انان خواهند که در لباس تجرد و تغیر قدم شوق در یادیه رهروان راه خدا راند - و حلقه دایه مراد و هر رشته دامن مقصود به دست آرند - یا آنکه گنج عزله گزینند - و زاویه فراغت از دیدن اخوان زمان اختیار کنند - و ازین جهات پیرامیب و جهانیان پرفریب برکزان باشند - جمع از همراهان خبراندیش (که در شدت و رخا ملازم رکاب دولت و مقارن عنان رفعت بودند) باحاج و زاری درخواست تریب این ارادت نموده بعرض مقدس رسانیدند که مصالحت در راحت که در دولت مایه همای دولت بر هر ولایت مالدیو انداخته نفع راحت کنند که بارها مرایض عبودیت مرخصانه لایف بندگی زده است - و لشکر و سامان دارد - ظاهر آنست که وقت را غنیمت شمارد - و در رکاب دولت بوده مصدر خدمات پندیده گردد - و بتدریج آنچه مکنون و ماحول خاطر درخواهان است صورت وقوع یابد - حضرت جهانانی خواطر ارباب اخلاص را نگاهداشته بآنصوب توجه فرمودند - و منشور عنایت مضمون نصایح دولت انرا مصحوب ابراهیم بیگ ایشک آقا بیادگار ناصر میزبان فرستادند - که شاید بر افعال شایعه خود واقع گشته مسکن ندانست پندوده باشد - و از آئین شقاوت باز آمده اختیار سعادت موافقت نماید - و دران فرمان عفوالت نشان این بیت رقمزده کلک عنایت شده بود

• ای برخسار چه مه چغم و چراغ دیگران • سوختم چند شوی مرهم داغ دیگران •

میرزای غفوده عقل چون بخت بیدار نداشت نصیحت در مزاج او کارگر نیامد - و بهمان خام طبعی طریق بیوفائی اختیار کرده در حدود لهری تقاعد نمود - حضرت جهانانی بیست و یکم محرم (۹۴۹) نهصد و چهل و نه : شب آنچه نهضت فرمودند - و از آنجا هژدهم ربیع الاول بجانب مالدیو عزان عزیمت اعطاف دادند - و در چهاردهم این ماه بقلمه دیوژول نزول اقبال فرمودند - و در بیستم ماحبت واصل پور مضرب خیام رفعت اعتصام شد - و هفدهم ربیع الآخر در دوازده کروهی بیکانیر اتعاقی نزول افتاد - و در اثنای راه در بینای مجلس نفس از مکر و غدر مالدیو اندیشه مند بوده سخنانی که لایق آداب حزم باشد بموقف عرض میرسانیدند - و پیوسته بمضمون احتیاط (که عنوان منشور دولت است) آگاهی میدادند - تا آنکه میر سمندر (که از هوامندان سرآمد بود) بحکم عالی پیش مالدیو

(۲) نسخه [ج] چهارم و نقره (۳) نسخه [ز] مدایت (۴) در مکی ده نسخه چنین است

مصحح کتب میرد که این از نسخ کاتب واقع شده و در اصل سیزدهم است (۵) در [اکثر نسخه] سردق

گهری کرده بر مکتب مدتها چندان سخنان ناشایسته خاطر نشان می‌رزی کوتاهی کرده ده در از کمال ظاهر میرزا نیز خلی تمام راه بامت - و بیست‌خانه را (که بیرون فرستاده بود) برگردانید - عذرهای ناموجه گفته فرستاد •

چون معلوم حضرت جهانمائی شد که روزگار همچنان بر مری نامازگاریست و تلکی معسکر اقبال از اندازه میگذرد توقف در حوالی قلعه مناسب رفت ندیده بقاریج هفدهم ذی‌قعدة بجانب بکرو گهری توجه فرمودند - و در خلال این حال یکی از اعمال نامرضیه یادگار ناصر میرزا آن بود که با عموای حاکم تته گندم و هاله (که از زمین داران درلتخ راه بودند - و در کشتی بهمرمانیدن و غیر آن درخواستها بکوب عالی نموده بودند) گرفته پیش حاکم تته فرستاد - تا آن حق ناعداص آنها را بحریمة توفیق این خدمت بقذل رسانید - و آنحضرت این عمل ناشایسته او و مد مثل آنها گذرانده همواره در مقام مدارا بودند - که شاید بر صنف اعمال رتم پشیمانی کشیده در مقام تدارک درآید - چون رایات عالی بحدود گهری رسید یادگار ناصر میرزا با جمعیت خود بقصد اردری معنی متوجه گشت - آنحضرت از شنیدن این خبر فی الفور بدولت و اقبال حوار شدند - هاشم بیگ (که از معتمدان خبراندیش میرزا بود) ازین حرکت خدیع آگاهی یافته بصورت خود را بمیرزا رسانید - و جلو میرزا بعنف گرفته تاب داد - و انواع سرزنش و نکرهش کرد - و تلخ و درشت گفت - که مگر راه و رسم مرآت و شرم و آداب ادب و آزر از عالم برانقاد - چنین مبکری کردن و با ولی نعمت خود برابر نمودن در کدام مذهب و مآت و کدام قانون عقل و حکمت رواست • شعر •

نیکو مثلی زد آن مبهدار • گندازد کار خود نگه‌دار

بر پایه قدر خویش نه پای • تا بر مرآسمان کنی جای

هر مرد که عقل خویش نگذاشت • بر خورد ز هر چه در جهان گشت

امثال این سخنان هوش افزا گفته میرزا را به بندر گهری باز آورد - و درین اثنا جمع کثیر مثل قاص حسین سلطان راه به حقیقتی پیش گرفته از آنحضرت جدا شدند - و بجانب یادگار ناصر میرزا آمدند •

چون بمقتضای عوامن حکمت الهی و مذاقی مصلحت ازای (که در ضمن هر نامردی چندین احباب مراد سرانجام می‌یابد) در دیار چند نقیض مراد نشکست و عیسای جوهر

(که سرگروه آنها بود) مقتصد ساختند - سخن بدین سرزند داشته بشود شمه از احوال یادگار ناصر میرزا پرداخته میشود •

چون آنحضرت او را به بدر گذاشتند او شهری را جای اقامت خود ساخت - در سرزمین مردم نامه برآمده غافل بر میرزا ریختند - و خواهی نخواهی از جانب میرزا مردانگیها درین جنگ بطور آمد - محمد علی قاپوچی و شیردل (که هر دو بمنعم خان قرابنه داشتند) مردانه شریک جنگوار شهادت در کشیدند - بار بیوم دلیرانه از کشتی برآمده در ریگ زمین جنگ راه کردند - درین مرتبه مردم میرزا آنچنان دستبرد می نمودند که قریب به صد چهارم کسی مخالف بقتل رحید - و آن ریگ نفهمیده بخون فاحش این خونگرفتهها حیران شد - و آنچنان ترس فرگرفت که دیگر اراده پیشدستی نکردند - و میرزا سادحین بیشتر از بیشتر داعیه قریب بخون قرار داده میرزا را از راه راحت بیرون برد - و با بر روی مهر دار خود را پیش او فرستاد - که من پدر شده ام - و غمخواره ندارم - بدین خود را بدو تحسین میکنم - و خزاین بدو میگذارم - و روزی چند (که از حیات مستعار من باقیست) را بیک از دست نمیدهم - و باتفاق ملک گجرات تسخیر خواهد شد - الغرض آن حاد اوج را بمواعید کاذبه عرقوبی فریفته ساخت - و او از سخانت عقل و اعوجاج فکر داعیه بیوفائی بر جبین حال خود نهاد - اگر دژ از سرت و شمه از فراست در جبلت او تعبیه می بود بر تقدیر صدق مواعید هم هرگز قدم در دایره بیوفائی نمی نهاد - و بر سخنان غرض آمیز غدر اندیشان گوش هوش نداشته بحقیقت ورزی خود را حریفند میداشت - و چون حضرت جهانبانی حضرت لشکر را دیده کس پیش یادگار ناصر میرزا فرمادند [که خود را بر سر حاکم تنه (که مرده گرفته) بزودی رساند - تا معصک اقبال از تنگنای ضیق بتوسعه گراید] میرزا اگرچه از دل بر خفته بود اما پاس ظاهر بقدر نموده پیشخانه خود بیرون فرستاد - و در روان شدن بر همان خیال خام تمل و اهمال می نمود - درین اثنا حضرت جهانبانی شیخ عبدالغفور را (که از نسل مشایخ ترکستان بود - و آنحضرت او را یکی از مقربان خود ساخته بودند) فرمادند که اهتمام نموده میرزا را بزودی ببارد - این بیصداقت چنانچه گفته اند •

• کین ره که تو میروی بترکستان است •

• مصراع •

(۲) نسخه [ج] بهری - و نسخه [د] لومری (۳) نسخه [ز] بقدر ظاهر نموده (۴) نسخه

[ج] ملازمان - و نسخه [د] مهر ملان - و نسخه [ز] مهر پالان •

شدند - بعد از پنج عیش روز ازین صانع عهت بخش یادگار ناصر میرزا از آب عبور نموده
 سعادت ملازمت حضرت جهانبانی دریافت - آنحضرت او را بر روابط مهربانی پیوند روحانی
 دادند - درین اثنا شیخ میرک فرستاده حاکم تته را رخصت داده بحاکم تته منظور عالی
 فرستادند که آنچه التماس نموده بود بموقف قبول پیوست بشرطیکه از روی عقیده آمده ملازمت
 کند - والی تته مدتی حرف آمدن در میان داشت - چون سخن او از چراغ صدق
 بی فروغ بود بر تودنوع نمی یافت - تا آنکه حضرت جهانبانی بکر و آنحدود را یادگار ناصر
 میرزا مکرمت فرموده ثمره جمادی الاخری (۹۴۸) نهصد و چهل و هشت بصوب تته
 نهشت فرمودند - و اینچنین ولایت خراب (که بمیان عدالت پادشاهی در آبادانی
 نهاده ارتفاع غلات و محصول حبوبات بدرجه اعلی رسیده بود) بمیرزا داده پیشتر عزیمت
 فرمودند - در بیک قلعه میهوان فضیل بیگ برادر منعم خان و ترش بیگ برادر بزرگ
 صاحبخان و جمعی دیگر تا بیست نفر بر کشتی سواره میزدند که جمعی از قلعه برآمده قصد
 این جماعه نمودند - اینها باتفاق از کشتی برآمده بجانب مخالف تاخندند - و مخالفان
 در بگزار نهاده بقلعه درآمدند - چندی ازین شیران بیشه مردانگی نیز بقلعه درآمدند -
 چون از کمک نا امید بودند مراجعت نموده باردوی معلی ملحق گشتند - و در هفدهم
 رجب حضرت جهانبانی بدوات و اقبال رمیده قلعه میهوان را محاصره فرمودند - پیشتر
 از آنکه موکب همایون بگرد قلعه نرول فرماید محافظان حصار حدائق و عمارات حوالی
 قلعه را ویران ساخته بودند - در ایام محاصره حاکم تته پیش آمده سر راه گرفت - و گذاشت
 که غله باردوی ظفرترین رسد - از امتداد محاصره و کمزیدن غله بمعصر اقبال فراموهای
 به حقیقت راه گریز پیش گرفتند - تا آنکه مردم کلان را (که گمان حقیقت بآنها
 برده میشد) پای سمر از جای لغزد - چنانچه میر طاهر صدر و خواجه غیاث الدین
 جامی و مولانا عبدالباقی برخاسته باردوی حاکم تته رفتند - و میر بکره و میرزا حسن
 و ظفر علی ولد تعبیر علی بیگ و خواجه محبت علی بخشی پیش یادگار ناصر میرزا
 عتافتند - درین اثنا بمصامع علیه رسید که منعم خان و فضیل بیگ و جمعی دیگر اتفاق
 نموده میخواستند که خود را بر گذاره کنند - آنحضرت از روی احتیاط منعم خان را

(۲) نسخه [ح] نمی یافت (۳) نسخه [ر] مهوان (۴) نسخه [ح] فرس بیگ (۵) نسخه
 [ح] نزول اجلال فرماید (۶) در [بعض نسخه] ظفر علی .

خدمت میر را پیش بادکار ناصر میرزا بر سر رسالت فرستادند که میرزا را از خطرگاه خطا بمسلك مستقیم مهتاب آورد - میر بسعادت رفته میرزا را بخشای سعادت آموز و مقدمات نصیحت آموز از راه مخالفت باز آورده بشاهراه موافقت رهنمونی کرد - و بدین عقیدت و آئین حقیقت خوانده از اندیشه های نادرست باز داشت - و مقرر ساخت که میرزا از آب گذشته ادراک ملازمت نماید - و بعد ازین در پیشگاه خدمتگاری و جاسپاری ثابت قدم باشد - مشروط بآنکه چون هندوستان فتح شود از سه حصه یک حصه از او باشد - و چون بکابل نزول اجمال واقع شود غزنی و چرخ و موضع لوگهر (که حضرت گدنی خانی در اوس مکانی بوالده میرزا عنایت فرموده بودند) بار تعلق گیرد - روز چهارشنبه میر خدمت رسالت بمقدم رسانیده مراجعت نمود - مردم قلعه بکر از رفتن میر راضی شده جمع را بر سر گشتی فرستادند - و بر میر تیرباران کردند - زخم چند کاری بمیر رسید - روز دیگر ازین عالم فانی بملک بقا پیوست - حضرت جهانبانی را ازین رافعه غم الدوز رقت تمام روی داد - و تأسف عظیم فرمودند - و بر زبان حقایق ترجمان آنحضرت گذشت که از مخالفها و مرکشهای برادران و حق ناشناسی نمک پروردها و بدمدنی یاران و درخشان (که ملک هندوستان از دمت بیرون رفت - و چندین کلفتها روی نمود) همه یکطرف و واقع میر یکطرف - بلکه هنوز آن حوادث طوف این نمیتواند شد - و الحق بزرگی میر همین قدر بود که از روی قدر شناسی فرمودند - لیکن چون در ذات مقدس حضرت جهانبانی خرد دور بین و عقل حق شناس و دیمت نهاده دمت قدرت بود در چنین مواقع (که لغزشگاه بزرگی دین و دولتست) قرین عقل کامل بوده برضا و تسلیم گرانیدند - و هرآنکه در امثال این توانم دانش را (که بصا مردم را پای میر از جای میبرد) هوشمند خداپرست با عقل شاداد مشورت فرموده برضا گراید - و اگر بواسطه هجوم عوام و استیلا طبیعت باین نزهتگاه نتواند رسید جزع و فزع (که شیوه دابستان عالم صورتست) گذاشته به تنگنای شکستبانی در حازد - آله الحمد که آنحضرت اگرچه بمقتضای بشریت در اول حال قدری مغلوبه امزان و هموم شدد لیکن برهنمونی عقل کامل بطرز (که بالغ نظران خداشناس در گلستان رضا و تسلیم گلمسته بند و میوه چین باشند) بصواب کونی خرمند گفته بهیوه را در تقدیر ایزدی دانستند - و بدیده حقایق بین تماشاگر شقایق این حدایق

بدست خواهد افتاد - آن ناجوانمرد حقوق را بعقوبت مبتدل ماخنه از در مکر و تزییر درآمده
 سخنان دروغ راحت نما را جلو میداد - آنحضرت میرزا هندال را بجانب پاتر و آسودن
 زمین فرمودند - تا پنج شش ماه خود در نرنگاه شهری بحر بردند که شاید حاکم نه
 راه معالت پیش گیرد - درین اثنا بجهت مرفرازی میرزا هندال بیورث او بحدود پاتر
 تشریف ابرائی دادند - و بمقدم دولت آنرا پایه سعادت او را بلند گردانیدند •

چون زمان ظهور نور انبال و طلوع نجم جاه و جلال (که زینت بخشی جمال صورت
 و صفای دامن افزای کمال دنیا و عقبی مت) نزدیک رسید امباب حصول این دولت
 عظمی و آثار وجود این عطیه کبری زمان زمان آماده تر میگشت - که بقبض قدوم آن
 نور برورد ایزدی دیده انتظار چندین هزار ساله قدسیان عالم بالا روشنی پذیرد - و شام
 اسب زمانه از پرتو نور مقدم آن دره الکلیل خدات فیای میج سعادت گیرد - آن بود که
 درین یورش در خونریز آینه و شریفترین زمانه در (۹۴۸) نصد و چهل و هشت حضرت
 مهدی علیا قدسی نشانی مردم مکانی را (که نروغ عفت و طهارت و نور ملاطفت و ولایت
 از جبین مبینش میدرخشد) بآئین پادشاهی و روش بزرگی در حباله عقد در آوردند - و جشن
 انبال آراستند - و از گنجینه انعام نقدها برنق روزگار ریختند - دلها را بدمی دولت مصرور
 و معمور ساختند - و خواجه هجری جامی درین امر سعادت پیرا کمال خدمت و عهودینت
 بجای آورد - و از انجا همگان دولت و اقبال متوجه اردوی معلی شدند - مدتی حدود بکر مختیر
 سعادت بود - رفته رفته از بیدوائی زمینداران گرانی غله و ویرانی ولایت رو داد - و پیوسته
 در خواطر میرزایان (که همکاب و همعنان بودند) اندیشه های محنت و فکرهای نادرست
 (که در مشرب منافقان گوارا و مطبوع تواند بود) میگذشت - تا آنکه میرزا هندال بموجب
 اغوی یادگار ناصر میرزا (که پیوسته در باطن داعی مخالفت بود) بشعربک قراچه خان
 (که از جانب میرزا کاسران ابالت تقدهار داشت) برخاسته بقندهار رفت - و کس پیش
 یادگار ناصر میرزا فرستاده از رفتن خود و طلبیدن او اعلم بخشید •

چون این خبر بمصامع قدیمی آنحضرت رسید روز سه شنبه هفدهم جمادی الاولی (۹۴۸)
 نصد و چهل و هشت بمنزل میر ابوالبقا تشریف برد و محبت بزرگانه داشتند - و باعزاز تمام

(۲) نسخه [ج] باند (۳) در [اکثر نسخه] سر بلند (۴) نسخه [ب ح] قدوسیان (۵) نسخه

[ج] زمانان (۶) نسخه [ج دو] بمیم و دولت (۷) نسخه [د] و بشعربک •

مردودند . عمارات دلهذیر (که در آنها تعمیر یافته بود) بذات اقدس حضرت جهانپانی
رونی پذیرفت . و حایر بهاتین و منازل بهارمان رکاب دولت تقدیم یافت . میرزا همدال
چهار پنج کرده گذشته مردود آمد . و بعد از چند روز از آب گذشته منزل کرد . و بلادگار ناصر میرزا
دیر بعد از دستانپ آب منزل گرفت . سلطان محمود بکری (که از توابع میرزا شاه حسین بیگ
ارغون بود) ولایت بکر را ویران ساخته استحکام قلعه داری نمود . و کشتیها را ازین طریق آب
برده در زیر قلعه لنگر کرد . و این شاه حسین بیگ ولد میرزا شاه بیگ ارغون است که چون
حضرت گیتی ستانی مردوس مکانی قندهار را ازو بزرگ گرفتند او بحدود تته و بکر افتاد . و تمامی
این ناحیه را در تصرف خویش درآورد .

چون مرکب همایون بقصه نهری فریزول یافت منشور عالی بمطمان محمود فرستادند که
آمده احرار سعادت آسمانپوس نماید . و قلعه را بهلازمان درگاه چارد . از معروض داشت که
من نوکر میرزا شاه حسینم . مادام که او بهلازمت نیاید آمدن من در آئین ملک خوردن بحدیده
نیست . و بے رحمت او قلعه سپردن هم سزاوار نه . و امثال این ضعیف نالی نمود . آنحضرت
او را معذور داشته امیر طاهر صدر و میر سمندر را (که از ملازمان معتقد بودند) پیش میرزا
شاه حسین به تته فرستادند . و بمواید عنایات شرف امتیاز بخشیدند . میرزا شاه حسین
فرستاده را بآداب دید . و شیخ میرک را (که نقاره ارالد شیخ پوران بود . و جماعه ارغون
از قدیم بهشیخ مذکور اراده و اعتقاد داشتند) برسم رحالت با پیشکش لایق مصحوب ایلیچیان
پادشاهی بدرگاه معالی فرستاد . و عرضداشت نمود که ولایت بکر محصول کم دارد .
ولایت جاجک در معوری و آبادانی و کثرت زراعت و بحار غله ممتاز است . مناصب
دولت آنست که عنای عزیمت بآنصوب منعطف سازند . و آنرا در تصرف درآرند . که هم مباد
دولت را فراغت خواهد بود . و هم من بخدمت نزدیک خواهم شد . دولت بمن قریب
و سعادت همشین آمده که آنحضرت باینحدود نزول اجل ارزانی داشته اند . و بمرور
و تدبیر دغدغهها را از خاطر زایل کرده بمعادت رکابپوس سرفراز خواهم شد . و معروض داشت
که چون من بمنزله باطابوس محسوس گردم باندک توجه حضرت ملک کجرات در حوزه
تصرف اولیای دولت خواهد درآمد . و بعد از انتظام مهم آن حایر ممالک هندوستان

(۲) در [بعضی نسخه] حسن بیگ (۳) نسخه [ط] ضعیف بالی (۴) نسخه [ج ح] پوران

(۵) نسخه [ب] ارغونپوس . و نسخه [ج] ارغونها .

و یادگار نامه میرزا در راهی طلب گام میزنند - حضرت جهانبانی میر ابوالبقا را (که از همراهی میرزا کامران جدا گشته درین یورش مصاحب موکب عالی و جلسی محفل والا بود) پیش میرزا بیان فرمودند - تا از مستقر این موکب اعلام دهد - و سخنان سعادت بخش خردانرا گفته میرزایان را باحتمام متنبه علیه هدایت بخشد - میر بموجب اشارت عالی میرزایان را پندپذیر ساخته بدولت ملزمت و سعادت مرافقت رهنمون گشت - و باتفاق متوجه ولایت بکر شدند - و خواص خان و فوج عظیم اتمانار از دنبال می آمد - هر چند لشکر ظفر قرون بغایت اندک بود بجنگ دلیری نمیکرد - و در اواخر شعبان (که اردوی والا باچه رسید) امیر سید محمد باقر حسینی (که دیباچه سادات و علمای عهد بود) رحلت نمود - و همانجا مدفون شد - و آنحضرت برفوت او تاحف عظیم فرمودند - و چون عالم کون و فساد نشاء ایست گذشتی و گذاشتی رضا بقضا (که عبود بالغ نظران مقام تسلیم است) داده بحکم ایزدی راضی گشتند - و چون نزدیک بوطی بخشوی انگاه (که از زمین داران و اهالی آن مرزمین بود) مخیم سرادات جلال شد فرمان بغایت و منشور التفات و خلعت ناخره مصحوب بیگ محمد بکال و کوچک بیگ فرمودند - و او را بخطاب خانجانی و علم و نقاره امیدوار ساخته در باب دولتخواهی و خدمتگاری و فرمودن غله باردوی معالی امر فرمودند - بخشوی انگاه استقبال فرستاده نموده تحلیفات بجای آورد - و باحترام پیش آمد - اگرچه نخت یازدی کرد که آمده سعادت زمین بوس دریابد اما در آنچه مامور شده بود فرمان برداری نموده بتقدیم رسانید - هم پیشکش لایق فرستاد - و هم نموداگرانرا مربراه کرد که از اقسام اجناس بمحکرا والا آورده فروختند - و کشتی بمبار حامن نمود که از آب عبور فرموده متوجه بکر شدند - و یادگار نامه میرزا برسم هرارلی پیش پیش میرفت - و در بیست و هشتم رمضان (۹۴۷) نصد و چهل و هفت رایت عالی بحدود بکر رسید - و پیش ازین بدو روز قاضی غیاث الدین جامی را (که اندک باین دودمان عالی داشت - و بفصایل و مکام متعلی بود) بمنصب مدارت ممتاز فرمودند •

چون بقونینق ایزدی چندین اخطار حفر قطع نموده بحدود بکر منزل شد قصبه لهری (که در کنار دریای هند رودری بکر واقع شده است) مضرب خیام عالی گشت - آنحضرت بنفس نفیس خود در بانجی (که حوالی آن قصبه در نزاهت و لطافت عدیل نداشت) نزول اجل

(۲) در [اندر نسخه] قدم در وادی طلب میزنند (۳) نسخه [اوج] از افغانان (۴) نسخه [ر]
لنگاه (۵) نسخه [۱] بیگ میری بکال (۶) نسخه [۵] فروشد (۷) در [بعضی نسخه] لومری •

می آمد مشاعل بر سر قیادت کشمیر - و میرزا آن خطوط را به وقت مرض حضرت جهانبانی
مردمانید - و خاطر اقدس را روز بروز بهر ملک دلگشای کشمیر شوق می افزد - درینوا بموجب
آن رحمت دادند که اولاً میرزا با جمعی بنوعهر رود - اگر آمرای کشمیر (که همواره ترغیب
رشد کشمیر میکردند) آمده بیند سکندر توپچی با مردم خود (که جایگزین نزدیک آسود
است) آمده ملحق شود - و چون بمقصد رسید امیر خواجه کلان بیگ (که از آمرای کلان حضرت
گیتی ستانی فردوس مکنی بود - و مجمل احوال او ایراد یافته) خود را بکمک رساند - و چون
خبر رسیدن خواجه کلان بیگ بمصالح علیه رمد حضرت جهانبانی خود بدلت و اقبال متوجه
آنسوی کردند - و آن حضرت در کنار دریای چناب بودند که میرزا کامران و عسکری میرزا
با خواجه عبدالحق و خواجه خاند محمود متوجه کابل شدند - و محمد سلطان میرزا و آغ بیگ میرزا
و شاه میرزا از حدود خلغان میست تفرقه شنیده بر لب دریای سند بمیرزا کامران ملحق
شدند - و در دره رجب (۹۴۷) نهد و چهل و هفت حضرت جهانبانی را (که مزین رفتن
کشمیر مصمم بود) میرزا هندال و یادگار ناصر میرزا و قاسم حسین سلطان ابرام نموده بجانب
سند بردند - خواجه کلان بیگ (که همراهی حضرت جهانبانی جنت آشدانی قرار داده بود)
از میانوت رنده بمیرزا کامران همراه شد - و سکندر توپچی خود را بکوه مارنگ کشید - و در رجب
(۹۴۷) نهد و چهل و هفت (که حضرت جهانبانی بمعی میرزایان متوجه حدود سند شدند)
بعد از چند منزل هندال میرزا و یادگار ناصر میرزا از بے تاملی بانخواستی بیگ میرک (که از
ملازمت جدا شده بایشان پیوسته بود) راه مخالفت پیش گرفته ازان حضرت جدا گشتند -
درین اثنا قاضی عبدالله با چندی از افغانان رسید - قراولان میرزا هندال ایشان را گرفته پیش
میرزا آوردند - افغانان سیروزگار بقتل رسیدند - و عبدالله تیرا بخت (که نغم چند از عمرش
هنوز مانده بود) بشفاعت میر بابا درست از حیانت نجات یافت - و تا بیست روز میرزایان
در تپه حیرت سرگردان بودند - هیچ نمیدانستند که چه کار کنند - و کجا روند - از بغت و سعادت
جدا گشته و همسختی دولت را گذاشته مقصد گم کرده و راه مقصود را بی نبرده هایم و متعذر
میکشند - و حضرت جهانبانی برای دهت متوجه بکر بودند - و بنظمین و قبایع راه
میرنند - آب ناباب - و غله هیچ جانی - ببدلت تحمل و زان توکل طی منازل و قطع مراحل
مید - تا آنکه روزی آواز نثاره رسید - بعد از تحقیق ظاهر شد که در دره کرهی میرزا هندال

گرم دریاقت - و از مژده بی اتفاقی از یزدل بهزار دل شد - و جواب او را موافق مدامی میرزا گفت - و این بیادوات تحریف پیش آمدن مخالف نمود - و مقدمات خذلان درمیان آورد - شیرخان حیل ساز را با او همراه ساخت تا بر حقیقت معامله آگاهی یافته باز گردد - میرزا کامران مرنداده شیرخان را در باغ لاهور دید - و در آن روز جشن داشت - و حضرت جهانبانی را نیز التماس کرده آورد - و بار دیگر میرزای کوه اندیش خام طمع باز همان بی معادت را پیش شیرخان فرستاد - درین مرتبه این نمک بحرام بگذار دریای سلطان پور رحیده حرف نادانخواهی درمیان آورد - و شیرخان را برگزشتن آب دلیر ساخت - درین اثنا مظفر ترکمان (که بقراچی آب سلطان پور تعین شده بود) آمده بموقف عرض رسانید که لشکر از آب سلطان پور عبور کرده جلیده بیگ برادرزاده من (که بصیرت و صورت از مقبولان و منظوران درگاه بود) بشهادت رسید .

و اواخر جمادی الاخری حضرت جهانبانی و میرزایان از آب لاهور (که پایاب بود) عبور فرموده کوچ بکوچ بگذار آب چناب رسیدند - و حضرت جهانبانی را چون داعیه کشمیر تصمیم یافته بود جمعی را همراه میرزا حیدر ساخته میرزا را پیشتر از خود بصوب کشمیر فرستادند - چه در آن هنگام (که میرزا کامران بیجنگ سام میرزا بقندهار شنافت) میرزا حیدر را از جانب خود بمحکوم لاهور گذاشته بود - خواجه حاجی و ابدال باکری و رمکی چک و جمعی از امرای کشمیر مخالف والی آنجا نموده بخدو لاهور آمده بودند که باشنائی میرزا حیدر لشکر از میرزا کامران گرفته ولایت کشمیر را در تصرف خود درآرند - و هر چند میرزا حیدر سعی نمود نقشی این آرزو صورت نه بست - و در وقتیکه میرزا همدال خطبه بنام خود ساخته فتنه انگیز شد و میرزا کامران از حدرد لاهور بدارالخلافت آگره توجه نمود میرزا حیدر بکوشش تمام از دارالخلافت لشکر بهاشلیقی بابا جوچک (که از عدهای میرزا کامران بود) ترتیب داده فرستاد - که ببدرته امرای کشمیر (که فام ایشان ذکر یافت) رفته ولایت کشمیر را در تصرف آرند - بابا جوچک در رفتن مساهله نمود - تا آنکه قصه پر غصه گذر چومه (که چشم زخم دولت ابد پیوند بود) بر زبان عام افتاد - مشارالیه نصیح عزیمت نمود - و امرای کشمیر در حدرد نوشهر و راجوری در شهاب جبال بحر برده منتظر امر میبودند - و از ایشان پیوسته نوشتها بمیرزا حیدر

(۲) نسخه [۵] گریزه (۳) در [اکثر نسخه] جلیده بیگ (۴) نسخه [د ه و ح] ناکنار (۵) نسخه [ح] ابدال ماکری و رمکی چک (۶) در [بعضی نسخه] چومه (۷) نسخه [ا ب ح] نوشهر .

و سامان رسانیده باز آمده ملحق گردم - و میرزا هندال و یادگار نامر میرزا گفتند که با فعل جنگ ما با افعان صورت نمی یابد - مناصب آنست که بعد از رفتن آن ولایت را بدست آریم - و بقوت وی کجرات را تسخیر کنیم - و چون این دو ملک بدست افتد و کار به نظام آید تعلیمی این ملک با حسن وجهه میسر خواهد شد - میرزا حیدر گفت مناصب آنست که تمام میرزاییان از کوه میرد تا کوه سازنگ دامن را مستحکم ساخته بنشینند - و من متمهم که باندک تقوینی در در ماه کشمیر را مستخلص مازم - و چون خبر گرفتن کشمیر رسد هر کس متعلقان خود را بکشمیر فرستد که سامان محفوظتر از آن نیست - چهار ماه می باید که شیرخان برسد - و با گردنها و ضرب زنها که اعتضاد محاربه اوست بکوهستان نمیدواند رسید - و در اندک فرصتی لشکر افعان ویران خواهد شد - چون زبان اینها با دل موافق نبود سخن ناتمام شده مجلس تمام شد - و هر چندگاه سخن در میان می آمد و آنحضرت بصاحب رجمند میفرمودند (که شاید میرزا کاسران را چراغ خرد روشن شود - و از تیره رانی برگشته در مقام صفا آید) میرزا از سخن خود بر نمیگشت - و همگی همت او آنکه هر یک بطرفی ویران شوند - و خود بکابل رفته گوشه عشرت را غنیمت شمارد - و پیوسته در اندیشه های نادرست مرورفته بود - و سخنان اقبال بخش روشن را او را بیدار نمی ساخت - بظاهر دم از موافقت میزد - و میگفت بفرمان ساعت مسعود می برایم - و از یکدلی و یکرنگی به پیگار مخالف کمر همت می بندیم - و از راه باطن احاسی مخالفت را استوارتر می ساخت - تا آنکه از خیرگی و تیر رانی قاضی عبدالله مدر خود را پنهانی پیش شیرخان فرستاد که رابطه دداد استحکام دهد - و پیمان محبت بار بزند - و کام خود را از مدد دشمن جوید - و در مضمون مکتوب چنان نوشت که اگر پنجاب بدستور مابق بر من مقرر دارند در اندک زمانی کارهای شایسته بتقدیم رسانم •

شیرخان بعد ازین واقعه تا دهلی آمده قدم پیش نمی نهاد - و این قضیه را از مساعداات بخت خود می شناخت - و اندیشه مند بود که اگر پیشتر روم مبدا کار من بهتر افتد - و از جمعیتی که در لاهور می شذید متروکم بوده کمال هراس داشت - درین اثنا مدر برعذر (که با دناوت فطرت شرارت جبلت داشت) رسید - شیرخان (که مدار رشد او بر رویه بازی بود) مدر را

(۲) نسخه [ج] بکر (۳) در [چند نسخه] محکم (۴) نسخه [ط] قدم جرأت (۵) نسخه [ز] مساعدت •

خواجه غازي (که در آن اقامت ديوان ميرزا کامران بود) منزل گرفت - و متعاقب آن ميرزا تحکري از
 منزل رسيد - و در خانه اميرولي بيگ نشست - و دريذول دولتمند سعادت منش شمس الدين محمد
 (که بر كفاره دريا دست داده بود) آمد - و بذوازشهای خسرواده مرداندي ياست - و در غمره
 ربیع الاول (۹۴۷) نهم و چهل و هفت تمامی برادران کرامی و امرا و ساير ملازمان جمع آمدند -
 و باوجود چندین ا-باب آگاهی و تنبيهات آسماني اين عزيزان آگاه نميشدند - و کسر صدق
 بر ميان همت نمی بستند - و در هر چندگاه در ملازمت حضرت جمع آمده کنش
 میکردند - و بر اتفاق و بجهتي عهد و پيمان می بستند - و اکابر و معارف را برین
 گواه می گرفتند - و اکثر اوقات خواجه خاوند محمود برادر خواجه عبدالحق و مير ابوالبقا داخل
 کنش میبودند - تا آنکه روزی جمیع ميرزايان و اعيان دولت و اکابر جمع شده بر اتفاق و بجهتي
 نذکره نوشتند - و تمام اهالي و اعيان گواهی خود را بران سجل سعادت ثبت نمودند .
 و چون اين محضر وثوق باختم رسيد شروع در کنش کردند - آنحضرت در مريدان
 مصايح بلند و کلمات ارزمند فرمودند - و بر زبان گوهر بيان گذشت که و خامت عافيت طايفه
 (نه از جاده فویم اتفاق عدول کرده اند) بر همگان روشن است - علی الخصوص درين نزديکی
 چون سلطان حسين ميرزا در خراسان کوس رحلت زده هجده پسر کامکار اقبالمند گذاشت با چنان
 درانی مستقل و سامان موفور از بے اتفاقی برادران ملک خراسان (که چندین سال بهيامين سعادت
 مرکز امدیت بود) در اندک مرتبه مورد چندین حوادث گشته بشاهي بيگ انتقال یافت -
 و از جمیع فرزندان بغیر بدیع الزمان ميرزا (که بروم رفت) اثری نماند - و همه فرزندان
 ميرزا بالسنه و افواه خواص و عوام مطعون و ملوم شدند - و حضرت گيتي مداني فردوس مکاني
 هاد و حنائی بدین رحمت را بچه مشقت گرفتاراند - اگر از بے اتفاقی شمایان از حیطه تصرف
 رسیده بدست چنين ناکسان درآيد دانايان شمارا چه گویند - اکنون درين باب مر بجيب تعتر
 فک فرو بايد برد - و از گريبان غیرت بیرون بايد آرد - تا در میان خلایق مرداندي حاصل آید -
 و موجب گرد آردی رضای ایزدي گردد - هر یک از ارباب عهد و پيمان و اصحاب موافق
 و ايمان چنين عهد قریب را فراموش کرده بمقتضای هوا و هوس خود حرف مرا گشت -
 ميرزا کامران لغت آنچه بخاطر من میبرد آنست که پادشاه و همه ميرزايان جریده
 روزی چند در جبال بسر برند - و اهل و عیال تمام مردم را من برداشته بکبل ببرم -

چنانچه هر کس بدست ایشان می افتاد قصد او می نمودند - حقیقت این معامله چون
 بمعرض معنی رسید حکم عالی شد که میرزا عسکری و یادگار ناصر میرزا و میرزا هندال
 رفته باین گروه شقاوت پیشه دستبرد می نمایند - و تادیب کنند - قریب می هزار کس از
 سوار و پیاده ازین گروه شقاوتمند فراهم آمده بود - چون حکم پادشاهی بابشار رسید -
 میرزا عسکری از رفتن تقاعد نمود - یادگار ناصر میرزا همچو چند انداخته می گوید که از
 بی انتفاعی شمایان کار با اینجا رسید - هنوز مبالغه نمیشوید - و یادگار ناصر میرزا و میرزا هندال
 فرستاداری نموده متوجه آنجماعت شدند - جنگ عظیم در پیوست - و جمعی کثیر از
 کواران بی سعادت قتل رساندند - و میرزایان تنیده نموده مراجعت کردند - و میرزا عسکری
 (که شکایت ناک آمده بود) معاتب شد - و از اینجا حضرت جهانبانی اینکار فرموده با گروه
 درویش اجلال فرمودند - اطراف ممالک برهم خورده بود - و نفقه از هر طرف سر برداشته -
 هیچ دیگر بمقتل فدوقالاکابر میرزایان (که از سادات صفوی بمال علم و عقل متفرد و باکرام
 و اجلال سلطین ممتاز وقت بود) تشریف برده مشهور فرمودند - آخر الامر رای جهان آرای قرار
 بران یافت که بجانب پنجاب نهضت فرمایند - اگر میرزا کامران را عقل داور و سعادت
 یاری کند و در مقام تلای و تدارک در آمده کمر نیکو خد متنی بربندد هر آینه رخنه فتنه بسته
 میگردد - باین عزیمت سبب از اینجا متوجه لاهور شدند - میرزا عسکری بسفیل شقاوت -
 و میرزا هندال بالور رفت - و هفدهم محرم این سال قلم حمید سلطان بموافقت بیگ میرک
 در محبت دهلی سعادت رکاب بوس دریافت - و جمعی کثیر در ملازمت فراهم آمدند - و در بیستم
 شهر مذکور از اینجا پیشتر نهضت فرمودند - و در بیست و دوم این ماه در قصبه رهک
 هندال میرزا و میرزا حیدر دولت حضور اندس در یافتند - و در بیست و سه
 حضرت جهانبانی در همین منزل نزول اقبال فرمودند - اهل قلعه دروازه شهر را در روی آنحضرت
 بستند - و ابواب شقاوت بر خود کشودند - و آنحضرت بدوات و سعادت متوجه شده در اندک
 زمانه اهل قلعه را تنبیه فرمودند - در هفدهم صفر موکب والا سپهرند رسید - و در بیستم این ماه
 میر فقر علی در انقای راه محمل حیات بر بخت - و چون موکب عالی در حوالی لاهور قریب
 هرات دولتخان رسید میرزا کامران باستقبال آمده ملازمت کرد - و آنحضرت در باغ خواجه درخت
 منشی (که دلگشای منازل لاهور بود) بدولت فرود آمدند - و میرزا هندال در بیست

و بمطابق رقبض (میگردانند تا مرتبه دایمی سرریزی را شایسته شود - و برخی از تیزروان
 عرصه شهید برانند که غرض ازین ابتلا آنست که محقق الهی بران برتنه که هرگاه معادتمند
 را عطیه عظمی کرامت میشود و زمانی حصول این دولت علیا نزدیک میرسد در پیشگاه
 اوست مرید معین و معزب بدن میخازند - و گردن نقیصه برادبالی جاه و جلال او می نشانند -
 تا چون بر درجه کمال و ذریه قصوی مقصود شود خالی این نقطه سپند همین الکمال او گردد -
 و روشن تر بدان گفتم که چون آدین ظهور نور اقدس از مظاهر انسی و مطالع بشری (که طیف
 قدسی زینت حضرت آنذقوا حامل آن گشته بود - و در مکان بطون و ظهور افراختن متذوق
 جاویدگر شده قدم در عالم ملک شهادت می نهاد) بنظرات خاص ایندیدی در مراتب رعت
 شرب تربیت می یافت و اکنون [که زمان ظهور مقصود املی ازان نور (که وجود اقدس
 حضرت شاهنشاهیست) قریب شد] فضیله فامرئیه را سبب این دولت ارجمند ساخته
 جمال آرای کارگاه ابداع چنین کارفرمائی کرد - اکنون از پرده کشائی باز آمده بسر سخن می آید •
 و باجمله چون شکسته که درستی جهان را آغاز اساس باشد بظهور آمدن تا گذار آب گنگ
 (که تخمید) یک فرج بوده باشد) آماره جنگ رو گردانیده شدافتند - و جزای کافور نعمتی
 و حق ناشدایی یافته غریقی گرداب ناکامی شدند - و سقایی حیات خود را بمکافات نادرستی
 بهوجیز نماندند - و حضرت جهانبانی بقدیم نبات و تمکین بر لیل سوار شده از آب عبیر
 فرمودند - و بکنار دریا از قبل فرود آمده راه برآمد ملا • • می نمودند - چون کناره بلند بود
 راه برآمد میسر نمیشد - بکم از چاهیان از غرباب نجات یافته درانجا رسیده دست مقدس
 آنحضرت را گرفته بالا آورد - و در معنی بدستگیری معادین جادانی بخت و دولت بخود
 کشید - آنحضرت نام و مولد او پرسیدند - او بعرض رسانید که نام من شمس الدین محمد
 و مولد من غزنی است - از ملازمان میرزا کامران - آنحضرت او را بذوازشهای خسروانه
 امیدوار فرمودند - درین اثنا مقدم بیگ از اعیان میرزا کلهر آنحضرت را شناخته خود را
 در ملک جمعیت بانگائی نوید دولت درج ساخت - و باین بیت اسب خود را پیش کشید -
 و بمواعید الطاف پادشاهی نوید اختصاص یافت - حضرت جهانبانی ازانجا متوجه دارالخلافه
 آگره گشتند - و در اثنای راه میرزایان آمده همراه شدند • • • محدود موضع بهنگام فرمودند
 اهل آن قصبه راه خرید و فروخت مردم پادشاهی بمنه نام بهنجاری درآمدند -

میاب میرزا هندال و جلال خان اتفاق افتاد - و چندقشهای غریب بظهور آمد - و جلال خان از اسب افتاد - و جلالخان پادشاهی غنیم خود را برداشته بر غول ایشان زد - چون شیرخان این را مشاهده نمود خود با لشکر فراوان هجوم آورد - و خواص خان و همراهان او نیز بر میرزا عسکری حمله آوردند - و بمحرق حمله افغانان اکثر آسرا دست بکارزار نبرده روی باز پس نهادند - آنحضرت بنفس نفیس خود در مرتبه بر سر لشکر مخالف تاخته تردد فرمودند - هر چند حاصل نبست که پادشاه خود مرتکب جنگ شود اما درین وقت مرد آزمائی جودت جلالت و حلت شجاعت کجاست که دارد که عمل بر قانون شود - چنانچه در نبره درین کارزار بدست آنحضرت ضایع شد - و داد تردد و مردانگی دادند - اما برادران برادرین بجای نیادردند - و آسرا قدم رموح در دایره نجات نگاه نداشته از رخامت تعصیرات خود ذاهل شدند - و چشم زخمی چمدین بوی نعمت روا داشتند - و آن بزرگوار صورت و معنی (که بدیده حقیقت بینا و بمشاهده اصرار توانا بودند) با چنین لشکر بسیار کم هر نفاق تپ از اخلاص که متوجه این یورش شده اند همانا که بخاطر غیور عبور کرده باشد که ببارگئی مردانگی بشهرستان عدم شتافتن و سمندهیات را بصرف منزل فنا تاختن بمراتب بهتر است از دادار بدشمنان دوست نما و بایشان بمغایق در ساختن و فرد رت و بدل بحریفان کجهاز باختن - از آسے که باین بآبرویان خرده شود مراب اولی - چنانچه از روش تاختن بنفس نفیس خود در نظری اهل روزگار صورت اینمعنی بمایت ظهور داشت - بعضی از دولتمخواهان بکجهت دست شفاعت و الحاح در رکاب دولت زده بزور برآوردند - این حرف نظر بوسائل عالم اسباب میگویم - و الا در عالم تحقیق برآرنده ایند جهان آرامت •

چون صمود کوکبه ایجاد و علوظاطنه ظهور حضرت شاهنشاهی در زمان خاص و مکان مخصوص نزدیک شده بود دادار تدایع آفرین این چنین ندرنگ هویدا ساخت - گروهی از خردمندان را فباس آنکه این واقعه برسم مزید آگاهی و تنبیه احرار است - نه از قسم پاداش کردار - چنانچه نزد حکمای حلف مقرر است که حوادث روزگار نصبت بخواص بمنزله صیقل است - و نصبت بموام بجای زنکار - طایفه از روشنفروان پاک میرت را مظلّمه آنکه این خانه نقش تریتم است - چون کلرکنای کارگاه تقدیر مستعد را بهایه بلند میرحانند نخستین او را جامع مراتب کونیّه (از شادی و غم و صحت و سقم و راحت و محنت

شده راه گریز به پهلوانان نمودند - و بسیار از مردم طریق حرام نمکی میرده خود را بکناره کشیدند - رومی مصلحت انضامی حضرت جهانانی چنان مقتضای گشت که از آب عبور نموده بهر رنگ جنگی باید انداخت - تا هر صورتی که از پرده غیب چهره‌گشایی باشد جلوه ظهور نماید - و اگر درین مقصد تاخیر رود کار طور دیگر خواهد شد - و جمع کثیر جدا شده خواهند رفت - بهمین عزیمت (که سده راه رفتن مردم نمایند) بل بخته عبور فرمودند - و پیش لشکر خندق زده از آبهای نوشانه در جای خود انتظام دادند - و مورچها قسمت فرمودند - شیرخان در برابر انبوه نخله و آشوب را فراهم آورده خندق زده نشست - و هر روز جوانان از هر طرف برآمده کارزار میکردند - تیرین آنها تحویل مرطاب شد - و موسم باران در رسید - و محاب چون فیضان محبت بجوش و خروش درآمده چکیدن گرفت - و آن سرزمین (که مضرب خیمای عالی بود) از آب باران لابلاب شد - لاجپار رضای بلند (که از آمیب و گزند آب و گل محفوظ باشد) طلب کردند - تا همراهها و توپخانه و اردوی معلی را بآن ساحت گذند - و قرار یافت که صباح (که روز عاشر است) افواج را ترتیب داده بایستند - اگر مخالف از خندق برآمده پیش آید بچنگ پردازند - و اگر بحال خود ماند بجائیکه جهت نزول مقرر شده نرسد آیند - دهم محرم سنه (۹۴۷) نصد و چهل و هفت بآن داعیه سوار شدند - و صفها آراستند - محمدخان رومی و پسران استاد علی قلی و استاد احمد رومی و حسن خلعات (که سرکاردان توپخانه بودند) هر کدام گردنها و دیگها را نصب کرده بقانون مقرر زنجیر کشیدند - و قول بوجود شریف آنحضرت امتیاز یافت - و میرزا هندال را پیش قول جای مقرر شد - و مهرآزمسکری برانگار را حرکت - و یادگار ناصر میرزا جرانگار را انتظام داد •

میرزا حیدر در تاریخ رشیدی خود می نویسد که آنحضرت دران روز مرا جانب چپ خود (که بمین من به یحار آنحضرت اقترا و اتصال داشت) جای داده بودند - و از بنده تا حد جرانگار قول بیست و هفت امرای توتدار بودند - شیرخان نیز پنج توپ ماخته برآمده در جوق (که در کمیت بیشتر بودند) بیرون خندق ایستادند - و سه جوق مقوجه لشکر شدند - جلال خان و مرصمت خان و تمام نیازیان روبروی میرزا هندال آمدند - و مبارز خان و بهادر خان و رومی حسین جلوانی و جماعت کرانی مواجهه یادگار ناصر میرزا و قلم حسین خان در رسیدند - و خواص خان و برمزید و جمع دیگر مقابل مهرآزمسکری شدند - اول جنگ

اندک متوجه بهارچه از دشمن شدند - و از قوت دل و استقلال همت جبلی خود
قتل اولیا و کثرت اعدا را منظور نداشتند - و چون مکتب عالی به بهرجیور رسید شیرخان
با لشکر انبوه آنطرف دریای گنگ آمده نشست - آنحضرت با مهابه معدود خود اراده عبور
از آب نمودند - و در اندک زمانی بر گذر بهرجیور پل بسته شد - و جمعی از یکهجوانان
تیزچلو فریب مدد پنجاه نفر خود را مستحق کارزار ساخته بر اسبان به زمین حوار شده
باب زدند - و مانند شیران دریایی از موج و گرداب نیندیده بدریا در آمدند - و چون
نزدک دریانورد در بحر غدار قطره زده از آب گذشته جمعی کثیر را ملهزم ساختند -
و داد مردانگی و هلاوتی داده بر مودای مراجعت عزم اردوی معالی نمودند - چون نزدیک
پل رسیدند انجمن فیل گردباز نامی را (که در جنگ چوسه بجانب نوح علیر مانده بود)
بشکستین پل مردادند - آن فیل به اعتدال خود را بر سر پل رسانیده قواعد آنرا
درهم شکست - درینوقت از اردوی معالی توپها رها کردند که توپهای فیل گردباز را
خورد ساخت - و لشکر غنیم (که زور آورده بود) هزیمت یافت - و جوانان فدوی داد
شجاعت داده بهلاست آمدند - و صلاح دران دیدند که کنار آب گرفته بقنوج روان شوند -
بملاحظه و نانی کوچ بکوچ میفرستند - در اثنای راه کشتیهای مخالفان نمودار شد - توپها
از نوبخانه پادشاهی مردادند - کشتی کلان مخالفان درهم شکست - و از لطم امواج قهقرو
زیر و زیر شد - و مدت یکماه زیاده در نواحی قنوج تقابل بود - در اواخر حال محمد سلطان
میرزا و پسران آغ میرزا و شاه میرزا (که نسبت ایشان بحضرت صاحبقرانی مفتی
میشود - و نبیره دخترش سلطان حسین میرزا اند - و بملازمت حضرت گیتی ستانی
فردوس مکانی سر بلند بودند - و بعد از شفقار شدن آنحضرت بحضرت جهانبانی
جنت آشیانی مخالفتها بظهور آوردند - چنانچه ایمانی برین معنی گذارش یافت) چون سبزه
باطل را رونق و بهانهاست و متیزهگر با ولی نعمت کامروا نه کار ناساخته باز بعینه علیه
حضرت جهانبانی آمده مجد عبودیت بتقدیم رسانیدند - و آنحضرت از کمال صروت و فتوت
گناهان کرده اوعانرا ناکرده انگشته برام پادشاهانه سعادت امتیاز بخشیدند - و چون در حریف
اصلی این نامیاسان بدنهاد افتاده بودند باز از بیدولتی و کم نرمی در چلبین وقتی
اختیار فرار نموده پای از دایره قرار و اضطراب بیرون نهادند - و راهنمای گریختگان دیگر

مردم پادشاهی را بدواهی داده همراه خود ببرند - و میرزا حیدر بن محمد حسین گورکان (که
 خانداده حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی بود - و همراه میرزا کامران بدارالخلافت آگره
 آمده شرف ملازمت حضرت جهانبانی دریاخته بود - و بفواضلهای فراوان ممتاز گشته)
 میرزا کامران بیماری خود را بهانه ساخته او را به همراهی خود معی کرد - میرزا حیدر بجانب
 میرزا کامران میل نموده در مقام عذرخواهی شد - و از بی نگرانی حرف رخصت در میان
 آورد - حضرت جهانبانی فرمودند که اگر نسبت خویشی منظور است از طرفین
 علی الصوبه است - و اگر ارادت و اخلاص امت این نسبت بما پیشتر ظاهر ساخته - و اگر تائید
 ناموس و مردانگی امت خود باید همراه ما شوی که ما هر چه غنیمت میرویم - و آنکه میرزا
 کامران اظهار بیماری می نماید تو طبیب نیستی - و داروشناس نه که همراه روی -
 و آنکه میرزا لاهور را مامن تصور کرده خیال فاسد امت چه از بازپس ماندن ازین یورش
 اگر امرت حاتم شود گنج ملامت در هندستان نمیتوان یافت - و نیز امر از دوش بیرون
 نیست - اگر ما را فتح است شما را چه رو و کدام آبرو که از شرمندگی مر از زمین
 بتوانید برداشت که مردن بران زیستن شرف دارد - و اگر عباداً بالله حال برخلاف
 ایستاد بودن شما در لاهور محال خواهد بود - و هر کس که این گفتار بمیرزا کامران
 داده دماغش خبط یافته - یا خیانت ورزیده - و حق را از دست داده از راه خوشامد
 درآمده است - احکام میرزا حیدر بدالت لغت بیدار طریق هدایت یافت و بدو
 رناعت موکب عالی معزز و ممتاز گشت - و میرزا کامران از وفور جمعیت خود سه هزار
 کس را بهاشلیقی میرزا عبدالله مغل همراه ساخت - و خود توفیق خدمت نیابت •

توجه موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشبانی از دارالخلافت

آگره بسمت ممالک شرقیه بدفع فتنه شیرخان و مراجعت بعد از

مجاوبت و سوانح عبرت افزا که بعد ازان وقوع یافته

چون کارآگاهان بدایع طراز نگارخانه تقدیر در نقش و نگار طرح دیگرند اگر اکنون
 کار بر مراد نشود جای شکرامت نه مقام شکایت - و لهذا این جهان آرا اتفاق از
 چلیپان برادران گرامی برداشت - و جمعیت را متفرق ساخت - و آنحضرت بالشکر

دراز ساخت - و قطب خان (که پسر خود او بود) با جمعی کثیر از اربابان بر سر کاهی و آتوه
فکنه ساز گشت •

چون این خبر بمساج قدسیه رسید یادگار ناصر میرزا و قائم حمین خان اوزبک (که
آنستود بجایگزین ایشان مقرر بود) و اسکندر سلطان (که از جانب میرزا کامران باهمنام بعضی
ممال کاهی قیام داشت) بر سر از نامزد شدند - این شیرمردان معرکه دلوری در برابر آن
روم صفای حیدر گرد آمده جنب عظیم کردند - و بذاتیدات غیبی فتح روی داد - و قطب خان
در میدان جنگ کشته شد - و حضرت جهانبانی مدتی در دارالخلافه آگره بسرانجام مباد
نصرت قریب و گرد آفرین دلای هریشای برادران و خویشان و اصلاح برادران و حرائر ایشان اشتغال
داشتند - هر چند رخسار غبار آلود ضمیر میرزا کامران را بزال نصایح شمتند چهره صفا به پیچوجه
روی نمود - و چندانکه زنگر خلاف بمصقل مواظ زدودند جلای وفاق در آئینه روزگار او بهیچ
روی پدید نیامد - و در چنین مهم مالی (که باوجود خلاف باطن اتفاق ظاهر از لوازم پاسب دولتش
بود) در چنین هنگام (که با چندین استعداد قریب به صحت هزار کس خوب با او بود - و از دولت
تفطن و احسان حضرت جهانبانی از کابل تا دادر زمین شمال رویه و تا حدی همانه جنوب رویه در حیطه
تصرف داشت) با چنین پادشاه مفضل و برادر بزرگ و ولی نعمت خود متعذر و مقصر ظاهر شده
ناراض نمود - و بمقتضای احوال غفلت و تغریط فکر ازین خدمت گرامی تخلف و تقاعد ورزید -
ایزد تعالی درین کارگاه مکانات نصاب کردار بر او عاید ساخت - چنانچه در صدر حیات مزای
اعمال خود را بهیچم خود دید - و بعضی ازان بعد ازین بطریز اجمال بقیام توفیح در جای خود
گذاشت باید - و چو به ازبای خود فال بد زد بود حال او نیز چنان شد • مصرعه •

• چو اختر میگذشت آن فال شد راحت •

بیماری چلد مزمن پیش او آمد - و از بخت برگشتگی بر تنبیهات غیبی متنبه نگشته بر
مصلک ناخشنودی منعم و بیرضائی مفضل خود اصرار ورزید - آوا خواجه گلان بیگ را با جمعی
کثیر بلاهور فرستاد - و روی از قبله اقبال گردانیده از دنبال او خود روان شد - و دیال و خصران را
(که جلب حضرت دوست و جذب مملکت دشمن باشد) با خود و پائی گشت - هر چند حضرت
جهانبانی فرمودند (که میرزا اگر ترا توفیق همراهی نمیشود و اینچنین قبولی از دست
میدهدی مردم خود را همراه کن) میرزا برعکس خواهش آنحضرت همگی درین اندیشه که

از امر او و افاضل شریقی بجز فنا گشتند - و آنحضرت با میرزا عسکری و مدد دلس چند ایلغار کرده بدواً خلفه آکره نرول اجل فرمودند - و میرزا کامران باستانبوس عالی سرفراز شد - و بعد از چند روز میرزا همدان بهیله میرزا کامران و والده ماجده او عمر منده و سرانگنده از الوه آمده ملازمت نمود - و آنحضرت به مقتضای مراسم ذاتی نوازش فرموده تقصیرات او را بر روی او نیاردند - و بتفقدات بی پایان (که از اندازه بشری زیاده باشد) پیش آمدند - و چون ناگهان از روی بی تدبیری امری سرنوشت بظهور آمد همواره در تدارک این امر می بودند - و در سرانجام آلات و ادوات تلانی اشتغال داشتند - از اطراف مملکت امرا و سپاهیان با احتلام متبیه علیه مشرب میشدند - درین اثنا سقایی پاک سرشت بامید و عده گرامی در پای تخت عظمت حاضر گشت - حضرت جهانبانی (که ناچده و تخت بخش ملک مررت و احسان بودند) چون سقایی بینوا را از در دیدند فی الحال خسرو عهد خود را بر سر بر و پا جای دادند - و تخت سلطنت را بجهت آن حاضر راه خالی ساخته سقا را بموجب عده او تا نیمروز بر تخت نشاندند - و بتخت نشین ملک نیمروز برابر ساختند - و بعضی احکام و اوامر پادشاهی را (که ظرفش گنجایش آن نداشت) مستثنی ساخته بحکم رانی پایه امتیاز او را بلندی بخشیدند - و از بحر موج بخشش گرد احتیاج او چهره احوال او و قبیل او برداشتند - و هر حکمی (که دران جاوس بر اورنگ شاهی از سقا ظهور یافت) بامضا معتبرن گشت - میرزا کامران از ظهور چنین علوهت چن شکایت بر جبین حکایت ظاهر ساخت - و خاطر آزارجوی را بهانه هدید آمد ●

بعد ازین قضیه از روایه ازی شیرخان قصد بنگاله کرد - و تا حدود بهار آمده متوقف شد - و جلال خان را با جمعی هریشان بر سر بنگاله تعیین کرد - و باندک فرصتی با جهانگیرقلی بیگ جنگ در پیوست - و او داد جلالت دایه عرصه نبرد را بقدیم شجاعت پیمود - اما از انجا (که مشیت الهی و حکمت ازل نفوذیند صورت دیگر بود) تمامی امرای بنگاله در دفع فتنه اتفاق شایسته نمودند - و برانست دوست بوده درین جنگ فراهم نیامدند - لاجرم جهانگیرقلی بیگ بعد از کوشش و کشتن در معرکه نتوانست قدم زیات افشرد - روی گردانیده بزمینداران پناه آورد - و بعد و همان فلان وقت برآمد - و او و جمعی کثیر بصحرای نیسنی شتافتند - غیر خان خاطر از بنگاله فراهم آورده بحدود جونپور آمده شورانرا شد - و آن ملک را بتصرف و تغلب خود درآورده دست فتنه

چون امری میبخواهد که ظاهر شود بقدر سحر و جادوی بار خن کار آگاهی ملحق میگردد - و ازین حجب در شرایط نگاهبانی نهاده مظهر راه می یابد - ناشی (که یاتیش محمد زمان میرزا بود) از غفلت تمام واقع شد - آن رده باز ۱ که نرمست را در کمین بود (شبگیر کرده وقت مبع از عقب اردوی محلی پیدا شد - اشتر خود را سه توپ داشت - یک توپ خود - و یک توپ جلال خان - و یک توپ خواص خان - لشکر پادشاهی را فرصت زدن کردن اسب و مجال جیب پوشیدن نشد - حضرت جهانبانی از غفلت پناه اطلاع یافته حیدران نقش کارگاه تقدیر شدند - سر رشته تدبیر از دست رفتند - در وقت سواری بابا جلاور و نردی بیگ و دوچ بیگ بملازمت رسیدند - حکم اشرف شد که زرد رفته مهد علیا حاجی بیگم را برآورد - آن در و نادیش غیرت اندیش بر در سرابده عزت شریف گواهی شهادت در کشیدند - و میر پهلوان بدخشی نیز با جمعی کثیر در گرد مرابده عصا توپق جان نزاری یافت - وقت بغایت تنگ شده بود - حضرت مهد علیا بیرون نتوانستند آمد - و از آنجا (که حفظ در مهانت ابروی متفعل حال و ضامی مال بود) ساحت حریم حرم عفت را عواصف خیال بداندیشان نتوانست پیمود - و غبار اندیشه تبر و جانان بر حواشی سرادفات عصمت پردگهای جاه و جلال نتوانست نشست - و نفوس ناموس الهی از تقدیس خانه رفعت بدور باشی عاجبان غیرت حراست پرده نشینان خلوتخانه عفت نمود - و خیال واحد در ضمیر آن تیره درون راه ذیانت - و شیر خان آن عصمت قباب را در کمال صیانت و پرده پوشی بآبروی تمام روانه حاجت •

و بالجمله چون آنحضرت متوجه بل شدند بل را شکسته یافتند - ناچار خود را سواره چون نهنگی دریانورد باب زدند - قضا را از اسب جدا می شوند مقارن این حال (چون نگهداشتن ایزدی حامی احوال آنحضرت بود) حقایق خضر راه ایشان گشت - و بدست یاری شفاوری از زین گرداب فتنه بساحل فحاش رسیدند - آنحضرت درین اثنا از وی پرسیدند که نام تو چیست - او بعرض رسانید که نظام - فرمودند که نظام اولیائی - و عنایت و مرحمت بجای آورده بار وعده فرمودند که چون سلامت بر تخت سلطنت نشینم تا نیمروز ترا پادشاهی میدهم - و این قصه پر غصه در نهم صفر (۹۴۹) نهصد و چهل و شش بر ساحل آب گنگ برگذر چومه از ممکن تقدیر پرده کشا گشت - میرزا محمد زمان و مولانا محمد یزعلی و مولانا قاسم علی صدر و مولانا جلال تنوی و بصیاره

(۲) نسخه [ب] چند (۳) در [اکثر نسخه] عزت (۴) نسخه [ح] میشدند (۵) نسخه

[ز] چومه (۶) نسخه [ب] شیر علی - و نسخه [ح] پیر علی •

است [روی عزیمت بجانب غلیم آوردن و عزم قتل بقدیم استعمال میمودن از پیشگاه مصیحت دور است - باقی دولت آنکه در جائی طرح اقامت انداخته و سرانجام لشکر نموده عزیمت دفع بنده کرده شود] آنحضرت هر دو اتفاقات برین مهلتان نینداخته از آب گنگ رجوع نموده بجانب مخالفان نهضت فرمودند •

باید دانست که رصیمت قدیم و قاعده مستمر که چون کار آگاهی ملک تقدیر الهی بقدر گرانمایه بودی مقرر سازند بقتل راه ابواب ناکامی کشیده در کشاکش اندوه اندازند تا خوشحالی آن گوهر یکتا را از جا نبرد - و بتدارک آن غم برداشته کار با عدال آورد - بنابراین چون ظهور مومنان در قلمی امزای جهانیان (که از جیب فاجول^(۱) بهادر در عالم مثال آگاه دان را نموده بدولت انتظار مفرار گردانیده بود) نزدیک رسید هرایزه اگر پیشتر از آن ناصرا می چند بظاهر روی نماید چهره ناآرام خود هر روز در زمین خراشیده بگردد - و لهذا با لشکره چنین که عالم تسخیر توان کرد از امانت چند نیروری داشته روی چنین امور بظهور آمد - بنابراین برخلاف مصیحت دید اولیای دولت بجانب امتنان توجه مومنان عالی واقع شد - و در موضع بهیه^(۲) از مضامین بهرچند با شیرخان تقابل اتفاق افتاد - در اینجا حیاه آری است کنایه نام - در میان دولشکر واقع شد - مومنان عالی آب را بل بسته عبور فرمود - هر چند لشکر پادشاهی اندک و بیسامانی بسیار بود پیوسته در قراولان طرفین جنگی (که دمت میداد) نصرت از جانب اولیای دولت قاهره می بود - و امتنان از هر طرف بقتل می رسیدند - تا آنکه مدت تقابل بامتداد کشید - و برادران گرامی (که هر یک کشایش^(۳) اقلیم را بحس بود) از کوتاه بینی اندیشه های دور از کار سنگ راه دولت خود ساخته بصداقت اتفاق فایض نگشتند - و توفیق ادراک خدمت در چنین وقتی مساعد روزگار دولت ایشان نشد - هر چند مناشیر نصیحت می آمد نفس آن الواح الهی در ضمیر این آهنگین دلق صورت نمی بست - و شیرخان از روی رویاه بازی گاه کسان معتبر بدرگاه معنی فرستاده در صلح میزد - و گاه اندیشه فاسد جنگ را در عزم خیال جولان میداد - تا آنکه بغریب و فحون جمع از پیاده و مردم زیور را با اسباب آتش بازی رو بر گذاشته خود در منزل عقب رفته نشست - و عساکر پادشاهی (که پیوسته نصرت ایشانرا بود) از مقدمات مکر امزای آن حیل اندوز واقف نشدند - و پس رفته نشستند - و بحسب تقدیر

(۲) نسخه [ح] فاجولی (۳) نسخه [ه] بهیه - و نسخه [ز] مهیه (۴) نسخه [ب] کش -

(که اعتماد را شاید) بمصکر اقبال نمیرسید - و اگر اندکی از بسیار معلوم یکی از مقربان بحاطب عزت مهشدارای آن نداشتند که بموقف عرض اندام رسانند - چه نقش چنان نقشه بود که حرف ناملام مذکور مجلسی قدمی سرعت نشود - رفته رفته چون حقیقت فایده هندوستان بومیان در تلخواهان حقیقی (که صلاح خود منظور نداشته آنچه حق باشد بعرض رسانند) معروض موقف حضور شد حضرت جهانبانی بدرات و اقبال از کای خلافت را طلب داشته عزیمت انصراف موکب عالی مصمم ساختند - هر چند از کثرت باران زمین تمام در زیر حیلان بود و آبهای دریا شورش طومانی داشت و قطعاً هنگام یورش نبود بمقتضای صلاح وقت مراجعت را از لوازم پاس درات دیدند - تقوی ملک بنگاله براهد بیگ میفرمودند - آن بیدوات روشی که بعمه باطل اندیش در میان آورده ارادهای تباہ پیش گرفت - و از تیرورائی و بیه بخفی فرار نموده پیش میرزا همدان آمد - آنحضرت حکومت بنگاله بجهانگیر قلی بیگ عنایت فرموده جمعی کثیر را بمعاضدت او گذاشتند - و در همین باران عذاب مراجعت معطوف داشته متوجه مستقر خلافت شدند •

شیرخان چون آرازه مراجعت موکب پادشاهی و روان شدن میرزایان از دارالخلافه آگره نمود از جرنپور دست بازداشته متوجه رهناس شد - و مقرر ساخت که اگر رایات عالیات بر سر او آید از جنگ بکسر شده از راه چهارکهند که آمده بود باز مراجعت نموده ازاد بنگاله نماید - و اگر نقش چنین نشیند و متوجه دارالخلافه شوند و قابو باشد از عقب در آید - و قصد شبخون کند - چون موکب رالی حضرت جهانبانی بدرهت رسید شیرخان کمی لشکر و بفرمانجایی اردوی معلوم کرده شیرک شد - و با لشکر فراوان و احتعداد تمام قدم پیش نهاد - و نزدیک نزدیک لشکر از هر طرف قابو می طلبید - و هیچکس را مجال آن نمیشد که از زیرنگساز غلیم واقف شود - ابن علی قرارل بیکی رفته خبر مشخص آورد - و بومبله میرزا محمد زمان حقیقت حال بعرض اندس رسید - اگرچه موکب عالی از آب گنگ عبور فرموده بمست مستقر خلافت متوجه بود چون خبر رسیدن شیرخان و نزدیک شدن او بمصکر اقبال شعله آهروز نایره غضب پادشاهی شد از کمال سطوت و قهر عنای توجه بهانپ او منمطف ساختند - هر چند معروض شد که در چنین رقتی [که بعامانی معاصر اقبال (که بادپایان گیتی نور چندین محافت بعیده را پای در گل پیموده اند) در اعلی مرتبه

تو خرد سالی - و از حرف و حکایت فتنه سازان - ناعاقبت اندیش راه صواب گم کرده - کمربور
 ملک خود بسته - محمد بخشی آمده گفت شیخ را خود کشید - در باره من چرا توبت دارید -
 میرزا او را احتمالات نموده همراه گرفت - یادگار ناصر میرزا و میر فقر علی این قضیه ناگوار
 شنیده از حدود گاپی براه گوالیار ایلغار کردند - و خود را به دارالملک دهلی رسانده در
 استحکام مبنای شهر و اوزار قلعه داری اهنمام نمودند - میرزا در عمید پور (که نزدیک فیروز آباد
 است) رسیده بود که خبر ایلغار یادگار ناصر میرزا و میر فقر علی بحساب دهلی رسید - میرزا
 و آمو کنگاش کرده بمصطفی دهلی متوجه شدند - اکثری از جایگیران خرد از اطراف و نواحی
 آمده میرزا را دیدند - و کوچ بدوچ رسیده دهلی را محاصره کردند - یادگار ناصر میرزا و میر
 فقر علی در قلعه داری کمر همت بستند - و به میرزا کامران صورت راقعه نوشته انماس توجه در
 دفع فتنه و مساک نمودند - میرزا از لافور متوجه شد - چون بحدود قصبه ^(۳) سیت رسید
 میرزا همدال کار ناماخته بحدود دارالخلافه آگره شداد - میرزا کامران چون قریب بدیلم رسید
 میر فقر علی آمده میرزا کامران را دید - و یادگار ناصر میرزا بر همان نهج در استحکام قلعه کوشش
 داشت - میر فقر علی بمقدمت هوش امرا میرزا کامران را با آگره رانده ساخت - میرزا همدال
 در آگره بودن بخود قرار نداده بالور رفت - میرزا کامران با آگره آمده از عصمت قباب دلداری آغاچه
 دیگر استدعا کرد که میرزا همدال را دلاسا نموده بملازمت طلبند - آن کدبانوی هراتی دانش
 میرزا همدال را از الور آورده و فوطه در گردن او انداخته به میرزا کامران ملاقات داد - میرزا بآئین
 لایق پیش آمد - و روز دیگر امرای فتنه انگیز را گناه بخشیده کورنش داد - و میرزایان
 و آمو باتفاق یکدیگر از آب جون عبور کردند که دفع فتنه شیرخان نمایند - اما چون سعادت رهنمون
 این گرامی بزادان نبود توفیق این خدمت دولت پیرای نیانند *

الحاصل چون بمیان تائیدات آسمانی ملک بنگاله بدست اولیای دولت ابد پیوند در آمد
 و بای تخت آن ولایت مستقر موبک عالی شد و امرای عظام ولایت عظیم در جایگیرهای
 خود یافتند موافق پیش و عشرت آماده ساخته ابواب غفلت بر روی روزگار خود گشادند -
 و از کار سلطنت بانتظام امور مملکتی کمتر پرداختند - و فتنه انگیزان ملک (که همیشه
 مسحت آباد عالم ازان قهر بیبایان خالی نباشد) سر آشوب و شورش برآوردند - و نزدیک رسید
 که فتنه نموده مژگان فرو رفته را بالا کند - اختلال در مبنای احتیاط و لایامت - چنانچه خبری

پادشاهی بود) از بفکاه رخصت فرمودند که بایلمار خود را بدارالخلافه رساند - و بمواعظ حقیقت‌احاس میرزا را از خیالات مانده باز آورده یزیدی استیصال افغانان یکدل و یکزبان سازد - و در چنین هنگام (که امرا اندیشه‌های نادرست و نگرهای ناسودمند پیش دارند - و نزدیکست که میرزا همدال را از جاده قوم بلعزایند) ناکاه بطریق ایلمار شیخ رسید - میرزا همدال با استقبال برآمده شیخ را باعزاز و اجال بمنزل خود آورد - شیخ سخنان ساجیده در انصوا نهاده گشته میرزا را بهرمز خدمتی که برآمده بود نابت قدم ساخت - روز دیگر محمد بخشی را آورد که آنچه سامان و سرانجام لشکر باشد از زر و اشرف و اسب و یراق جنگ همه را سامان نماید - محمد بخشی معذرت خواست که خزانه نیست که بسپاهی داده شود - اما احباب و اجداس فراوانست - همه را بدخواه سرانجام میدهم - چهار پنج روز برین سخن نگذشته بود که میرزا نورالدین محمد از قنوج بایلمار آمد - و همادا که امرا قرار داده سخن یغی ساختند بودند آمدن او باعث نفوین اراده امرا شد - و سرتیبه دیگر محمد غازی توغیانی را پیش امرا فرستاد - امرا همان سخن را معادلت نموده گفتند - و قرار دادند که علامت قبول سخن ما آست که شیخ بهلول را (که فرستاده پادشاه است - و صلاح کار ما را برودم میزند) علانیه بقتل رسانید - تا بر همگان یقین شود که شما از پادشاه یکسو شده اید - و ما بخاطر جمع ملازمت کنیم - شیخ در سامان احباب سفر بود - و یراق لشکر سرانجام میداد که فرستاده باز آمد - و باتفاق میرزا نورالدین محمد داعیه ناخجسته مصمم شد - و میرزا نورالدین محمد بفرموده میرزا همدال شیخ را از خانه گرفته و از آب گذرانده در ریگستان (که نزدیک باغ پادشاهی بود) فرمود که گردن زدند - و امرای مغذول العاقبت آمده میرزا را دیدند - و در ساعت فحص و وقت اختلال خطبه بلام میرزا همدال خواندند - و پوشتر کوچ کردند - هر چند عصمت مآب دلدلر آغاچه بیگم والد ساجده میرزا همدال و بیگمان دیگر نصیحت کردند اصلا سودمند نیامد - و زان حالش این مضمون میسرانید *

ساد است نصیحت کسان در گوشم • اما بادیکه آتشم تیز کند

چون میرزا خطبه بلام خود خواند و پیش والد خود رفت آن عصمت قباب جامه کبود در بر داشت - میرزا گفت که در چنین وقت شادکامی این چه طور جامه ایست که پوشیده اید - آن عصمت قباب از روی درویدی فرمودند چه می بینی من ماتم ترا میدارم -

می بود - جمال خان این خبر را شنیده بدو مه هزار کس ایلتار کرده رسید - و یوسف بیگ سیاهی لشکر را دیده مستعد جنگ شد - هر چند همراهان کثرت مخالفان و قتل خود را گفتند نایده نداشتند - و در نواهی - بنهور مردانه شربت و آبمن در کفید - مخالفان روز دیگر آمده جوهور را قبل کردند - و بابابیک جابر در نگاهبانی داد مردانگی و کاردانی داد - و حقیقت احوال بمیرزایان و امر نوشت - و عریض منواتر نیز بدرگاه معنی ارسال داشت - میر فقرعلی از دهلوی بدارالخلافه آگره آمد - و نصایح ارجمند بمیرزا هندال بظهور آورد - و بعد از گفتگوی بسیار میرزا را از آگره برآورده آفتاب آب گرانید - و محمد بخشی را بران داشت که آنچه در وقت گنجید امدان میرزا نماید که بزودی جوهور خود را رماند - و از آنجا میر فقرعلی رخصت گرفته بحدود کالچی رست که بادکار ناصر میرزا را مستعد اشکر سازد - و در حدود آگره میرزایان باهم اتفاق کرده پیشتر روانه شوند - و مقارن اینحال خسرو بیگ کولکناش و حاجی محمد باباشقه و زاهد بیگ و میرزا نظر و جمعی دیگر از ناهنجاری و شورانگیزی از بنگاله فرار نموده پیش میرزا نورالدین محمد (که او را در فتوح گذاشته بودند) آمدند - و میرزا آمدن ایشان را بمیرزا هندال نوشت - و استدعای استعانت ایشان نمود - میرزا هندال نوشته های الآفات مصحوب محمد غازی توغبائی (که از معتمدان میرزا بود) فرستاد - و شرح آمدن امرا را بنیاد کار ناصر میرزا و میر فقرعلی نیز نوشته روان ساخت - و امرا خود پیش میرزا نورالدین محمد انتظار جواب ندیده بکول (که در مواجب زاهد بیگ بود) آمدند - فرستاده از راه خبر یافته نزد ایشان شدت - کوه اندیشان دمک بحرام زبان هذیان گشاده بصریح گفتند که ما دیگر روی بندگی پادشاه نداریم - اگر شما چنانچه خیال کرده اید بنام خود خطبه میخوانید در ملازمت شما بوده خدمات شایسته بتقدیم میرحانیم - و گرفته پیش میرزا کامران میرویم - و آنجا کامردانی و دوستکامی در انفار ما ست - محمد غازی توغبائی آمده بدغام امرا پنهانی رسانید - و گفت که یکی از دو کار ناچار است - یا خطبه بنام خود باید خواند - و امرا را طلب داشته نواحت - یا بپهانه امرا را گرفته مقید کرد - میرزا هندال (که پیوسته مرش بودای محال میخارید) این معنی را از مغنمات دانسته بوسینه مواعید اطف حرام نمک اقبمت نااندیش را طلب داشته دلما نمود - و خیال تباه را بیشتر استحکام داد • چون تفرقه بفارس و جوهور و آخورد بمصامع علیه حضرت جهانبانی رسید و حقیقت اراده طغیان میرزا هندال معلوم شد شیخ بهاول را (که از اعیان مشایخ هند و مقرون جلال و عواطف

شده بود) بموجب القیاس او رخصت فرمودند که بجایگیر نازا خود رفته بسامان لایق ازان طرف بنگاله درآید - و حضرت جهانبانی از آنجا کوچ بکوچ متوجه بنگاله شدند - و بتائیدات الهی در حال (۹۴۵) نهند و چهل و پنج فتح بنگاله شد - و شیرخان با حایر افغانان خلاصه غزینة بنگاله را گرفته از راه چهار کهنذ بحدود رهناس آمد - و پروانه بازی قلعه رهناس را منصرف شد •

گرفتن شیرخان قلعه رهناس را

و محمله ازان سرگذشت آنکه چون بحدود رهناس (که قلعه ایست در غایت محکم و نهایت استحکام) رسید براه چندامن برهن حاکم قلعه کسان فرستاده احسانهای قدیم او را بیاد داد - و طرح بختی انداخته القیاس نمود که امروز مرا کار افتاده است - میخواهم که مردمی بجای آری - و اهل و عیال مرا و همراهان مرا در قلعه جای دهی - و مرا رهین احسان خود سازی - بعد زبان چابوسی و زیرنگسازي راجه ماده لوح بفریب آن شده باز قبول کرد - این بیکانه مالک آشنائی ششصد ذولبی سرانجام داد - و در هر ذولبی در جوان مستح را درآورد - و باطراف ذولبی کنیزان را گماشت - و باین حیل سپاهی را درآورده قلعه را گرفت - و بمال خود و سپاهی را دران قلعه گذاشته دست فتنه دراز کرد - و راه بنگاله میدود حاکم - و حضرت جهانبانی هوای بنگاله را خوش کرده بعیش و شادمانی نشیندند - و عساکر اقبال ملکه معدود و مدح را دریافته اسباب بپروائی را سرانجام دادند - و درین هنگام میرزا همدال بموافقت اصحاب بغا و ارباب فتنه اندیشه های تباہ بخود راه داده بے رخصت عالی در عین موسم باران متوجه دارالخلافه آگره شد - هرچند مذاشیر نصیحت فرستادند - مودمند نیامد - پس از روزه چند در دارالخلافه آمده اصحاب شورش را ترتیب میداد - و در خاوتخانه دماغ بے فرایزدی مودای ملطفت می بخت - شیرخان رفت را غنیمت دانسته در فتنه و فساد کشود - و آمده بفارس را محاصره کرد - و باندک فرصت بفارس را در تصرف خود آورد - و میر فضلی^(۱) حاکم آنجا را کشت - و از آنجا روانه جونپور شد - جونپور را بابابیک جلابر پدر شاه خان داشت که بعد از فوت هندو بیک بار مکرمت فرموده بودند - در قید ضبط درآورده در مقام استحکام آن شد - یوسف بیک پسر ابراهیم بیک چابوق از اوده عزیمت بنگاله کرده میرمت - آمده همراه شد - پیوسته اطراف و جوانب بقرالوی میرمت - و طالبکار نبرد و بیکار

هنوز راست نکرده است بزودی بر سر او رفتن باعث استیصال او بهموت خواهد بود - آنحضرت بجهت نگاهداشت خاطر آب ستم رسیده و صورت معقولیت کنش از حکم بر نهضت رایات جهانگشای فرمودند - در بهاکلهوز لشکر را درجا ساختند - مهرزا هندال را با پنج شش هزار کس از آب گذراندند که از انطرف آب میزنند باشد - چون حاجت منکیر معسکر اقبال شد خبر آمد که جلال خان پسر شیر خان (که خود را بعد از پدر سیم خان نام نهاده بود) با خواص خان و بومزید و صرمست خان و هیبت خان نیازی و بهار خان بمقدار پانزده هزار کس آمده قصه گدھی را (که بر مقابل دروازه جنگه است) مضبوط کرده آهنگ نغمه و فساد دارد •

و حقیقت معامله آنکه شیر خان با اتمام توجه رایات عالیات جنگ را بهشوجه بخود قرار نداده راه چهار نهد پیش گرفت - که چون مرکب عالی به جنگه درآید ازین راه به بهار و آنصوب رفته شورش افزاید - و هم امرا را بهنگاه را بمانی رساند - و جلال خان و جمعی را نزدیک گدھی گذاشته مقبر حاجت که چون افواج گیتی گشای نزدیک آمد و من بشیر پور برهم اینها بایلغار خود را بمن رسانند - و از اقدام بر دلیری متقاعد باشند - و حضرت جهانبانی از بهاکلهوز ابراهیم بیگ چابوق و جهانگیر قلی بیگ و بیرم بهک و نهال بیگ و روشن بیگ و گرک علی بیگ و بهقه بهادر و جوهه گذر نزدیک به پنج شش هزار کس تعیین فرمودند - چون عساکر پادشاهی بلواحق گدھی رسید جلال خان از سخن پدر بیرون رفته فوج بسنه بر سر آورد آمد - این مردم خود را راست نکرده بودند که جنگ را باملوب انتظام دهند - و آداب ترتیب افواج قایم سازند - لشکر مخالف بهار - و این مردم بر سر استعداد و عزیمت جنگ نه - بدرامخان چند مرتبه برگشته بر سپاه دشمن تاخت - و روی مهار را از هم گملا بد - و چپقلشهای دلیرانه کرد - اما از کمک افواج قاهره بحسب ترتیبی کوتاهی شد - و کارها بر حسب دلخواه انتظام نیافت - علی خان مهاوئی و حیدر بخئی و چند کس دیگر از اعیان دولت پایه دلی شهادت یافتند - چون این خبر بمصامع قدسیه رسید آنحضرت خود بصرعت نهضت فرمودند - درین توجه کشتی بحرآرا (که بجهت موارق خامه بود) در کهلکام غرق شد - و چون مرکب پادشاهی نزدیک افغانان تبه روزگار رسید این سیه بخشان فرار نمودند - آنحضرت مهرزا هندال را (که برکت و پرنده باو نامزد

(۴) نسخه [۵۱] و بهادر خان - و [ب ح] پیلز خان (۴) در نسخه [د] لفظ بهک نیست (۴)

نسخه [د] گردانود (۵) نسخه [د] پلنه •

جهت آشنایی بحدود چنانچه نزول اجلال فرمود رای عالم آزایی بر تسخیر آن قلعه قرار گرفت -
 و رومی خان (که در فتح حصون حصین و قلاع صوابی ارتفاع یگانه روزگار بود - و بعد از
 فتح مدحور از سلطان بهادر جدا شده در ملک ملازمان درگاه انصاک یافته بمنصب میرآتش
 مریدانی داشت) بر کشتن قریب ماباط نمود - و از قطعهای ^(۲) بخند بر روی تخته آنچنان
 سطح مرتب ساخت که خردمندی دقیقه شکاف و هفتمندان حکمت احساس در منعکری آن
 انگشت حیرت بدندان گرفتند - و آنچنان لقبها بدیوار فرورد که با آتش زد آن منادی
 زمین و زمان در لرزه آمد - مطلب خان پسر شیرخان از آنجا فرار نمود - و سایر اهل قلعه امان
 طلبیده برآمدند - و قلعه بنصرف اولیای دولت درآمد - و امان یافتها (که قریب دو هزار کس
 بودند) اگرچه حضرت جهانبانی قول رومی خان را معتبر داشته بار بخشیده بودند اما
 رویبیک دولتی (که از نزدیکان بساط عزت بود) بتسویل دمنهای ایشان را فرمود که بپرندند -
 و آنچنان نمود که حکم پادشاهیت - و اینچنین تحکیم از دست او بوجود آمد - حضرت جهانبانی
 ملامت فرمودند - رومی خان بعواطف پادشاهانه اختصاص یافت - و اعتبار و جاه او افزونی
 گرفت - و قلعه را در جلدی خدمت او مرحمت فرمودند - و در چند روز بحسب حرنوشت
 محمود روزگار شده محمود از عالم رفت •

و چون خاطر خطیر ازین مهم فراغ یافت یورش بنگاله پیش نهاد همت والا شد -
 نصیب شاه والی بنگاله زخمی بدرگاه جهانپناه آمده از شیرخان استغاثه نمود - و اینمعنی ضمیمه
 بواعث تسخیر بنگاله و علاوه دواعی توجه عالی گشت - آنحضرت او را بتفقدات خسروانه
 مستظهر ماحظه بانواع اشفاق خسروانی شرف امتیاز بخشیدند - و چون این یورش والا مصمم
 گشت جوهرور آنحدود را بمیرهندو بیگ (که از کبار آمران بود) مکرمت فرمودند - و چنانچه
 به بیگ میرک عنایت شد - و حامان و هرانجام این دیار فرموده از راه برادر بحر عساکر
 نصرت قوی در جنبش آمد - و چون عرصه پهنه مضرب خیام گردون قباب شد دولتخواهان درگاه
 بموقف عرض رسانیدند که موسم باران رسیده است - اگر آنحضرت یورش بنگاله تا گذشتن
 این موسم موقوف دارند در آئین ملکگیری بروش فیروزی یافتن بر حصول مامول هراینه
 اقرب خواهد بود - چه عبور هوا در بنگاله درین موسم بغایت دشوار است - و باعث ویرانی
 و تباهی سپاهی - والی بنگاله نظر بر اغراض خود بعرض اشرف رسانید که شیرخان در بنگاله خود را

(که کوچک میرزا باشد) در آگوه گناه میرزا را درخواست کرده فرمان امتحالت گرفتند -
 و آنحضرت از لدی مواظبت ذاتی رقم عفو بر جرایم او کشیده کامیاب الطاف ساخته طلب
 فرموده بودند - و چون میرزا نزدیکی موکب معلی رسید جمع از امرای معتبر را با استقبال
 نرساندند - و چون مسافت یکروزه در میان ماند میرزا عسکری و میرزا همدال بموجب اشارت
 عالی رفتند - و میرزا عسکری بموجب حکم دست تسلیم تا سینه و میرزا همدال بدستور تسلیم
 دست بر سر نهاده دریافتند - و میرزا را از راه احترام باندوی معلی آوردند - و آن روز میرزا بموجب
 فرمان پادشاهی بخیمة خود فرود آمد - و روز دیگر بدولتخانه عالی آمده احتلام بحاط اقدس
 نموده بلوازه های خمرانه سعادت افتخار یافت - و در مرتبه در 'بک' مجلس بخلعت خامه
 و کمرد شمشیر و امشب موفراز شد - آری - بدرگاه خامان ایندی سبذات را بحضرات خریداری کنند -
 و بدیها را در عداد نیکوئیها بشمار آرند - در کارخانه کرم الهی چنین مشیت رفته که رحمت
 خاص او فراخور عصیان میرسد - هر چند جرم و اثم بیشتر آرند عفو و کرم بیشتر یابند -
 و این صفت نعمت بملاطین که ظل الله الد مناسب تر و مطابق تر است - که در گذشتن از گناهان
 ضرر به صحت رحمت و نصرت دولت ایشان نمی راند - و نامراده (که شرمند افعال
 ناشایسته است) او را از ربال عقوبت هردانه نجات می بخشد - ملخص آنکه حضرت جهانبانی
 جنت آشیانی باوجود چنین عصیان بزرگ (که بخشش را مزارار نباشد) باخلاق ربانی متخلق
 گشته در مکنات بدی به نیکویی پیش آمدند - والحمد لله که حضرت شاهنشاه زمان را این
 خصائل شایسته و این اخلاق سلجیده ملکه فطرت عالی و ذاتی عذیر قدسی است - و در اجرای
 سیامات چندان ملاحظه و تاتی مرعی دارند که هیچ پادشاه والا شکوه از در آدم تا ایندم
 باین صفات کمال آراسته نگشته - چنانچه درین شکرنامه اندک از بحیار گفته آید - حق تعالی
 این نعمت را روز افزون گرداند - و بتلخیص این شیمه کریمه بر عمر و دولت آنحضرت برکات
 کرامت فرماید •

الفصل چون شیرخان از طلوع ریات نصرت هرنو اطلاع یافت قطب خان پسر خود را
 باجمعی در قلعه چناه گذاشت - و قلعه را استحکام داده بجانب بنگاله روان شد - و آن ملک را
 بجنگ گرفت - و مال بحیار بدست آورد - چون موکب گیتی گشای حضرت جهانبانی

نوعه بود همان طور بظهور آمد.

● شعر ●

شده‌ام ز دانا که دانش بیست ● و لیکن پراکنده با هر کمیت

و درین ایام (که رباب نصرت به ذبح مالوه و تسخیر گجرات توجه نمودند) فرصت را غنیمت دانسته زیاده‌میری را از اندازه گذراند - این است مجمل مبلای احوال شیرخان - و تتمه احوال و خانم کار و خدمات عاقبت او در خلال احوال گرامی حضرت جهانبانی گذارش خواهد یافت تا ارباب فنّه و دانا را کارنامه مهتر گردد ●

الحاصل چون یوشی ممالک شرقیه در ضمیر جهان آرای حضرت جهانبانی نقش بهت میر مرقعلی (که از امرای کلان حضرت فردوس مکانی گیتی‌سنانی بود) بضمیط دارالملک دهلی قرار یافت - و حکومت دارالخلافه آگره را بمعهده اهتمام میر محمد بخشی (که از ستم‌دانش دولت بود) تفویض شد - و بادکار ناصر میرزا ابن عم آنحضرت بکالپی (که جایگزین او بود) رخصت یافت که دران حدرت بوده انتظام بخشی آنصوبه باشد - و نورالدین محمد میرزا (که گلرنگ بیگم همشیره آنحضرت در حبالة عقد او بود - و عقت قباب عصمت نقاب حلیمه سلطان بیگم از مرادق ملای او بوجود آمده) قنوج و آن نواحی بحرامت او فامزد گشت - و باجمعه آنحضرت سرانجام مهمات ملک فرموده با مخدرات تنقی عصمت براه کشتی شرق ربه نهضت فرمودند - میرزا عسکری و میرزا هندال همراه بودند - و از امرا ابراهیم بیگ چابوتی و جهانگور قلی بیگ و خسرو بیگ کولکاش و تردی بیگ خان و قوچ بیگ و تردی بیگ اناوه و بیرام خان و قاسم حسین خان لوزیک و پوپکه بیگ و زاهد بیگ و درمت بیگ و بیگ میرک و حاجی محمد بابا قشقه و یعقوب بیگ و نهال بیگ و روشن بیگ و مغل بیگ و جمعی گذیر از امرای عالیقدر در رکاب نصرت اعتمام بودند - و از راه بهر و بر لشکر نیروزی اثر میرفت - و آنحضرت خود گاه بر کشتی نشسته و گاه بر اسب سوار شده به‌شاغل ملکی و ضوابط ملک‌گیری پرداخته عمان عزیمت بصوب قلعه چانده (که شیرخان درانجا بود) معطوف داشتند - و ازانجا که میرزا محمد زمان از سعادت بهره داشت چون موکب عالی در نزدیکی چانده رسید کرد خجالت بر جبین و عرق حیا بر روی از گجرات رمیده شرف عتبه‌بوسی دریافت ●

و مجمل ازین واقعه آنکه پیش ازانکه میرزا بیاید همشیره عزیزه آنحضرت معصومه سلطان بیگم

(۲) نسخه [۱] پوست (۳) نسخه [۲] نکاح (۴) نسخه [۱] چالوق (۵) نسخه

[ب د] کوچک بیگ (۹) نسخه [ج] چنار (۷) نسخه [ز] از گجرات بیاید ●

در کار او در سه پیش آمد - اکثر سرانجام سهام به تدبیر او صورت می یافت - و فرید مصر او از زبان عربی و بدنهادی پدر خود را رنجانیده جدا شد - و مدتی از نوکران تاج خان لودی بود - در چندگاه در اوده ملازم فام حسین خان لوزیک شد - و مدتی نوکر حطان جنید برلاس گشت - روزی سلطان جنید برلاس بتقریب او را با دو افغان دیگر (که از ملازمان او بودند) بملازمیت حضرت گیتی مدانی فردوس مکانی برده بود - بمحرم آنکه نظیر دربین حضرت برو اوداد بر زبان مقدس گذشت که حطان جنید چشمان این افغان (و اشارت به فرید فرمودند) دلالت بر شور و فتنه انگیزی میکند - او را مقید بحد ساخت - و آن دوی دیگر را نوازش فرمود - فرید از نگاه حضرت گیتی مدانی اندیشه بخود راه داده پیش از آنکه حطان بمردم خود میار فرار نمود - درین اثنا پدر او را اجل در رسید - و اسوال بدست او افتاد - و در حدود مهران در جنگلستان جوده (که برگنه ایست از رهناس) براهزنی و دزدی و مردم کشی مرفتنه برافراشت - و بادک زمانه بروباه بازی و نادرستی خود را از فرهنگ روزگار گذرانید - چنانچه سلطان بهادر تهرانی بدست سوداگران امداد خرج کرده او را پیش خود طلبید - او آنرا دست مایه نصاف ساخته در رفتن بهانه آورد - و در دست اندازی و تاخت و تاراج مواضع و قصبات اهتمام نمود - و در اندک فرمتی بسیاری از مردم رند و اوباش برو گرد آمدند - درین میان حاکم بهار (که یکی از آمرای اوجانی بود) رخت زندگانی بر بست - و کسیکه سر رشته امارت را انتظام دهد نبود - شیرخان با اوباشان خود بایلغار خود را رسانید - و مالی فرادان بدست آورد - و از آنجا باز برگشته بجای خود آمد - و بر سر آغ میرزا (که نزدیک سرو بود) ناگهانی ریخت - بحیله پردازی بر غالب آمد - و از آنجا برگشته بنارس را تاخت - و چون جمعیت مال و مردم بهم رسید بود به پنده رفته آنحدود را متصرف شد - و در شورش گذه (که سرحد ملک حاکم بنگاله است) با لشکر آنجا جنگ کرده نصرت یافت - و آنحدود را نیز بتصرف در آورد - و تا یکسال یا نصیب شاه والی بنگاله جنگ و جدل می نمود - و مدتی مدید محاسره گورکپور داشت *

و از غریب آنکه شیرخان منجم ممتاز را شد که راجه اودیه دارد - او را طلب نمود - که چون خیالهای فامد و داعیههای باطل در سر داشت از کار او آگاهی بخشد - راجه او را رحمت نداد - لیکن منجم نوشته فرستاد که تا یکسال توا بر بنگاله دستی نیست - و در فلان تاریخ دست خواهی یافت - و آروز دریای گنگ یکساعت پایاب خواهد شد - قضا را آنچه

و تمیید آسوده فرمان پذیر گشتند - و باج و خراج را حرمایه امن و امان خود می‌آخذند - اکثاف
ممالک مسخره بر پایه بیت و استقامت آراسته گشت *

نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشیانی بتسخیر

بنگاله و تسخیر آن ممالک و مراجعت بمستقر خلافت

و آنچه درین میان روی نمود *

چون خاطر جهان آرا از مهمات این حدود پرداخت همت خسروانه بر سرانجام تهیه یورش
نحوت بود که باز عیان عریضت بانصوب معطوف دارند - و برخلاف سابق ممالک را بمورد
(که از اوضاع ایشان همت استقامت در مملکت داری هویدا باشد - و تبدل احوال و توسط
احوال بمجانبی انوار ایشان راه نیابد) بپارند - و خاطر اقدس را از استحکام این صوبه فارغ ببال
ساخته بمستقر خلافت جاه و جلال معایت نمایند - درین اثنا خبر خروج شیرخان و فتنه انگیزی
از حدود شرق بمصامع قدسیه رسید - عزم تسخیر بنگاله (که بر پیشگاه خاطر فیض مظاہر
علی از مهم گجرات چهره کشا بود - و بجهت دوائی مذکور در پردۀ توقف و تراخی جلوه داشت)
آن دامنه از حریف و فازه شد - و حکم عالی با اعتماد یورش بنگاله صادر گشت - و قرار یافت که
درین نهضت والا دفع شیرخان نموده تسخیر ممالک بنگاله فرمایند *

ذکر احوال شیرخان

و این شیرخان از طبقه افغانان مور بود - نام قدیمش فرید است ابن حسن ابن ابراهیم شیراخلیل -
و ابن ابراهیم پدروخته سوداگری امب میکرد - و در زمره سوداگران تعیینی نداشت -
و در موضع شمله از اعمال نازولی متوطن بود - بهرش حسن بشدر رشده پیدا کرده از سوداگری
بمپاهگری آمد - مدتی در پیش رامل جت راحال درباری (که اکنون در خدمت حضور
حضرت شاهنشاهی شرف امتیاز دارد) نوکری میکرد - از آنجا بموضع جوته از اعمال مہسرام
پیش نصیرخان لوہانی (که از امرای سکندر لودی بود) رفته ملازم شد - و بخدمت و کاردانی
خود را از هم‌مران گذراند - چون نصیرخان درگذشت پیش دولتخان برادر او کمرب خدمت بست -
و از آنجا در ملک ملارمان^(۱) (که از امرای بزرگ ملطان سکندر لودی بودند) منسلک شد -

(۲) نسخه [ح] آراسته و بهر اسله (۳) نسخه [ح] ممالک بنگاله (۴) نسخه [ا ج] شیراخلیل

(۵) نسخه [ا ج ده] روحانی (۶) نسخه [ا ح] بین *

گرفتند. و جنگ در پیوست. سلطان و رومی خان خود را در آب انداختند. رومی خان ر
 آشنای از مردم مرنگ دستگیری کرده پیش خود کشید. و سلطان عروقه در بای و فدا شد.
 و همراهان سلطان نیز مدح شدند. و تاریخ این واقعه فرنگیان بهادرکش یافته‌اند. و بعضی
 می‌نویسند سیه برآورده ساحل نجات افتاد. و بعد از آن در کجرات دکن هر چند ناه آرزو
 ظهور از درمیان مردم می‌افتاد. چنانچه یکبار در دکن شکر پیدا شد. و نظام‌الملک نبون کرد
 که است. و ناچار چوگان باخت. و از دهام برگرد او شد. ازین هجوم نظام‌الملک مدح
 کرده قصد او کرد. و همان شب از مراد بود او غایب شد. مردم هجوم کردند که نظام‌الملک
 او را ضایع ساخت. رومی میر ابوتراب (که از اکابر گجرات است) نقل کرد که ملا مُطیب‌الدین
 ساری (که نسبت انسانی به سلطان بهادر داشت) در آن ایام در دکن بود. بقسم می‌نویست
 که بدین سلطان بهادر بود. بعضی سخنان (که در میان من و او گذشته بود. و غیر از کس
 ندیدم) مذکور ساختم. و نشانها در دست آمد. در وصعت آباد قدرت ایزدی وقوع احوال
 این امور محال ندوان گفت.

باری چون سلطان بهادر آن روز بآب فرو رفت و منتظران او بخاک نشستند محمد زمان میرز
 حاضر نبود بر مصیبت سلطان پوشیده در لباس زرانی خزاین گجرات بعضی را بدست تصرف
 کرد در آورد. و بعضی بدست مرنگ درآمد. و جزو بعارت رفت. و خود را با مادر
 سلطان بهادر نسبت فرزندی درست کرده گاهی با فرنگیان دعوی خون سلطان ظاهر می‌ساخت.
 و نامه‌های خطیر بهمان پوشیده بدیشان می‌فرستاد که تجویز خطبه بنام او کنند. تا آنکه
 روزی چند در مسجد صفا خطبه بنام او خواندند. و مدتی باوندی همانجا بسر برد. تا آنکه
 به دال‌الملک بر او لشکر آورده هزیمت داد. و از آنجا بلچاره و خجالت زده روی امید بآستانه موسی
 حضرت جهانبانی آورد. چنانچه مجمل در جای خود گذارش یابد. و از تحصیل این
 خدمات (که ذکر آن بتقریب از تذکرات مقصود و محتملات کلام است) در نوردیده شرح
 در اصل مؤصود می‌نماید.

چون حضرت جهانبانی جنت آشنایی بدال‌الخلافه آگره نزول اجل فرمودند از اطراف
 و واحی آن بیباکی (که هر تهر برداشته گردن تغازع ادا شده بودند) در مقام اطاعت

رفتند. پسران خسرو کوهکذاش (که در آنجا بودند) امان طلبیده، ققوج را بآنها دادند. میرزا هندان (که در آگره بود) بدفع این فتنه برآمد. و در حدود بلگرام از آب گدگ گذشته هر دو لشکر بهم رسیدند. و جنگ در پیوست. چون رواج کار فتنه‌سازان حق‌ناشناس بشعنه خس مراد در ساعت بوزیدن نسیم اقبال آن شعله فرونشست. و شمال فتح وزید. و لشکر اقبال تعاقب نموده باز آمد. و در آنجا الح یک میرزا و پسران او جمع شده باز آماده پیکار شدند. درین اثنا مرده رسول مونس عالی از گجرات بدارالخلافه آگره رسید. مخالفان ادبار منس. باز بجنگ اندام نموده خدمت یافتند. و میرزا هندان بفتح مراجعت نموده شرف امتیاز عقبه والا دریافت. و چون مونس والاى حضرت جهانبانی باگره رسید بهوپال راى حاکم بیجاگده قلعه مندو را خانی بافته دلدرا نه در آمد. و قادر شاه نیز بمندو متعاقب رسید. و میران محمد فاروقی نیز از برهانور آمد. و سلطان بهانر قریب دو هفته در جانپانیر بوده باز بدیپ رفت. چون بانظار سطوت رجایی حضرت جهانبانی و قهرمان اقبال این دو دهمان عالی دولت ازو برگشته بود کاره (که برای خود می‌اندیشید) حرمانه زبان او میگشت. چنانچه بعد از هزیمت از عساکر معصومه مشاهده مدمات بخنود عظمت کسانرا با تحف و هدایا پیش وزری فرنگ (که امیرالسرای بذاور بود) فرستاده استدعای آمدن خود کرد. درین اثنا (که میرزا عسکری گجرات گذاشته بود. و سلطان بدیپ آمد) وزری با غرابها و مردم جنگی از راه دریا به بندر دیپ آمد. و احوال معلوم او شد. بخود اندیشید که چون درین وقت سلطان از مدد ما مستغنی است مبادا بعد از دین بندر پیش آید. خود را مریض را نموده کسان پیش سلطان فرستاد که بموجب طلب آمده‌ام. چون صحنه روند بخدمت میرسم. سلطان از شاهراه احتیاط بیرون آمده در بیوم رمضان (۹۴۳) بهصد و چهل و سه اواخر روز با مددک بر غراب موز شده بهروش وزری رفت. بهچند روزی تمارض او دریافت. و از آمدن پشیمان شده فی الحال برگشت. فرنگیان بخود اندیشیدند که چون اینچنین می‌دهد در مد ما آمده اگر بنادری چند ازو بگیریم بر جای خود امت. وزری بر سر راه آمده اظهار نمود که ایامه‌دار توقف نمایند که بعضی تحف بنظر درآید. سلطان گفت از دینا مرستند. و این سخن گفته بزرگی متوجه غراب خود شد. قاضی فرنگ بر راه بر سلطان گریخته تعکم در توقف نمود. سلطان از روی بی‌تکملی شمشیر کشیده او را از میان بدو نیم زد. و از غراب ایشان بغراب خود جست. غرابهای فرنگ که دور دور ایستاده بودند نزدیک شده سلطان با

کرده بدفع خصم جهادرت نمائیم - و بمنندو (که معصوم را هت) قاصد بخش رز میرسد - مراض
 میفرستیم - تردی بیگ خان قبول اینمعنی نکرد - و میرزایان کنگش گرفتن او نمودند که تمام
 خرابی را متصرف شوند - و سلطنت بدام میرزاهکری مقرر شود - اگر به بهادر دست یابیم
 بهادر - رآقا (چون حضرت جهانپانی را هوای مالوه خوش آمده است - و حدود دارالخلافه آذره
 خالیست) بآن موب توجه کنیم - تردی بیگ خان از قلعه فرود آمده بملازمت میرزایان میرفت
 که در اندای راه این خبر باز رسید - برگشته بقلعه شناسست - و کس پیش میرزایان فرستاد که
 بودن سامیان اینجا مناسب نیست - میرزایان پیغام دادند که ما میرویم - تو بیا تا وداع کرده
 دهی - سخنان گفته روان شویم - او بر منصوبه ایشان اطلاع داشت - جواب آن چنانچه بایست
 داد - و مباح آن توپ انداخت - میرزایان بخیال فاسد از اینجا کوچ کرده از راه گهاٹ کرچی
 بطرف دارالخلافه آذره روان شدند - و تا لشکر فیروزی مند در حدود جانپانیر بود سلطان از آب
 مهندری (که پانزده کوهی جانپانیر است) نگذشت - و چون خبر برگشتن میرزایان و رفتن ایشان
 بصوب آگره شنید و برخیزات و اعید ایشان مطلع شد از آب گذشتن بر سر جانپانیر آمد -
 و تردی بیگ خان با وجود محکمی قلعه و سرانجام لوازم قلعه داری قلعه گذاشته راه سلامت
 پیش گرفت - و در مندو بشرف بمطابوس مستسعد گشت - و صورت ارادهای ناصواب میرزایان
 را بعرض اندس رسانید - حضرت جهانپانی بملاحظه آنکه میرزایان باعتدالی نموده بدراخلابه
 پیشتر فرود از راه چیتور بایلغار نهضت مرمودند - و از اتفاقات حسنه آنکه در میان راه در سواحی
 چیتور بهم رسیدند - میرزایان بیچاره شده بدولت ملازمت مشرف شدند - و آنحضرت بمقتضای
 مطلوب ذاتی و عفو جبلّی اعمال ناهمسندیده ایشان را منظور نداشته و لطف عمیم را عذرخواه
 گناه ایشان ساخته اصلا بر روی نیارزدند - و فیض احسان را ذمیمه عفو گردانیده بغضات خسروانه
 انداز بخشیدند •

و یکی از ناسازگریهای زمانه (که باعث توجه موانع عالی حضرت جهانپانی ازین دیار
 محدود آگره شد) آن بود که معتمد سلطان میرزا و اُنع میرزا ولد او (که از شاهزاده
 اعظام الحراف نموده طرفی بنی و طفیان مساوت داشته بودند چنانچه سابقا گذارش یافت)
 و رفولا باز از بی معادلتی ذاتی از کُنج محمول برآمده سر بشورش برآوردند - و همانا جمع (که برای
 نابیناساختن او تعیین شدند) شرایط احتیاط بتقدیم رسانیده بودند - برگشته بلگرام را تاخذه بقتوج

که کمک گیرد - و سید اسحق (که از سلطان بهادر خطاب شتابخانی داشت) کمبایت را
 بمنصرف درآورد - و یادگار ناصر میرزا بطلب عسکری میرزا از پتن با احمدآباد رفت - و دیواخان
 و محافظ خان از رامپور برآمده پیش سلطان به دیس میفرستند - پتن را خالی یافته بمنصرف
 گشتند - و از کمال بی انگشتی و بی تدبیری حال اینجا رحید که غضنفر نامی از نوکران
 یادگار ناصر میرزا با رحید سوار جدا شده پیش سلطان بهادر رفت - و محرک آمدن سلطان
 شد - و نوشته های دولتخواهان از بی دریغی رفت - تا آنکه سلطان بهادر متوجه احمدآباد گشت -
 و بزودی نزدیک سرکیم فرود آمد - عسکری میرزا و یادگار ناصر میرزا و هندو بیگ و قاضی حسین خان
 نزدیک به بیعت هزار سوار عقیب احوال و بروری سلطان رفته فرود آمدند - تا سه شبانه
 روز مقابله داشتند - و اینجا (که نه با حضرت جهانپانی اخلاص درمت داشتند و نه مودای
 باب) از تبه رانی و اندیشه نادرست جنگ ناکرده بجانب جانپانیر روان شدند - و انواع
 خسارانی روی داد •

نمک خوردن و کاه بر سر خوان شکستن و در محل تقدیم شکر عرصه تقصیر و ساحت
 کم خدمتی پیمودن **۱** مراجعت که بچندین روز نشاند - سبحان الله گزینم [که دل اخلاص گزین
 (که گوهریست بے بها - و در خراب آباد دنیا کم بدست افتد) نداشتند] نقد معامله دانی
 و دودانری (که رایج این چار بازار است) چرا از دمت داده بودند - القهه سلطان بهادر (که
 هزار گونه اندیشمندی داشت) دلبر گشته متعاقب روان شد - حید مبارک بخاری
 هراول سلطان بود - نزدیک بلشکر پادشاهی رحید - چنداول یادگار ناصر میرزا بود - برگشته
 جنگ مردانه کرد - و بهیاره از هراول سلطان را بقتل رسانید - و بدست میرزا زخمی رحید -
۲ محمودآباد ایستاد - و میرزا مراجعت کرده بلشکر مامحق شد - و میرزا عسکری چون
 دل بای داده بود از آب مهندری (که پیش راه بود) بے محابا گذشت - و خیل از چاه
 رخت زندگانی بخیل نذا دادند - سلطان نیز تا آب مهندری آمد - میرزا چون جانپانیر رحید
 تودی بیگ خان لوازم مہانداری بجای آورده بمحل خود بازگشت - روز دیگر میرزایان
 باندیشه نامد به تودی بیگ خان پیغام فرستادند که ما پریشان احوال آمده ایم - و لشکر بد حالست -
 از خزاین قلعه هارو برسم معاضدت برای ما بفرست که بلشکر بدهیم - و اینجا نفس راحت

(۲) نسخه [۵۱] سرکیم (۳) نسخه [ب] رساله (۴) نسخه [ح] هراول غنیم (۵)

نسخه [ط] میرزا عسکری برسم ملوجه جانپانیر شده از آب •

کتابدار حاکم آجین بزخمِ بندوق درگذشت - و باقی متحصنان قلعه امان طلبیده دیدند -
 رای گیتی نمانی بران ترار گرفت که مراجعت فرموده چندگاه در مالوه بوده مذور را محقر
 اورنگ اقبال گردانند - تا هم ملک مالوه از اهل نساد پاک شود - و هم ولایت گجرات
 (که بنجهد مفتوح گشته) بضبط درآید - و هم نابره فتنه و نساد (که در حدود مستقر سلطنت
 اشغال یافته) منطقی شود - بنا بران گجرات را بمیرزا عسکری و گروهی از امرا سپرده عدان
 معارفت معطوف داشته بمذابایت نرول فرمودند - و از انجا به بروجه و بروج و از انجا بجاذب
 سورت تصریف اعنت اقبال نموده ازان راه بحیر آحیر و برهان پور توجه فرمودند - و هفت
 روز در برهان پور توقف نموده از انجا کوچ فرمودند - و از پهلوی قلعه آحیر گذشته مذور را
 مخیم فتح و اقبال ساختند - و فتنه اندرزان بمحض صیت معارفت رایات اقبال پربشان شده
 هر یک بمکوشه خزید - و آنحضرت را آب و هوای ولایت مالوه مطبوع مزاج اقدس افداد -
 و اکثر ملازمان رکاب دولت را جایگزین در آن ولایت فرمودند - و درهای کامرانی و کامبخشی
 بر روی روزگار کشودند •

گذاشتن میرزا عسکری گجرات را بخيال فامد

بزرگی (که قدر نعمت و دولت نشناخته راه ناهنجاری مهرد) هراینه بدمت خود
 تشنه بر پای خود زند - و بزور خود در هراینه هلاکت اند - و مصداق این مقال احوال
 میرزا عسکری و امرای گجرات است - که از تنگ حوصلگی باندک کامیابی اندیشه های فامد بخود
 راه دادند - و از زیست ناشایسته اول گرد خلاف در یکدیگر پدید آوردند - و غبار نفاق
 حاکم احوال ایشان را تیره گردانید - چنانچه قریب سه ماه گذشته بود که مخالفان گرد فتنه
 انگیز شدند - خانجهان شیرازی و لومی خان (که مقرر نام داشت - و قلعه سورت بذاکره اوست)
 با یکدیگر اتفاق نموده ولایت نوحاری را (که در تصرف عبدالله خان خویشی قاسم حسین خان
 لوزیک بود) برآوردند - و عبدالله خان آن نواحی را گذاشته بیروج آمد - و مقارن
 این حال بندر سورت نیز گرفتند - خانجهان از راه خشکی روانه بروج شد - و رومی خان
 از راه دریا بر غرابهای جنگی حواری شده با توپ و تفنگ بیروج آمد - قاسم حسین خان
 دمت و با هم کرده بجانبانهر شناخت - و از انجا باحمد آباد پیش میرزا عسکری و هندو بیگ آمد

(۲) نسخه [۵۱] چندگاه در مالوه بوده گجرات را بمیرزا عسکری و گروهی از امرا سپرده معطوف

(۳) نسخه [ح] بکهنمذابایت (۴) نسخه [ط] خواجه صفر (۵) نسخه [ط] بیهرونج •

آنحضرت رسید از سه هزار پیشتر و از چهار هزار کمتر از مردم مخالف کشته افتاده بودند - از حدارندخان پرسیدند که دیگر احتمال جنگ مانده است یا نه - او جواب داد که اگر آن مقام سپهری یعنی عمادالملک خود درین جنگ بوده جنگ آخر شد - و اگر او خود نبوده است ظاهراً یک حرکت مذبح دیگر محتمل است - بتحقیق این معنی مردم متعین شدند - دو کس زخمی (که در میان کشته نیم کشته افتاده بودند) از ایشان بوضوح پیوست که این جنگ بصورتی که عمادالملک بود - روز دیگر صوبک والاشکوه کوچ کرده پیشتر نزول اجلال فرمود - و میرزا عسکری با عساکر دولت همچنان پیش پیش میرفت - و چون این طرف حوض کنگرینه مخیم اجبال شد میرزا عسکری بعرض رسانید که اگر تمام اردو شهر درآید بموضع خلایق آزار خواهد رسید - حکم شد که بسازان بر هر دروازه شهر باشند - و غیر از میرزا عسکری و مردم او هیچکس دیگر را بدرین نگذارند - و چون بسعادت کوچ فرموده در حوالی سرکج (که معموره محبت داکش) نزول اجلال فرمودند روز دوم با مخصوصان بساط عزت بسیر شهر برآمدند - و بعد ازان در تسمیق مهمات کجرات توجه مبذول داشته مرانجام شایسته دادند - و هندو بیگ را با جمعی کثیر گذاشتند که بهر جا احتیاج کمک شود خود را بآنجا رسانند - و پثن را میرزا بادگار ناصر عنایت فرمودند - و قاسم حسین سلطان را بروج و نوساری و بغدر صورت عنایت فرمودند - و دوست بیگ ایشک آغا کمبایت و بروده یات - و محمود آباد بهیر بوچه بهادر اختصاص گرفت *

و چون انتظام مهمات کجرات صورت بست بدولت و اقبال متوجه بندر دیپ شدند - در رفتن صوبک عالی از دندوره (که در می کوهی احمد آباد است) گذشته بود عرایض دولتمخواهان از دارالخلافه آگه رسید که چون رباب عالی از پایه سریر خلافت مهیر بسیار دور شده مقمران این حدود سر بی و ترمود برداشته دست انسان گشاده اند - و از مالوه نیز مسرعان آمدند که سکندر خان رملو خان خیز کرده بر سر مهتر زندور جاگیردار مرکز هندیه آمده - و او اموال خود را گیرانده باجین آمد - و جدیع مهابیان (که درین صوب جا بجا تعین بودند) در آجین فراهم آمدند - و از باب فتنه بجمعیت فرزان آن شهر را محاصره نمودند - و درویش عالی

(۲) نسخه [ح] کلکته (۳) نسخه [ا] سرکج (۴) نسخه [ح] بروج (۵) نسخه [ب]
نوسادری (۶) نسخه [ب] کوچه - و نسخه [د] بچه (۷) نسخه [ح] زندوره (۸) نسخه
[ب ح] صوبه *

می آوردند - و در حق هر طایفه فراخور رقم تقدیر و مقتضای کمال عدالت حکم میفرمودند - بعضی را دست بسته پایمال فیلان کوه بیکر ساختند - و برخی را (که سر از خط ادب بیرون برده بودند) ببردیشتری اندر سر از تن اختصاص دادند - و جماعه (که دمت از پا نشناخته بخینال ماسد دست زده بودند) بیدست و پا گشتند - و فرقه (که از خود بینی گوش بر اوامر پادشاهی نداشته بودند) گوش و بینی را بر جا نینانند - و طایفه (که مرانگشت عزیمت بر حرف خطا نهاده بودند) نقش انگشت در شست ندیدند *

بعد از اختتام این قضایا و احکام وقت نماز شام در رسید - امام (که خالی از مادگی نبود) در رکعت اول سوره الف ترکیف خواند - بعد از فراغ سلام حکم گردون اقدام بدان پیوست که امام را ته پای فیل اندازند که او عمداً سوره فیل را بکنایه خوانده - و این عدالت بظلم فرود آورده فال بد زده است - مولانا محمد برغلی عرضه داشت نمود که این امام معنی قرآن نمیداند - اما چون سورت آنش غضب زبانه کشیده بود غیر از خطاب عقاب در جواب شفیق - بعد از زمانه چون پرتو ساد لوحی امام بر حاشیه ضمیر قدمی تافت و اشتغال نایب غضب تسکین پذیرفت تأسف عظیم فرموده تمام شب را برفت و بکا گذراندند *

و بعد از انصرام این امر گردی بیگ خان را در جانبانیر گذاشته ریاست نصرت را متوجه احمد آباد ساختند - و بر لب آب مهندری نزل اجلال فرمودند - و عماد الملک نیز دلیری کرده پیش آمد - بهر یک کوچ موکب معلی او نیز کوچ میکرد - میان قصبه نرباد و محمود آباد با میرزا عسکری (که هراول بود - و چند منزل پیشتر می آمد) روبرو شده جنگ عظیم در پیوست - و شکست بر میرزا افتاده بود که یادگار ناصر میرزا و قاسم حسین خان و هندو بیگ با جمعی کثیر رسیدند - و علم دولت را افراشته طنطنه وصول کوکبه عظمت پادشاهی بگوش مخالفان رسانیدند که اینک موکب عالی رسید - این سخن گفتن و صدا بگوش اعدا رحیدن و فتح یادگار ناصر میرزا و شکست مخالفان معاً روی نمود - یادگار ناصر میرزا چون از همه پیش بود جنگ بر سر او آمد - از جانب مخالفان عالم خان لودی و چنده دیگر تردید نمایان کردند - تا عماد الملک نیم جان سلامت بدر برد - و درویش محمد تراشیر پدر شجاعت خان دران جنگ بشهادت رحید - درین اثنا مطوع ریاست پادشاهی شد - و فتح بر فتح روی نمود - و دران هنگام که موکب مقتس

(۲) نسخه [ب] شهر محمد علی - و نسخه [ج] محمد برغلی - و نسخه [ح] بدر محمد علی

(۳) نسخه [ط] بگریه و زاری (۴) نسخه [ز] اموره

بر هر قیادتِ امور کشیده باشد . و باید که باین اتفاقا نفرموده مُنبهایی راست گفتارِ درمست کردار
تعیین نمایند . تا همواره از حقیقتِ احوال و مغزِ مقاصدِ این جماعه بمصامعِ اقبال میرسانیده باشند
و گرنه بسیاری از تفکراتِ حوصلگان را بواسطهٔ درامِ ملازمتِ مطوتِ پادشاهی کمتر ملحوظ
باشد . و باید که تقرب از هوش برده در بالغیِ خمرانِ ابدی اندازد . و نصادهای عظیم ازین
بدمستی روی نماید . چنانچه درینولا حاتم شد - شرحش آنکه در خلالِ احوال (که شادمانی
منوچاتِ غیبی بزمِ آرای درایتِ روزامزدن بود) چندی از کم حوصلگانِ ناقصِ نهاد (که بحسبِ
مردوشت داخلِ بارگاهانِ حواشیِ مجلسِ عالی شده بودند) از کذابدار و سلحدار و درایتدار
و اسنای آن اتفاق نموده بباغستانِ هالول (که بوی گلهاش سودای جنون را تازه مازد - و هوای
دلکشایش خوسِ خفته را بجوش آورد) رفته بزمِ مراحوی و جامِ ترتیب دادند . و در عالمِ
سرخوشی (که رختِ عقل و هوش را بیضا دادند) کتابِ ظفرنامه درمیان داشته مبادی
احوالِ نصرتِ قدسِ حضرتِ صاحبِ قرانی میخواندند که آنحضرت در آغازِ بهارِ دولت از مخلصانِ
جانبسپارِ چهل کس همراه داشتند - روزی از هر یک دو نیر فرارگرفتند - و یکجا بسته بهریکه
دادند که بشکند - هر چند بر مرزبانانِ نهاده زور آوردند فایده نکرد - و چون آن تیرها از هم کشوده
بهریکه در دو تیر دادند هر کدام تیرها را شکستند - آنحضرت فرمودند که ما چهل تنیم - اگر مذل
این دستِ نیر یکدل باشیم بهرجا که متوجه شویم ظفرملازم ما باشد - باین اندیشه درمست
و خیال بلند کمر همت چمت کرده متوجه ملک گیري شده بودند - آن یخبرانِ بیخرد این
مرگدشت را شنیده خیال نکردند که هر یک از آن چهل تن لشکره بود از تائیدِ آسمانی -
قیاس بر محضِ صورت نموده در اندیشهٔ تباه افتادند - و خودها را چون شمردند چهارصد بشمار
آمدند - از عالمِ دیوانگی و بیهوشی مضمونِ اتفاق را در عددِ چهارصد اتوی یافته داعیه گرفتند
دکن را بخوبی مصمم ساخته دران بدمستی ساحتِ فراز و نشیبِ راهِ اجل پیمودن گرفتند -
روز دیگر هر چند ازین نزدیکانِ دور نشان جسنند اثری و علامتی نیافتند - عاقبت پی برخيالِ فاسدِ
ایشان برده بقصدِ گرفتنِ ایشان هزار کس تعیین فرمودند - در اندک زمانِ آن بخت برگشتنهای
اجل رحیده را دست و گردن بسته بدرگاهِ والا آوردند - روز سه شنبه بود که آنحضرت جامهای
سرخ رنگ بهرامی در بر کرده بر کرسی قهر و غضب نشستند - و زمره گناهکاران را کرده کرده

مردم درین غافل ازین واقعه بجهت مردم بیرون رانده هر از کنگره‌های حصار فرو میداشتند که ناگاه این سیصد جوان از عقب آمده بهیبه تیر اهل قلعه را به دست و پا ساختند - و از آگاه شدی آنکه حضرت جهانبانی خود بدایت اقدس بر مدارج فتح بدولت و اقبال متصاعد گشته‌اند مهالغای تیره رای هر یک بمرواحی فرو رفتند - و نفاذ فتح بلند آوازه شد - و اختیار خان از جائی که بود بلا تر بر سر کوهی (که آنرا مولیده گویند) برآمده متحصن شد - روز دیگر امان داده او را طلب فرمودند - او با وجود دانش و سربراهی مهمات ملطنت از علوم حکمت خصوصاً هندسه و هیأت نصیب تمام داشت - و از شعر و معانی نیز بهره مند بود - در مجلس عالی برخصت نشستن در جمع مجلسیان دانشور مرنراز شد - و بمواظف خسروانه امتیاز یافت - و داخل مقریان عتبه ملطنت شد - و یکی از فضل تاریخ این فتح اول هفته مهر صفر یافته‌است *

و چون ولایت گجرات تا آب مهندری در تصرف اولیه دولت درآمد و ازان طرف در عمل هیچکس نبود رعایای آن حدود به سلطان بهادر عرضه داشت نوشتند که محصول ولایت رسیده - و عاملی (که بمرام تحصیل قیام نماید) ازو چاره نیست - اگر کسی تعیین شود رعایا از عهده ادای مال بیرون آیند - سلطان بهریک از ملازمان خود (که ازین مقوله حرف میزد) همه را خاموش می‌داشت - عمادالملک قدم جرات پیش نهاده احتدعای این خدمت نمود بدین موجب که بمقتضای برآمد کار از ولایت هر جا و هر قدر که بهر کس دهد باز پرس آن نباشد - عمادالملک با دریمت سوار متوجه احمدآباد شد - در راه بمردمی که میدانست مواجب چند نوشته میداد - چون با احمدآباد رسید ده هزار سوار برز گردآمد - هرکس دو اسب داشت یک اک گجراتی باو میداد - در اندک فرصتی می هزار کس فراهم آورد - مجاهدخان حاکم جونه‌گده - با ده هزار سوار آمده بار پیوست - و دران ایام حضرت جهانبانی بجهت فتح قلعه جانپادیر و بدست افغان احباب و اموال فراوان بجزم خسروانی اشتغال میده‌اشتند - و پیونده به طلب حوض در رویه جلقهای پادشاهانه و بهیمای رنگین ترتیب می‌یافت *

و از جلیل شرایط فرماندهی آنست که خدمتگاران خاص و ملازمان بحاط قرب را ضابطه چند قرار دهند - و در هر گروه یکی از خردمنشان احتیاط اندیش تعیین فرمایند - تا همواره از نشست و برخاست و ماند و بود و آمد و رفت این گروه خبردار بوده از صحبت بد (که پدر و مادر اندیشهای نهاده است) نگاهبانی نماید - علی‌الخصوص وقتی که خدیو زمان را کثرت مشاغل پرده

و بعد ازان قطع نظر از تعاقب سلطان بهادر نموده بجائپانیر مراجعت موكب عالي شد - و تا چهار ماه آن قلعه را محاصره داشتند - و اختیار خان (که از قاضی زادهای قصبه نربان بود که از قصبات آن ولایت است - و بر شد و کاردانی از معتمدان سلطان شده بود) در لوازم نگاهداشت قلعه معی بلیغ بجای آورد - و با این همه محافظت و احتیاط گاه گاه از درهای کوه (که از کثرت درخت و انبوهی خارزار گذر پیاده بصعوبت میسر بود چه جای موار) بعضی از هیزم کشان کوهنورد بمصلحت منافع خود منفذ پیدا کرده از قسم غله و روغن بقصد گران فروختن در پای قلعه می بردند - و مردم قلعه طنابها فروخته زر پایان میفرستادند - و متاع بالا می کشیدند *

چون مدت محاصره بدر و دراز کشید روزی حضرت جهانبانی سیر اطراف قلعه خود بدولت و اقبال میفرمودند - و محلی که جای درآمد محاکم ممکن باشد می جستند - یکمرتبه از طرف هاللی (که باغستان بود) حیرگان پیشرو رفتند - جمعی (که غله و روغن فروخته از میان جنگل برآمده بودند) بذکر اشرف درآمدند - حکم شد که تحقیق کنند که این جماعه چکاره اند - گفتند هیزم کشیم - چون از اسباب هیزم کشی از تجرب و نیشه همراه نداشتند سخن ایشان مقرون بصدق نگشت - حکم اشرف شد که تا براستی سخن نگویند از سیاست نجات نیابند - بناچار اقرار کردند که حال اینست - حکم شد که پیش باشند - و آن جایگاه را بنمایند - چون نظر فرمودند دیدند که شصت هفتاد گز بلند است در نهایت همواری - که برآمدن ایران در کمال دشواریست - بحکم عالی میخهای آهنین هفتاد هشتاد حاضر ساختند - و بفاصله یک گز چپ و راست در دیوار کوه فروگرفتند - و جوانان بهادر حکم یافتند که برین معراج مردانگی برآیند - می و نه نفر برآمده بودند که بنفس نفیس خود خواستند که برآیند - بیرامخان بموقف عرض رسانید ده این مقدار تخف شود که مردم از میان راه بالا تر روند - آنگاه خود متوجه شوند - این گفت - و خود پیش شد - و از عقب بیرامخان حضرت جهانبانی خود بدولت و اقبال صعود فرمودند - و آنحضرت چهل و یکم بودند - خود ایستاده قریب سیصد جوانان را ازین مَلَم فولادی بعلامت بالا گرفتند - و حکم شد که لشکر نصرت پیوند (که بمورچلها تعیین یافته بودند) بقلعه حمله کنند -

(۲) نسخه [ج] زیاد - و نسخه [ح] نرباد (۳) نسخه [د] عبور (۴) نسخه [ه] وروس
 بانها میکشیدند - و بقصد گران فروختن (۵) نسخه [ه] هاگول - و نسخه [ح] هانول (۶) نسخه
 [ج د ه] نا همواری *

که چرا اینقدر نتوانستی نگاهداشت که من خود را میبرماندم - و بعد از مرگش بسیار
 میرزا کمران - مرا انجام نموده بار دوم پورش قندهار نموده متوجه شد - میرزا حیدر را بجهت همراهی
 مهمانی لاهور گذاشت - شاه ظهاسب پیشتر از توجه میرزا بداغ خان قچار را (که از امرای
 بزرگ بود) حکومت قندهار گذاشته رفته بودند - میرزا کمران آمده قندهار را محاصره نمود - بداغ خان
 امان طلبیده رست - و میرزا قندهار را متصرف شد، و استحکام داده بلاهور مراجعت نمود *
 سخن کجا بود بکجا کشید - همان بهتر که ازین دست بازداشته بسر رشته مقصود پیوندم -
 القصة چون حضرت جهانبانی بمردم کم محدود کبابیت نزول اجلال فرموده بودند ملک احمد لاد
 و رکن داؤد (که از اعیان سلطان بهادر بودند - و نزدیک کولی داره بمرمی بودند) بکولیان
 و کواران آن مرزمین ترار دادند که با موکب حضرت جهانبانی مردم کم رحیده اند - فرصت
 غنیمت دانسته شبخون باید آورد - و باین قرار مستعد شدند - و از آثار بیداری اقبال آنکه
 پیرزنی ازین معنی خبردار شده خود را بحوالی مرابره پادشاهی رسانید - و بیک از نزدیکان
 درگاه گفت که حرفی ضرورتست - میخواهم بے واسطه بموقف عرض رانم - چون مبالغه از حد
 متجاوز میگردد و آثار راضی از بهشانی حال او ظاهر بود رخصت بار یافته قرارداد شبخون را
 بمرض اقدس رسانید - آنحضرت فرمودند که این دولتخواهی از کجا ترا بخاطر رسید - گفت
 هر من در بند یکی از ملازمان رکاب دولت است - خواهم که بجایزه این دولتخواهی او را از بند
 استخلاص نمایم - و اگر دروغ گفته باشم مرا با هر سیاحت فرمایند - حسب الحکم پسر او را پیدا
 ساختند - و بر هر دو موکل گذاشتند - و از روی احتیاط میاه نصرت قرین را آماده ساخته خود را
 بکناره کشیدند - نزدیک سحر بیکبار پنجه شش هزار بهیل و کوار بر مرابره های دولت ریختند -
 و حضرت جهانبانی با میاه دولت قرین خود را بر مرتله کشیده بودند - کواران آمده بتاراج اردو
 پرداختند - و اکثر کتب نفیسه (که مصاحبان معنوی بودند - و پیوسته با خود داشتند)
 تلف شد - از انجباء تیمورنامه بود بخط ملا سلطان علی و تصویر استاد بهزاد - و اکنون در کتابخانه
 حضرت شاهنشاهی موجود است - القصة در اندک فرصتی بهیچ ملامت از مطلع اقبال دمید -
 و بهادران جلالت آئین رو برین بے اعتدال آورده بشیبه تیر همه آن بیدولتان سیه بخت را
 منبهم و متفرق گردانیدند - و آن پیرزن مفیدرونی بخت - و بکام خود رسید - و سطوت
 غضب پادشاهی و صولت قهر جباری بجوش آمده حکم غارت کردن و موختن کبابیت ناند گشت -

فر سال (۹۴۲) نهصد و چهل و دو فتح مندو و گجرات روی نمود - و آنرا که با خدای بازگشت است
و معیار آن نیت درست هرینه مقصود را در کنار او نهند - و در غرق شعبان این سال
میرزا کامران از لاهور بقندهار رفت - و بهرام میرزا برادر شاه طهماسب صفوی جنگ عظیم کرده
فتح نمود •

و محمد علی این سرگذشت آنکه سام میرزا با جمعی کثیر از قزلباشیه بقندهار آمد - قندهار را
خواجه کلان بیگ استحکام داده بود - تا هشت ماه نگاهداشت - درین اثنا میرزا کامران
با تعداد تمام از لاهور نهضت نمود - و میان میرزا کامران و سام میرزا جنگ عظیم
در پیوست - و اغریوار خان را (که از امرای کلان قزلباشیه و اتالیق میرزا بود) در جنگ دستگیر
کرده بقتل رسانید - و بسیاری از لشکر قزلباشی مر بصرای عدم نهادند - میرزا کامران
مظفر و منصور معاودت نموده بحدود لاهور رسید - و شورش میرزا محمد زمان بر طرف شد •

و شرح این داستان اقبال برهم اجمال آنکه پیشتر گذارش یافته بود که میرزا محمد زمان
بعد از شکست یافتن سلطان بهادر بداعیه فتنه انگیزی بصوب لاهور شتافت - چون مشارالیه
بحدود هند آمد شاه حسین ولد شاه بیگ ارغون والی هند در پیش خود جای نداده رهنمونی
لاهور کرد که میرزا کامران متوجه قندهار شده است - و ملکی چندین معمور خالیست - آجا
باید شتافت - میرزای بغت برگشته عرصه را خالی خیال نموده بلاهور آمد - و محاصره نمود -
درین اثنا میرزا کامران بنواحی لاهور آمده کوس مطوت زد - میرزا محمد زمان مراحمه دار چاره
کار خود غیر از آنکه باز به گجرات رود ندید - محروم و مخدول برگشته باز بآن دیار رفت - و درین
سال میرزا حیدر گورکان از کاشغر راه بدخشان مرکبده میرزا کامران را در لاهور دریافت - در
بهار دیگر شاه طهماسب خود بحدود قندهار آمدند - و خواجه کلان بیگ جمیع کارخانهها را از
توشکخانه و راکخانه و غیرها بآئین مضاف ترتیب داده مقالید قلعه و کارخانهها را پیش شاه فرستاد -
و گفت مامان قلعه داری ندارم - و توانائی نبرد نیست - و آمده دیدن در آئین نمک شفاعی
و در ملت حفظ حقوق ماحبی و نوکری را نمی - ناچار خانه آراستن و بهمان سپردن و خود را
کنارداشتن مضاف میداند - و خود براه تکه و آچ^(۵) بلاهور آمد - و میرزا کامران یکماه کورنش نداد

(۲) نسخه [ح] اغریوار خان - و نسخه [ط] اعزاز خان (۳) نسخه [ح] آمد

(۴) در [بعضی نسخه] جمع کارخانه از توشکخانه و راکخانه و غیرها را (۵) نسخه [۵۱]

درآمدنی جنود اقبال در دربار قلعه مندر و متوجه شدن آن بموقف مرضی حضرت جهانبانی رحید - آنحضرت سوار دولت شده متوجه قلعه گشتند - و از دروازه دهلی درآمدند - مدرخان همچنان با تمام مردم خود بر درخانه ایستاده جنگ میکرد - هرچند زخمی شده بود پای ثبات محکم داشت - آخر مردم اعیان هلاک گشته بجانب سوکر بردند - و کس بسیار بهمراهی او شامنه آنها متعصب شد - و سلطان عالم نیز آنها رفت - مباد ظفوقین سه روز فرب و تاراج منازل مخالفان کرد - بعد ازان حکم بر منع یمنگران شرف نفاذ یافت - و معتمدان را بدش مدرخان و سلطان عالم فرستادند - این کاروانان بنصایح گرامی دلهای ایشان را اطمینان بخشیدند - و پس از درازی گفت و شنود و کوتاهی سخن آن متحصنان را امان داده بهلازم آوردند - و چون از سلطان عالم چند مرتبه فتنه و فساد سرزده بود او را پی کرده رها کردند - و اشفاق خسروانه در بار مدرخان بظهور آمد - و بعد سه روز ازین فتح از قلعه پایان آمده با ده هزار سوار کارطلب بطریق ایلغار متوجه کجرات شدند - و حکم شد که اردوی معلی منزل بمنزل متعاقب می آمده باشد •

چون مساکر فیروز میآورد جهانپادشاه نزدیک شد بجانب دروازه پهلوی قریب بحوض عمادالملک (که سه کوره دروازه است) ایستاده افواج ترتیب دادند - چون خبر بهسلطان بهادر رحید قلعه را مضبوط ساخته از دروازه دیگر (که بجانب شکرانو امت) بیرون آمده بجانب کمبایت فرار نمود - و در شهر باشارت او آتش درگرفت - حضرت جهانبانی بشهر نزول اقبال کرده حکم فرمودند که آتشها را بآب رحمت فروشانند - و امیر هندو بیگ و جمعی دیگر را در حدود جهانپادشاه گذاشته و مقدار هزار سوار بخود همراه گرفته بجانب سلطان بهادر ایلغار فرمودند - سلطان بکمبایت رسیده بجانب دیب شدالت - و مد غراب جنگی را (که بخیل فرنگ ساخته بود) آتش زد - که مبادا عساکر عالیه سوار شده تعاقب نمایند - و آخر همانروز (که او بدیپ رفت) حضرت جهانبانی بکمبایت نزول اجلال فرمودند - و حامل دریای شور مخیم مراقب اقبال شد - و از آنجا جمعی را بتعاقب سلطان بهادر از کمبایت روانه ساختند - سلطان چون بدیپ درآمد بهادران نصرت قریب از نزدیکی دیب بغنایم فراوان برگشته بکمبایت آمدند - و بتائیدات آسمانی

(۴) نسخه [ط] کارگذار (۳) نسخه [ح] پهلوی (۴) نسخه [ح] کهنمبایت

(۵) نسخه [ط] و امیر هندو بیگ و شیخ بهلول و جمعی دیگر را (۶) نسخه [ط] آسمانی

بدو است - و خلعت مرمازی بآست - و روز چهاردهم سلطان بهادر از راههای مختلف گشته از طرف دروازه چوئی میسر بر قلعه مندر برآمد - و مخفی ملج در میان آورد که گجرات و چیتور (که الحال بدست آمده) بسلطان باشد - و مندر و آنحدود بملازمان حضرت جهانبانی متعلق شود - مولانا محمد پورعلی از طرف حضرت جهانبانی و مدرخان از طرف سلطان بهادر در نیلی ^(۸) سبیل باهم نشسته قرار دادند - در آخر همین شب حارسان قلعه از محنت تروتن مانده شده بودند که از عقب قلعه سپاه نصرت تروتن مقدار در دست نفر بعضی نردبانها نهاده و برخی بطنابها دست زدند بقلعه برآمدند و از دیوار حصار خود را پیاپی انداخته دروازه قلعه را (که دران سمت بود) کشودند - و امهان را در آورده سوار شدند - و چاهیان دیگر از راه دروازه در آمدند - خبر بصاحب مورچل (که ملو خان مندر رالی بود - و لقب قادرشاهی داشت) رسید - خود را بر اسب گرفته تاخته تاخته پیش سلطان آمد - سلطان هنوز در خواب بود - از آواز قادرشاه بیدار شده در میان خواب بیداری رو برگریز نهاد - و با سه چارے بیرون شتافت - و در اثنای راه بهریت رانی ولد سلهدی (که از جمله مجاهدان او بود) با مقدار بیست سوار از عقب آمده متحقی شد - و چون بدروازه سر میدان رسیدند از چاهیان نصرت تروتن قریب بدو است سوار روبروی آمدند - سلطان خود اول بر اینها تاخت - و چندی دیگر متعاقب او تاختند - آخر فوج شکسته با ملو خان و یک ملازم دیگر بدر رفت - و بقلعه سونگر آمد - و امهان را طنابها بسته پایان فرمزداد - و خود نیز بهزار تعب فرود آمده راه گجرات گرفت - و در نواحی قلعه قاسم حسین خان ایستاده بود - بوری نام اوزبکی (که از نوکران سلطان گریخته ملازم قاسم حسین خان شده بود) سلطان را شفاعت - و بخان گفت - خان از کهنه عملگی شنیده را ناخندیده انگاشت - تا آنکه سلطان نیم جان بسلامت برد - و تا رسیدن بقلعه جانپانیر هزار و پانصد کس آمده بسلطان پیوستند - چون بقلعه رسید از خزاین و نفایس آنجا آنچه توانست به بندر دیپ فرستاد *

سخن چون باینجا رسید اندک از آغاز این فتح معادت انجام گفتن چاره نیست - چون بهادران نصرت پدشاه اینچنین تیزدستی نموده بالای قلعه مندر رفتند و اینچنین کارنامه جلالت نمودند دران بحر خبر مشخص بیرون نیامد - چون دو ساعت از روز گذشت خبر

(۲) نسخه [۱] چوئی میسر - و نسخه [۲] چوئی میسر (۳) نسخه [۴] پورعلی در [بعضی نسخه] سبیل (۵) نسخه [۶] سونگیر (۷) نسخه [۸] نوری *

و بحیله و روباه بازی عساکر نیروزی مآثر پادشاهی را بر مجرای تو بخانه رسانیدند - و یکبار
نوبت را آتش دادند - آن روز بعضی مردم پادشاهی را چشم زخم رسید - بعد از هفده روز
(که ساعت مختار بود) حضرت جهانبانی قرار دادند که بر سر اردوی سلطان بهادر رفته جنگ
اندازند - درین میان روز بروز کمر آتشیان به بدم و هراس بیشتر می کشید - و بیدولتی را اسباب
آماده تر میگشت - تا آنکه بمحض اقبال ازلی شب یکشنبه بدمت و یکم شوال سال مذکور سلطان بهادر
خود ویران شده بفرمود تا تمام ضربزنها و دیگهای کلانرا پرداز کرده آتش دادند تا همه
درهم شکستند - چون شام درآمد سلطان بهادر با میران محمد شاه و پنج شش کس از نزدیکان
خود از فرقه مرابره برآمده رو بجانب آگره کرده بجهت پی غلط کردن بجانب مندر روانه
شد - و مدرخان و عماد الملک خامه خیل هر دو باتفاق هم با بدمت هزار سوار از راه راست متوجه
مند شدند - و محمد زمان میرزا با جمعی جهت قلعه و فساد بصوب لاهور رفت - آن روز
غریب غریب و غوغا و آشوب از لشکر گجراتیان برخاست - و حقیقت حال در اردوی معلی ظاهر
نبود - و حضرت جهانبانی با سی هزار سوار از شام تا صبح مطلع ایستاده بودند - و انتظار ظهور
تاشیر فتح ندیدی داشتند - تا آنکه بعد از یکپاس روز معلوم شد که سلطان بهادر بصوب مندر
مبار نموده است - بهادران لشکر نیروزی مند باردوی سلطان بهادر آمده دست بغارت کشودند -
و اسباب و اموال و فیل و اسب فراوان بدست درآمد - و خداوند خان (که هم استاد و هم وزیر
سلطان مفاخر بود) بدمت افتاد - و آنحضرت او را بنوازشهای پادشاهانه اختصاص فرموده در
ملازمت نگاهداشتند - و یادگار ناصر میرزا و قاسم سلطان و میرهندو بیگ را با لشکر گران عقب
لشکر گریخته فرستادند .

آرس - هر کس که به تیره رایان نشینند تیره رای شود - خصوصاً عهد و پیمان شکسته با چنین
خدیو جهان (که قبله مدق و مداد باشد) شعبده بازانه پیش آمده نزد مخاطبت باز در هر اینده
او را چنین روز پیش آید - محمل آنکه چون مدرخان و عماد الملک از آنجا روان شدند راست
بقلمه مندو برآمدند - و حضرت جهانبانی نیز متعاقب عساکر منصوره آمده در بغلچه نرول
اجال فرمودند - و دور قلعه مخیم اقبال گشت - و روسی خان از لشکر مخالف گریخته بملازمت

- (۲) نسخه [ب] تالید اقبال ازلی (۳) نسخه [۱] با میرزا محمد شاه (۴) نسخه [ز] شجاع
(۵) نسخه [ح] خامه بنده خان (۶) نسخه [ج] خدیو جهان آرا (۷) نسخه [د] مخالفت
(۸) نسخه [ح ط] روز بد (۹) نسخه [ب] بغلچه مندر (۱۰) نسخه [ط] مضرب خیام ظفر بنظام .

بود) از دو جانب این دو لشکر دروآمد - و میان هر دو حضرت جهانبانی ^(۱) بچکه بهادر و جمعی و میان هر دو سلطان بهادر ^(۲) رشید علیخان و میرزا مقیم ^(۳) خرامان خان خطاب داشت (کارزار پیوست - و مخالفان را شکست افتاد - و سلطان بهادر نیز شکسته خاطر شد - تاج خان و صدر خان باز گفتند که لشکر ما بزرگی متبحر چیتور کرده - و هنوز چندان ضرب و حرب لشکر پادشاهی ندیده - بذل قوی بکار جنگ خواهد پرداخت - توقف نادرده متوجه جنگ باید شد - روسی خان که توپخانه حواله او بود) و جمعی دیگر بسلطان گفتند که توپخانه عظیم همراه داریم - باوجود چنین امتداد آتشبازی خود را بر تیغ زدن چه معنی دارد - مناصب آنست که حصار اراکه کرده بدور آن خندق زده اول این سلاح در دست را کار فرمائیم - تا لشکر مخالف روز بروز تفتیص پذیرفته از هم باشند - و جنگ تدریج و شمشیر بجای خود است - آخر بر همین قرار ایستادند - همواره هنگام جنگ گرم می شد - و پیوسته شکست بر گجراتیان می افتاد •

و از سوانح اقبال آنکه روزی جمعی از بهادران و یکه جوانان بزم پادشاهی گرم کرده بودند - و هر یک سرخوش گشته سخن از مردانگی میراند - یکی را که هوش معسامله دانی کمتر مانده بود بحکایت درآمد که از گذشته تا کی حرف سرایی شود - امروز غنیم در برابر امت - متوجه او بایستد - و عیار کار خود را ظاهر ساخت - و بے آنکه بهوشیاران لشکر منصور آگاهی افتد این بزم آرایان می گمار (که فریب دویست کس بودند) مسلح شده بر سر اردوی غنیم روان شدند - چون نزدیک رسیدند یکی از اعیان گجرات با قریب چهار هزار کس (که بیرون اردو آمده پاس میداشت) پیش آمد - و عرض نمود آنچنان آراسته گشت که بگفت درنیاید - و گجراتیانرا دل از دعت رفت - و انهمزام یافته بارو در آمدند - و این رزم دوستان کارنامه کرده معادلت نمودند - صیت این دلیری و دلوری آرام ربای لشکر سلطان بهادر شد - و بعد ازان از قلعه اراکه خویش کم کم برآمد - و پیوسته سپاه نصرت قرین باطراف و جوانب رفته راه آمد و شد غله میزدند - تا آنکه در اردوی گجراتیان قحط عظیم پدید آمد •

روزی عید رمضان محمد زمان میرزا با پانصد ششصد کس قدم جرأت پیش نهاده برآمد - و ازین طرف نیز جمعی بجهنگ پیش آمدند - دومی مرتبه مرد گجرات تیر انداخته گریختند -

(۲) نسخه [ح] چکه بهادر (۳) نسخه [ح] رشید علیخان (۴) نسخه [ط] معروض داشتند

(۵) نسخه [ب] معامله نمی (۶) نسخه [ا د ه] که غنیم (۷) نسخه [ح] این بزم آرایان

ذکر نهضت حضرت جهانبانی جنت آشیانی بنسخیر گجرات و شکست سلطان بهادر و فتح آن ممالک

هرچند خاطر جهانکشای از اندیشه تسخیر ولایت گجرات فارغ بود (که والی آنجا پیوسته راه
رفاق و اخلاص می‌پیمود) لیکن چون جهان‌آفرین خواهد (که ملکی را بغیر قدم دادگر
آرایشی بخشد) ناگزیر احباب آنرا آماده سازد - و مصداق این معنی کردار والی گجرات است
که از غریز ذاتی و هجوم خواستگویان و فرزندی محتبی و محتان و کمی هشیاری و هشبران
سه جهت نقض عهد و نقض روابط صوری نمود - و مصدر چندین امور ناملایم شد - لاجرم
همت والا تقاضای آن نمود که موکب عالی متوجه گجرات گردد - و بنابراین در اوائل
جمادی الاولی (۹۴۱) نهصد و چهل و یکم بقایید دولت و هدایت اقبال بصاعت مسعود پای عزیمت
در رکاب سعادت نهاده عذاب اقبال بعزم تسخیر گجرات معطوف داشتند - چون نزدیک قلعه
رای حسین نزول اجلال اتفاق افتاد اهل قلعه عریض با پیشکشهای گرامی فرمودند که قلعه از
پادشاه است و ما بنده پادشاهیم - هرگاه کار سلطان بهادر ساخته شود این قلعه چه خواهد بود -
الحق چون مقصد فتح ممالک گجرات بود بآن مقید نشده متوجه ولایت مالوه شدند - و چون
سارنگپور مخیم سرادقات اقبال شد طنطنه یورش جهانکشای و کوچ بکوچ نهضت اعلام منصوره
بسلطان بهادر (که قلعه چیتور را محاصره داشت) رسید - از خواب غفلت بیدار شده بملازمان
خود مشورت نمود - جمعی بران شدند که مهم قلعه همه وقت میسر است - و از اهل قلعه بالفعل
ضریع نمی‌رسد - مناسب وقت آنست که مهم قلعه را موقوف داشته رد بروی لشکر پادشاهی
شویم - صدر خان (که مرآة طبقة علم و فضل بود - و در جرگه سپاهیان صاحب منصب والا گشته
باصابت رای و تدبیر میزیمت) گفت مناسب آنست که کار قلعه را (که نزدیک رسانیده ایم)
بآخو رحالیم - و ما که بر سر کفار آمده باشیم پادشاه اعلام بر سر ما نخواهد آمد - و اگر بیداد
در ترک غزا و جنگ با او معذور باشیم - این رای پسندیده خاطر سلطان بهادر آمد - و از روی
استقلال ثبات قدم ورزید - تا آنکه در سیوم شهر رمضان (۹۴۱) نهصد و چهل و یک سلطان قلعه
چیتور را مفتوح ساخت - و بصوب موکب عالی روان شد - مخیم سرادقات اقبال عزمه آجین
بود - چون جمارت سلطان بهادر بمصامع علیه رسید آنحضرت نیز تیزتر توجه فرمودند - و در
نواحی مندرسور (که از مضامین مالوه است) در کنار کولاب (که در کلانی و بهنادری دریائ

دور رویه مدحوجه آگوه شد - و سلطان ابراهیم بقصد پیکر برآمد - و نزدیک هودل چون هر دو نزدیک
 رسیدند سلطان ملاؤالدین مقاومت جنگ صف را در خود ندیده شب بخون آورد - و کار
 ساخت - و خسرا زده - از گشت - و از راه مالوسی و بددرونی بکابل رفت - و در جنگ
 ابراهیم از سپاهی لشکر منصور بود - و قاتار خان بکجرات شنانت - و سلطان بهادر او را اعتبار کرد -
 و حضرت گیتی مدایی فردوس مکنی بعد از فتح هندوستان بر مکه من خاطر او آگاهی یافته
 بددخشان فرستادند - و بددمنگلیوی افغانان سوداگر از نلعه ظفر گریخته بامغانستان آمد - و از آنجا
 ببلوچستان پیوست - و از آن دیار بکجرات شد •

الفصله چون این فوجها روانه شدند تاتار خان دست بخزانة نهاده بجمع لشکر پرداخت -
 و نزدیک چهل هزار سوار از افغان و غیره بر گرد آمدند - تا آنکه آمده بیانه را گزشت - و چون
 بحضرت جهانبانی (نه بیورش تحسیر ممالک شرقیه نهضت فرموده بودند) این خبر رسید عنان توجه
 مصروف ساخته در زردتوس هنگامه بدارالخلافت آگره نزول اجال فرمودند - و میرزا عسکری
 و میرزا همدال و یادگار ناصر میرزا و قاسم حسین سلطان و میر فقیر علی و زاهد بیگ و دوست بیگ
 را با هزده هزار سوار بدفع این فتنه روانه ساختند - و فرمودند که دفع این فوج بزرگ
 (که بخدای تباه دهلی رویه می آید) در معنی امتیصال فوجهای دیگر امت - پس همان
 بهتر که همت بر دفع همین فوج گماشته شود - و چون انواع قاهره نزدیک لشکر مخالف
 رسید ترس بر لشکر غنیم غالب آمده هر روز جمعی از ایشان جدا میشدند - چنانچه لشکر مخالف
 رفته رفته در اندک زمانی بسه هزار سوار کشید - چون با برام تمام این لشکر اختیار کرده بود
 و مبلغ کثیر خرج شده نه رای رفتن داشت - و نه روی جنگ کردن - آخر دست از جان شسته
 در مندراین بمعمره درآمد - و چندانکه توانائی داشت دست و پا زده آخر کار بیدست و پا شده
 مدف تیر هلاک و علف تیغ مبارزانی سفاک گشت - و از پراگندگی این لشکر همان طور که بر
 خاطر اقدس پرتو افتاده بود بظهور آمد - و آن دو فوج دیگر از صیت نصرت و اقبال لشکر منصور
 خودی خود پراگنده شدند •

(۲) در [اکثر نسخها] دو روی (۳) نسخه [۱] و بدستاری (۴) نسخه [۱] بخراپها (۵)
 نسخه [ج] کرده (۶) نسخه [اب ح] اقبال (۷) نسخه [ح] این فوج بزرگ (۸) در [اکثر نسخه]
 دست و پا زده - و آخر کار (۹) نسخه [۱] بخودی خود - و نسخه [د] خود بخود •

مع الفارق را چه پایه قبول - آن چیز دیگر بود - و این طرز دیگر است - و شاید از جراید تواریخ معلوم شده باشد که حضرت صاحب قهرانی با وجود خلافی که از ایلدرم بایزید بظهور آمده بود بالطبع بدورشی روم مایل نبودند چه مشارالیه بجنگ فرنگ اشتغال میداشت - اما چون ترایوسف ترکمان و سلطان احمد جلیز گریخته پیش او رفتند آنحضرت چندین مرتبه او را بلصایح ارجمند از رعایت آنها منع فرمودند - چون او از قبول این امر سر باز زد آنچه مقدر همت بود بظهور رحید - سلطان بهادر از تذکره شرابی و بدمنشی جواب هوشمندانه نوشت - درینمیان تاتار خان محبان دور از کار (که فریبندگی کوتاه اندیشان تواند بود) بسلطان بهادر میگفت - و در روان هاشم خود نسبت بممالک محرومه مهالنه داشت - و اظهار میکرد که لشکر پادشاهی بمشورت خود کرده در اذیت و رحمت شده است - و آنچنانکه سلطان دیده بودند نموده - بنا بر تسویلات فتنه انگیزان سلطان بهادر اسباب روان شدن تاتار خان آماده ساخته بیعت کرور زر قدیم گجرات (که چهل کرور معمول دهلی است) بقلعه رنهنپور فرستاد که بصلح تاتار خان در مواجب پاداهی نو خرج کرده شود - و سلطان علاءالدین پدر تاتار خان را با فوج عظیم بجانب کالج فرستاد که دران ناحیت رفته شورش افزاید - و برهان الملک ملتان و طایفه از گجراتیان را نامزد ساخت که حدود ناکور شده اند عزیمت پنجاب نمایند - و بخيال آنکه در لشکر منصور سراسیمگی پدید آید لشکر خود را متفرق ساخت - هر چند تیزهوشان کردان گفتند (که یکجا رفتن لشکر مناصب می نماید) سودمند نیامد - و نیز بزمینتی پیمان شکنی را بر رمز و تصریح بر اوجده ظهور نگاشتند نایده نکرد - و بخود اندیشه نادرست راه داد که چون طبقه لودیان دعوی ریاست هندوستان دارند تلاش ایشان در پیمان سلطان مضرت ندارد - و نتایج نقض عهد بمسلطان عاید نخواهد شد - تاتار خان را بعزیمت بے اصل روانه سمت دهلی ساخت - و خود را خارج و داخل ساخته داعیه محاربه ملعه چیتور پیش گرفت - تا هم این قلعه را بگشایند - و هم در وقت حاجت میان نامداد لودیان بندد *

پوشیده نماید که سلطان علاءالدین عالم خان نام داشت - او برادر سکندر لودی و عم سلطان ابراهیم بود - بعد از قضیه سلطان سکندر با سلطان ابراهیم مخالفت نمود - و در حدود سرهند دعوی سلطنت کرده سلطان علاءالدین خطاب خود ساخت - و باتفاق جمعی از افغانان

(۲) نسخه [۵] چیزه (۳) نسخه [۶] چون قیصر روم (۴) نسخه [۱] و درینمیان (۵)

نسخه [۷] رنهنپور (۶) نسخه [۸] افزایند (۷) نسخه [۹] بنیانی *

را می نمود - سلطان بهادر چندان مقید نمیشد - تا آنکه روزی هومت کنده بذاتار خان گفت که من
 تماشاگر دهمتیون این سپاه شگرف بوده ام - لشکر گجرات هریف ایشان نیست - من بندبیر
 و حیل لشکر ایشانرا بخود رام خواهم ساخت - و بهمین نیت ابواب خزاین گشاده زربخشی کرده -
 و ازین جنس لشکر (که حکم سود میبود داشت) تا ده هزار کس ملازم خود ساخته بود - درین اثنا
 محمد زمان میرزا بانفاق نوکران یادگار بیگ طغائی (که نگاهبانان او بودند) از بندخانه برآمده
 بگجرات رفت - و والی آنجا بمقتضای سودای خامی که می پخت آمدن میرزا را غنیمت
 دانسته در مراعات احوال او بهرداشت - حضرت جهانبانی بمطمان بهادر نوشتند که مقتضای
 مواظبت و عهد آنست که جماعتی (که حقوق خدمت بمقوق مبدل گردانیده بآنصوب گریخته رفته اند)
 گرفته بدرگاه ستمی فرستند - یا آنکه از پیش خود رانده اخراج نمایند - تا آثار یکجہتی
 بر عالمیان ظاهر گردد - سلطان بهادر از معاملاتی که می یا مستحق دنیا در جواب نوشت که
 اگر بزرگ زاده بما پناه آرد و بقدر رعایت باید بقاعد محبت و اخلاص مذاقے ندارد - و بعهد
 و موافق مضرتی نمیرساند - چنانچه در زمان سلطان حکندر لودی با آنکه درمیان ایشان
 و سلطان مظفر کمال موافقت بود سلطان علاءالدین برادر او و چندین سلاطین نژادان بتقریبات
 از آگره و دهلی بگجرات آمدند - و آثار مردمی دیدند - و اینمعنی اصلا باعث فخر در مواظ
 مودت نگشت - حضرت جهانبانی مذکور سعادت در جواب فرمادند باین مضمون که علامت
 رموز و نبات بر جاده عهد و پیمان غیر ازین نیست که امری (که موجب تنزل ارکان صداقت
 بوده باشد) مطلقاً بعمل نیاید تا رخسار وفاق بناخن خلاف خراشیده نگردد - و این دو بیت
 دران جریده اقبال درج بود *

- بیت •
- ای آنکه لاف میزنی از دل که عاشق امت •
- طوبی لك از زبان تو با دل موافق است •
- دیگر •
- درخت دوستی بنشان که کام دل ببار آرد •
- نهال دشمنی بر کن که زنجیر بیشمار آرد •

زهار مدھزار زہار - بذہ مارا بکوش هوش شنیده آن مخدول را بیایہ حریر اعلیٰ فرستند - یا دمت
 رعایت از تربیت او بازداشته دران ولایت نگذارند - والا بکدام دلیل اعتماد بر موافقت
 توان کرد - و عجب که این واقعه را قیاس بر قضیۃ علاءالدین و امثال او کرده اند - این قیاس

هرکه گرد تو چو هرگار فگشت * از ازیں دایره بیدرون باد

کامران تا که جهانراست بقا * خسرو دهر همایون باد

همانا که دعای او باجابت رسیده بود که بمقتضای کماختصی از دایره اعتبار بلکه از دایره هستی بیرون آمد چنانچه در جای خود گذارش یابد - و بالجمله آنحضرت بمقتضای رافت ذاتی نظر بر ظاهر انداخته او را مشمول مراسم خسروانی میداشتند - و بحضرت التفات جایزه غزل تقرب ساخته حصار نیروزه را شلفت فرمودند - و همواره میرزا پاس ظاهر داشته در موقع فرمانبرداری می ایستاد - و مشمول عواطف و محفوف عذایات میشد - و در (۹۳۳) نهصد و سی و سه هلاک ایالت قندهار را میرزا کامران بخواجه کلان بیگ داد - و باعث برین آمده میرزا عسکری بکابل می آمد - در اثنای راه بهزارها جنگ کرده شکست یافت - میرزا کامران را این ناخوش آمد - و قندهار ازو قنیر کرد *

نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی جنت آشبانی بتسخیر بنگاله و فسخ عزیمت و مراجعت بمستقر خلافت

چون خاطر مقدس حضرت جهانبانی از مهمات مالک محرومه نارغ شد در (۹۴۱) نهصد و چهل و یک عذان عزیمت بفتح دیار شرقی معطوف داشتند که به نیرودی اقبال مالک بنگاله مفتوح شود - رایات اقبال بقصبة گذار (که در حدود کلپی است) رسید بود بمسامع علیه رسید که سلطان بهادر محاصره قلعه چیتور نموده جمعه کثیر همراه تاتارخان پسر سلطان علاء الدین کرده است - و او با نیشته تپا خدایات محال در سر دارد - آنحضرت بامتشارة بخت بیدار در جمادی الاولی (۹۴۱) نهصد و چهل و یک توجه بر دفع مخالفان گماشته کوهی مراجعت بلند آرازه کردند *

بر مستبصران کر آگاه پوشیده نیست که سلطان بهادر همیشه در اندیشه بلند پروازی می بود - و خار آزادی تپا در کام جان شکسته میداشت - اما چون پیش از عهد ایالت گجرات (که مجردانه میکشت) بچشم عبرت کارنامه جنگ حضرت فردوس مکانی گیتی مدانی را (که سلطان ابراهیم واقع شد) دیده بود بهیچ وجه مقابله پناه نصرت ترین این دودمان عالی بخود قرار نمیداد - و اینمعنی را مکرر بمحرمان خاص خود اظهار میکرد - چون تاتار خان آمده او را دید همواره مقدمات باطل خاطر نشان میکرد - و پیش آمدن از حریم اب را آمان

(۲) نسخه [ب] بدارالخلافت (۳) نسخه [ج ح] مالک شرقیه (۴) نسخه [د] ساختند (۵) نسخه

[ب ط] که بمسامع (۶) نسخه [ا ب] چنور - و نسخه [ز] جیپور *

هرگاه تاج دولت بنارک دولتمند می رسیدند بافته حمایت ایزدی و مبادت الهی نگاهبانی
 او کند اندیشه تها را جز تهاهی شدن چه گیر - و چنین روایت کنند که دران ایام میریونس علی
 بحکم حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی حاکم لاهور بود - میرزا کمران این اراده بخاطر آورده
 با قراچه بیک از راه مکر و تدبیر شی اعراض کرد - و سخنان درشت با او گفت - و قراچه بیک
 شب دیگر با پاهیان خود از اردوی میرزا گریخته ب لاهور آمد - و میریونس علی مقدم او را
 گرمی داشته کمال مردمی بجای آورد - و اکثر اوقات او را بمنزل خود می طلبید - و باهم صحبت
 دوستانه مبداشتند - و قراچه بیک منتظر فرصت می بود - تا آنکه شبی در مجلس شواب در
 هنگامیکه پاهیان عهده او بجایگیر رفته بودند گرفته در بند کرد - و کسان خود را بردوازهای قلعه
 لاهور تعیین کرد - و بتعییل بطلب میرزا کمران کس فرستاد - میرزا (که منتظر این معنی بود)
 ایستاده زود خود را ب لاهور رسانید - و شهر را بتصرف گشت - و میریونس علی را از بند
 برآورده عذرخواهی کرد - و گفت اگر اینجا مبداشید حکومت لاهور تعلق بشما دارد - میریونس علی
 قبول خدمت او نکرد - و ازو رخصت گرفته متوجه ملازمت حضرت جهانبانی جنت آشیانی
 گشت - و میرزا کمران کسان خود را بیرگنات سرکار پنجاب تعیین نمود - و تا کنار آب ستلج (که
 بآب اودهیان اشنه دار) بتصرف درآورد - و از راه گربز (بلچیان دانا) فرستاده اظهار عقیدت و
 اخلاص نمود - و اتمدای مقرر داشتن این محال کرد - حضرت جهانبانی نیز از آنجا که دریای
 جود ایشان موج خیز بود این محال را بمقتضای نصبت عقیدت ظاهری و باطنی نصایح دولت افزای
 حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی برو مسلم داشتند - و فرمان معنی در مسلم داشت
 کابل و قندهار و پنجاب شرف نفاذ یافت - و میرزا ازین عاطفت غیرمترتب شکرانها بجای
 آورد - و پیشکشها بدرگاه والا فرستاد - و بعد ازین پیوسته ابواب رسل و رسایل مفتوح داشته
 مدایح حضرت جهانبانی گفته فرستاده - از انجمله دفعه این غزل گفته بملازمت
 آنحضرت فرستاد •

• غزل •

حسن تو دمیدم افزون بادا • طالعوت فرخ و میمون بادا
 مرغباری که ز راحت خیزد • نور چشم من محزون بادا
 کرد کان از ره لبی آید • جای او دیده محزون بادا

(۲) نسخه [ج ۵] قراچه بیک (۳) در [چند نسخه] دروازه های (۴) نسخه [ب] قبول این

معنی (۵) نسخه [۱] کار دین •

بوده اندیم خدمت کرده - و در هنگامیکه رایات جهانگشای برای تنبیه و تادیب سلطان بهادر بمالوه رسید آن به سعادت از سوکپ همایون گریخت - و در سنه (۹۳۹) نصد و سی و نه که بهی و بایزید از گره افغانان مرگنده برداشته بودند آنحضرت متوجه شرق رویه شدند - بایزید در مهارت بهادران اخلاص گزین به نشیب آباد عدم فرود شد - و خمس و خاشاک آشوب این گره اشرار را پاک ساخته و سلطان جدید برلاس را جونپور را آنحدود مرحمت نموده بمركز خلافت مراجعت فرمودند •

چون طه طه ملک گیري و فیروز مندی آنحضرت باقطار ممالک بلندی یافت در (۹۴۰) نصد و چهل فرمانروای گجرات سلطان بهادر تحف و هدایا مصحوب ایلچیان دانشور فرستاده محترک حله اخلاص شد - و آنحضرت فرستادهای او را بنوازش خسروانه ممتاز ساخته و مذاخیر عذایک فرستاده حاضر او را مطمئن فرمودند - و همدین حال قریب دارالملک دهلی برکنار دریای جون شهره احاس فرموده نام آنرا دین پناه نهادند - و یک از فضلا تاریخ آنرا شهر پادشاه دین پناه یانده - و بعد ازین محمد زمان میرزا و محمد سلطان میرزا با پهرش الخ میرزا طریق بنی و مدوان پیش گرفتند - و آنحضرت عمان عزیمت بجانب این گروه منعطف ساخته برکنار گنگ نواحی بهوچپور نزول اجلال فرمودند - و یادگار ناصر میرزا را با لشکر گران از آب گذرانده بر سر باغیان فرستادند - او بقایده ایزدی جنگ کرده مظفر گشت - و محمد زمان میرزا و محمد سلطان میرزا و دلی خوب میرزا بدست افادند - محمد زمان را مقید ساخته به بیان فرستادند - و آن دو کس را در چشم میل کشیده از پایه اعتبار انداختند - و محمد زمان میرزا قدر عایدت ندانسته فرمان لبحای ظاهر ساخته از بند برآمد - و گریخته بطرف گجرات پیش سلطان بهادر رفت - و اکثر ممالک معموره دلگشای هندوستان (که در زمان سعادت پرتو حضرت فردوس مکانی گیتی منانی از عدم فرست و قلت محال مفتوح نهاده بود) بیازوی دولت و نیروی انبال خود تسخیر نمودند •

ذکر آمدن میرزا کامران از کابل به پنجاب

چون میرزا کامران خبر شفقار شدن حضرت گیتی منانی فردوس مکانی شنید از روی بیحوصلگی میرزا سکری را قندهار هبره متوجه هندوستان شد که شاید کارے تواند پیش برد -

- (۲) نسخه [ج] گریخته رفت (۳) نسخه [ا] سر برداشته بودند - و نسخه [ز] فتنه برداشته بودند
 (۴) نسخه [ط] بکجهتی (۵) نسخه [ب] بنوازشهای (۶) نسخه [ه] آب گنگ (۷) نسخه [ا] و زنجا گریخته (۸) نسخه [ح] مجال •

غایت عدالت را کار فرمودند - و تعالی انصاف بلکه ونور تفضل و احسان بجای آوردند - و نور
 بکمالات معنوی (که سلطانید حقیقی همان تواند بود) آن خود عطیة الهی بود که اختصاص
 بوجود اشرف آنحضرت داشت که هیچ یک از اموان را از نعم آن مواید میراث بهره نرچید - و هر
 یکی از منصوبان درگاه را موایب و مناصب غایت فرمودند - محال جایگیر میرزا کمران کابل و
 قندهار مقرر شد - و سرکار منیل بمیرزا عسکری اختصاص یافت - و سرکار الور بمیرزا هندال مکرمت
 فرمودند - و بدخشان بمیرزا سلیمان مقرر و مسلم داشتند - و با تدبیر درمت دلهای جمیع
 ارکان دولت و اعیان سلطنت و عموم افراد محاکم منصوبه در قید اطاعت و انقیاد آوردند -
 و هر کس که در مخالفت میزد مثل محمد زمان میرزا بن بدیع الزمان میرزا بن سلطان حسین میرزا
 (که در خدمت حضرت فردوس مکانی گیتی ستانی بوده بدامادی آنحضرت مشرف بود -
 و از کوته نظری و ناقص بینی آئین منازعت می افشاند) کمر خدمتگاری بر میان موافقت
 بست - و آنحضرت بدولت و اقبال بعد از پنج شش ماه بتسخیر قلعه کالنجر متوجه شدند - و قریب
 یک ماه آن قلعه را محاصره داشتند - چون کار بر اهل قلعه تنگ شد حاکم کالنجر اطاعت نموده
 دوازه من طلا با دیگر اسباب پیشکش فرستاد - و آنحضرت نظر بر الحاح و زاری او داشته او را
 بخشیدند - و از انجا علم مراجعت بر افرشته متوجه قلعه چنار شدند - و افواج گیتی متان
 آمده بمحاصره آن پرداخت *

پوشیده نمالد که این قلعه فلک احساس در تصرف سلطان ابراهیم بود - و از جانب او
 جمال خان خامه خیل مارنگخانی بحرامت او اشتغال داشت - بعد از قضیه سلطان ابراهیم
 چون پیدمانه عمر جمال خان از بداندیشی بصر نابرخوردار او پر شد شیرخان بفسون و فحانه
 کوچ او را (که آن ملک نام داشت - و در حیرت و صورت ممتاز بود) بزنی خواست - و باین هیله
 اینچنین قلعه عالی را بدست آورد - شیرخان چون از آمدن افواج جهانگشای آگاهی یافت
 جلال خان پسر خود را با جمعی از معتمدان دران قلعه گذاشته خود برآمد - و ایلچیان کاردان را
 فرستاده در گریزت مخن مرا شد - آنحضرت زمانه مازی فرموده سخنان او را بموقف قبول
 داشتند - و او عبدالرشید پسر خود را برای خدمت حضرت جهانبدانی فرستاد - تا از صدمات
 مواکب پادشاهی محفوظ مانده اسباب نفرت و امتکبار مرانجام دهد - این بصر پیدمانه در ملازمت

(۲) نسخه [د] نعم (۳) نسخه [ا] اعلام (۴) در بعضی نسخه [افرشته (۵) نسخه

[ا ب] پرداختند (۶) نسخه [ز] سخن

نامی دولت را احاطی ندهن نهاده - آری که را که فرمانروای جهان گردانند اول داد و دهش را بارگرفت فرماید •

• شعر •

نه هر مردمی فرمانروایی کند • سر آن شد که مردم نوازی کند
داد و دهام را شیر ازان گفت شاه • که مهمان نواز است در میدانگاه

و یکی از فضلا تاریخ این سوج بخشش را کشتی زر یافته - و از بدایت حال تا هنگام سربرآرایی که سن اشرف به بیست و چهار رسیده بود آثار بخشناری و ملکداری از نامیده اقبالش پیدا - و انوار سری و سروری از لایحه مجد و جلالش هودا بود - و چگونه شعاع بزرگی و بزرگ منشی از جبین مبینش پیدا نباشد که حامل نور شهنشاهی و خازن گنج معارف الهی بودند - و همین نور بود که در فتوحات حضرت گیتی منانی فردوس مکانی ظهور داشت - و همین نور بود که در اشراقات انوار جهانگیری حضرت صاحبقرانی جلوه گر شد - و همین نور بود که از صدف بحر عمق آلفوا در نقاب موالید از اصداف و لالی شاهوار نمودار گشت - و همین نور بود که بروشنائی آن آغاز خان دولت آرای شد - و همین نور بود که از آدم تا نوح باندازه استعدادات نورانزی بود - اصرار سواطع این نور و آثار عجایب این ظهور از دایره حصر و احصار بیرونست - هر کس را قوت شناخت کند این معانی نیست - و قدرت دریاست این دقایق نی - و مجمعه حضرت جهانبانی به نیروی این نور ایزدی (که در چندین دور و اعصار بروشه خاص لباس مخصوص پوشیده جهان آفریز بود - و نزدیکست که بظهور اعلیٰ رحمد - چنانچه فر بزرگیهای موری و معنوی از پیشطاق پیشانی نورانی آنحضرت پرتو ظهور دارد - و کمال حیا با نهایت شجاعت در ذات مقدس فراهم آمده) همگی همت عالی مصروف رضاجوئی بدر بزرگواری میسر مقدار داشتند - و فرط شجاعت را با کمال تمکین و وقار پیوند داده بودند - و با این بزرگی و بزرگ منشی نگاه بخود نینداختند - و خود را در میان ندهدند - و لهذا بیمی نیست در صحت و همت بلند بهر کار که متوجه شدند و بهر خدمتی که مامور گشتند فیروز آمدند - و در تمامی عمر سعادت ترین دانش را با دولت و دولت را با شفقت و مرحمت جمع ساخته جهان آرای بودند - در اتمام علوم خاصه ریاضی در زمان خود نظیر و همدم نداشتند - با صولت مکندری دانش ارحطو در ذات عالی سمات فراهم بود - چون در متابعت فراهم وصیت بقمیم مملکت موری پرداختند

(۲) نسخه [ب] مکرمت (۳) نسخه [ج] فرمانروایی و سربرآرایی (۴) در [بعضی نسخه]

جهان آفریز (۵) نسخه [ز] با شفقت جمع ساخته •

مقصود حقیقی آید - اکنون شروع می‌کنیم از وقایع بدایع حضرت جهانبانی جنت‌آغبانی می‌نمایم . که هم مقدمه نزدیک مقصد در بیان منعت - و هم شرح احوال پدرو پادشاه مرا منقسم - هم خدای مجازی این خدیو الهی را پرده‌گشائی کرده تشنه‌لبان دانائی را بزل معرفت مهرباب می‌بخشیم - و هم خود را تشنه‌جگر بساحل دریای شرح شمایل تدمیه این کامل‌الذات نزدیک میگردانیم - حاشا حاشا بیان کمال این جوهر نرد کجا از مثل منم آید - ننگی او مثل ارنه می‌باید - های های آن گوهر یکنای دریای معرفت را مثل گنجامت - سخن خود را آید میدهم - و برای خود کار می‌کنم - دل را آشنای معرفت می‌بخشیم - و زبان را جلی معنی می‌بخشیم - ای جویای دریانت سوانح آگاه باش و پذیرای سخن شو که ولایت باعدایت حضرت جهانبانی جنت‌آغبانی شب سه شنبه چهارم ماه ذیقعد (۹۱۳) نهم و میزده در ارب کابل از بطر مقدس حضرت قدسی قباب پرده‌نشین هرات غاف ماهم بیگم واقع شد - و آن عفت‌بنا از دودمان اعیان و اشراف خرامانند - و سلطان حسین میرزا نسبت خویشی دارند - و از بعضی ثقات شنیده‌ام که چنانچه نسبت والی والد ماجده حضرت شاهنشاهی بحضرت شیخ جام میرحد نسبت عالی آن قدسی قباب نیز بهمان سلسله مقدمه منتهی میشود - حضرت گیتی‌متانی نردوس مکانی و تیکه بهرش فرزندان سلطان حسین میرزا در هرات نزول اقبال ارزانی داشتند آن عصمت‌قیاب را در حباله عقد در آورده بودند - مولانا مسندی تاریخ ولادت آنحضرت سلطان همایون خان یافته - و شاه فیروز قدر و پادشاه صف‌شکر - و کلمه خوش‌باد نیز تاریخ این زمان معادت‌قران میشود که افاضل عصر یافته‌اند - و خواجه گلان سامانی گفته

● شعر ●

مال مولود همایونش هست • زادک الله تعالی قدرا

برده‌ام یک الف از تاریخش • تا که میل در چشم بد را

جلوس آنحضرت بر سر بر فرماندهی نهم جمادی الاولی (۹۳۷) نهم و بی و هفت در دارالخلافه آگوه بوده است - خیر الملوک تاریخ جلوس اشرف شده - و بعد از چند روز میر دریا فرموده‌اند - و سفاین طرب در بحر شوق در آورده یک کشتی پر از زر دران رز انعام کرده‌اند - و باین زربختی

(۲) نسخه [ج ۵ ح ط] نشندلان (۳) نسخه [ح] چهارم ذیقعد (۴) نسخه [۱] نکاح

آورده بودند - و نسخه [۵] عقد خود (۵) نسخه [۵] سفاین شوق در بحر طرب •

دیگر میردرویش محمد ماربان - مرید و منظور ناصرالدین خواجه احرار - در خوش محبتی و نصیحت امتیاز داشت و در بارگاه مقدس اعتبار تمام یافته بود •
دیگر خواند میر مویخ - و او فاضل و خوش صحبت بود - و تصانیف مشهور چون تاریخ حبیب السیر و خلاصة الخیار و دستورالوزرا و غیره دارد •

دیگر خواجه نلان بیک - از امرای بزرگ و اهل نشست بود - و در سنجیدگی اطوار و شایستگی نضائل ممتاز بود - برادرش کیچک خواجه مهرداد و معتمد خاص و اهل نشست بود -
دیگر سلطان محمد دولدی - از امرای بزرگ بود - و اخلاق پسندیده داشت •
چون مقصود ازین شکرنامه احوال ملسله علیه حضرت شاهنشاهیه از احوال دیگران بازمانده شروع در قدمی اطوار حضرت جهانبانی جنت آشیانی میکند - و باختمام سرگذشت این بزرگان خود را آماده احوال نویسی بزرگ دین و دنیا - و هدیه صورت و معنی میسازد •

حضرت جهانبانی جنت آشیانی نصیرالدین محمد همایون پادشاه غازی

مظهر کرامات عالی - مصدر الهامات متعالی - رافع سریر خلافت عظمی - ناصب لوائی رباحت کبری - ملک بخش ممالک متان - مسند نشین سعادت نشان - موسس قوانین نصفت و عدالت - مرتب برایین عظمت و جلالت - منبع عیون رافت و احسان - مورد انهار علم و عرفان - ابر مدار مغت و صفا - بحر موج فتوت و وفا - حق گزین حقیقت شناس - کثرت آئین و هدایت احاس هم پادشاه درویش نصاب - و هم درویش پادشاه خطاب - چمن پیرای نظام دین و دنیا - نخلبند بهار صورت و معنی - گرمی کوه اسرار ابدی و ازلی - عضاده امطرلاب حکمت علمی و عملی - در ضعیف ریاضت و منازل اناضت افلاطون یونانی - در فنون حکمت و ممالک همت اسکندر ثانی - گوهر هفت دریا و فروغ چهار گوهر - مطلع انوار اعظم و مشرق سعد اکبر - همای آسمان بال اوچ بلند پروازی - نصیرالدین محمد همایون پادشاه غازی انار الله برعانه •

سبحان الله گویا بر نفس قدسی و نور قدری نقاب بشری و جلباب غصری انداخته بودند - میدان عبارت در تکبری مدایش تنگست - و جولان اشارت از شهرستان مناقبش فرمگ در فرنگ - لله الحمد که نزدیک شد که اختیار دمت از ملسله علیه باز داشته در دامن

(۱) نسخه [اب ۵] فاضل خوش صحبت (۳) نسخه [ج] طبع (۴) نسخه [چ ح] احوال قدسی
(۵) نسخه [چ ح] احوال (۶) نسخه [ط] ذکر جلوس حضرت (۷) نسخه [ب] ربایات (۸) نسخه
[ج] صفات (۹) نسخه [اب ۵] مفاصل (۱۰) نسخه [ط] ابوالنصر نصیرالدین •

• مطلع اول • هلاک میباشم فرست نودانستم • وگرنه رفتن ازین شهر می تواندهتم

• مطلع دوم • تا بر لب سپیش دل بستم • از پریشانی عالم رستم

و آنحضرت را در عروض رسایل شریفست - و از انجمله کتابیست مفصل که شرح فن تواند بود -

و از آنحضرت چهار فرزند سلطنت پیوند و سه دختر بلند اختر ماندند - اول حضرت جهانبانی مصیرالدین محمد همایون پادشاه - دوم کامران میرزا - سیوم عسکری میرزا - چهارم هندال میرزا -

مبایات قدسیات کلرنگ بیگم کس چهره بیگم گلبدن بیگم - این هر سه از یک والده اند •

و از اجله اهل صحبت و ارباب قرب و اصحاب کمال (که در بساط عزت حضرت بردرس مکانی کامیاب سعادت بودند) یکم میر ابوالقاسم که در علم و حکمت پایه بلند داشت •

دیگر شیخ زین^(۲) صدر بدره شیخ زین الدین خوانی - بدو واسطه علوم متعارفه روزیده بود -

و حدت طبع داشت - و از نظم و انشا آگاه بود - و بدوام صحبت آنحضرت امتیاز داشت -

و در ایام دولت حضرت جهانبانی جنت آشیانی امارت هم یافته بود •

دیگر شیخ ابوالوجد فارغی خال شیخ زین - خوش صحبت و خوش طبع بود - و شعر می گفت •

دیگر سلطان محمد کوسه - لطیف طبع و شعر شناس بود - از مصاحبان میرعلی شیر - و در ملازمت معزز میزیست •

دیگر مولانا شهاب ممثانی حقیری تخلص - از علم و فضل و شعر نصیبه وافر داشت •

دیگر مولانا یوسفی طبیب - او را از خراسان طلب فرموده بودند - در مکارم اخلاق و میدهنت دست و مزید توجه ممتاز بود •

دیگر مرخرداعی کهنده شاعر بے تعین بود - بفارسی و ترکی شعر می گفت •

دیگر ملا بقائی بود - در شعر سلیقه درمت داشت - در زمین مخزن بنام نامی آنحضرت منظوم گفته است •

دیگر خواجه نظام الدین علی خلیفه - در قدم خدمت و محرمیت و رزانت عقل و استقامت تدبیر در نظر آنحضرت مرتبه عالی داشت - و از فضائل و کمالات خصوصاً طب بهره مند بود •

(۲) نسخه [ب] فن آن (۳) نسخه [ج] شیخ زین الدین صدر (۴) نسخه [ح] که بدو واسطه (۵)

نسخه [ط] متعارفه زمانرا (۶) نسخه [ح] ابوالوجد فارغی (۷) نسخه [د] میر علی (۸) نسخه [ه] یوسف •

و بتاریخ ششم جمادی الاولی (۹۳۷) نصد و سی و هفت در چهارباغی (که بر لب آب جون در دارالخلافه آگره مرصع گردید آن بهار اقبال بود) این عالم بیونا را پدرود کردند - فضلی عهد در تواریخ و مرانی آنحضرت فصاید و تراکیب گفتند - از انجمله مولانا شهاب معنائی این مصراع را تاریخ یافته •

• مصراع • • همایون بود وارث ملک وی •

مجالست که کمالات ذاتی و صفاتی آن ذات قدسی آیات بدنترها گفته آید - مجملش آنکه اصول هفتگانه جهانپداری را (که اول تحت بلند باشد - درم همت ارجمند - میوم قدرت کشورگشایی - چهارم ملکداری - پنجم کوشش در معموری بلاد - ششم صرف نیت بر رفاهیت عباد - هفتم خوشدل ساختن مهای - هشتم ضبط ایشان از تباهی) بتمام و کمال بر وجه مستوفی داشتند - و در فضائل سکنیه متعارفه رسمیه روزگار نیز سرآمد بودند - و آنحضرت را در نظم و نثر پایه عالی بود - خصوصاً در نظم ترکی - و دیوان ترکی آنحضرت در نهایت فصاحت و عذوبت واقع شده • و مضامین تازه دران مندرجست - و کتاب مثنوی که مبین نام دارد تصنیف امت مشهور • و نزد زبان دانان این لغت بمرتبت تحسین مذکور - رساله والدیه خواجۀ احرار را (که دُر دانه ایست از بحر معرفت) در ملک نظم کشیده اند - و بغایت مطبوع آمده - و اقمار خود را از ابتدای سلطنت خود تا حال ارتحال از قرار رافع بعبارت فصیح و بلیغ نوشته اند - که دستورالعملیست بجهت فرمانروایان عالم - و قانونیست در آموختن اندیشه های درست و فکری صحیح برای تجربت پذیران و دانش آموزان روزگار - و آن دستورالعمل دولت و اقبال را بدوجب حکم جهانمطاع شهنشاهی بتاریخ سی و چهار الهی و تقیقه ریات عالیات از گلگشت بهارستان کشمیر و کابل مراجعت فرموده بود میرزاخان خانخانان بن بزم خان بفارسی ترجمه نمود - تا فیض خاص الخاص آن بعموم تشنه ایان رشحت معادت فایز شود - و گنج پنهان او در نظرتهدمتان دانش آشکارا گردد - و آنحضرت در فنون موسیقی نیز دستگاه والا داشتند - و همچنین بزبان فارسی نیز اشارت پذیر دارند - از انجمله این رباعی از واردات طبع فیاض آنحضرتست •

• رباعی •

درویشان را گرچه نه از خویشتنیم • لیک از دل و جان معتقد ایشانیم

دور امت مگوی شاهی از درویشی • شاعیم رله بنده درویشانیم

و این دو مطلع نیز از اشراقات ضمیر انورامت •

بیضانتی از را توانم دید - و این همه رنج او را توالم تاب آورد - آنگاه بخلوت مناجات درآمده غفل
خاصه (که این طبقه تدبیه را عیب داشت) بجای آورده سه بار بر گرد حضرت جهانبانی جنت آشیانی
گفتند - چون دعوت ایشان بمنزاجاب پیدوسته بود اثر گرانی در خود یافته فرمودند برداشتیم
برداشتیم - فی الفور حرارت غریبه عارض بدن آنحضرت شد - و در عنبر حضرت جهانبانی خفته
طاری گشت - چنانچه در اندک فرصت صحت کامل روی نمود - و ذات معنی صفات حضرت
گیتی مدانی فردوس مکانی زمان زمان گرانتر میشد تا بحقیقت رسید که اختلال در مزاج نژاد
و تضاعف گرفت - و اسرار رحلت و انتقال از وجبات حال هویدا گشت - تا آنکه با دل بیدار
و باطن حقیقت بین از کالی دولت و اعیان ملکوت را احضار فرموده دست بیعت خلافت را بر دست
همایونی نهاده بجانیشینی و ولیعهدی خود نصب فرمودند - و بر تخت خلافت جلوس داده خود
در پایه حریر خلافت صید صاحب فراش گشتند - خواجه خلیفه و قنبر علی بیگ و تردی بیگ
و هند و بیگ و جمع کثیر در ملازمت حضرت بودند - نصایح بلند و رمایای گرامی (که رمایه
دولت ابدی و پیرایه سعادت جاردانی تواند بود) بجای آوردند - و بداد و دهش و عدل
و احسان و تحصیل رضای الهی و رعایت رعایا و نگهبانی خلیفه و عذرپذیرنشدن مقصران
و گذراندن جرایم گناهکاران و رعایت حزم کاراگاهان و از پا انداختن مرکشان و متمکاران رهنمونی
فرمودند - و هر زبان اندس راندند که خلافت و رمایای ما آنست که قصد برادران نکنید هرچند
مزار آن گردند - و الحق پاس انفس و میت آنحضرت بود نه حضرت جهانبانی
جنت آشیانی چندین جفاها از اخوان کشیدند و بانقام نکویدند - چنانچه از موانع احوال
روغن خواهد شد - و در هنگام اشتداد مرض حضرت گیتی مدانی فردوس مکانی میرخلیفه از اسباب
که عالم بشریت است بواسطه توحه (که از حضرت جهانبانی بخاطر او راپایانده بود) کوتاه اندیش
گشته میخواست که مهدی خواجه را به سلطنت بر دارد - و خواجه نیز از تبارائی و بد مصتی
و نامعامه نمی بخود خیال باطل راداده هر روز بدربار آمده هنگام هجوم گرم می ساخت -
آخر الامر بوسیله درست گویان دوربین میرخلیفه براه راحت آمده ازین اندیشه باز آمد -
و خواجه مذکور را منع کرد که بدربار حاضر نشود - و منادی کردند که کسی بخانه او نرود - و بدانید
الهی کار بجا خوش و حق بمرکز خود قرار گرفت •

مهریدم . دیگر ایشان دانند - و میرزا سلیمان پیش از آنکه بکابل رسد بدخشان از آمیپ بداندیش محروس و مصوب بوده محل امن و امان شده بود چنانچه گذارش یافت - و چون میرزا سلیمان بدخشان رسید هندال میرزا بموجب حکم عالی بدخشانشرا بمیرزا حلیمان میرده خود متوجه هندوستان شد - و آنحضرت حضرت جهانبانی را بعد از چندگاه (که در ملازمت بودند) به کابل (که بجایگیر ایشان مقرر بود) رخصت فرمودند - و تا شش ماه در منبیل کامیاب عیش و عشرت بودند - تا آنکه عارضه تب بر مزاج اعتدال امتزاج ایشان طاری شد - و رفته رفته بامداد کشید - حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی ازین خبر جانگاہ بوقرار شده از فرط عطش فرمودند که بدلهی آرند - و از آنجا بکشتی روانه سازند - تا در حضور طبیبان حاضر معالجه نمایند - و جمعی کثیر از اطبای دانا (که در پای تخت حاضرند) بامقاص ابتکار در علاج همت گمارند - در اندک فرمتی براه دریا قدوم گرامی ارزانی داشتند - هرچند تدبیر در معالجات بکار بردند و تعبیرات مسیح نمودند مزاج از انحراف بصحت زایل رجوع نکرد و چون مرض مزمن گشت روزی درون طرف آب چون نشسته باتفاق دانایان عصر اندیشه معالجه میفرمودند - میر ابوالیقا که از اعظم افاضل آن روزگار بود بعرض رسانید که از خردپوران پیشین چنان رسیده که در امثال این امور (که اطبای صوری از معالجه آن عاجزند) چاره کار چنین دیده اند که بهترین اشیا را تصدق نموده صحت از درگاه الهی مسئلت نمایند - حضرت گیتی ستانی فرمودند که بهترین چیزها نزدیک همایون منم - بهترین و شریفتر از من همایون چیزی ندارد - من خود را فدای او میسازم - ایزد جهان آفرین قبول کند - خواجه خلیفه و دیگر مقربان بساط واد بمرض اشرف رسانیدند که ایشان بعنایت الهی صحت عاجل خواهند یافت - و در سایه دولت آنحضرت بعمر طبعی خواهند پیوست - اینعرف چرا بر زبان اقدس میگردانند - مقصود از آنچه از بزرگان پیشین نقل افتاده آنست که بهترین مال دنیا تصدق نمایند - پس همان الماس بها (که از مواهب غیبی در جنگ ابراهیم بدست افتاده بود - و آنرا بایشان عنایت فرموده اند) تصدق باید کرد - فرمودند مال دنیا چه وقع دارد - و عوض همایون چون تواند شد - خود را فدای او میکنم که کار برو سخت شده - و طاعت ازان گذشته که

(۲) نسخه [ح] پیش ازین گذارش یافت (۳) نسخه [ح] منبیل (۴) نسخه [ج ح] و از دهلی بکشتی روانه حضور اشرف (۵) نسخه [ه] اطبا هرچند (۶) نسخه [۱ ب د ه] اندیشه (۷) نسخه [ح] مزاج اقدس (۸) نسخه [ج د ح] از سر من (۹) نسخه [ح] وقر (۱۰) نسخه [ب] که عوض

اما امروز از قدیم معترت بخش حضرت جهانانی جشن عید دیگر ترتیب یافت که نهروست
روزنامه دولت و تاریخ علمای معترت توان ساخت *

و میرزا حیدر در تاریخ عید می نوشته که در حال (۱۳۵) نهصد و سی و پنج حضرت
جهانبانی بموجب طلب حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی متوجه هندوستان شدند - و مقر^(۴) علی
را در بدخشان گذاشتند - و در آن ایام قزو^(۵) ملطنت میرزا نور برحمت^(۶) ایزتی پیوسته بود -
و آنحضرت را ازین رانده اند و عظیم روداده - مقدم گرمی حضرت جهانانی را تسلی بخش
خاطر اشرف ساختند - و حضرت جهانانی مدتی در ملازمت آنحضرت بهر^(۷) مند دین
و دولت بودند - و آنحضرت با ایشان مصاحبه ملوک میکردند - و بارها بزبان مقدس اعلی
مهرت که همایون مصاحب بدلیست - و الحق انما^(۸) کامل عبارت از وجود اقدس آنحضرت
بود - و چون از بدخشان متوجه هندوستان شدند سلطان معید خان (که از خوانین کاشغر است
و نصبت خویشی دارد - و با اینهمه ملازمت حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی آمده رعایتها
و تربیتها یافته) بطلب ملطان و پس و دیگر امرای بدخشان بخمال خام خود رشید خان را
در یارکند گذاشته متوجه بدخشان شد - و پیشتر از آنکه او بدخشان آید^(۹) میرزا هندال بدخشان
رحبه قلعه ظفر را مشرک خود ساخته بود - معید خان سه ماه محاصره قلعه نموده به بهره
بکاشغر مراجعت نمود - و در هندوستان بموقف عرض حضرت گیتی ستانی چنان رحبه که
کاشغریان آمده بدخشان را مذهب شدند - آنحضرت بجهت انتظام مهم بدخشان خواجه خلیفه
را حکم رفتن فرمودند - خواجه از معامله ناهمی تقاعد نمود - آنحضرت حضرت جهانانی
(که با نصبت جوان و دولت بیدار در حریم حضور کامیاب سعادت بودند) فرمودند که در
رفتن خود چه حاج می بینید - ایشان عرض کردند که از محررمی سعادت حضور آزار کشیده ام -
و نذر کرده ام که دیگر با اختیار خود حرمان بر خود نپسندم - و امثال حکم اقدس را چاره
نیست - بذا بران میرزا سلیمان را رخصت بدخشان فرمودند - و سلطان سعید نوشتند که
باجود چندین حقوق صلور این امر بغایت عجب نمود - اکنون میرزا هندال را طلبیدیم -
و میرزا سلیمان را فرستادیم - اگر حقوق منظور داشته بدخشان را سلیمان میرزا (که نصبت
فرزندی دارد) بدهد بموقع خواهد بود - و آ ما از دست خود مانتا کرده میراث را یوارث

(۲) نسخه [ج] نفیر علی (۳) نسخه [د] حق (۴) نسخه [ج] در بای کلد - و نسخه [ح]

در یارکند (۵) نسخه [ا ب د] میرزا هندال رسیده (۶) نسخه [ز] حضرت

منوچهر شوق زده شدند - و درین روز ایلیچیان نصرت شاه والی بنگاله پیشکشهای گرامی آورده اظهار
 بندگی نمودند - دوشنبه نوزدهم جمادی الاخری در کنار دریای گدگ میوزاعسکری سعادت
 ملازمت دریافت - و حکم شد که میوزا با لشکر خود آن طرف آب فرود می آمده باشد - و در
 نزدیکی کوه خسر ویران شدن محمود خان پسر سلطان رسید - و تا حدود غازیپور شتافته
 به بهرجپور و بهیه نزول ایستادند - و در آنجا ولایت بهار بسیرزا محمد زمان قرار یافت -
 و پنجم رمضان روز دوشنبه از بنگال و بهار خاطر جمع فرموده بجهت دفع شریدن و بایزید بجانب
 سرار نهضت اتفاق افتاد - مخالفان با تواج شاهزاده جنگ کرده شکست یافتند - و آنحضرت خرمید
 و سکندرپور سیر فرموده و خاطر ازین حدود جمع ساخته بایلغار منوچهر دارالخلافه آگرو شدند -
 و در اندک زمانی عرصه آن مصر اقبال را از غریب قدم و الا غیرت نزهت سرای مقدس گردانیدند •
 و حضرت جهانبانی جنت آشیانی تا یک سال در بدخشان عشرت پیرای خاطر سعادت مظاهر
 بودند - ناکه بیکبار شوق محفل عالی حضرت کینی منانی (که عالم بود از کمالات صوفی و معنوی)
 گریه انگیز شده به اختیار عیان تما سک از دست داده و بدخشان را بمیر سلطان دیس (که میوزا سلیمان
 بدامادی او انصاف داشت) سپرده بجانب آن قبله اقبال و کعبه آمال شتافتند - چنانچه
 در یکروز بکابل رسیدند - میوزا کامران از قندهار بکابل آمده بود - در عیدگاه بملاقات آنحضرت ^(۱۲) مرور
 استعداد یافت - و حیران شده بجهت توجه را پرسید - فرمودند سلطان اشتیاق مرا کشان کشان
 میبرد - هر چند بدیده خیال جمال آن کعبه آمال را همواره مطالبه می کردم و غایبانه لقای جعفرزای
 آن قبله اقبال را مشاهده می نمودم اما رتبه عیان را حالت احتیاج که بیان بکنه آن نتواند رسید -
 و میوزا همدال را از کابل بهرامت بدخشان رخصت فرمودند - و از آنجا قدم عزیمت در وکاب همت
 آورده و نوسن شوق را در شاهراه عزیمت گرم ساخته باندک فرصتی بدارالخلافه آگرو (که از نر پانجه
 اورنگ پادشاهی مسجد کاه سعادت مندانی روی زمین گشته بود) رحیده به سعادت ملازمت کامیاب
 گشتند •

از غریب حالات آنکه حضرت کینی منانی با والده ماجده ایشان بر تخت نشسته بحرف
 و حکایت ایشان مشغول بودند که ناکه کوکب درخشان از مطلع بدخشان هرزده بر منوال نجم
 سعادت فروزان شد - دلها گلشن و دیده ها روشن گشت - مقرر است که هر روز شهریاران عید است

(۲) نسخه [ح] با افواج (۳) نسخه [ح] لوس (۴) نسخه [ه] شرف (۵) نسخه

شدند. پنجاهمین بیست و پنجم محرم دارالخلافه بفرمان مقدس گرامی مورد سعادت شد. در شنبه دهم ربیع الاول قاصدین حضرت جهانبانی از بدخشان آمدند. و عرایض منضمین انواع خوشدلایی و خرس آردند. مرفوم بود که از مبدیة تدبیر بادکار طغائی در خانه حضرت جهانبانی فرزندی شده. و نام آنرا الامین نهاده اند. چون این لفظ نزد عوام مشتبه بعبارتی ناسمجیده میجد خوش نیامد. و نیز چون عیال و امراضی خاطر مقدس بود پسندیده نیفتاد. و راجوئی پدر و آنگاه چنین پدر و چنین پادشاه مضر سعادت موری و معنویت. و ناراضمانندی باعث مدگونه ناپسندیدگی ظاهر و باطنی. و لهذا اگر در عالم احباب شناسان آن نوباره ملطفت را ازین جهان گذران از همین ناراضماندی دانند در پیش مزاج دانان روزگار چه دور باشد. و بالجملة چون دارالخلافه معتبر رباب عالیهات شد باحاطین دولت و سلاطین عزت از امرای ترک و هند بآئین شکر جشن بزرگ ساخته در تصفیه ملک شرق و اطفای نایره تمبر ارباب عسکریان گذشت فرمودند. و بعد از گفتگوی بعیار قرار بران یاست که پیشتر از توجه ربابات عالیات میرزا عسکری بالهکره گران متوجه شرق شود. و امرای آن طرف آب گنگ بالهکرهای خود همراه شده درین خدمت جهاد عظیم بتقدیم رسانند. بموجب این قرارداد در شنبه هفتم ربیع الآخر میرزا عسکری رخصت یافته متوجه شد. و خود بصیر و شکر بصیرت دهلپور توجه فرمودند. در میوم جمادی الاولی خبر آمد که محمود پسر امکندر بهار را گرفته مرشورش دارد. از شکار مراجعت نموده بدارالخلافه آگهی نزول اقبال فرمودند. و قرار یافت که خود نیز بدولت و اقبال یورش ممالک شرقیه فرمانند. درین اثنا قاصدان از بدخشان آمدند که حضرت جهانبانی لشکر آن اطراف را جمع نموده و سلطان و بیس را بخود همراه ساخته با چهل و پنجاه هزار کس بر سر سمرقند عزیمت رفتن دارند. و حرب صلح هم در میانست. در ساعت منشور عنایت شرف صدور یافت که اگر کار از مصالحه نگذشته باشد تا صاب شدن مهیم هندوستان صلح گونه نمایند. و در فرمان عطوفت تبیان طلب هندال میرزا و خالصه ماختن کابل مذکور بود. و نوشته بودند که انشاء الله تعالی سبحانه چون کار هندوستان (که قریب الاختتام است) بانجام رسد مخلصان هواخواه کاروان فراخ حوصله را گذاشته خود متوجه ولایت موروثی خواهیم شد. باید که اعتماد این یورش را جمیع بندهای آنحدود نموده منتظر موکب عالی باشند. پنجاهمین هفدهم ماه مذکور خود بدولت و اقبال از آب چون عبور فرموده

(۲۰) نسخه [۱] اصل (۳) نسخه [ح] اویس (۴) نسخه [ج ح] صلح. و نسخه [ز] مصلحت

(۵) نسخه [ز] نشان (۶) نسخه [ه] و کاردهان.

گذاشتند. و آن کوهستان دلگشا را تماشا کرده بدارالخلافت نزول اقبال فرمودند. و در بیعت و هشتم صفر مغرب جهان بیگم و خدیجه ملطانی بیگم از کابل سعادت تشریف ارزانی داشتند. و آنحضرت هر گهتی موار شده استقبال فرمودند. و لوازم متوت بجای آوردند.

و چون خبر منوثر میرعمید (که مبدنی را می حاکم چندیری جمعیت میکند. و رانا نیز استعداد پیکار می نماید. و برای ادبای خود امداد مرانجام میدهد) بلبرین بصاحت سعادت امرای متوجه چندیری شدند. و شش هفته هزار جوان جان نثار کار گزار را همراه چوین تیمور ملطسان از حدود کالپی بر می چندیری فرستادند. و صباح چهارشنبه هفتم جمادی الاولی فتح چندیری بر وجه داخواه نقش بست. و فتح دارالحرب تاریخ این تائید الهی است. و بعد از حصول این مامول چندیری را با احمد شاه نبیرا سلطان ناصرالدین عنایت فرمودند. و یکشنبه یازدهم جمادی الاولی مراجعت اتفاق افتاد.

از بعضی ناقلان ثقه مدعوم شده است که پیشتر از توجه رایات بصوب چندیری رانا اراده طغیان نموده لشکر میکشید. و چون بایرج رسید اتفاق نام ملازم حضرت گیتی متانی فردوس مکنی آنرا محکم ساخت. و آن سیه بخت آمده محاصره نمود. شش یکی از بزرگان او را در خواب بصورت مهیب ظاهر شده تهدید نمود. چنانچه او از وحشت و دهشت آن خواب بیدار شد. و لرزه بر اعضای او محسوس شده تب کرد. و بهمان حال مراجعت نمود. در انشای راه ماه اجل برو تاخت آورده ازین عرصه او را هزیمت داد. و عساکر فیروزی مند از آب برهان پور میگذاشت بمسامع علیه رسید که معروف و بین و بایزید استیلا یافته اند. و ملازمان درگاه قنوج را گذاشته برابری آمده اند. و قلعه شمس آباد را از ابوالمحمد لیزه دار بزرگ گرفته اند. بنابراین عنای عزیمت بآنحدود منمطف شد. و جمعه از بهادران کارطلب را پیشتر روانه ساختند. بمجرد دیدن مپاهی زبان گیران همیر معروف از قنوج گریخت. و بین و بایزید و معروف خبر نهضت موکب شاهی را شنیده از گنگ گذشته در برابر قنوج بطرف شرقی گنگ بخیل گذراندی نهشتند. رایات عالیه کوچ بر کوچ رسید. و روز جمعه میوم محرم سال (۹۳۵) نهصد و می و پنچ میرزا معمری (که او را از کابل بجهت مصلحت ملتان پیش از یوزهی چندیری طلب داشته بودند) آمده بشرف ملازمت امنعماد یافت. و روز جمعه که عاشورا بود گوالیار مخیم مرادفات جلال شد. و صبح آن تماشای عمارات راجه بگرامجیت و مانسنگه فرموده متوجه دارالخلافت

(۲) نسخه [۱ و] حسین نیمور (۳) نسخه [ح] بایرج پور (۴) در [اکثر نسخه] عاشوره

(۵) نسخه [چ د] عمارت.

و عبدالملوک قورچی را با جمعی کثیر بر مرالیاس خان فرستادند که در میان در آب مرغنه
برآمده نهب کول را گرفته بود - و کچک علی حاکم آنجا را در بند کرده - چون لشکر منصور
نزدیک آمد او قاپ مقاومت نیاورده برکراش شد - و چون موکب عالی دارالخلافه آگره رسید
آن شور و خجسته پیوغا روزگار را گرفتار ساخته بدرگاه معنی آوردند - و بیایا رسید - و چون تسخیر
میوات مصمم ضمیر جهان آرای بود بآن صوب شرف نهضت اتفاق افتاد - چهار غنیه ششم رجب
بنو احی الور که حاکم نهبی میوات تحت نزول اجلال شد - و خزاین الور در ایام حضرت جهانبانی
اختصاص یافت - و چون این ملک نیز داخل ممالک محروسه شد بعزیمت انتظام ممالک شرقی
رجوع بسمت مستقر خلافت روی نمود •

رخصت حضرت جهانبانی بکابل و بدخشان - و نهضت موکب جهان نورد حضرت گیتی ستانی بمستقر خلافت

چون انتظام ممالک کابل و بدخشان و استحکام آن ولایت بر ذمت سلطنت علیا لازم بود و
وقت مقتضی و از سال (۹۱۷) نهصد و هفده (که خان میرزا بموت طیبی رخت ارتحال ازین
عالم بر رخت) حضرت گیتی ستانی بدخشان را بحضرت جهانبانی مکرمت فرموده بودند و اکثر
ملازمان در آن خدمت اشتغال داشتند لاجرم حضرت جهانبانی - طراز کشور ستانی - گوهر تیغ اقبال -
فروغ ناصیه اجلال - عنوان مفاخر و معالی - طفرای مژده الی - قره عیون السلطنة و الخلافة ابوالنصر
نصیرالدین محمد همایون را در ماه کروهی الور نهم رجب این سال همایون فال رخصت آن
ممالک فرمودند - و در همین زودی توجه والا بر استیصال بین افغان (که در زمان آغوب رانا
لکهنو را محاصره نموده گرفته بود) مصروف داشتند - و قاسم حمین سلطان و ملک قاسم بابا قشقه
و ابوالمحمد نیزه باز و حسین خان و از امرای هندوستان علی خان فرملی و ملک دلا کرانی و
نادرخان و خانجهان را بمحمد سلطان میرزا همراه ساخته فرستادند - و آن بخت برگشته با اجتماع
نهضت موکب عالی اسباب و اشیای خود را گذاشته نقد جان در کف گرفت - و آنحضرت
در اواخر این سال بحیر فتحپور و باری فرموده بغیر قدوم عالی دارالخلافه آگره را پایه آسمانی
بخشیدند - و در (۹۳۴) نهصد و سی و چهار بحیر کول کوچ فرموده از آنجا بشکار سنبل توجه

- (۲) نسخه [پ خ] عبد الملک (۳) نسخه [ج ح] در آنجا بودند (۴) نسخه [۱] طراز کسوت
کشور ستانی (۵) نسخه [۵] قره العیون سلطنت و خلافت (۶) نسخه [ج د ز] نادرخان خانجهان
(۷) نسخه [۵] نهره بخت (۸) نسخه [۱] بزرگار سنبل (۹) نسخه [ج] سنبل •

انصارِ نیکدل و تردد به گفنی آمد - لشکرِ مخالف به بیارِ طعمهٔ قبیحِ خورِ آشام و تیرِ غاهینِ پرواز
گشت - و خونِ گرفتهٔ چند (که بقیة السیف بودند) رخسارِ همت غبارآلود ادبارِ ساختهٔ حس و
خاشاکِ وجودِ خود را به جلاوبِ هزیمت از میدانِ نبرد پاک رفتند - و مراحمه چون ریگِ روان
گم گشتهٔ صحرائِ آوارگی شدند - محسنِ خاينِ میواتی بضرِبِ تفنگ در گردِ نما رفت - و راولِ آدمکش
و مالکِ چلد چوهران و راسِ چندربهان و دلپیتِ رای و کنگو و کرم‌منگه و دُرنگرمی و بهیارِ از
سردارِ کَلای ایشارِ غبارِ راهِ عدم گشتند - و چندین هزارِ زخمی در زیرِ دست و پای بادپایانِ لشکرِ
اقبالِ بهمت و نابود شدند - محمدی کوکلتاش و عبدالعزیز میرآخور و علی خان و بعضی دیگر را
بتعاقبِ رانا سانکا تعیین فرمودند •

و حضرتِ گیتی‌مدانی فردوس‌مکنی کامیابِ اقبال شده برین نصرتِ عظمی و عطیةٔ الیا
مجداتِ شکرگزاریِ حضرتِ باری عزاسمه (که گشاد و بسیتِ صوری و معنوی باز بستهٔ حلسهٔ
تقدیر اوست) بجای آورده بنفسِ نفیسِ یک گروه از جنگ‌گاهِ مخالفان را رانده پیشتر بردند -
تا آنکه شبِ درآمد - و آن روز سیاه بود بر دشمنان - و شبستانِ عشرت بر دوختن - همتِ
ارجمند از کارِ اعدا جمع ساخته و کوسِ کامیابی بلند آوازه کرده مراجعت فرمودند - و بعد از
گذشتنِ ساعتی چلد از شب بمنزل گاه رسیدند - و چون تقدیرِ ایزدی نرفته بود که آن ^{مخدول} ^{۱۰}
دستگیر شود از آن مردم (که در پی گریختنِ نامزد شده بودند) اهتمامِ شایسته بظهور نیامد - آنحضرت
میفرمودند که وقتِ نازک بود - بامیدِ کس نگذاشته ما را خود بایمقی رفت - شیخِ زین صدر که
از افضلِ گرامی قدر بود تاریخِ این فتحِ عالی را فتحِ بادشاهِ اسلام بافت - و میرگیسو از کابل نیز همین
تاریخ نوشته فرستاده بود - و آنحضرت در واقعاتِ میفرمایند که در فتوحاتِ سابق نیز مثلِ این
توارد در فتحِ دیپالپور شده بود که وسطِ شهرِ ربیعِ اول دو کس تاریخِ یافته بودند •

چون فتحِ چنین بهمتِ کشورگشای روی نمود تعاقبِ سانکا نمودن و بولایتِ او عثافتن
موقوف نمانده تسخیرِ میواتِ پیش‌نهادِ همتِ والا شد - و محمدعلی جنگِ جنگ و شیخِ گهرون

(۲) نسخهٔ [ج] مانک سنگ (۳) نسخهٔ [ز] دلپِ رای (۴) نسخهٔ [ج] کنکر (۵) در
[بعضی نسخه] مخدول تعاقبت (۶) نسخهٔ [ط] دهولپور (۷) باقیها در نسخهٔ [ط] فکنامه
نوشتهٔ شیخِ زین صدر (که باکتابِ مالک فرستاده بودند) منقول است - اما چونکه در یک از نسخهای هفتگانه
دیگر یافته نشد و نیز نسخهٔ [ط] بر اثر غلط است که تصحیحش بدون نسخهٔ دیگر ممکن نیست لهذا فکنامه
مذکور را ترک گفته شد - و از حلیهٔ طبعِ مسکنِ نگرفت (۸) نسخهٔ [ب] رانا سانکا •

فیروز جنگ (که عزیمت جانفشانی کرده هست بجایمانی بسته بودند) لوی گیرائی کام خود از انتقام دشمن بلند کردند - و چشم امید مخالفان را بخار ناکسی آنهاشتند • شعر •

گروه بر گره دست پیکر زنان • زره بر زره پشت روئین تنان

ز هر سو صفای خارگذار • فرو بسته راه سلامت بخسار

درخنده شمشیرهای بنفش • ز دیده بصر میرود از درخش

غبار زمین کله بر ماه بخت • نفس را درون گلو راه بخت

چون زمانی کار ، کارزار از بسیاری مباد دشمن امتداد یافت بملازمان خاص پادشاهی (که در بعضی ارايه مانند شیر در زنجیر بودند) فرمان شد که از راحت و چپ غول بیرون آمده و جای تلفکیان را در میان گذاشته از هر دو جانب کارزار نمایند - بموجب اشاره والا جوانان شجاعت نهاد و دلوران جلالت آئین چون شیران زنجیر کحل خود را باختیار خود یافته داد دلیری و دلوری دادند - و چکاچاک تبع و شهاب تیر باناک رسانیدند - و نادر العصر علمی قلی با توابع خود در پیش غول ایستاده بود - و در انداختن سنگ و ضربان و تفنگ کارنامها بنقدیم میرمانید - و مقارن این حالت فرمان تضاغاف وارد شد که اراهای غول پیدتر روانه شوند - و آنحضرت خود بدولت و اقبال بجانب مباد مخالف بهزم در صحت و همت بزرگ نهضت فرمودند - و از اطراف و جوانب مساکن عالییه این معنی را مشاهده نموده بدموج دریا جنبش نمودند - و یکهبارگی دلوران اتبالمند حمله بر صفوف مخالفان آوردند - و در اواخر روز ناپرا قتال چنان اشتعال یافت که میمنه و ميسره مباد نصرت ترین میمنه و میسره لشکر خذلان نورد را ربوده و رانده با قلب تیر و مخالفان در یک محل فراهم آوردند - و بنحوی از مولف مدمات دلوری بران گروه پربشان روزگار ناخندند که همه این تیره بختان دست از جان شسته و دل از زندگانی برگرفته بر جانب راحت و چپ غول پادشاهی حمله آوردند - و خود را بنایت نزدیک رسانیدند - و غزات عالی درجات بهمت والا های ثبات و قدیم امتقاص استوار داشته لطعات نبرد و مدمات مردان مرد بکار بردند - و بنائید آسمانی مخالف را مجال قرار و محلی ضبط نماند - تا آن تیره بختان حید روزگار به اختیار عدان ثبات از کف تدبیر گذاشته رو بگرو نهادند - و ازین مصائب مرد آزمائی نیم جان به سلامت بردن مفت خود دانستند - نمایم فتح و ظفر بر اشجار اعلم دولت آوار و زیدن گرفت - و غنچه های نصرت و ثبات از

(۲) در [بعضی نسخه] کهری (۳) نسخه [۱۵ وز] قهرمان فرمان (۴) نسخه [۱] بیکبار

(۵) نسخه [ح] مرد آزما (۶) در [بعضی نسخه] دولت و بار

• ملکی شد که هیچکس به حکم از محل خود حرکت ندهاید - و پیرخصمت قدم در میدان محاربه
نهد - از روز یکداس گذشته بود که آتش جنگ اشتعال یافت •

• شهر •

سپاه از دو سو جنبش انگیزند • شب در روز در هم در آمیختند
دهانه برآمد ز هر دو طرف • دو دریای کین بر لب آورده کف
سسم بادها باین فلول نعل • بخون دلیران زمین کرده لعل
جهاندار در مویک خاص خویش • خرامنده بر کبک رقص خویش

در برانغار و جرانغار قتال عظیم شد که زلزله در زمین و لوله در زمان افتاد - و جرانغار مخالف
بجانب برانغار پادشاهی جنبش نموده بر خرد و کوتلاش و ملک قاسم و بابا قشقه حمله آورد - چنین نیمروز
ملطان بکمک عالی بکمک ایشان رفت - و مردانه دستبرد می نمود مخالفان را برداشته قریب به عقب
غول ایشان رسانید - و جلدی این فتح بنام او مقرر شد - و مصطفی رومی از غول حضرت جهانبانی
ارباب را پیش آورد - و به تفنگ و ضربزن آنچنان صفوف مخالف را درهم شکست که زنگ از
آینده دلهای بهادران زدود - و وجود بسیاری از مخالفان با خاک هلاک برابر کرده بر باد فنا داد -
و چون زمان زمان افواج اعدا از بی هم میزدیدند حضرت گیتی مدانی نیز مردم را چیده چیده از
بی هم بکمک شاه منصور میفرستادند - و دعه قاسم حسین سلطان و احمد یوسف و قوام بیگ را
فرمان شد - و دعه هندو بیگ قوجین مامور گشت - و دعه محمدی کوتلاش و خواجگی اسد را تمام
رمید - و بعد از آن یونس علی و شاه منصور بر اس و عبدالله کتابدار و از پس ایشان در سعادیشک
آقا و محمد خلیل آخته بیگی بکمک مامور شدند - و برانغار مخالف بکرات و مرات حمله بر جرانغار
لشکر نیروزی اثر آورد - و هر نوبت غازیان اخلاص نهاد بعضی را به تیرباران به زمین دوز میکردند -
و برخی را ببردق لنجبر و شمشیر خاکستر میساختند - و مومن آنکه و رستم ترکمان بموجب حکم و
از عقب سپاه ظلمت آئین شتافتند - و مآ محمد و علی آنکه باشلیق ملازمان خواجه خلیفه
بکمک آنها رفتند - و محمد سلطان میرزا و عادل سلطان و عبدالعزیز میراخور و قتلوق قدم قراول
و محمد علی جنگ جنگ و شاه حسین باریکی منور غانجی دست بمحاربه گشاده پای نبات
محکم کردند - و خواجه حسین با جماعت دیوانیان بکمک ایشان رفتند - و همه بهادران لشکر

(۲) نسخه [۱ ب ۵] و از روز (۳) نسخه [ج] قتال (۴) نسخه [۱] گرفت (۵) نسخه [۱ ج ۵]

شب و روز را درهم آمیختند (۶) در [اکثر نسخها] ملک قاسم بابا قشقه (۷) نسخه [۱] حسین نیمروز سلطان

و نسخه [ج] نیمروز حسین سلطان (۸) نسخه [و ز] احمد یونس (۹) نسخه [و] و از بی ایشان •

و خواجه درصت‌خاندان و پورعلی و شاه منصور برلاس و دربرش محمد ساریان و عبدالله کتابدار و درست‌اینگ آقا و جمعی دیگر از امرای عظام مقرر شدند. و بر دست^(۱۲) چپ علاءالدین بن سلطان بهلول لودی و شیخ زین خوانی و امیر محبت علی ولد نظام الدین علی خلیفه و نردی بیگ برادر قوچ بیگ و شیرافکن ولد قوچ بیگ و آرایش‌خان و خواجه حسین و جمعی دیگر از ملازمان مملکت و ارکان دولت مقرر گردیده - و برانغار بوجود دولت‌پیرای حضرت جهانبدایی آراسته شد - و در همین بصرت مکین حضرت جهانبدایی قاسم حسین سلطان و احمد یوسف اوغلاقی و هندو بیگ توجین و خسرو کولکناش و قوام بیگ اردو شاه و ولی خازن و قراتوزی و پیرقلی سیحستانی و خواجه بهلول بدخشی و عبدالشکور و جمعی دیگر از بهادران تهورآیین تعیین شدند - و بر یسار ظفرقرین حضرت جهانبدایی میر همه و محمدی کولکناش و خواجگی احمد جامدار نامزد گشتند - و در برانغار از امرای هندوستان مثل خان‌خانان و دلار خان و ملک‌داد کرانی و شیخ گهور باآداب خدمت قیام نمودند - و جرانغار میهنات آثار سید مهدی خواجه و محمد سلطان میرزا و عادل سلطان بن مهدی سلطان و عبدالعزیز میرآخور و محمد علی جنگ جنگ و قتلقد قدم قرار و شاه حسین باریکی و جان بیگ اتکه و از امرای هند جلال خان و کمال خان اولاد سلطان علاءالدین و علی خان شیخزاده فرملی و نظام خان لیدانه و جمعی دیگر از غازیان شجاعت‌پیشه و بهادران جلالت‌پرور کمر بندگی باخلاص کامل بستند - و جهت تولقه نردی بکه و ملک قاسم برادر بابا و شقه و جمعی کثیر از مغول در جانب برانغار تعیین یافتند - و مومن اتکه و رحیم ترکمان با جمع از خاصان پادشاهی در طرف جرانغار نامزد شدند - و بطریق حزم موافق قانون غزات روم جهت پناه تغلقچیان و رمداندازان (که در پیش سپاه دولت بودند) صفی از ارابه ترتیب نموده با زنجیر اتصال دادند - و بجهت ترتیب و انتظام این صف نظام الدین علی خلیفه مقرر شد - و سلطان محمد بخشی اعیان و ارکان انواع قاهره را در محال خود مقرر داشته با اجتماع احکام پادشاهی (که بالهام ربانی پیوند داشت) در حضور اقدس ایستاده بود - و توأچیان و یساروان را باطراف و جوانب روانه میکرد - و احکام و اوامر مطاعه را در ضبط و ربط عساکر انبال بصرداران میرسانید *

چون ارکان لشکر بآئین شایسته قائم گشته هر کس بجای خود استقرار گرفت فرمان

(۲) نسخه [ج ح] و بردست چپ غول (۳) نسخه [ج] میانه (۴) نسخه [ز] ترویکه (۵) نسخه

[ا ب ج د] جماعت - و نسخه [ج] جماعت کثیر (۶) نسخه [ا] نظام .

نهان نمیدهند - روز نباشد که لشکر مخالف حرکت نموده این آب را متصرف شود - بنابراین اندیشه مناسب روز دیگر بآئین عظمت ^{سجده} فتحپور شدند - و امیر درویش محمد حاربان را جهت تعیین جای دولخانه پیشتر فرستادند - امیر مذکور در نواحی کولی فتحپور (که غدیر صفت پهلوار و آبگیر صفت دریا صفت) جائز شده برادر داد - و آن عرصه دانه‌ها مخیم مرادفات فتح و نصرت شد - و از آنجا که آن بطلب مهدی خواجه و سایر امرا که در بیانه بودند شتافتند - و بیک میرک ملازم حضرت جهانبانی رجوع از دوکران خاص خود را جهت زیانگیری فرستادند - مبعظه مرشدانها رسیده بموقف عرض رسانیدند که لشکر مخالف از ^{بهاور} يك كوره پیشتر فرود آمده است که مصافح ساین هزده کرده باشد - و در همین روز مهدی خواجه و محمد سلطان میرزا و سایر امرا (که در بیانه بودند) آمده بدوات آ-نائیموس حریفان شدند - درین ایام هر روز میان فراوان چپقلشها میشد - و بهادران کار طلب داد دستبرد داده مورد آفرین پادشاهی میشدند - تا آنکه روز ^{شب} هیزدهم جمادی الاخری (۹۳۳) نهصد و سی و سه در نواحی موضع خانه از موکاپ بیانه حوالی کوه (که در دوکرده می مخالفان مخیم مرادفات اجمال بود) رانا هانکا با لشکر گران قدم پیش نهاد *

و آنحضرت در واقعات خود مرقوم کلک بیان فرموده اند که بقاعده هذو حقان (که یک اک ولایت را صد حوار و کرور بر ده هزار حوار اعتبار میکنند) ولایت رانا هانکا بده کرور رسیده بود که جای یک لك حوار باشد - و بمیاره از حوران و سروران نامور (که هرگز در هیچ معرکه یکی از ایشان تبعیت و امداد او نکرده) فرمانبرداری او نموده ضمیمه لشکر او شده بودند - چنانچه ^{مهدی} حاکم رای-دین و مارنگ پور و غیر آن سی هزار سوار را ولایت داشت - و راول اردی-سنگه ^{هاکری} دوازده هزار حوار - و حسن خان ^{میدواتی} حاکم میوات دوازده هزار حوار - و بهارمیل ^{ایدری} چهار هزار سوار - و ^{نریث} هادا هفت هزار حوار - و ستردی ^{کچی} شش هزار حوار حاکم جرهل - و ^{مردیو} حاکم میرته چهار هزار حوار - و نرسنگه دیو چوهان چهار هزار حوار - و محمود خان ولد سلطان مکندر اگرچه ولایت نداشت اما بامید مروری احواف ده هزار سوار را با خود همراه ساخته بود که مجموع جمعیت گره مخالف بدر اک و یک هزار حوار رسیده بود *

چون آمدن مخالفان بمسامع علیه رسید بترتیب عساکر نصرت مآثر اشتغال فرمودند - موکاپ خاص پادشاهی در غول متمکن شد - و دست ^{راص} آن چین ^{تیمور} سلطان و میرزا حلیمان

(۲) نسخه [ح] پیشاور (۳) نسخه [ج] جنگها (۴) نسخه [ح] صلاح الدین (۵) نسخه [۱] پربت
(۶) نسخه [ز] کچی (۷) نسخه [ح] بیوم دیو (۸) نسخه [ز] کشیده (۹) نسخه [ح] دست
راست غول (۱۰) نسخه [۱] حسین تیمور - و نسخه [ح] حسن تیمور *

در آورده در رکاب نصرت اهتمام خود بدرگاه گیتی بنهاده آوردند - و در ساعت محمود روز یکشنبه سیوم
 چهار ربیع الثانی در چهارباغ دارالخلافه آگره (که بهشت بهشت محمود و بنازگی تربیت یافته بهار
 دولت و انبال بود) بمعادت ملازمین حضرت گیتی ستانی مقرر شد - و در همین روز خواجه
 دوست خاوند از کابل آمده بذلقی اکرام معزز گشت - و درین ایام پیوسته از مهدی خواجه که در
 بیانه بود عرایض می آمد - و از شورش رانا مانکا و های جرأت نهادن او به دیگر خبر مبرمید .

مصاف نمودن حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی

برانا مانکا و رایات فتح افراسخن *

در آنمندی که خود را را (که ایزد جهان آرا تاج مملکت معنوی بر فرق عزت او نهاده است)
 بزرگ داشته در امتثال اوامیر آن خدیو خدائی اهتمام نماید هرآینه نقد آرزوی او در گذار نهند
 و کار او از اندیشه مختصر عادتیان روزگار برتر ساخته کامیاب دین و دنیا گردانند - و نمونه این
 امر بدیع حال نصرت قرین حضرت گیتی ستانی فردوس مکانیست که هرچند دولت انزود هوشمندی
 زیاده عد - و هرچند احباب معنی بهیار فراهم آمد فروغ هشیاری بیشتر یافت - پیوسته بجداب
 کبرنای احدیت ملتجی بوده در داد و دهش و انتظام مهام ملک گیری و مملکداری سر موده از
 شاهراه عقل تجاوز نفرمودند - و درینو (که رانا مانکا بجمعیت و عجمیت خود مغرور شده سودای
 نفوت در دماغ او پیچیده و بد مستی آغاز کرده با از دایره اعتدال بیرون نهاد - و بقدم دلیری
 و دلوری نزدیک آمد) آنحضرت همچنان عنایت خاص ایزد را حصار ساخته از هجوم عام اندیشه
 بخود راه نداده متوجه دنج آن غلوه بخت پریشان روزگار شدند - و روز دوشنبه نهم جمادی الاولی
 بمزم استیصال این فتنه از دارالخلافه آگره کوچ فرموده در نواحی شهر مرادقات عظمت ملصوب
 ساختند - و اخبار متواتر رسید که آن سپهر روزگار با لشکر گران حوالی بیانه را ناخته است - و جمعی
 (که از قلعه بیانه بیرون آمده بودند) تاب مقاومت نیاورده برگشته اند - و سکر خان جنجوده بشهادت
 رسیده - و امیر کته بیگ زخمیست - درین منزل چهار روز توقف نموده روز پنجم نهضت فرمودند -
 و در عرصه مندهاگر که در میان آگره و سکریت نزل اجل اتفاق افتاد - در خاطر خطیر گذشت که
 درین نزدیکی آبه بزرگ (که پناه اقبال را ونا کند) در غیر قصبه سکری (که بعد از ادای شکر این
 فتح حضرت گیتی ستانی آنرا معجم ساخته سکری بشین منقوط نام فرموده اند و الحال بیدین دولت
 روز افزون حضرت شاهنشاهی بامر فتحوور که نتج بخش دلباست مشهور است) آبه دیگر

سید مهدی خواجه و محمد سلطان میرزا بدرگاه گیتی پناه روانه ساختند - و از بنارک سعادت
 شفاخانه بهنایات خسروانه خلعت انتحار در برگرفت - و مواجب پدرش بدر مقرر شد - و یک کرور
 و عشق لک تنگه زیاده ازان تنخواه یافت - اگرچه از ساده لوحی آرزوی آن داشت که بخطاب
 بدر سرفرار شود اما بخطاب خان جهانی معاف ساخته بهایگیر رخصت فرمودند - و محدود خان
 بحرش بدرام ملازم سرفراری یافت - و حضرت گیتی منانی در دارالخلافت آگره بصورت و معنی
 کامگار و کلم بخش بودند - تا آنکه در محرم (۱۳۳) نهصد و سی و سه از کابل خبر بهجت اثر رحید
 که از منبر عظمی و مهد علیا مام بیک والدہ ماجده حضرت جهانبانی فرزند گرامی شرف ولادت
 یافته - حضرت گیتی منانی او را محمد فاروق نام نهادند - ولادتش در بیست و هیوم شوال - هجده
 نهصد و سی و دو واقع شده بود - و در نهصد و سی و چهار پیش ازانکه بنظر عطوفت پیوندد
 پادشاهی منظور گردد این جهان را بدر کرد *

ذکر بعضی از سوانح این سال سعادت اتصال و خبر طغیان رانا سانکا و وصول حضرت جهانبانی بحضرت گیتی منانی *

روز چهارشنبه بیست و چهارم صفر فرمان طلب بنام حضرت جهانبانی صادر شد که
 جرنپور را ببعضی امرا مهرده خود بزدترین وقت دریافت سعادت حضور نمایند که رانا سانکا
 با لشکر گران از هند و مصلحان فراهم آورده قدم جرات پیش نهاده است - و باین خدمت
 محمد علی ولد مہتر حیدر راجا دار تعین شد - و درین سال نظام خان حاکم بیانه بومیله خدمت
 منبع البرکت امیر زینع الدین صفوی آمده زمین برس نمود - و قلعه بیانه را بارلای دولت قاهره مهرده
 و تاتار خان نیز گوالیار را پیشکش نموده شرف آستان برس دریافت - و محمد زیتون نیز دهلپور را
 بملازمان عتیقه جلالت مهرده اختیار ملازمت نمود - و هر کدام خراخور اخلاص و عقیدت مشمول
 الطاف پادشاهی شده از موادم حوادث بیغم گشتند - و شانزدهم ربیع الاول سال مذکور مادر سلطان
 ابراهیم بومیله باورچیان قصد کرده بود بغیر گذشت - و بداندیشانرا این خیال خام ناگوار
 افتاد - و بحرار رسیدند - چون فرمان عنایت بحضرت جهانبانی رسید شاه مہر حسین و امیر سلطان
 جنید برلاس را بحکومت جرنپور مقرر نموده قاضی جیا را که از تربیت یافتگان حضرت گیتی منانی
 بود بمعاضدت این دو امیر گذاشته متوجه مقام اورنگ خلافت شدند - و شیخ بایزید را بارده نمین
 فرمودند - و بنابر آنکه عالم خان کلپی را داشت و تدارک مهم او بصلح یا جنگ از ضروریات تدبیر
 ملک بود - معاکه منصوب را بصبه کلپی انداختند - و بمقتضات امید و بیم او را در سلك ہندگار

ازینکه چندگاه مرخص داشت او بنیامد با قلعه کهندار را از حسن ولد مکن (که هنوز بصداقت زمین بوس مهرت نشده) گرفته تا در انخواهی او مشخص نمیشود - بالفعل بجانب او نداید شنادت - و مردم کاروان فرستاده بر چگونگی احوال او پیش ازین مطلع باید شد - و تا ظهور حقیقت کار او دفع لوجایدانرا مقدم داشته بجانب شرق لهضت کرد - رای جهان آرای چنان اقتضا فرمود که بنفس نفیس متوجه این مهم عالی شوند - درین اثنا حضرت جهانبانی که نهال اقبالش در ریاض آمال مریبلد بود بموقف عرض رسانیدند که این خدمت اگر بعد از من مقرر شود امید چنانست که باعث اقبال اقبال روز انزول پادشاهی این مهم چنانچه پسند خاطر اقدس تواند بود بنقدیم رسد - آنحضرت را این التماس بنایت پسندیده آمد - و بشکفتگی روی و گشادگی پیشانی درجه قبول یافت لاجرم بدوات و اقبال حضرت جهانبانی بآئین لائق همت باقدام خدمت بستند - و حکم گدینی مطاع شرف نفاذ یافت که عادل سلطان و محمدکوکلتاش و امیر شاه منصور برلاس و امیر قتلغ ندیم و امیر عبد الله و امیر ولی و امیر جان بیگ و پیرقلی و امیر شاه حسین (که بتسخیر دهواپور و آنحدود تعیین شده بودند که آن ولایت را از محمد زیئون گرفته و بمطغان جنید برلاس سپرده بر مریبانه روند) در رکاب ظفر قرین حضرت جهانبانی باشند - و کابلی احمد قاسم بقدرغن مامور شد که امرا را در قصبه چنڈوار بمحکرمالای آنحضرت رساند - و مید مهدی خواجه جاگیردار اتاوه و محمد سلطان میروزا و سلطان محمد دولتی و محمد علی جنگ جنگ و عبد العلی میر آخور با سایر عساکر (که بدفع تطیب خان افغان که در حدود اتاوه علم مخالفت می افراخت متعین بودند) نیز در ملازمت آنحضرت مقرر شدند - روز پنجشنبه میزدیم ذیقعد بصاعت معد قرین از دارالخلافه آکره برآمده در سه گروهی شهر نزول اقبال فرمودند - و از انجا کوچ بکوچ متوجه پیش شدند - و نفحات بهار فتح و فیروزیه و نحاتم مرغزار نصرت و اقبال روز بروز وزیدن گرفت - نصیر خان که در جاجمو لشکره فراهم آورده نشسته بود از پانزده گروهی رایات نصرت اقتراان فرار نمود - و از آب گنگ گذشته بولایت خرید درآمد - و مرکب عالی نیز روی نوجه بخیرد آورد - و آن دیار را بلطف و قهر سرانجام نموده عنان عزیمت بجانب جونپور منعطف داشت - و جونپور و آنحدود را بداد و دهش معمور و مرتبه گردانیده در لوازم ملک منالی و ملکداری بنور عقل پیر و قوت بخت جوان کوشش فرمودند - و هنگام مراجعت نزدیک دلمو فتح خان مرانی (که از امرای بزرگ هندوستان بود و پدر او از سلطان ابراهیم خطاب اعظم همایونی داشت) بشرف ملازمت حضرت جهانبانی پیوست - او را بمرامت

نامی را وکیل عده بمنجه علیه آورد - و هر کدام زیاده از حالت خود رعایتها یافت - دیگر فیروز خان و شیخ بایزید و محمود خان لوهانی و قاضی جبا (که از مرداران نامور بودند) شرف خدمت دریافته بمقصد نایز گشتند - بفرورز خان از جوهور یک کرور تنگه و چیزه جایگزین مقرر شد - و شیخ بایزید از ولایت اوده يك کرور نامزد گشت - و بمحمود خان از غازی پور نود اک تنگه - و بقاضی جبا از جوهور بیست اک تنگه تنخواه شد - و در اندک فرصتی بواعض امن و فراغت و دواعی عیش و عشرت پدید آمد - و امپای مصرانی چنانچه شایسته دولت ابدی بودند بابت آماده گشت - و از عید شوال چند روز گذشته بود که در دارالخلافه آگره در خانهای سلطان ابراهیم جشن عظیم داشتند - و داد خوشدلی داده گنجینه انعام در دامن عامه خلایق ریختند - و ولایت سنبل در مواجب حضرت جهانبانی مقرر داشته اضافت حرار حصار فیروزه (که سابقاً بجلوی آنحضرت مقرر شده بود) ساختند - و بوکالت آنحضرت امیر هندو بیگ بحکومت آنحدود نامزد شد - و چون باین آمده محاصره قلعه سنبل نموده بود امیر مذکور و کتّه بیگ و ملک قاسم و بابا تشقه با برادران و مآایان و شیخ گهرون را با سباهیان میان دو آب بایلغار فرستادند - بجمعه که پیش لشکر ظفرترین میروند بدن جنگ پیش آمد و شکست خورد - و چون آن حرام نمک شور بخت سعادت ملازمت دریافته از بدنهادی بهشت داده بود دیگر روی بهبود ندید •

کنگاش نمودن حضرت گینئی سنائی و گرفتن حضرت

جهانبانی پورش شرق رویه برزمه اخلاص خود •

چون حضرت گیتی سنانی فردوس مکانی در دار الخلافت آگره کمپاب و کام بخش بوده خاطر
جهانگشا را از انتظام ممالک مفتوحه پرداختند و موسم باران (که بهار هندوستانست و زمان طراوت
و نصارت بانبساط درستان و نشاط باغ و بوستان) گذشت و هنگام جلوه کشورگشایان و جولان باد پایان
درآمد با خردمندان آگاهان و دلاوران جلالت ملش (که در بساط حضور بودند) حرب بورش
هرتی بجهت دنع لوهانیان که قریب پنجاه هزار موار از قنوج پیشتر آمده اندیشه های تباہ داشتند
یا غربوریه بهانپ رانا سالکا و امتیصال او که بهی قوی شده بود و بتازگی حصار کهنه را
بقبض خود در آورده کله گوشه نخوت کچ می نهاد و آهنگ فتنه و فساد داشت در میان آوردند -
و بعد از کنگاش بامرای عظام و امنای کرام رای دولت پیرای بران قرار گرفت که چون رانا مانکا
همیشه عرایض بکابل میفرستاد و لقب اطاعت را دست آورز خود ساخته دم نیکو خدمتی میزد و

خصوصاً درین بزرگ و هندوستان سخنان مردانه عالی همتانه میگفت (راجا ابرگشت - ز طرز او دیگرگون شد - از همه پیشتر چه به تصریح و چه بکنایت در ترک این مملکت مبالغه داشت متعجب آنحضرت اعیان دولت و از کلی مملکت را طلبداخته انواع نصایح خردیخند (که ظفرای منظور محادثت تواند بود) فرمودند - و مخطورات ایشان که منضمی چندین مخطورات بود از هر ده خفا بیرون دادند - و مکرر بر زبان اقدس راندند که اینچنین ملکی که بچندین صبی و اهتمام بدست آورده باقیم باندک تعب و الفقه که رو دهد از دست دهیم نه رحم جهانگیران عالم و نه آئین حایر هوش پذیرایی دولتند است - شادی و غم و فراخی و تنگی باهم میباشد - چون اینهمه محنت و صعوبت بنهایت انجامیده بقیس که راحت بصورت بمقدار آن روی خواهد نمود - باید که اعتصاب بحال منبیین توکل نموده دیگر ازین قسم سخنان شورانگیز و احمقانه نگویند - و هر که میل رفتن ولایت داشته باشد و خواهد که جوهر حقیقتی خود را ظاهر سازد مضایقه نیست برود - و ما تکه بر همت والا که بود بتائید ایندست کرده بودن هند را در خاطر مقدس مصمم ساخته ایم - آخر کار همه از کلی درات بعد از تأمل و تدبیر قبول و اذعان نمودند که حق سخن آنست که حضرت پادشاه فرمودند - سخن پادشاه پادشاه سخنانست - و از مغز دل و صمیم جان هر رضا بر زمین حکم و فرمان نهاده بر اقامت قرار دادند - و خواجه کلانرا که برننن ولایت از دیگران گرمتر بود رخصت آنچدرد فرمودند - و ارمغانی و موغات (که بجهت شاهزادهای کامگر و دیگر خامان درگاه جدا کرده بودند) همراه او گردانیدند - و غزنین و گردبوز و هزارچه سلطان مسعودی در جایگیر او مقرر شد - و در هندوستان هم برگشت کهرام عنایت فرمودند - و صبرمیران نیز رخصت کابل یافت - و در روز پنجشنبه بیستم ذی حجه خواجه مذکور رخصت شد که رفته همانجا باشد - و از صحایف بیانات پیداست هر نیکواندیشه انبالمند که کار را بمشورت خرد خرد و دان نمایند هر ایند بخوبی وین وجه بمراتب علیه رسیده کامیاب دولت شود - و مرآت این معنی احوال گرامی حضرت گیتی هتایی فردوس مکنایست که در چنین تذبذب غواطیر مهابی و افزونی مخالف ترسل بهمت کهور گشا جسته و توکل بمعنایت خداوندی کرده روی توجه بر گشای کار و حصول مراد گماشته شهر آگره را که مرکز ولایت هندوستان است مستقر صبر خلافت فرمودند - و به نیروی تدبیر و شجاعت و فروغ داد و دهش انتظام اشانت این ولایت دادند - چنانچه رفته رفته بسیاری از امرای هندوستان و سران و سروران این ممالک آمده عرف خدمت دریافتند - از انجمله شیخ گهوری دولت ملازمت دریافت - و تا سه هزار کس

و مقرر است که دادار جهان آرا چون خواهد که نفاست جوهر یکی از بر نشیدهای خود را ظاهر گرداند کارهای غریب پیش آورد. تا از روی قول و فعل در چنین حالت مرد آزمائی به ثبات پائی و درز بینی در خواطر همگان جاوه گر آید. - از آنجمله این سانحه غرابت انماست که با وجود نفع چنان و بخشایش چنین فلک مجانست عات عدم موانعت اهل هند گشت - و سپاهی و رعیت از اختلاط اجتناب مینمود. اگرچه دهلی و آگره در حیطه تصرف در آمده بود اما اطراب و جوانب را مخالفان داشتند. - و قلمهای نواحی اکثر متمدنان ضبط کرده بودند. - حصار منبیل قاسم سنبلی داشت. و در قلعه بیدانه نظام خان کوس مخالفت میکرد. و میوات را حسن خان میواتی محکم ساخته علیه مخالفت می افراخت. - و دهوپور را محمدزیتون مستحکم نموده دم منازعت میزد. و حصار گوالیار را تنار خان سارنگ خانی استحکام داده بود. و راهبری را حمید خان لوهانی - و اثاره را قطب خان - و کاشمی را عالم خان محافظت مینمود. و مهران را (که متصل بآگره است) مرغوب نام غلام سلطان ابراهیم مضبوط میداشت. - و قذوج و مائربلاد (که آنطرف دریای گنگ واقع شده اند) در دست افغانان بود بسرکردگی نصیر خان لوهانی و معروف فرملی که با سلطان ابراهیم نیز مخالفت و منازعت داشتند و بعد از واقعه سلطان ابراهیم بسیاری از ولایات دیگر را قابض شده یکدر کوچ پیش آمده بهار خان پسر دریاخانرا بادشاه برداشته سلطان محمد لقب کرده بودند و درین سال که عرصه آگره متحیم سادات اقبال شد افراط گرمی هوا و شائبه سموم و وبا ضمیمه کوه هوملهای اردوی معنی گشت. - و جمعی کثیر از توهم ناخردمندانه فرار نمودند. - و از ظهور ارباب خلاف و نامازکاری هوا و ناروائی راهها و دیر رسیدن سوداگران تذکی معیشت و فقدان اجناس پدید آمد. - و کار بخلق دشوار شد. - اکثر امرا قرار بان انتقال از هندوستان بکابل و آنحدود دادند. و بیکه جوانان بسیاری ترک این ممالک گفته ب رخصت رفتند. - اگرچه اکثر امرای قدیم کهنه پیامیان سخنان غیر ملایم در حضور و غیبت میگفتند و عبارت و اشارت مقدماتی که مریضی خاطر مقدس نباشد بظهور می آوردند اما حضرت گیتی ستانی که بدور بینی و بردباری یگانه بودند تعامل فرموده بانظام ممالک اشتغال داشتند. - تا از مخصوصان و تربیت کردهای آنحضرت که از ایشان چشمداشت دیگر بود حرکات بیمزه کهنه عمل روزگار بظهور آمدن گرفت. - علی الخصوص احمدی بردانچی و دای خازن - و عجبتر آنکه خواجه کلان بیگ (که در جمیع معارک و مراتب

(۲) نسخه [ح] در امیری (۳) نسخه [چ] بو حانی [ح] نوحانی (۴) نسخه [چ] نوحانی .

(۵) نسخه [ح] قمری (۶) نسخه [ح] بهار (۷) نسخه [چ] فرار دادند .

با بهمان مرحمت فرمودند - و اضافه آن هفت لك تنگه میورغال از مكن اشفاق بوالده او
مقرر شد - و همچنین اترابی از پرواتب و وظایف و اداریات پادشاهانه کامیاب شدند - و عالم
پراگنده را جمعیت تازه و آرامی شایسته روی داد - و حضرت جهانبانی جنت آشیانی (که پیشتر
بدار السلطنه آگره نزول اجلال نموده بودند) الماسی (که هشت مثقال وزن داشت و بنحویں مبصران
جوهرشناس بهای آن نصف خرج یوزمرا ربع مسکون بود و میگفتند که این الماس از خزانه سلطان
علاءالدین بود که از اولاد بکرمالچیت راجه گوالیار بدست او درآمده بود) پیشکش کردند - و حضرت
گیتی مدانی بجهت خاطر گرامی ایشان قبول نموده باز بایشان عطا فرمودند •

روز شنبه بیست و نهم رجب ابتدای دیدن و بخشیدن خزاین و دنانی (که گرد آورده چندین
سلاطین بود) نمودند - هفادلك تنگه مكندری بحضرت جهانبانی مكرمت شد - و يك خانه خزینه
به آنكه تحقیق مخزنیات او نمایند اضافه انعام فرمودند - و بامرا بتفاوت مراتب و درجات مفاص
از ده لك تا پنج لك تنگه نقد بخشیدند - و تمامی بکوجوانان و حایر ملازمان زیاده از حالت و
رتبه خود بهلات و انعامات اختصاص یافتند - و جمیع اهل معادت از خرد و بزرگ بنوازشهای
گرامی کامیاب گشتند - و هیچکس از اردوی معلی تا اردوی بازاری از نصیبه وافر به بهره نماند
و جهت درجیات ریاضی کامکاری که در بدخشان و کابل و قندهار بودند بترتیب و تفضیل از نقد
و جالس بر سر ارمغانی جدا ساختند - چنانچه بکامران میرزا هفده لك تنگه - و به محمد زمان
میرزا پانزده لك تنگه - و همچنین به مكنری میرزا و هندال میرزا و تمامی مخدرات حرم عصمت
و دراری آسمان خلافت و همگی امرا و ملازمان غائب از بساط حضور بقدر لیاقت از جواهر نفیسه
و اتمشاده نادره و زر سرخ و سفید مقرر گردانیدند - و برای جمیع منتدبان دودمان معلی و منتظران
مواطف پادشاهی (که در محرمند و خراسان و کاشغر و عراق بودند) انعامات گرامی فرستادند - و بمشاهد
تدمیه و مزارات متبرکه خراسان و صمرقند و دیگر حدود نذر و هدایا ارسال داشتند - و فرمان شد
که تمامی متوطنان کابل و صدوره و ررملک و خوست و بدخشان از مرد و زن و خرد و کلاں یک
شاهرخی رسانند - چنانچه جمیع طوایف خراس و عوام از خوان احسان آنحضرت بهره مند شدند •

• شعر •

زافشاندن دست گوهر نثار • نشاط نو انگیخت در روزگار
خوشست ارمغانی که آید ز دور • که مه بر زمین ریزد از چرخ نور

حضرت گیتی ستانی فردوس مکنی از طلوع انوارِ فتح آئینه پیدایی را بخاکِ سجده شکر جا بخشیده
عالمیانرا با نامِ عام صلا دادند - و اولیای دولتِ قاهره را در اطراف و اکنافِ ممالک بدستورِ شایسته
اولن ساختند - و گریه (که بر هم عالیه سلاطین کشورگشای که به نیروی طالع بلند هندوستان را
تسخیر نموده اند) فریادی تواند کرد (فتحِ حضرت جهانبانی جنت آشیانی است که ببرکت وجود
سعادت پیوند حضرت شاهنشاهی در عرصه مهرند واقع شده است - چنانچه بشرح و بصط رقم زده
ملک بیان خواهد شد که با سه هزار کس از مژل ملطان ملکان مور که از هشتاد هزار کس زیاده
داشت اختلاص هندوستان فرموده اند - و ازین بدیع تر کارنامه اقبال جهان آرای حضرت
ظیل الهی است که بمائید ایزدی هندوستانرا با اندک مردی از دست چندین مران گردن کش
چنان بر آورده اند که زبانِ روزگار در چگونگی بیان آن لالمت - چنانچه مجملی ازان در جای خود
رقم پذیر خواهد شد •

گرم بخت امید راری دهد • فلک فرصت و وقت یاری دهد
بگرمی هندگامه رامن • طراز همه دامن دامن
درین جدولی دیو پاندگان • کشم نقشه از بهر آیندگان

در همانروز فتح بموجب فرمان پادشاهی حضرت جهانبانی جنت آشیانی و امیر خواجه
کلان بیگ و امیر محمد کولکناش و امیر یونسی علی و امیر شاه منصور برلاس و امیر عبدالآه کذابدار
و امیر علی خازن بایلغار بصوب دارالملک آگره (که های تخت ملطان ابراهیم بود) نهضت
نمودند که محافظت خزاین نمایند - و اهل شهر را (که از ودایع ایزدی اند) باشاعت انوار
معدلت اطمینان بخشند - و حید مهدی خواجه و محمد سلطان مهرزا و عادل ملطان و امیر جنید
برلاس و امیر قنلق قدم بحضرت دهلی رخصت یابند که خزاین و دغای آنجا را پاس داشته رعایا
و محکمه آن نواحی را بنوید عاطفت پادشاهی اتمالت نمایند - و همدان روز فتحفصا نوشته مصحوب
برپیدان اقبال روانه کابل بدخشان و قندهار ساختند - و خود بدولت و سعادت روز چهارشنبه دوازدهم
شهر مذکور در دارالملک دهلی نزل اجل فرمودند - و آدینه بیعت و یکم اینماه بر دارالسلطنت
آگره چتر اقبال برافراشته ظلمت زدای آن مواد و رونق بخش آن فضا شدند - و جمیع خرد
و بزرگ ممالک هندوستان از مراحم و عواطف پادشاهی نظر اختصاص یابند - و از شمول عطوفت
والا والده و اولاد و اتباع ملطان ابراهیم را مشمول عنایت ساخته اموال و خزاین خاصه ایشانرا

هندوستان يك فرمانروائی با استقلال بداشت - رايان و راجها جالجا باي ثبات افزوده با يكديگر اتفاق
 بداشتند - و سلطان شهاب الدين غوري با صد و بيست هزار سوار جوشن بوش برگستان دار به تاخت
 هند آمده - درالوقت نيز درين مواد اعظم يك فرمانروائی كه مستقل توان گفت نبود - و خراشانرا
 اگرچه برادر او سلطان غياث الدين داشت از گفته او بديرون نبود - و حضرت صاحبقراني در هنگام
 فتح هندوستان در عرصه سمانه بعرض سپاه فرمان داده بودند - مولانا شرف الدين علي يزدي
 ميگويد كه طول يصال آن حضرت كه حاي ايستادن نوكران است شش فرسخ بود - و بتخمين
 سپاهيان صاحب تجربه تشخيص يافته كه هر فرسخه دوازده هزار سوار احاطه ميكنند - پس
 سواي نوكر هفتاد و ده هزار سوار بوده باشد - و عرضش كه محلي ايستادن نوكر نوكرست دو كره
 بوده - و مخالف ايشان ملوكان دوهزار سوار و صد و بيست ميل داشته است - و باين حالت
 از اردوي ظفرقرين حضرت صاحبقراني جمع كنير انديشه ناك بوده اند - و آن حضرت دغدغه
 در سپاه خود نقرص نموده از بعضي كوته انديشان كم همت حرفهاي نامناسب شنيده اند - و
 بخيردي همت خسروانه بجهت اطمينان خواطر شرايط احتياط موعی داشته فرمان دادند كه
 از شاخههاي درخت فراودي لشكر منصور حصار ساختند - و در پيش آن خندق كندند - و از
 پس آن از قسم گاو و گاو ميش بسيار بمقابل يكديگر داشتند - گردنهای ايشان بچرم گاو برهم
 بستند - و بخار خشك بهيار از آهن ساخته بودند - مقرر شد كه پياده روان آنها نگاه دارند - تا هنگام
 حمله و در آمدن فيلان بسير راه اندازند - و همراه حضرت گيتي ستاني فردوس مكاني (كه چهارم
 گيتي نوازان هندوستانست) درين فتح بزرگ (كه از جلايل عطيات والای ايزديست) از سپاهي
 و غير آن از دوازده هزار زياده نبود - و غريب تر آنكه ولايت آنحضرت بدخشان و قندهار و كابل
 بود - و باز ازان ولايت فايده معنديايد نميشد كه مدد خرج لشكر تواند بود - بلكه در محافظت
 بعضي از سرحدات بجهت دفع مخالفان و ديكر مصالح ملكي خرج از دخل زياده مي شد -
 و با مثل سلطان ابراهيم (كه نزد يك يك سوار و هزار فيل جنگي داشت و از بهيره تا بهار
 در تحت تصرف او بود و حكومت خلاصه ممالك هندوستان بے مخالف و مزاحمه بر نهج
 استقلال مينمود) بمحض توفيق غيبي و فرط ثابتي آسماني اين كار شگرف را پيش برده اند •
 كارشامان فراخ حوصله از تحمين و آموين اين كارنامه ادوار عاجز اند - آري ذات مقدس كه
 حامل نور جهان افروز حضرت شاه شاهيست اگر مصدر اين امور گردد چه دور باشد - و بالجملة

BIBLIOTHECA INDICA:
COLLECTION OF ORIENTAL WORKS

PUBLISHED BY
THE
ASIATIC SOCIETY OF BENGAL.

NEW SERIES, Nos. 283 & 284.



THE
AKBARNĀMAH

BY
ABUL FAZL I MUBĀRAK I 'ALLĀMĪ,

EDITED BY
ĀGHĀ AHMAD 'ALĪ,
PERSIAN TEACHER OF THE CALCUTTA MADRASAH.

VOL. I.
FASCICULI I & II.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE URDOO GUIDE OR MUZHURUOL UJAYES PRESS.

1873.

محمدی کوکلتاش و امیر شاه منصور برلاس و امیر یونس علی و امیر درویش محمد حاربان و امیر عبد الله کنه‌دار قرار یابند - و بر دست چپ غول که توکان حول غول گویند امیر خلیفه و خواجه میر میران صدر و امیر احمدی پروانچی و امیر تردی بیگ برادر قوج بیگ و محب علی خلیفه و میرزا بیگ ترخان را مقرر فرمودند - برانگار بحسن تدبیر و بهر شکوه حضرت جهانبانی جذت آشیانی شاه‌سنگی پذیرفت - و امیر خواجه گلان بیگ و سلطان محمد دولدی و امیر هندو بیگ دولی خازن و پیرولی سیدستانی در رکاب دوست ایشان بوده آرایش بخش رای و شمشیر گشتند - جرانگار محمد سلطان میرزا و حید مهدی خواجه و عادل سلطان و سلطان جنید برلاس و خواجه شاه میر حسین و امیر قنلق قدم و امیر خان بیگ و امیر محمد بخشی و دیگر بهادران نامی قرار یابند - و هراول خسرو کوکلتاش و محمد علی جنگ جنگ بود - و امیر عبدالمعز بخد مت طرح مقرر شد - در اوج برانگار ولی شرمیل و ماک قاسم و بابا قشقه با مغلانش بتولقمه متعین گشتند - و در اوج جرانگار قراقوزی و ابوالمحمد نیزه‌باز و شیخ علی و شیخ جمال و تگمیری تلی منول بتولقمه قرار یافت - چنانچه راه و رسم دلاوران کارزار و بهادران تیغزن بود پای احوال در عرصه نبرد محکم ساخته در مقام ثبات ایستادند و بسهام جانمندان و مصاص خون آشام داد شجاعت و شهامت دادند • شعر •

دلبران متادند پا کرده سخت • ستان در آموخت زایشان درخت

تا آنکه بعد از حملهای عظیم و مدد های قوی تأییدات آسمانی همعنان قلب و جفاک موکب عالی شد و توفیقات ازلی باعث فتوحات مدرگ گشته شکست بر مخالفان افتاد - و فتح عظیم از جانب اولیای دولت ابدی انصام روی نمود - سلطان ابراهیم نادانسته در یک گوشه بقدر رسید - و جمعی کثیر از افغانان علف تیغ قهرمان اقبال پادشاهی شدند - و این قوافل شهرتدان عدم بددوقه مهپاه منصور و مشعل تیغ جهانگشای بمنزلگاه فنا پیوستند - و قریب بقالب سلطان ابراهیم در یک گوشه پنج شش هزار کس کشته افتاده بودند - آفتاب عالم‌تاپ یک نیزه وار سمت ارتفاع گرفته بود که شمع رایت اقبال شعله امروز نبرد شده آعاز مصادمه و مقاتله اتفاق افتاد - و نیم روز نصیم صبح نصرت و شمال بهار فیروزی زیدن گرفت - شرح این فتح بزرگ که کلانم اقبالست چگونه در حوصله بیان گنجد - و هر دمند قادر سخن بجه آئین از عهده تقریر برآید که از دست آباد اندیشه بیرونست - در زمانی که سلطان محمود غزنوی بهندوستان آمد خراشان در تصرف داشت - ملوک ممالک همرفتند و دارالمرز و خوارزم فرمان پذیر او بودند - و مهپاه گران از یک لک بیش بود -

روز یکشنبه هجدهم جمادی الاخری چین تیمور سلطان و محمد سلطان میرزا و مهدی خواجه و عادل سلطان با تمام مردم جهانگار که سلطان جنید و شاه میرحمید و قتلوق قدم بودند و از غول هم یونس علی و عبد الله و احمدی و کله بیگ و جمعی دیگر را تعیین فرمودند که با بمردی نموده و بمردی باجماعت خون گرفته نمایند - و این بهادران نبود طالب و داوران معرکه جوست اند و تیزرفته بعد از آئین جنگ و روش پیگار بران فرقه مظفر و منصور شدند - و جمعی کتیر را احیر کردند - و گروه عظیم را ببرق شمشیر و باران تیر هلاک ساختند - حاتم خان را با هفتاد کس دستگیر کرده زنده بدرگاه عالی فرستادند - و در آردوی معالی بیدار دیدند - و حکم جهانگشای شرف نغان یافت که گدونها سامان نمایند - و استاد علی قلی مامور شد که بروش روم اراپها را زنجیر و خام گاو که بصورت ارغمچی ساخته بودند با یکدیگر اتصال دهند - و در میان هر دو اراپه شش و هفت توره تعبیه سازند - تا تفنگ اندازان بفراغ خاطر تغنگ توانند انداخت - و در پنج شش روز این معنی سامان یافت - تا آنکه روز پنجشنبه سلخ جمادی الاخری بشهر پانی پت همای دولت باجنگه اقبال حایه گستر گشت - و صفوف عساکر بآئین شایسته مرتب آمد - برانگار لشکر منصور در شهر و محله واقع شد و اراپها و تورها که ترتیب یافته بود پیش غول استقرار گرفت - جرانگار بخندق و درخنان استحکام پذیرفت - سلطان ابراهیم بالشکری گران در شش گروهی شهر عرصه نبود آراسته بود - چون هفته در پانی پت اتفاق اقامت افتاد هر روز جوانان سپاه و پیران کارآگاه بکفار اردوی مخالف رفته با بهیاری از لشکریان غنیمت بیجنگ پیروسته غالب می آمدند - تا آنکه جمعه هشتم رجب سلطان ابراهیم بالشکری گران و فیلق پر شکوه متوجه معسکر معلی شد - و حضرت کینی سنانی نیز امواج قاهره ترتیب دادند و میدان معرکه را بصفوف اوپچدان پیرا بستند *

محابره حضرت کینی ستانی فردوس مکانی

با سلطان ابراهیم و ترتیب صفوف نبرد *

چون مهیمن کارساز خواهد که تدارک شکستهای پیشین نماید بکامروائی تلافی مشاق گذشته فرماید - مقدمات آنرا ترتیب دهد - و اسباب آنرا مرانجام نماید - از انجمله آمدن سلطان ابراهیم بقصد پیگار و نوح آرامتن حضرت کینی ستانیست که باوجود کثرت مخالف و قلت موافق چون تائید ایزدی همراه و اقبال روز افزون در پیش بود باخاطر مطمئن و دل آرمیده توصل بفتح بی منت نموده بترتیب صفوف توجه عالی فرمودند - غول را بوجود ذات مقدس زینت بخشدند - بر دست راست غول که ترکن آنرا لون غول نامند چین تیمور سلطان و سلیمان میرزا و امیر

نصیرالدین محمد همایون از بدخشان با لشکر خود آمده بعز بساط بوس مشرف شدند -
 و خواجه گل بیگ هم از نزنین درین روز معادت آستان بوسی دریافت - و غره ربیع الاول این سال
 از آب - اند نزدیک کچه کوت عبور فرموده شان واجب دیدند - دوازده هزار سوار ترک و تاجیک
 و سوداگر و غیر آن بقلم مرض در آمد - و از بالای جیلم از آب بهت مرور واقع شد - و نزدیک
 بهلول پور از آب چناب عبور مرکب مالی اتفاق افتاد - و روز آدینه چهاردهم ربیع الاول در ساخت
 - نیالکوت لوائی ظفر شعاع افراشتند - و بخاطر جهان پیرای قرار یافت که نیالکوت را ویران ساخته
 در بهاولپور آبادان سازند - و درین ایام پیوسته از مخالفان خبر میرسد و چون آنحضرت بکلانور نزول
 اقبال داشتند محمد سلطان میرزا و عادل سلطان و سایر ملازمان درگاه که بحراست لاهور قیام داشتند
 بشرف زمین بوس کمنداب معادت شدند - روز شنبه بیست و چهارم ربیع الاول قلعه ملوت بدست اولیای
 دولت فاهره مفتوح شد و اموال و امپان بدست انتاد و کتابهای غازی خان که درین قلعه بود آوردند -
 بعضی را بحضرت جهانبانی مکرمت فرمودند - و برخی را بقندهار ارمغانی کامران میرزا ساختند -
 چون بمسامع علیه رسید که حمیدخان حاکم حصار فیروزه از انجا بقدم جرات دوسه منزل پیشتر آمده
 یکشنبه میزدهم جمادی الاولی که موکب والا از انباله کوچ کرده در کنار کوی فرود آمده بود حضرت
 جهانبانی نصیرالدین محمد همایون را بر مراد رخصت فرمودند - و امیر خواجه گل بیگ و امیر
 سلطان محمد دولتی و امیر ولی خان و امیر عبد العزیز و امیر محب علی خواجه خلیفه و از
 امرای دیگر که در هندوستان مانده بودند چون هندو بیگ و عبد العزیز محمد علی جنگ جنگ
 و جمعی دیگر از خاصان درگاه را ملازم رکب ظفر انتساب فرمودند - بین که از اعیان امرای
 هندوستان بود درین روز بدولت آستان بوس متفخر شد - و حضرت جهانبانی بهمعنائی بخت
 بیدار و همراگی اقبال بلند بانداک توجهی لوائی فتح برافراشتند - روز دوشنبه بیست و یکم همین
 ماه بمصنقر موکب عالی شتافتند - آنحضرت حصار فیروزه را باتوابع و لواحق که یک کرور باشد
 و یک کرور نقد دیگر در جلدوی این فتح که مقدمه فتوحات بی اندازه بود بحضرت جهانبانی
 عذایت فرمودند - و بطایعه معادت کوچ بکوچ پیشتر متوجه شدند - و پیوسته خبر میرسد که
 - سلطان ابراهیم بایک لک سوار و هزار فیل پیش می آید - و نزدیک حرمهوه مخیم اقبال شده بود
 که حمید علی ملازم خواجه گل بیگ که بر زبان گیری رفته بود آمده بعرض والا رسانید که داور
 خان و حاتم خان با پنج شش هزار سوار از اردوی سلطان ابراهیم جدا شده پیشتر می آیند - بغیر آن

چاله گذرانیده بنزدیک کچه کوت نرول اجال فرمودند - از بهیره هفت کوه جانب شمال کوهیست که آنرا در ظفرنامه و غیره کوه جود نوشته اند آن موضع مخیم عساکر اقبال گشت - آنحضرت در کتاب واقعات نوشته اند که تا این تاریخ بجهت تحمیل این کوه ظاهر نبود عاقبت معلوم شد که درین کوه از نسل یک پدر دو خیل مردم بوده اند یک قبیل را جود میگفتند و دیگر را جوجوه - و بجهت دلالتی مهدالرحیم ^{منازل} را بهیره فرستادند که کسی دمت تطاول دراز نکند - و آخرهای روز خود بدولت و اقبال در شرقی بهیره بر کنار آب بهت نزول فرمودند - و چهارصد هزار شهرخی مال آن از بهیره گرفته هندویگ عنایت فرمودند - سربراهی این ولایت برای رزین از قرار گرفت - و خوشاب بشاه حسن مهرده بمک هندویگ مقرر ساختند - و ملامرشد را برسالت پیش سلطان ابراهیم ابن سلطان سکندر لودی که پنج شش ماه شده بود که بجای پدر فرماندهی هندوستان میکرد فرستادند که نصابی ارجمند بنماید - درلنخان حاکم لاهور ایچی مذکور را نگاهداشته از کمال نادانی بے نیل مقصود باز فرستاد - جمعه دوم ربیع الاول خبر تولد فرزند سعادت پیوند آمد - چون متوجه تسخیر هندوستان بودند تفارل گرفته بموجب الهام غیبی همدال نام نهادند - یکشنبه یازدهم ربیع الاول بجهت مصالح ملکی هندویگ را بصراجم بهیره وداع کرده خود بصوب کابل مراجعت فرمودند - و پنجشنبه هجری ربیع الاول کابل مستقر سریر خلافت گشت - و درشنبه بیست و پنجم ربیع الاخر هندویگ از بے پروائی بهیره را گذاشته بکابل آمد .

تاریخ توجیه نوبت چهارم بنظر نیامده همانا که دران یورش تسخیر لاهور فرموده مراجعت نموده اند - و از تاریخ فتح دیوالپور (که بتقریب در قید مطور خواهد آمد) معلوم میشود که در (۹۳۰) نهمصد و سی بوده است چون هرکارے در گرو وقت خود احمد جمال این مطلب در جلباب توقف میبود - و سست رائی امرا و ناهمپانی برادران حبیب ظاهری میگشت - تا آنکه مرتبه پنجم برهمنفوی تونیق ایزدی و سپهسالاری اقبال ازلی روز جمعه غره صفر (۹۳۲) نهمصد و سی و دو که نیراعظم در برج توس ریات انوار افراخته بود بطالع که ظلمت شکاف مواد عالم تواند شد بای عزومت در رکاب تولد اعتصام آورده متوجه تسخیر هندوستان شدند - میرزا کامران را در تندهار مسلم داغنه خردلاری کلل نیز باو تفویض فرمودند - و چون این یورش فتح شد فتح بر فتح و اقبال بر اقبال روی داد - لاهور و بعضی بلاد عظیمه هندوستان در تصرف اولیای دولت قاهره بود - و هفدهم صفر که باغ ونا مخیم سادات اقبال شده بود حضرت جهانبانی جذت آشدانی

بهومی بهی چنانجا گشتن - ند در توقف انداد بجانب کت توجه فرمودند - بعد از تاختن
 کت بنکش و نیور را تاختند - و از انجا بیسی خیل رفته بچند منزل در ظاهر تربله (که قصبه ایست
 بر کنار آب - ند از توابع ملتان) راهات اقبال نزول فرمود - و کنار دریا گرفته بچند منزل مخیم
 اقبال شد - و از انجا حدود کی^۱ نزول اقبال روی نمود - و پس از چند روز غزنین مقر موکب دولت
 گشت - و در ماه ذیحجه ماهیت کابل بمقدم عالی رونق گرفت - بار دوم موکب معلی در ماه
 جمادی الاولی (۹۱۳) نهصد و سیزده از راه خود کابل متوجه فتح هندوستان شدند - از نواحی هند
 اول بغر و شیوه رفته از ناصوانقن رای همراهان مراجعت دست داد - و از غرنگر و نورکل نیز عبور
 واقع شد - و از کز در جاله نشسته باردی ظفرقرین رسیده براه بادبج ظلال انضال برصاحب کابل
 انداختند - و بر سنگی که بر بالای بادبج واقع شده تاریخ این عبور بفرموده آنحضرت کنده اند - و هنوز
 آن رقم غیبی هست - و تا این زمان اولاد عالی نژاد حضرت صاحبقرانی را میرزا میگفتند - درین
 تاریخ فرمودند که آنحضرت را پادشاه گویند - و در شنبه چهارم ماه ذیقعد این سال همایون فال
 بر بالای ارک کابل ولادت باسعادت حضرت جهانبانی جنت آشیانی اتفاق افتاد - چنانچه در جدول
 تفصیل رقم پذیر خواهد شد - مرتبه سیوم روز شنبه غره محرم سال (۹۲۵) نهصد و بیست و پنج
 که جانب بجزر متوجه بودند در اندای راه زلزله عظیم شد - امتداد آن تا نیم ساعت نجومی کشید -
 و سلطان علاءالدین سوادى معارض سلطان ریس سوادى باسعادت ملازمت مشرف شده - و باندک
 زمانه قلعه بجزر بتصرف درآورده بخواجه کلان بیگ ولد مولانا محمدصدر که از اعظام ارکان دولت
 میرزا عمر شیخ بود عنایت فرمودند - و خواجه مذکور را نسبت فریبی بآنحضرت بوده است - شش
 برادر او در نیکو خدمتی جای خود را در قدم رضا و خشنودی آن حضرت نثار کرده اند - خواجه خود
 از فرط عقل و فراست منظور نظیر خاص حضرت گیتی منانی فردوس مکانی بود - چون آنحضرت را
 یورش ولایت سواد و تسخیر یوسف زئی پیش دید ضمیر انور بود طائوس خان برادر خرد شاه
 منصور (که کلانتر خیل یوسف زئی بود) دختر او را آورده زبان عجز و انکسار گشود - و حضرت غله نیز
 دران مساکین و هوش روی داده بود - و در اصل یورش هندوستان نیز در ضمیر جهانگشای تصمیم
 داشت - عنان عزیمت از مواد باز گردانیدند - هر چند امتداد و سرانجام مغر هندوستان نبود امرا
 هم برین یورش راضی نبودند مشعل همت افروخته بظلمت زدائی مواد هندوستان متوجه
 شدند - مهاج روز پنجشنبه شانزدهم محرم با اسب و شتر و پرتال از آب عبور کرده اردوی بازاری را

(۲) نسخه [ه] باقی • (۳) نسخه [و] دمنیر (۴) نسخه [ج] کن [د] دکن [ح] لکن •

(۵) در بعضی نسخه باد نیج •

خان میرزا را بطغلب در کنار گرفته انواع نولزش و پرورش نمودند - و بعد از آن بیرون و رفتن مخیر ساختند - خان میرزا از نهایت شرسندگی بودن خود قرار نتوانست داد - رخصت قندهار گرفت - و این قضیه نیز در همان سال واقع شد - و بعد از سال دیگر بقندهار متوجه شده اند - و بحاکم آنجا شاه بیگ واد ذوالقوی ارغون و محمد مقیم برادر خود او محاربه عظیم واقع شد - و خان میرزا سعادت ملازمت دریافت - و آن حضرت قندهار را بذاهر میرزا که برادر خرد جهانگیر میرزا بود عنایت فرموده بکابل نزول اجازت فرمودند - و شاه بیگم و خان میرزا را ببدهشان رخصت دادند - و او بعد از سرگذشت بهیار زبیر راعی را کشت - و حکومت بدخشان با استقلال بحوزه تصرف او درآمد - و همواره تارک سعادت بر زمین فرمانبرداری میبود - تا آنکه در سال (۹۱۶) نهد و شانزده مصرع فرستاده معروض داشت که شاهی بیگ خانرا کشته اند منامب آنست که باینجانب نهضت فرمایند - بذا بر آن در شوال این سال به نیروی توکل نهضت عالی فرمودند - و با اوزبکان محاربات عظیم بتوقع پیوست - و همواره فتح و نصرت همغان موکب عالی بود تا بار بیوم منتصف شهر رجب (۹۱۷) نهد و هفده بدولت و فیروزی سمرقند را تسخیر فرموده اند - و هشت ماه بفرمانداری آلجا سایه کمتر بوده اند - و در صفر (۹۱۸) نهد و هزدهم در کول ملک بعبدالله خان جنگ عظیم در پیوست - و با آنکه فتح شده بود ناگاه بشعبده آمانی چشم زخمی رسید - و غنان جذبت جهان نورد بحصار منعطف ساختند - بار دیگر باتفاق نجم بیگ در پای قلعه غجدوان با اوزبک نبرد توی دمت داد - و نجم بیگ کشته شد - و آنحضرت متوجه کابل شدند ●

دیگر بالهام غیبی رفتی مارواه النهر را بر طرف کرده تسخیر ممالک هندوستانرا پیش نهاد همت والا ساختند - و چهار نوبت بتسخیر هندوستان متوجه شده اند - و بجهت سنج دواعی مراجعت فرموده اند - بار اول در شعبان (۹۱۰) نهد و ده از راه بادام چشمه و جگدلیک از خیبر گذشته بمجم نزول اجازت نموده اند - در اعات بابری (که کتابیست ترکی نگاشته حامه صدق نگار آنحضرت) نوشته اند که چون از کابل بشش منزل در راه کرده بآدیخه پور رسیدند ولایت گرم میر و نواحی هندوستان که هرگز دیده نشده بود بمحرق رسیدن عالم دیگر در نظر آمد - گیاه و درخت پرورش دیگر - و وحوش و طیور آن بطرز دیگر - راه و رسم ایل والوس بوضع دیگر - حیرت روی داد و فی الواقع جای حیرت بود - نامر میرزا از غزنین درین منزل بعز بساط بوسی استعصاف یافت - در منزل جم مجلس کنکش منعقد شد که موکب عالی از دریای سند (که مشهور به نیلابست) بکدام گذر رسید بگذرد -

بکومک او متوجه شده عزیمت خراسان نمودند - و در انسانی راه در حدود کهنه خبر فوت سلطان حسین میرزا رسید - حضرت فردوس مکنی رفتن حال را بهتر از سابق دانسته برخلاف گذشته اهل رزگار متوجه خراسان شدند - و پیشتر از آنکه موکب عالی بخراسان رود باتفاق کوه اندیشان نامحامله فیم از فرزندان میرزا بدیع الزمان میرزا و مظفر حسین میرزا را بر تخت سلطنت نهاده بودند - دوشنبه هشتم ماه جمادی الاخری سال مذکور آنحضرت را در مرغاب به میرزایان ملاقات واقع شد - و با استدعای ایشان بهرات نزل سعادت فرمودند - و در فرزندان میرزا آثار رشد و دوات مشاهده فرموده معارفت موکب عالی را لایق حال دانسته در هشتم شعبان این سال متوجه دارالملک کابل شدند - و در کوههای هزارجات خبر رسید که محمد حسین میرزا وفات کرد - و غایت و سلطان ملچر برلاس جمعی از مغانرا که در کابل مانده بودند بطرف خود کشیده و خان میرزا را بپزیرگی برداشته کابل را قبل دارند - و در میان مردم عوام این خبر را شایع کرده اند که پسران سلطان حسین میرزا نصبت بحضرت فردوس مکنی غدار اندیشیده اند - ملا بابایی بشاعری و امیر محبت علی خلیفه و امیر محمد قاسم کوهپروا و احمد یوسف و احمد قاسم که حراست کابل بایشان مفوض بود در لوازم قلعه داری اهتمام دارند - بمجرد اجتماع این واقعه پرتال و ادبامبارا بجهانگیر میرزا که قدری بیماری داشت پیرو با معدوم از عقب هندوکوه که هر برف بود بصورت تمام گذشته سحری بر سر کابل رسیده اند - مخالفان هر یکی از مولت صیت قدوم موکب عالی بگوشت اخذ فرزندند - حضرت گیتی - ثانی فردوس مکنی اول مرتبه پیش شاه بیگم مادر کلاب حبیبی خود - (که باعث برداشتن خان میرزا بودند) آمده و زالموی ادب بر زمین نهاده ملاقات فرموده اند - از روی تمکن و وقار و بزرگ منشی از راه عرفان در آمده بحسن ادا و لطیف سخن عرض نموده که اگر مادر بفرزند شفقیت خود را خاص گرداند فرزند دیگر را چه گنجایش نیابد و چه حد مر از حکم پیچیدن باشد - و فرموده اند که بیدار بوده ام و راه بسیار آمده ام - هر در کنار بیگم نهاده بخواب رفتند - و برای تعلق بیگم که بسی مضطرب و متوحش بود انواع مهربانها بظهور آورده اند - و هنوز خواب نبرده بود که مهرنگار خانم [که خاله زاده آنحضرت باشد] آمدند آنحضرت بمعیت برخاسته ایشانرا دریانفتند - محمد حسین میرزا را گرفته آوردند - و آنحضرت از آنجا که معدن مرورت بودند جانبخشی فرموده رخصت خراسان دادند - و بعد از آن خانم خان میرزا را همراه گرفته پیش آنحضرت آوردند - و گفتند ای جان مادر برادر گناهکار ترا آورده ام - اشارت چیت - آنحضرت

میرزا کشته بود - و این هر دو میرزا عمزاده‌های آنحضرت می‌شدند - و در هنگام صاحبقرانی که
 عبور مونس‌عالی آنحضرت در بدخشانیت شده بود آثار به‌آرامی و نامردمی از بظهور آمده بود -
 درینوقت که چهره اعمال در آئینه مکافات دید و دولت ازل به معادلت روی گردانید آنحضرت
 از کمال مردمی و فطرت جوانمردی در مقام انتقام نیامده حکم فرمودند که از اموال خود آن مقدار
 که اختیار کند برگیرد و بخرامان رود - او پنج شش قطار خیر و دشتی از مرقع آلات و طلاآت و دیگر
 نفایس اجناس بار کرده بجانب خراسان رفت - و حضرت گیتی‌متانی فردوس مکانی تفسیق و لایست
 بدخشان فرموده متوجه کابل شدند - و در آن وقت محمد مقیم بحر ذوالنون ارغون کابل را از عبدالرزاق
 میرزا بن العریف میرزا بن سلطان ابومعید میرزا (که عمزاده حضرت گیتی‌متانی فردوس مکانی
 می‌شد) گرفته بود - طاعت نهضت رایات اقبال شونده متعین شد - و بعد از چند روز امان خواسته
 با مال و امباب بقندهار پیشی برادر خود شاه‌بیک رخصت یافت - کابل در اواخر ماه ربیع‌الاول
 سنه (۹۱۰) نهمد و ده بدست لولیدای دولت ابدی‌یون در آمد - بعد ازان آنحضرت در (۹۱۱) نهمد و
 یازده متوجه تخفیر قندهار شدند - و قلات که از مضائق قندهار است مفتوح گشت - و از آنجا بجهت
 مصالح ملکی نسخ عزیمت قندهار نموده جانب جنوب آن توجه نمودند - و قبایل افغانان مواسنک
 و الاتاغ تاحده بکابل مراجعت فرمودند •

مهادی این سال زلزله عظیم در حدود کابل واقع شد - فصلهای قلمه و اکثر منازل بالای حصار
 و شهر افتاد - و خانه‌های مرفیع بیمغان تمام از هم ریخت - و سی و سه مرتبه در یک روز زمین جنبید -
 تا یکماه شب و روز یکدو مرتبه زمین در تزلزل بود - و اصحاب عمر بهیاری از مردم فرو ریخت -
 در میان بیمغان و بیلک‌توت پارچه زمین که عرض او یک کتله بلان انداز باشد بریده یک تیرانداز
 پایان رفت - و از جای بریده چشما پیدا شد - و از امترغی تا میدان که قریب شش فرسنگ
 بوده باشد زمین آنچنان شکست که بعضی از اطراف او برابر نیل بلند شده بود - و در آغاز زلزله
 از سر کوهها گردبادها برخاسته و در همین سال در هندوستان نیز زلزله عظیم عام شد - و از موانع
 این آیام آنست که شهبک خان لشکر فراهم آورده اراده توجه خراسان نمود - سلطان حسین میرزا
 جمیع فرزندان خود را جمع ساخته متوجه دنع او شد - و حیدر افضل پسر میر سلطان علی خواب‌بین را
 بامندغانی قدوم گرامی حضرت فردوس مکانی فرمودند - و آنحضرت در محرم (۹۱۲) نهمد و دوازده

(۲) همین است در هر نه نطق اما این عبارت نزد اهل زبان هر آینه موجب ریشخند باشد تعجب است
 از ابو الفضل علامی که با آن تتبع اینچنین نویسد و ترجمه زبان هندی کند - اهل زبان اینجا چنین نویسد
 که عمزاده‌های آنحضرت بوده اند یا می‌باشند و عمزاده بوده یا بوده است یا می‌باشد - محمد طاهر نصرپوری بیهانی
 در احوال قاسم خان نوشته که محمد امان جهانگیر پادشاه بوده • (۳) نسخه [ب د] لعل •

چون بزرگ اندجان، نزول معایت نمودند جمیع امرا و ارکان دولت بشرف ملازمت عالی مقرب شدند - و بنویسند انواع تریب و کسب گفتند - سابقاً ایراد یافته بود که سلطان احمد میرزا و سلطان محمودخان اتفاق نموده بر میر عمر شیخ میرزا می آیند در بند که بحسب مرنوشت آسمانی نصیحت ناگزیر واقع شد و بنویسند بهر کسی جمیع ارکان دولت از خورد و بزرگ (که بر بکرنگی و بکجهتی اتفاق نموده بودند) بر نگاهبانی قلعہ لوازم جد و مواہم اهتمام بجای آوردن گرفتند سلطان احمد میرزا اورا بنده و خجند و مرغیان که از ولایت مرغانه است گرفته بچهار گروهی اندجان فرود آمد - هر چند ایلچی فرستاده در صلح زدند قبول نکرده بیشتر فرود آمده - اما چون تأیید غیبی همواره درین حال این دو دمان ابد پیوند است در اندک فرصتی بسبب و نور استحکام قلعہ و بکجهتی امرای صاحب قدرت و متوج و با در اردوی میرزا و سقط شدن اعیان از نشستن بزرگ آمده از داءهای سابق مایوس شد - و صلح گونه در میان آورده بفاکمی برگشت - و از جانب شمال دریای خجند که سلطان محمود خان متوجه شده بود آمده اخعی را قتل کرد - جهانگیر میرزا برادر آنحضرت و جمعی کثیر از امرای اخلاص اندیش آنجا بودند - خان چند مرتبه جنگ انداخت - امرای اخعی تردید داشت پسندیده کردند عاقبت کار خان نیز کارے نداشتند از بیمارانی که عارض او شد ازین خیال باطل زمان تاب شده بولایت خود باز گشت - و آنحضرت بقوت همت بلند و طالع ارجمند مفاخر و منصور شدند - و آن گیتی متانرا مدت یازده سال در مارا و الدهر با سلاطین چغتای و اوزبک فبردهای عظیم روی داد - سه نوبت بشمع شمع تیغ صاعقه آثار و مشعل عقل جهالتاب فتح حیرتند فرموده اند - یکم در سال (۹۰۳) نهصد و سه از بایسنقر میرزا بهر سلطان محمود میرزا (که از اندجان آمده) به نیروی اقبال و لمان شمیر تسخیر نمودند - فتح دوم از شیبک خان در حال (۹۰۶) نهصد و شش - و سوم بعد از کشته شدن شیبک خان در سال (۹۱۷) نهصد و هفده - چون مقیمت الهی در اظهار گوهر یکنای حضرت شاهنشاهی بود و میخواست که اقلیم هندو متانرا کامیاب سازد و آنحضرت را در ملک غربت براتیب کامرانی و کام بخشی رساند در دیار خود و موطن اصلی که مجمع ملازمان صادق است ابواب کلفت بر روی روزگار آنحضرت گشاده آنچنان ساخت که به پیچوجہ بودن آنجا لایق ناموسی دولت ندیدند - ناگزیر با معدود مسافر متوجه بدخشان و کابل شده اند - چون بدخشان رسیده اند تمام مردم خمر و شاه که والی آنها بود بخدست شتافته اند - و خود نیز بیچاره شده بملازمت پیوسته - وجود آنکه این بددولت مراقبت به اعتدال بود که بایسنقر میرزا را شهید کرده - و میل در چشمان سلطان محمود

هرچند این تاریخ از غرائب اتفاقات است و فکر را دران گنجایش نیست اما غریب تر آنکه این تاریخ از شش حرف که نزد اهل حساب عددی خیر است فراهم آمده و لفظ شش حرف و نقشی عددی در دو تاریخ ظهور این عنصر مقدس از مکمل غیب میگردد - و یکی از غرائب جوهر حروفش آنکه احاد و عشرات و مئات آن در یکمرتبه واقع شده - و بر تسویم ساوک اطوار اشارت نموده - بدیع ذاتی که چندی از اسرار غیبی درویدیعت نهاده اند امثال این بدایع در باب اوری میدهد - قدره اولیای کبار ناصرالدین خواجه احرار بزرگان فیض آثار خود اعم گرامی این مسعود طالع بظهور الدین محمد تمهید فرموده اند - و چون بر زبان ترکان این لقب گرامی از بزرگی قدر و رنعت منزلت لفظی و معنوی آسانی جاری نمیشد باین نیز نام نامی آنحضرت مقرر شد - و آنحضرت اعظم و ارشد فرزندان عمرشین میرزا اند - در دوازده سالگی (روز سه شنبه پنجم رمضان (۸۹۹) هشتصد و نود و نه در خطه دلگشای اندجان بر سر بر سلطنت و تخت خلافت نشستند - و آن قدر مشقت و تردید که در مهم تسخیر ممالک آنحضرت را پیش آمده کم پادشاه را رو نموده باشد - و آن مقدار دلیری و دلادری و توکل و تحمل که آنحضرت بنفس نفیس در معارک و محاسن بر خود روا داشته اند مقدور بشر نیست - در وقتی که رافعه ناگزیر حضرت عمرشین میرزا در اخسی روی نمود حضرت کیفی ستانی فردوس مکانی در چارباغ اندجان کامیاب عیش بوده اند - روز دوم این واقعه سه شنبه پنجم رمضان خبر جاناکه باندجان آمد - در ساعت سوار شده متوجه قلعه اندجان شدند - در محل رسیدن بدروازه شیرم طغانی جلو آنحضرت را گرفته بجانب نمازگاه روان شد که بطرف او روند و آن دامن کوه ببرد بخيال آنکه - سلطان احمد میرزا با اقتدار و شوکت تمام می آید مبادا امرا غدری نسبت بآنحضرت اندیشیده ولایت باو مسلم دارند - اگر از حرام نمکی آن مردم ولایت از دست رود وجود اقدس آنحضرت ازین مهلکه نجات یافته بجانب طغانیان خود النجه خان یا سلطان محمود خان مقدم گرامی ارزانی دارند - امرا ازین معنی آگاه شده خواجه محمد درزی را (که از بابریان و قدیمیان حضرت عمرشین میرزا بود) پیش آنحضرت فرستادند که دغدغه توجیه که بخاطر اقدس راه یافته بود برآورد - موکب عالی بنمازگاه رسیده بود که خواجه محمد برکاب بوس والا مشرف شد - و بمذمات معقوله آنحضرت را مطمئن باطن ساخته عنان عزیمت را منقطع ساخت -

(۲) نسخه [ط] هرچه ازین تاریخ از غرائب اتفاقات ذکر گنجایش دران نیست • (۳) همچنین در هر

نسخه [د] یوم • (۴) نسخه [ز] محمد • (۵) نسخه [ح] مروزی •

در مرد زیر کرد آن پرده نشین محققه عفت در مرد بودند شاه اسمعیل احترام نموده با عزاز بهیار در قندلر پیش حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی فرستاد. و بعد از ده سال ملاقات حضرت گیتی ستانی راجع شد. حضرت گیتی ستانی مفرمودند که در وقت آمدن ایشان من و محمدی کولکناش رو برو رفتیم. بیگم و نزدیکان ایشان نشناختند هر چند تهریج کردیم. بعد از مدتی بجا آوردند. دختر دیگر مهر بنو بیگم خواهر عینی ناصر میرزا هشت سال از حضرت فردوس مکانی خرد بود. دیگر پادکار سلطان بیگم. مادرش آغا سلطان غنچه چی بود. دیگر رضیه سلطان بیگم. مادرش مخدومه سلطان بیگم که قراکوز بیگم میگویند. و این هردو دختر بعد از فوت میرزا عمر شیخ متولد شده بودند. و از آنوقت آقا دختر خواجه حسین دخترت شده بود در منیر من رحلت نمود.

حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی ظهیرالدین محمد بابر پادشاه غازی

پادشاه چاربالش هفت منظر. شهریار سماوی مری علی اسیر. بلندی بخش همت بلند. سعادت افزای طالع ارجمند. آسمان حوصله زمین وقار. شیردل اقلیم شکار. عالی نیر والاشکوه. بیدار منیر دالش پرزده. صغیر هزبر موات. رفیع قدر قوی دولت. دریادل گوهر نژاد. پادشاه درویش نهاد. مصدق نشین سلطان حقیقی و مجازی. ظهیرالدین محمد بابر پادشاه غازی. گوهر عنصرش مورد آثار عظیمه و هم عالیه بود. بے تعینی و آزادگی با تقید علو شان و سطوت عظمت از لایحه اطوار او برتر ظهور میداد. فقر و فزای جنیدی و بایزیدی با شکوه و همت سکندری و فریدونی از ناصیه احوال او مینافات. ولادت مقدس آنحضرت در ششم محرم (۸۸۸) هشتصد و هشتاد و هشت از بطر مقدس و خدیر مطهر افتخار هفایف گرامی نژاد قتلک نگار خانم شرف وقوع گرفت. و این گوهر عمان دولت و درئی آسمان اقبال از انق سعادت طلوع نمود. و آن عصمت معجز عفت طیلان دختر دوم یونس خان و خواهر بزرگ سلطان محمود خان بود. و نسب عالی آن عصمت پیرایه برمن نهط امت قتلک نگار خانم بنت یونس خان بن دین خان بن شیرعلی اوغلان بن محمد خان بن خضر خواجه خان بن تغلق تیمور خان بن السیفوغا خان بن دواخان بن براق خان بن بیصون توا بن موئکان بن چغتای خان بن چنگیز خان. و مولانا حماسی قراکولی در تاریخ ولادت اشرف گفته.

چون در شش محرم زاد آن شه مکرم. تاریخ مولدش هم آمد. شش محرم

و تفصیلش بطریق اجمال آنکه الحسبیت که باخسی مشهور است یکی از بلاد هفتگانه ولایت مرقانه است - و میرزا عمر شیخ آنرا پای تخت خود ساخته بودند - و این شهر بر جرسته عظیم واقع شده عمارات آن همه بر جر است - بحسب سرلوشت بتاریخ روز دوشنبه چهارم رمضان (۸۹۹) هجری قمری و ده بحوالی کبوترخانه که بر یکی از عمارات بود نشسته بتماشای کبوتران متوجه بودند که یکی از ایستادهای بارگاه حضور آگاهی یافته از گسستن جر خبر داد - میرزا فی الحال برخاسته یکپای را در کفش آورده بودند و فرصت پای دیگر درآوردن نشد که آن جر از هم جدا شد و آن سطح از پای افتاد - و میرزا بحسب صورت قدم در حوضی محلی نهادند - و نظر بمعنی ارتقا بارج علوی فرمودند - حق گرامی آنحضرت می و نه بود - ولادت مسعود در سال (۸۶۰) هجری قمری و شصت بود در صورتی که

پوشیده نماند که مرقانه از اقلیم پنجم است - و در کنار معموره عالم واقع - شرقی آن کاشغر - و غربی آن سمرقند - و جنوبی آن کوهستان مرحد بدخشان - و شمالی آن اگرچه پیش ازین شهرها بود مثل المالیغ و الماتو و یانگی که باتر از مشهور است اما الحال اثری از روم و اطلال آنها هم نمانده - غربی او که سمرقند و خجند است کوه ندارد - و غیر از اینجانب گذار بیگانه صورت پذیر نیست - و دریای سیحون که بآب خجند مشهور است از میان شرق و شمال این آمده بسمت غرب می رود - و از جانب شمال خجند و جنوب فداکت که بشاهرخیه اشقار دارد میگذرد - و از اینجا بطرف شمال میل کرده جانب ترکستان می رود - و بهیچ دریائی همراه نمیشود - و پایان ترکستان در ریگستان فرو رفته غایب میگردد - و درین ولایت هفت قصبه واقع است - پنج بجانب جنوب دریای سیحون - و دو بطرف شمال او - از قصبات جنوب اندجان و ادش و مرغینان و اسفند و خجند است - و از قصبات شمال اخسی و کامغان - آن گوهی یکنای سلطنت را به پسر و پنج دختر بود - بزرگترین پسران گرامی حضرت گیتی مدانی فردوس مکانی ظهیرالدین محمد بابر پادشاه بودند - بعد از آن بدو حال خردتر جهانگیر میرزا بود از فاطمه سلطان از امرای تومان دوم مغل - و سوم ناصر میرزا بدو حال خردتر از جهانگیر میرزا - مادر عصمت مرشدش از اندجان بود غنچه جی امید نام - و از همه دختران عفت قباب کلانتر - خانزاده بیگم همشیره عینی حضرت گیتی مدانی فردوس مکانی پنجسال از ایشان کلا بودند - در آن هنگام که شاه اسماعیل صفوی اوزبک را

(۲) نسخه [۱] جرسته [ب] جرسته . (۳) نسخه [ا ب] انرازو [ط] اطراز . (۴) نسخه

[ا ب] دو ح [ط] کامغان . (۵) نسخه [ا ب] نویان [ج ط] بونان .

آشوبه نرמיד - آن فرخنده بخت بلند اختر سخن منج و سخن کمتر بود - و توجه تمام بارباب نظام داشت - و خود هم نظریه میگفت - و طبعش در نظام موافق بود - اما پروای شعر گفتن نداشت و غالب اوقات بکتاب نظام و تواریخ توجه میفرمود - و در ملازمت او اکثر شاهنامه میخواندند - و بغایت خوش صحبت و شکفته پیشانی و نیک محاوره بود - و ابیات مناسب محل از کلام شعری پیشین بر زبان گرامی او جاری میشد - همت بلند از لوحه حال او میتانست - و جمال اقبال از جبهه جاد و جلال او هویدا بود - و در قواعد ملکداری و رعیت پروری و آداب فرمانروائی و معذات گستری در ازمنه و اعصار معادل و مساهم نداشت - سخاوت را با شجاعت همزانو ساخته - و همت را با قدرت همشدن گردانیده - مسند آزادی سلطنت بود - چنانچه یکبار کاروان خطا در طرف کوهستان شرقی اندجان فرود آمده بود - بره عظیم بارید - و تمام کاروانرا زیر کرد - چنانچه غیر از دو کس جان سلامت نبردند - چون این حادثه معلوم آن و اهمیت عدالت منش گشت و از فور جمعیت آن فائده آگاهی یافت با وجود احتیاج وقت مطلقا التفات بدان اموال ننمود - و ارباب دیانت تعیین فرموده آن مال فرمانرا ضبط کرد - و با صاحب امانت و میانیت سپرد تا جمیع وارثانرا از موطن اصلی گرد آورده هر یک را بحق خود و اصل گردانیدند - و حقوق جمیع اشخاص و افراد بمركز خود قرار یافت - همواره آن پادشاه درویش منش بصحبت درویشان خداشناس متوجه بود - و در بوزه همت از دیردلهای خدا آگاه میکرد علی الخصوص بولایت پناه هدایت انتباه ناصرالدین خواجه عبیدالله که بخواجه احرار مشهور اند - و بعد از پدر عالیقدر در اندجان که پای تخت ولایت مرغانه است زیست بخش سرپر ملطنت گشت - و تاشکند و شاهرخیه و سیرام در تصرف آن والاشکوه بود - چند نوبت بر سر مرقد لشکر کشید - و چند بار یونس خانرا که در یورت چغتای خان و الویس مغلخان بود و نسبت قرابت قریب داشت استدعا نموده آورد - و در هر بار که می آورد ولایت عطا میفرمود و باز بقریبات بمغلبستان میرفت - و در نوبت آخر تاشکند را بار داد - و تا ایام تاریخ (۹۰۸) نهد و هشت ولایت تاشکند و شاهرخیه در تصرف فرمانروایان چغتای بود - و خان الویس مغل بمحمود خان پسر کلان یونس خان تعلق داشت - تا آنکه سلطان احمد میرزا برادر عمر شیخ میرزا والی مرقد و سلطان محمود خان مذکور با هم سخن بگم کرده بر سر میرزا لشکر کشیدند - از جانب جنوب آب خجند سلطان احمد میرزا و از طرف شمال سلطان محمود خان آمد - و درین اثنا قضیه ناگزیر میرزا از ممکن تقدیر بوتوق پیوست .

- سلطان لشکر بر سر او کشید - آذون حسن هر چند در صلح زد فایده نکرد - ناگزیر راهها را از آمد و غد غله نگهداری نمود - تا در اردو قحط عظیم پدید آمد بمرتبه که چهارده شب امجان خامه جو نیفتند - بتقریب قحط سباهی پراکنده شد - و آذون حسن در میدان جنگ غالب آمد - و بتاریخ بیست و دوم رجب (۸۷۳) هجری و هفتاد و سوم بتقدیر ایزدی سلطان بدست مردم آذون حسن در آمده اند - و بعد از سه روز بدست یادگار محمد میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن بایسنقر میرزا بن شاهرخ میرزا که همراه آذون حسن بود داده است - و آن بے حقیقت کم معادت آن پادشاه بزرگقدر را به بهانه خوب گوهر شاد بیگم که کدبانوی دولتمصرای شاهرخ میرزا بود بدرجه شهادت رسانیده است - و - مقتل سلطان ابوسعید - تاریخ این واقعه است *

عمر شیخ میرزا

عمر شیخ میرزا - پسر چهارم سلطان ابوسعید میرزا است - از سلطان احمد میرزا و سلطان محمد میرزا و سلطان محمود میرزا خردتر - و از سلطان مراد میرزا و سلطان دولت میرزا و الغ بیگ میرزا و ابابکر میرزا و سلطان خلایل میرزا و شاهرخ میرزا کلاتر - ولادت آن والا نژاد در مرقند بتاریخ (۸۶۰) هجری و شصت بوده - سلطان ابوسعید میرزا اول کابل را بمیرزا داده بابای کابلی را اتالیق کرده و رخصت فرموده بودند - بعد ازان بجهت طوی از دره کز گردانیده بردند - پس از انجام جشن ولایت اندجان و تخت اوزجند بایشان داده اند - و امر او ثواب مقور ساخته تیمور تاش بیگ را اتالیق گردانیده بولایت مذکور فرستادند - و سبب آنکه این ناهیت بایشان که ارشد فرزندان بودند عنایت شد فرط توجه در نگاهداشت ملک موروثی بود - و چون حضرت صاحبقرانی این ولایت را بغرزند گرامی خود عمر شیخ میرزا که بکار دانی متفرد بود ارزانی داشته بودند حضرت گیتی ستانی نیز این ملک را بمقامت همنامی باین والا خرد عنایت کردند - آورده اند که حضرت صاحبقرانی مکرر میفرمودند که ما تسخیر عالم بقوت شمشیر عمر شیخ میرزا کردیم که او در اندجان نشست و در میان ولایت ما و دشت قبچاق سد شدید شد - و باهتمام او در حفظ ثغور و ضبط حدود اهل قبچاق نتوانستند که سر بربی و عذاک بردارند - و دست فتنه و فساد بکشایند - و ما بفراغ خاطر کمر همت در جهان گشائی بستیم - و این شایسته تخت و تاج نیز آن ولایت را که حدود مفاصل آن بود بنوعی ضبط فرمود که لشکر بیگانه را مجال عبور بآن حدود نشد - و یونس خان هر چند تدبیر انگیخت بران ولایت دست نیافت - و بجمعیّت آن ولایت خدشه آمیزی و نفرت

میگذرانید - و جمیع مهمات سلطنت را میرزا ابوبکر سرانجام میدود - و در بیست و چهارم ذیقعده (۸۱۰) هشتصد و دهم در محاربه قرايوسف ترکمان که در حوالی تبریز واقع شد شهادت یافت - و آنحضرت را هشت پسر بوده است ابوبکر میرزا - الخیر میرزا - عثمان چلبی میرزا - عمر - خلیل - سلطان محمد میرزا - انجل میرزا - سیور غتمش *

سلطان محمد میرزا

سلطان محمد میرزا - فرزند دولت پیوند میرانشاه است - والدۀ ماجده اش مهرنوش نام داشت از قوم فولاد قیا - میرزا همواره بابرادر خود میرزا خلیل در سمرقند می بوده اند - و چون میرزا خلیل بجانب عراق متوجه شده اند میرزا شاهرخ آنچه از مکارم اخلاق و شمایل علیّه او دریافته بود بدیرزا الخدیگ گفته اند - و جلایل قدر ایشان بیان کرده اند - همواره میرزا در اعزاز و احترام کوشیده بآداب برادری سلوک میفرمود - و آنحضرت را دو فرزند سعادتمند بود سلطان ابوسعید میرزا - و ملوچهر میرزا - و دبیمارئی که عالم را پدرود خواهند فرمود میرزا الخدیگ پسر سیدن آمده اند - میرزا فرزند خود سلطان ابوسعید را سفارش عظیم کرده اند - لاجرم پیوسته سلطان در سایه سلطنت و عاطفت میرزا کامیاب عیش و طرب بود - و بنظر تربیت و عطاوت هر روز بر مدارج دولت و معارج اقبال متصاعد میشد - روزی یکی از مقربان بساط والا که راه سخن داشت بموقف عرض رسانید که این پسر عم شما عجب خدمت بجای میکند - میرزا در جواب فرمودند که او خدمت ما نمیکند آداب جهانبانی و گیتی منانی از صحبت ما فرا میگیرد - و الحق میرزا از روی کمال دید و دریافت بیان حال نموده اند *

سلطان ابوسعید میرزا

سلطان ابوسعید میرزا - معاد ولادتش در هشتصد و سی^(۲) بوده - در بیست و پنج سالگی سرپراری سلطنت شد - و مدت هزده سال بفرمانروائی و کشورستانی با استقلال اشتغال فرموده ترکستان و ماوراءالنهر و بدخشان و کابل و غزنین و قندهار و حدود هندوستان بتصرف در آورد - و در آخرها عراق نیز در حیطه تسخیر درآمد - و با چنین دولت بزرگ و مملکت عظیم که مرایه هزارگونه مستی تواند شد هشیار دل و بیدار مغز بوده از درویشان و گوشه نشینان همت می طلبیدند - و در (۸۷۲) هشتصد و هفتاد و دو میرزا جهانشاه بن قرايوسف حاکم آذربایجان که بدنع آذون حسن آق قویلو^(۱) رفته بود و از غایت بے پروائی و کمال بے تدبیری بدست او کشته شد

اول محمد سلطان که امیر صاحبقران لوزا ولیعهد خود کرده بود - بعد از فتح دوم در هفدهم شعبان (۸۰۵) هشتصد و پنجم در سوری حصار دوم کوس رحلت زد - دوم پیر محمد که بعد از رحلت برادر گرامی طغرای ولیمهدی بنام او - مریمندی یافت - و حضرت صاحبقرانی در آخر عمر باطاعت و مطننت از وصیت فرمود - و در آن زمان او هائیم غزنه و حدود هند بود - و چهاردهم رمضان (۸۰۹) هشتصد و نه بر دست پیرعلی تاز که یکی از امرای او بود درجه شهادت یافت - و داغ لعنت ابد بر پیشانی عمل آن حرام نعلت گذاشت - فرزند دوم حضرت صاحبقرانی میرزا عه رشید است که حکومت فارس داشت - و او هم در ایام حیات صاحبقرانی در ربیع الاول (۷۹۶) هفتصد و نود و ششم در پای ملعه خرماتو درگذشت - فرزند میوم جلال الدین میرانشاه میرزاست که مجملاً احوال سعادت اشتغال او که درین ماسله علیه مقصود باذاتست مذکور خواهد شد - فرزند چهارم میرزا شاهرخ است که ایالت خراسان داشت - و در اکثر یورشها در رکب پدر عایمقدار بود - بعد از حضرت صاحبقرانی باندک زمان فرمانروای باسقلال شد - و ایران و توران و آنچه در تحت تسخیر حضرت صاحبقرانی بود در حیطه تصرف درآورده چهل و سه سال در سلطنت کمرانی نمود - ولادت او روز پنجشنبه چهاردهم ربیع الآخر (۷۷۹) هفتصد و هفتاد و نهم است - و در صبح یکشنبه روزی مطانانی بیست و پنجم ذیحجه (۸۵۰) هشت صد و پنجاه بعالم بقا شناخت *

جلال الدین میرانشاه

جلال الدین میرانشاه - جد ششم حضرت شاهنشاهی است - ولادت گرامی او در [۷۶۹] هفتصد و شصت و نهم بود - و در زمان حضرت صاحبقرانی حکومت عراق و عرب و عجم و آذربایجان و دیاربکر و شام داشت و چون حضرت صاحبقرانی بهند متوجه شدند این ممالک بالکل بعده اهتمام همای عالی او بود - چنانچه در اوازم عدلت و مہانی سلطنت دقیقه نامرئی گذاشت - روزی در شکار مرقوج صحرائی را در تاختن گرفته برداشته بود که امپ رم خورد - و میرزا از مرزین پزمین آمد - و آمیز عظیم در مرو روی رسید - اطباء و جراحان حافی تدابیر و معالجات موافق بکار بردند - و مزاج شریف بصحت گرائند - لیکن غباری ازان گرد راه بر مرکز اعتدال طبیعی ماند - بعد از شفای شدن حضرت صاحبقرانی ابابکر میرزا که پسر کلان میرانشاه بود خطبه و سکه بنام پدر عایمقدار کرد - حضرت میرزا اکثر اوقات در تبریز

نافت - آنکه شهر حلب مفتوح شد - و از آنجا اشکر بدمشق کشید - و امرای شام را که در قل
 فند امیر بودند غنی آنها بدر فرمود - و در مال دیگر بمعزم تسخیر روم رایات جهانناب نهضت داد -
 در جمعه نوزدهم ذیحجه (۸۰۳) هجری و چهارم در حدود انکوزیه معروفه مصاف آراسته و لوائی
 نمود را بمسجده فتح حلی بسته با ایلدرم قیصر روم جنگ شگرف نمود - و از تائیدات غیبی که همواره
 همعنای آن شهنشاه میداد شکوه بود جنود مسجده فتح و فیروز می ملازم رکاب معلی گشته طفرای
 فتح نامه بنام ناصی آن خدیو ممالک کشورمنانی خوانده شد - و ایلدرم با یزید بدست سپاه
 نصرت انتصام گرفتار آمد - و چون او را بیایه اورنگ عالی حاضر ساختند از کمال عاطفت و اعزاز
 در زیر دست شاهزاده رخصت نشستن یافت - و از آنجا بآذربایجان مراجعت فرمود - و یکمال
 و ششماه در آن حدود به عمل پیرائی مشغول بود - و سلاطین نژادان از اطراف بخدمت پیوستند - حاکم مصر
 نقود فراوان از هرخ و سفید بنام نامی - که زده بدرگاه گیتی پناه ارسال داشت - و سایر فرمانروایان
 آن حدود اعلام هواخواهی در میدان اطاعت برافراشتند - و بر منابر حرمین شریفین و دیگر
 اماکن شریعه و مشاعر قدسیه خطبه فرمانروائی بنام آن حضرت خوانده شد - و در ذیقعد (۸۰۶)
 هجری و ششم رایات طفره پیرای بجانب فیروزه کوه نهضت داد - و بے توقف و احوال در همان روز
 فتح فرموده عنان مراجعت بسمت خراسان مصروف داشت - و در غره شهر محرم (۸۰۷) هجری
 و هفتم از راه نیشابور بمادراء الظهر ظلال اقبال گسترده - و در آن موطن مالوف طرح جشن عظیم نموده
 طوی بزرگ که حیرت انزای ارباب همت و حماس باشد ترتیب داد - جهانداران بصلای انعام
 و احسان کامیاب ساخته بتسخیر ممالک خطای متوجه شد - و در شب چهارشنبه هفدهم شعبان
 (۸۰۷) هجری و هفتم در موضع اترار که از حمرقند تا آنجا هفتاد و شش فرسخ امت بفرمان
 قهرمان یزید بیچون روی بجانب دارالملک بقا آورده رخس حیات بفسحت مرای جهان بانی
 تاخت - و نمش عرش پایه آن حضرت بخطه سمرقند بشکوه که شایسته آن بزرگوار باشد
 رسانیدند - و در تاریخ ضبط مدین احوال آن جهان آرای گفته اند •
 • ربامی •
 سلطان تمر آنکه مثل او شاه نبود • در هفصد و سی و شش در آمد بوجود
 در هفصد و هفتاد و یکم کرد جلوس • در هفصد و هفت کرد عالم بدرود

مرزمین بظهور آمده بود - و امیر صاحبقران از صفر من تا عنفوان شهاب همواره بآداب شکار و آئین رزم و بیگار اشتغال میفرمود - و در سیچان نیل (۷۶۲) هفتصد و شصت و دوم امیر طراغی ازین مرحله رحلت فرمود - و ازو چهار پسر و دو دختر بود - صاحبقرانی - و عالم شیخ - و میوزغندش - و جوکی - قتلح ترکان آغا - شهرین بیگی آغا - و چون عمر گرامی صاحبقرانی بیسی و چهار حال شمسى رسید بطالع خجسته و بخت بلند بمهورت عقل خداداد که مورد الهام ربانیت در روز چهارشنبه دوازدهم رمضان (۷۷۱) هفتصد و هفتاد و یکم حال ایت نیل در بلخ امیر فرماندهی و اکیلل کشورگشائی و کلمکاری بر مر نهاده اورنگ سلطنت و جهانبانی را پایه بلند بخشید - و بدت سی و شش سال که ایام سلطنت و جهان آرائی او بود ولایت ماوراءالنهر و خوارزم و ترکستان و خراسان و عراقین و آذربایجان و فارس و مازندران و کرمان و دیاربکر و خوزستان و مصر و شام و روم و غیر آن بهمت کشورگشائی و دانش فراخ حوصله در حیطه تصرف و قبضه انتدار درآورد - و رایات استیلا و استقلال را در مامت ربع مسکون و عرصه هفت اقلیم مریلندی داد - هرکه ملامت حال زنیق روزگار دولت بود بقدم اطاعت پیشواز آمد - گل سعادت از فرق بخت او شکفت - و هرکه شامت کردار و خامت عانت دامنگیر او شد و سر از گریبان افقیاد بیرون آورد موی کشان بهیامتگاه طهران عدالت رسیده خارسقان نقایح اعمال در کنار خود دید - و روز دوشنبه ذیقعد (۷۸۹) هفتصد و هشتاد و نهم بواسطه فتنه و فساد که از مردم اصفهان واقع شده بود آن شهر را قتل عام فرمود - و از آنجا عیان عزیمت بجانب دارالملک فارس منعطف ساخت - و آل مظفر بخدمتش پیوستند - و چون خبر مخالفت توقیمش خان که فرمانروای دشت قبیاق و از تربیت یافتگان آنحضرت بود شنید در نوبت لشکر بر سر او برد - و لوای فتح برامراخته مراجعت نمود - و دشت قبیاق را که طولش هزار فرسنگ و عرضش شصت فرسنگ است بنفیس نفیس میر فرموده از خس و خاشاک فتنه پاک ساخت - و نوبت دیگر بایران نهفت فرموده در (۷۹۵) هفتصد و نود و پنجم شاه منصور را که کلاه گردنکشی کچ می نهاد در شیراز بقتل آورد - و آل مظفر را برلداخت - و بهمت والا کارهای عظیم که ناخ کارنامه های رستم و افراعیاب باشد دران مرزوبوم بوقوع آورد - و ممالک فارس را بجهت آمایش اولیای دولت قاهره گلزار بخار ساخت - و بعد ازان به نیرودی دولت و اقبال فتح بغداد کرد - چند نوبت بگرهستان درآمد - و همزمان فتح و نصرت برآمد - و دوازدهم محرم (۸۰۱) هفتصد و یکم در بای سند را بهر عالی بستانه عبور فرمود - و بدولت و اقبال فتح هندوستان کرد - در (۸۰۳) هشتصد و بیوم بعزم شار اقدام فرموده صبح اقبال بدمانید - و انوار فتوحات آسمانی بر روزگار آن جهانگیر عالم پیدای

هوهمندان است) ایزد متعال ربانیت و حکمت و لطافت و هدایت و عطوفت و رانت و چندین جایلی نعمت و شرایف صفات را امانت سپرده مرانجام گوهر یکنای خلایق شاهنشاهی نمود . مگر از قاجولی بهادر هفت شخص بزرگ را ازین سلسله قدسیه از نظام سلطنت مبری نمود آورده رتبه سپهسالاری شاهنشاهی داد . تا این مرتبه تابعیت را در لباس منبوعیت درپانته سامان کارخانه جامعیت برجسته دلخواه صورت دهد . و آن بزرگان دلاشکوه که درارگنتون بسر بردند اگرچه احوال آنها معلوم نیست اما همان طور پدر بر پدر بزرگی داشتند . اگرچه اسم سلطنت نبود اما معنی سلطنت ظهور داشت . و آنهم بهجت حرامیه عزت بیرون از مکنه عالم بظهور آورد . و اکنون که مراتب تجرد و تعلق سامان یافت و استعداد قوه بفعل مهیا شد که گوهر یکنای حضرت شاهنشاهی بظهور آید خلعت مستعار تابعیت که برای نمونه خان بظاهر درین مرحله فرآمده بود خدای جهان آفرین آن خلعت را برگزیده بزرگی را بظهور آورد که قابل دایمی سلطنت عظمی تواند بود . و مصداق اینمعنی ظهور حضرت صاحبقران طرازنده هفت اقلیم و فرازنده تخت و دیهیم . قطب الدنیا و الدین امیر تیمور گورکانست . و آن والایان عالی قدر در شب سدهشبه بیست و پنجم شعبان سال (۷۳۶) هفتصد و سی و ششم میقان بیل بطالع جدی در ظاهر خطه کش که به شهر سبز مشهور است از بلاد ایران از خدای مظهر دستبر مصفا ی حضرت عفت و برکت مرتبه صفت و طهارت ملقبیت . عصمة الدنیا و الدین تکیه خاتون در انجمن وجود قدیم معادستوائم فهاده جهان امروز گشت . و این قطب دایره خلایق عظمی و مرکز محیط سلطنت کبری کوکب اقبالیت که از بطن هشتم قاجولی بهادر در مطلع معاد و اجال طلوع نمود . و بقول یک از مورخین روایی صادق قاجولی بهادر بظهور پیوست . و بدریافت والای خردمند نوروزین امروز آغاز طلوع کوکب اول و درخشیدن ستاره نخستین است چنانچه سابقاً پرتو اشارت برینمعنی نامست . درین زمان محمود که حضرت صاحبقرانی معاد ولادت یافتند در ماوراءالنهر ترمذیترین خان بن دوا خان بن براق خان بن بیسوتوا بن بیسوکا بن چنگای خان فرمانروائی داشت . و در مملکت ایران زمین چهار ماه از وفات سلطان ابومعین گذشته بود . و بدین واسطه هرچ و سرچ تمام دران

(۲) نسخه [ج] قریب - (۳) نسخه [۱۱] خزائن و [ط] ماوراءالنهر - و [ح] ایران . در برهان کش نام شهر است از ماوراءالنهر نزدیک بخشپ و مشهور بشهر سبز انچه . و معرب آن کس است و در تاریخ تیموری نیز آورده . و الکی مدینه من مدین ماوراءالنهر . (۴) نسخه [ط] مولانا شرف الدین علی . (۵) نسخه [ز] مسوونوا بن مسوکان - و [ح] مسوونو بن نیسوکا . و در تاریخ رشیدی نوشته که بیسوتوا پسر مسوکان بن چنگای خان است . چنانکه در نسخه (۷۷) از همین کفرنامه نیز گذشت .

بایران نقل کرد او در اوس چغتمای خان قائم مقام پدیر گرامی شد - و چون در ایران ابله نویان این جهان نظر فرستیدند پدیر کرد دوا خان بن برلق خان بن بیهورلو بن موتکان بن چغتمای خان بن چنگیز خان باور رسیده بود او را امیر الامرا ساخت - و زمام حیل و عقد مملکت بدست تدبیر او داد - و مرتبه پدران باو مسلم داشت - و لو چنانچه مقتضای دانش و بینش است در رواج کار مملکت کوشید - و او بمقتب زهرای احمدی درآمد •

امیر برکل

امیر برکل - عظیم قدر تو جمال بود - و چون پدیر بزرگوارش امیر ایلنکر نویان در زمان ترمشیرین خان بن دوا خان ارین جهان بیمواس درگذشت ازو همین یک فرزند ارجمند ماند - و او همواره بمعالجه نفس خود پرداخته فرست بغیر پرداختن نیافت - و از صحبت خانان متقاعد بوده آئین پدران به بنی اعمام گذاشت - و فارغ البال در حدود کش می بود - و در گردآوری رضای ایزدی تگبوی داشت - و در تحصیل مکارم اخلاق جدت و جوی می نمود - دران نواهی به بعضی محال و مواضع که از املاک قدیم بود صرف معیشت و کفاف میکرد - تا آنکه بعالم تقدس و ملک بقا پیوست •

امیر طرافای

امیر طرافای - فرزند گرامی نژاد و بزرگ منش امیر برکل و پدیر بزرگوار حضرت صاحبقرانیست - از عنفوان صغر و ربمای شباب انوار دولت و اتبال از ماحبت احوال او مبتلاست - و آثار عظمت و جلال از پیشگاه اطوار او میدرخشید - و آن بزرگ منش را برادر سه بود خرد هیبت نام در حق شناسی و حقیقت طلبی کامل عیار - اما قرعۀ بزرگی صوری و معنوی بلام برادر بزرگ انتاده بود - چون والد بزرگوار همواره روی بر آستانه ارباب ریاضت میداشت و منظور مقربان عنبه ممدیت بود - خصوصاً قدوة اصحاب وجد و حال شیخ شمس الدین کلال که امیر را بغایت حرمت میداشت و بنظر تعظیم میدید - خدمت شیخ آن بزرگ دورانرا از مغای باطن بظهور کوبه صاحبقرانی نوید معاد جارید ماند • بود •

صاحبقران اعظم ثالث القطبین قطب الدنيا

والدین - نمور گورگان

اراده ازلای و مشیت لاهولی هزاران حکمت در هر چیز و دیمت نهاده جهان آرامت - و لهذا درین پنجاه و دو تن (که سلسله علیّه شدشاهی بآن انتظام دارد - عبرت بخشی

(۴) بعضی برهانرا نیز بر موتکان گویند • (۳) نسخه [چط] است • او را •

در اردبیل ذی‌قعدة (۶۳۸) شمس و سی و هشتم ازین مرای گذران درگذشت . و قراچارنویان برقرار خود در ضبط و نقی امور مملکت قیام می نمود - و بعد از چندگاه قراهاکوخان بن مواتکن بن چغتای خانرا بحکومت ولایت جدگرا میش ارجمند گردانید - و پس از چند سال چون گیوک خان بن اوکدای خان برمسند خانی نشست دست قدرت قراهاکوخانرا از تصرفات حکومت و اختیار بازداشته عزل نمود - و بسومنگا بن چغتای را بجای او نظام بخش آن ملک گردانید - پوشیده نماند که اوکدای تآن در ایام سلطنت خویش پسر بزرگتر خود را کوچو ولیعهد خود گردانیده بود - و او در ایام حیات پدر وفات یافت - ولیعهدی به پسر وی شیرآمون که از همگان دوست تر می داشت ارزانی فرمود - و هنگام حادثه ناگزیر تآن گیوک خان که در بلاد روس و چرکس و بلغار بود بعد از سه چهار سال باردوی والا رسیده مسند آرای سلطنت گشت - و در عدل و رعیت پروری اساس عالی نهاد - و چون بسومنگا بحجاب فنا مخفی شد قراچارنویان باز قراهاکور را بفرمانروائی آن دیار نصب فرمود - و در ایام دولت او بتاریخ (۶۵۲) ششم و پنجاه و دوم آن نوین کامبخش کامران هشتاد و نه ساله شده رخت هستی بریخت *

ایجل نویان

ایجل نویان - بمزید دانش و مزیت خداشناسی از میان ده فرزند رشید گردان قراچارنویان نشان اختصاص داشت - در عهد خانن قراهاکو از فرط دانائی و کمال توانایی رفعت بخش مقام پدر شد - و در سنه (۶۶۲) ششم و شصت و دوم از کمال استقلال بر مهند دولت متمکن گشت - الوی چغتای در ایام دولت او خوشوقت شدند - و چون در میان فرزندان چغتای خان، خلاف و نزاع بسیار پدید آمد از ارتباط و اختلاط نفرت گرفته در شهر کش که جای موروثی بود قرار گرفت - تا آنکه منکو تآج بن تولخان بن چنگیزخان برادر خود هلاکوخان را بجانب ایران فرستاد - و از هر چهار الوی و چغتای و اکدای و تولی امرا و مردم همراه ساخت - از الوی چغتای خان ایجل نویانرا با استدعای تمام بر سر سالدوری تعیین نمود که مصاحب هلاکو خان باشد - و خان مذکور مراغه تبریز را داد و بآداب بزرگی سلوک نمود *

امیر ایلنکرخان

امیر ایلنکرخان - ارشد اولاد والترزک ایجل نویان بود - چون ایجل نویان با هلاکو خان از توران

یوهون بهر برید - و وثیقت نامه دیگر میل اوکدای و فرزندانی و خویشان نوشته باوکدای مهر - و دیار ماوراءالنهر و ترکمنان و بعضی از حدود خوارزم و بلاد ایمنور و کاشغر و بدخشان و بلخ و غزنین تا آب حله بهچغنی خان مقرر ساخت - و پیمان نامه قتلخان و قاجولی بهادر بهچغنی حواله کرد - و گفت از اعتصاب قراچار نویان تجاوز جایز نداری و در ملک و مال شریک خود دانی - و میان ایشان عقد پدرنزدی بست - بهمین ملاحظه این سلسله علیّه تسبیح را چغنی گفتند و الا چغنی را با آبای کرام او نصبت بحضرت شاهنشاهی باعث افتخار و مبالغتست نه نصبت قرابت و مضاهات - و خاندانهای و نوینان بموجب نصبت عمل نمودند - رحمان الله از مثل چنگیزخان بزرگ دانائے چنین نقض عهد شود - باینکه که آن پیمان نامه که بآل تمغای تومنه خان مزین بود باوکدای قآن میداد - و تربیت و معاونت او را برای رزین قراچار نویان میسرورد - تا مطابق آن عهدنامه عمل میشد - یا آن وثیقت نامه را حاضر نمیشاخنند تا برنجیان که همزاد انصاف محمول میگشت - و مدد بدنامی در دفتر دانغی او ملتصق بخط مهر میشد - و عجب از سخن گزینان باحثانی که درین باب با شرع حرفه رانی و حرص نکته گیری و درزبانی بسر وقت این نرمیده اند - و همانا که چون لیزد جهان آرا میخواست که این لباس مستعار سپهسالاری (که تومنه خان قرار داده بود و در معنی کارگران ابداع نشاء جامعیت حضرت شاهنشاهی سرانجام داده بودند) از قامت این ملعلّه علیّه بردارد چنین مهر خطا رفت که بر هزاران قصد صواب شرف دارد - و چون حرامت ایزدی همواره نگهبان این گروه و الاشکوه بود متورس در عهد و پیمان از جانب فرزندان گرامی قاجولی بهادر نشد - تا چون نوبت سلطنت از رشید ذاتی و مکتومی او باراد قاجولی بهادر رسد و بدولت رزانزون مسند آرای خلافت گردد مطعون خردمندان نباشد - و همانا که این از مقدمات طلوع نیر انبال حضرت صاحبقرانی بود که وجود مقدسش طلیعه دولت ابد پیوند حضرت شاهنشاهیست - و چغنی خان بعد از شنقار عدن پدر پیش یالغ را دارالملک ساخته عنان اختیار مهمات سپاهی و رعیت بقبضه اقتدار امیر قراچار نویان گذاشت - و خود بیشتر اوقات در خدمت اوکدای قآن بسر میبرد - و بآنکه اوکدای پصال از وی خرد بود در لوازم حقیقت و اطاعت دقیقه فرو گذاشت نمی نمود - و با بخت بیدار وصیت خان پاس میداشت - چون چغنی خلاص مدّت حیات به ثبات باخر رسید جهت انتظام کارگاه سلطنت امیر قراچار نویان را وصی خود ساخت - و فرزندانرا بدر مهر - و هفت ماه پیش از اوکدای خان

و در اندک روزگار از اشجار گوناگون چندان انبوهی روی داد که مرقد در تراکم اشجار پنهان گشت تا آنکه هیچکس بی بآن مرزومین نتوانست برد - و همانا درین معنی سرچشمه بدیع که جز دانای هوشمند دوریون بی بآن نتواند برد - یعنی چنانچه در زندگانی در حرامت ایزدی بود بعد از آن هم در کف ننگ داشت الهی در آمد - تا کونندیش بآن مقام دست سهالایی دراز نتواند کرد - اگرچه بفرست چنین اندیشه کردن خود را صغرا جهانیان ساختن اسم لیکن چون فرمانروایانرا بیشتر معامله با ظاهر بینان باشد چنین میالتم از مواهب عظمی است و چرا حرامت ایزدی نگهبانی اینچنین بزرگی ننگد که عالمی در سایه پاس او بود - اگرچه این بزرگ بهی موام و در نظر اول خواص از مظاهر مظیمه قهر الهی بود اما در نظر دور بین هوشمندان اخم خواص از سجالی الطاف ایزد یست - چه در محکم عدالت الهی (که فرمانروائی خلایق بر توبیست از آن) بیدارست نرود و ستم بظهور نیاید - و هر امریکه در عالم کون و فساد متکون شود مبتنی بر چندین مصالح معلومست که دیده ظاهر بینانرا بکنه حقیقتش راه نیست - جز ضمیر بیدار دلی در این بر حقیقت آن آگانه - عمرش هفتاد و دو سال تمام شده بود - و از حال هفتاد و سوم اکثره هری گشته - از انجمله بدست و پنج سال بفرمانروائی و کشورگشائی منقضی گشت - و بملاحظه تاریخ ولادت و وفات او که در تواریخ مذکور است مدت عمرش هفتاد و چهار سال و سه ماه بوده باشد - و همانا که خلاف باعتبار شهر و حدین شمعی و قمری تواند بود - یا بوجه دیگر از وجوه مشهوره - درین مدت همواره انتظام مهابت ملکی و مالی بامتصواب رای جهان آرای قراچار نویان رونق داشت - و والاشکوه را که چنین برادره بجان و جهان برابره رهنمون در است و اقبال باشد چگونه بآن همه کشورمغانی و سلطنت رانی تارک عظمت باو چ علیین نصابت •

قراچار و چنگیز این عمده • بکشورگشائی قریب همد

و هنگام نواختن کوس رحیل مریر خانی را باو کدای محلم داشت •

و مجمل این قصه داشن آنکه در پورش خطی شی بر پیشگاه خیال او بصورت منالی جلوه دادند که پدرود کردین این جهان مرابنما نزدیکست - فرزندای گرامی و قراچار نویان مپهالار و دیگر اعیان دولت و ارکان سلطنت را طلب داشته نصایحه که انتظام جهانیان از نقایح او باعد در میلی آورده خانی را باو کدای مقرر ساخت - و عهدنامه قاجولی و قتلخان که بآل تمنای تومنه خان رسیده بود و املاف بزرگ نهاد بترتیب نامهای گرامی خود را رقم کرده بودند از خزانه طلب فرموده بر حاضرین مجمع عالی خواند - فرمود که بقراچار نویان بدین وثیقه نامه پیمان بسته بودم هما نیز بدین

در پیوسته - و تموجین ظفر یافت - و در چهل و نه سالگی و بقوله در پنجاه سالگی در رمضان (۵۹۹) پانصد و نود و نهم بدر لغت ملطنت و جهاندارمی کامران شد - و چون مدت سه سال از رمضان آرائی و جهانبانی او گذشت تب تگوری که از مبقران عالم غیب و مرده رحمان درگاه کبریا بود بالهام ربانی تموجین را بخطاب چنگیزخان مخاطب ساخت یعنی شاه شاهان - روز بروز نجم سعادتش روز افزونتر میشد - و سال بسال برق دولتش روزانتر میگشت - بر تمام خطای و لغت و چین و ماچون و لغت قبحاق و سقین و بلغار و اس و روس و آلان و غیر آن سروری یافت - او را چهار فرزند بود جوجی - چغتای - اوکدای - تولی - ترتیب بزم و شکار تعلق بجوجی داشت - و یزغور میدین و سیاست بتقدیم رسانید (که نظام ممالک آرائی بآن منوط است) برای رزین چغتای مفض بود - و تدبیرات جهانبانی و ترتیب امور ملکی باوکدای اختصاص داشت - و مرانجام مهام - پناه و محافظت آردر بدولی متعلق بود - در شهری (۹۱۵) ششصد و پانزده بقصد سلطان محمد خوارزمشاه بجانب ماوراءالنهر توجه نمود - و اهل آن دیار بسطوت تهر بیاماسیدند - و چون از کار ماوراءالنهر پرداخت از آب آموبه عبور نموده عنان کشورگشائی بجانب بلخ مصروف داشت - و تولی خاندرا بالشرک گران بولایت خراسان روانه ساخت - و بعد از تسخیر ممالک ایران و توران از بلخ ببالقان آمد - و از آنجا متوجه دنع سلطان جلال الدین منگیزی شد - و در ماه رمضان (۹۲۴) ششصد و بیست و چهارم سال هلالی سلطان جلال الدین را تا کنار آب سند هزیمت داد - و از آنجا بماوراءالنهر شتافته بجانب بیورت اصلی استقرار گرفت - و در تنگوزیل مطابق چهارم صفر (۹۲۴) ششصد و بیست و چهارم که هم سال ولادت و هم سال جلوس سلطنت بود در حدود ولایت تنکقوت و دیمت حیات مهرد - و پیشتر ازان وصیت کرده بود که چون قضیه ناگزیر درین یورش روی نماید پنهان داربد تا کار اهل تنکقوت بانجام رسد - و در ممالک دردمت فتورس نرود - و فرزندان و امرا بموجب وصیت عمل نموده در اخفای این حال کوشش نمودند تا آنکه اهل تنکقوت بیرون آمدند و تلف تبغ شدند - و بعد ازان صدوق نعش او را برداشته روی براه آوردند - و هر آوریده را که در راه میدیدند از هم میگذرانیدند تا خبر باطراف و اکناف بزودی نرسد - و چهاردهم رمضان همین سال نعش او را باردوم بزرگ آورده اظهار واقعه ناگزیر نمودند - و در پهای درختی که بر روزه در شکرگاه جهت تربت خویش خوش کرده بود مدنون ساختند -

(۲) در نسخه [ز] بتغیری (۳) شعر نهادیم نام تو چنگیز خان • ازین پس تو خود را تموجین مخوان • همه کس را این چنین خوانند • بدین نام نیک آفرین خوانند • از انرو که معنی چنگیز خان • بود شاه شامان بنوری زبان • من ظفر نامه (۴) نسخه [چ] سقین و [ر] سقین • (۵) نسخه [ح] منگیری •

خاتون دبی اولیو انگه که آهمنی بود فرزند گرامی بزد - بیسوکای بهادر او را تموچین نام نهاد - سوغوچین که غریب بلند و دربانست والا داشت به بیسوکای بهادر گفت که از رموز حساب دانی و نظرات سعود آممائی چنان استدلال میتوان نمود که این همان ستاره دولتمست که در نوبت چهارم از جیب تپخان برآمده بود *

اگرچه در مصلحه علیّه حضرت شاهنشاهی (که درین محکمات نامه امزدی سخن ازان میرود) احتیاج بذکر تموچین نیست که از شعب این شجره تقدّمه امت لیکن چون پرتوے از نور مقدّس آکنقوا بود مجمل از ذکر آن ناگزیر افتاد - طالع مسعود تموچین میزان بود - و هفت ستاره در طالع بودند - و راس در میوم - و ذنب در نهم - و بعضی برآنند که در سال (۵۸۱) پانصد و هشتاد و یک که بصر دارئی الوس و قوم نیروی رحید مبعثه مباره در میزان فراهم آمده بودند *

قرا چارنویان

قرا چارنویان - فرزند گرامی سوغوچین امت پادشاه منشی شهریار نشان بود - چون در سال تنگوزیل (۵۹۲) پانصد و شصت و دو بیسوکای بهادر درگذشت و درین سال تموچین سیزده ساله بود و سوغوچین که مدار ملک و سلطنت و گیرودار لشکر و سپاه بر بود همدان چندروز باردوی فنا کوچ نمود قراچار نویان ایام صغر داشت - قوم نبیون از تموچین روی گردان شده بمردم تالچوت پیوستند - و تموچین محنتها کشید - و در بند بلا افتاد - و عاقبت بتائید آمانی ازان درطهای و مخاطرههای سهمناک نجات یافت - و با قوم جاموقه و تالچوت و تغقرا و جلایر و غیر آن کارزارها کرد - و قریه که سال عمرش از سی درگذشته بود سردار ایل و الوس خود شد - بذایر مخالفت بعضی از فرمانروایان ترکستان در چهل سالگی برهنمونئی قراچارنویان پیش آرنک خان حاکم قوم گرایت که با بیسوکای بهادر سابقه محبت داشت زنت - و کراهی پسندیدده برای او بجای آورد - و دستبرد نیکو نمود - و رتبه قرب ملزمت و علو مرتبت او بمرحطه رسید که مشام حمی اخلاصش از شمامه اتحاد معطر گشت بلوئی که امرای عظام و خویشان برو حسد بدند - جاموقه که مهتر جاجرات بود سنکو پسر آرنک خانرا با خود متفق کرده در باب او سخنان ناشایسته و حقیقههای ناپسندیدده بهم بسته خاطر آرنک خانرا از راه راحتی برده در خیال نامد انداختند - و تموچین اندیشه مند گشته بامتصواب قراچار نویان و تدبیرات درست او ازان مهلکه برآمد - و در مرتبه درمیدان ایشان محاربات عظیم

(۲) در نسخهای اکبرنامه تالچوت بلام و در ظفرنامه تالچوت بنون * (۳) نسخه (چ) فقرات *

(۴) در ظفرنامه شنکو *

ایشانرا بناراج برد - و چون نویسی تختِ حیا اجل در رسید برتان بهادر برادرِ گرامی او بمشاورت اعیان مملکت بر سرپر خانی متمکن گشت - و با اقی پدر و برادرِ خود را تازه گردانید - و چون در همد او هیچکس را یاری آن نبود که با او دعوی مبارزت و عهدی کند لاجرم لقبِ خانی او در افواه بلفظ بهادری زبانزد شهرت گشت - و نقدِ شجاعت او را باین نام مهابت‌نزا مصوک ساختند - و درین زمان قاجولی بهادر (که هم برادرِ جانشینار بود و هم بهادرِ سپهسالار) متوجه عالم بقا شد .

ایردمچی برلاس

ایردمچی برلاس - پسر ارشدِ قاجولی بهادر است که در معالک فرهنگ و معارف جنگ مغیرِ هوش بلند و بختِ بیدار داشت - بعد از پدر طغرای سپهسالاری بنام او سر بلندی گرفت - و او بآنینه که پدر بزرگوار رونق داده بود در تضحیقِ مهمِ معالک و تدبیرِ عظامِ امور کوشش مینمود - و اول کسی که بلقبِ برلاس اختصاص یافت او بود - و معنی این لفظ معنی شجاع بانسب است - و نسب تمام الوی برلاس بار میرمد - و چون زندگانی برتان بهادر بحر آمد از چهار پسر او سیومین بیسوکای بهادر که پدر چنگیز خان است و بجوشن فرزادگی و مغیر مردانگی آراسته بود تاجِ خانی بر سر نهاده زینت بخش حریر جهانبانی گشت - و درین هنگام ایردمچی برلاس بشهرستان بقا اماس اقامت نهاده - ازو بیدمت و نه پسر یادگار ماند .

سوغو چیچن

سوغو چیچن - در میان فرزندانِ گرامی ایردمچی برلاس بدلِ داور و رای جهاندار و خرد و عطوفت کلماز نظام بخش سر بلندی داشت - و از روی مال نیز بزرگترین اولاد بود - جای پدر عالقدر گرفت - بمعنی شهردار - و بصورت سپهسالار بود - بیسوکای بهادر برای جهان آرای سوغو چیچن لشکر بر سر تاتار کشید - و خان و مان و دولت ایشانرا پی سپر غارت ساخت - و بیانی یزدان و نیروی بخت فیروز بر تاتار غالب آمده بدولت و اقبال متوجه دیلون یلدق شدند - و چون بدان موضع سعادت افزا رسیدند در بیستم ذیقعد تنگوز بیل مال (۵۴۹) پانصد و چهل و نه هالی

(۲) در اکثر نسخ اکبرنامه بیسوکای - و در بعضی جابسوکا نوشته و در ظفر نامه بسوکی - میگوید • شعر • پس از شاه برتان یزدان پرست • بسوکی بهادر بشامی نشست • (۳) این اسم هم در نسخها مختلف واقع شده اما برین شعر که در ظفر نامه یزدی آورده اعتماد نموده • شعره زسوغو چیچن بود پورے نکو • جهانگیر و فرمانده و نیکو •

و قاجولی بهادر بهمان منصب والی مهابادری مشغول بوده پاس پیمان خود میداشت - و بدستباری فرزندی در مردانگی و انجام کارگاه ملک و دولت مینمود - و قوبله خان به پشت گرمی اینچنین مهربانی که هم عقلی خداوندانی داشت و هم تیغ کشورستانی انتقام برادر خود از اتان خان حاکم خطای کشید - و جنگهای بزرگ که کارنامه مردان کار تواند بود کرده بر لشکر خطای شکست عظیم انداخت *

و مجمل ازین سرگذشت آنکه فرمانروایان خطا پیوسته ازین طبقه و الاشکوه دغدغه داشتند - و همواره متحرک مسلمانی درستی بوده روزگار میگذرانیدند - چون دارائی خطا بالتانخان استقرار یافت از استماع شجاعت و ندیدیر قتلخان بیشتر هراسان گشت - بر حیل فرستادهای کردلیان اساس موافقت محکم ساخت بمرتبه که قتلخانرا استدعای آمدن خطا نمود - و خان بمقتضای راستی و درستی که طبیعتی این دردمان و الانزاد است داروگیر ملک را بقاجولی بهادر سپرده بخطا رفت - و نقش محبت دلپذیر نهشت - و از آنجا کامیاب عیش و عشرت بیورث خود متوجه شد - بعضی از اعیان دولت اتان خان [که تنگ حوصله و فرومایه بودند] سخنان ناشایسته گفته اتانخانرا متغیر گردانیدند - اتان خان از وداع پشیمان شد - و کس فرستاده طلب داشت - قتلخان از مواد پیدایش روزگار نقش ناراحتی اتانخان خوانده جواب فرستاد که چون بصاعت فرخنده توجه نموده ام برگشتن را لایق نمیدانم - خان خطا جوشیده لشکر نامزد او کرد که بهر وضع که ممکن باشد خانرا بگردانند - قتلخان بخانه درخت مالجوتی نام که در هر راه مارائی داشت سردار لشکر خطا را فرود آورد - و قرار داد که بر میگردم - مالجوتی پنهانی گفت که معارفت را مصلحت نمیدانم - من اسم دارم نیز گرد و دوررو که هیچکس بآن نتواند رسید همچنان احتیاط شدن و بران اسب سوار شده ازین مخاطره بدر رفتن صلاح وقت است - قتلخان برین رای عمل نموده بران اسب سوار دولت شده بیورث خود شناخت - فرستادهای خطای چون آگاه شدند چابکدستان تیزپای از عقب درآمدند - و جز در یورث خانی بجای دیگر نه پیوستند - قتلخان این بداندیشانرا گرفته از هم گذرانید - درین اثنا هرگز کلان او قین برقاق که بحسن صورت به همتای روزگار بود در حوالی دشت هم تکی غزالان داشت - ناگاه قوم تاتار دوچار شده دستگیرش کردند - و لورا گرفته پیش اتان خان بردند - و خان بانقاص آستان جانان گرگامنش تیغ بیدان برین غزال شیرنژاد راند - قوبله خان که بهر دوم بود چون تخت آرای مملکت شد بجهت انتقام برادر خود بجمع لشکرها همت گماشته متوجه اتان خان شد - و نبرد عظیم در پیوست - و شکست غریب خطانیانرا داده اسباب و اموال

بر تخت خانی نهینند - و در مملکت حاکم شوند - اما مرتبه چهارم آن باشد که از عقب ایشان پادشاه ظهور کند که اکثر عالم را در تحت تصرف خود در آورد - و او را فرزندان پدید آیند - و هر یک حکومت ناحیه داشته باشد - و از قاجولی هفت فرزند دولتمند که انصاریشوانی و تاج فرمانروائی بر سر داشته باشند بظهور آیند - و نوبت هشتم فرزندان پدید آید که جهادگیری نماید - و بر عالمیان سری و سروری کند - و از فرزندان بوجود آیند که هر یک حاکم جانبی باشد - و والی مملکت شود * و چون تومنه خان از تعبیر فارغ شد برادران بفرموده پدر بایکدیگر عهد و پیمان بستند - که سریر خانی بقبل خان مسلم باشد - و قاجولی مهبالار و صف آرای و مدار کل و تبغ زن باشد - و مقرر شد که فرزندان یکدیگر بطن بطن همین طریقه منظور و مملوک دارند - و عهدنامه بخط ایغوری درین باب قلمی فرمودند - و هر دو برادر بر آن خط مهر نهادند - و بآل تمغای تومنه خان رسانیدند - از آدم تا تومنه خان آبای کبار حضرت شاهنشاهی [که مقصود از جنبش این ملعه ایشانند] بریاست مطلقه و سلطنت مستغله ممتاز گشته ثبات بخش سریر معدات بودند - و طایفه ازین گروه والاشکوه مقتدائی ملک معنی نیز یافته کامیاب ظاهر و باطن گشتند - چنانچه باستانی نامها از آن آگاهی میبخشد - و حکمت الهی [که در ظهور نشاء جامعه مراتب کونی و الهی بچندین میانجی کارفرمایان ملک صورت و معنی اهتمام دارد] منتظر زمان ولادت حضرت شاهنشاهی [که نقاره کایدات بودن طراز خلعت فاخره اوست] بوده روز بروز اسباب آنرا سرانجام میدهد - و برای جامعیت و شناسائی قدر خدمت و لذت مبراهی شایسته قاجولی بهادر را لباس و کالت مستعار پوشانید - تا مراتب این حالت نیز برای العین این سلسله علیه در آید - و سرمایه جمعیت مراتب برای حضرت شاهنشاهی حاصل گردد - و با وجود رشد و گردانی و بزرگی و بزرگ منشی قاجولی بهادر قبلخان وایمهد شد - اگرچه بظاهر مراعات کلتی سن شد [که منظور دانشوران نیست] اما در معنی کارفرمای قدرت الهی نشاء جامعیت را سرانجام داد - چون تومنه خانرا - نقاره حیات در مغرب فوات متواری شد قبلخان بر تخت فرمانروائی متمکن گشت - و قاجولی بهادر بموجب وفا بعهد که سرمایه دولت سرمدیست در مقام یکجہنی و موافقت در آمده بآئین درستی و شاهنشاهی منصوبی انتظام مہام سلطنت گشت - و چون قبلخان از دارالفن همتی بدارالامان فیستی خرامید قویله خان که در میان شش پیر او شایسته تاج و تخت بود بمسلطنت نشست -

عالم اهتمام نمود - قصبها آبادان ساخت - و خیل و حشم او بسیار پدید آمد - و با جلاپرادرا کلزارها
بوقع پیوست - ملک رانی و جهانبانی با استقلال کرد - و چون از عالم درگذشت ازو سه پسر ماند :

بایسنغر خان

بایسنغر خان - بزرگترین فرزندان او بود بکردانی و سربراهیی رعیت و میاهی یگانه روزگار بود -
بوصیت پدر تخت آرای فرماندهی گشت •

تومنه خان

تومنه خان - پسر گرامی اوست - پدر در هنگام گذشتن ازین جهان گذران ملک و دولت بار سپرد -
مصدق شهریاری و جهانگیری بوجود او فروغ یافت - با مردانگی خردمندی زینت بخش حال او
بود - و با بزرگ منشی بردباری رونق افزای روزگار او - بعبارت از مملکت مغلستان و ترکستان
هنوز بازوی تدبیر و نیروی حرب پنجه اقبال بر ملک موروثی افزون ساخت - و تمام ترکستان در هیبت
و عظمت مماثل او نداشت - او را دو خاتون بود - ازیک هفت پسر آمد - و از دیگر
دو پسر بیک شکم متولد شد - ازین نوآمان یکی را قبل نام بود که جد سیوم چنگیزخانست -
و دیگر قاجولی نام داشت •

قاجولی بهادر

قاجولی بهادر - جد هشتم حضرت صاحبقرانیست - مظهر انوار دولت و مورد آثار سعادت بود -
بر بزرگی از چهره او میثافت - و شکوه بختیاری از پیشانی او میدرخشید - شب خواب دید که
از جیب قبلخان ستاره رخشان برآمد - و باوچ فلک رسیده تاریک گشت - و همچنین پی در پی
سه بار واقع شد - و در نوبت چهارم ستاره بغایت نورانی از گریبان دولتش طلوع کرد که
آفاق را نور او فرو گزمت - و هرتو نور او بچند ستاره دیگر رحید که بهر یک از آنها ناحیه
روشنائی پذیرفت - و چون آن کوکب نورانی ناپدید شد اطراف جهان همچنان روشن بود -
از خواب بیدار شد و در تعبیر این نمودار غیبی طایر اندیشه را پرواز میداد - ناگهان باز خوابش
در ربود - و همچنان مشاهده کرد که از گریبان او هفت بار ستاره روشن پدید آمد - و غروب کرد -
و نوبت هفتم ستاره بزرگ طلوع نمود - تمام جهانرا ضیا و رونق بخشید - و ازو چند ستاره دیگر
خرد منشعب شد که هر یک گوشه از عالم را روشن ساختند - و چون آن ستاره بزرگ ناپدید شد عالم
همان روشن ماند - و ستاره های دیگر همچنان روشنائی داشتند - متعجبم صورت واقعه را قاجولی
بهادر به پدر بزرگوار خود تومنه خان عرض کرد - پدر تعبیر فرمود که از قبلخان سه شاهزاده

این گراسی نوادانرا نیروی گویند یعنی بدید آمده از نور - و ایشانرا بزرگترین اقوام مغل دانند •

بوزنجرقاآن

بوزنجرقاآن - جدّ نهم چنگیز خان و قراچار نویان و جدّ چهاردهم حضرت صاحبقرانی و جدّ بیست و دوم حضرت شاهنشاهیست - چون بسنّ تمیز رسید سریر سلطنت توران زمین را زینت داد - و مرداران قبایل از ترک و تاتار و غیر آن که بطریق ملوک طوایف زندگانی میکردند کمر خدمتکاری بمیان جان بستند - و او به نیروی تدبیر پریشانیهای روزگار فراهم آورده داد عدالت و احسان داد - و زمانه دراز بمردانگی و فرزاندگی روزگار را آرایش و آرایش بخشید - و او با ابومسلم مروزی معاصر بود - چون رخت هستی برپست از در پسر ماند - بوقا - و توتبا •

بوقا خان

بوقاخان - پسر مهین اوست که جدّ هشتم چنگیز خان و قراچار نویانست بموجب وصیت بجای پدر بنشست - و مسند پادشاهی را بعدل و داد آراسته کرد - و قاعدهای تازه در جهانداری و گیتی ستانی اختراع نموده دستورالعمل خواقین روزگار ساخت - و با زیردستان چنان زیست کرد که خواص و عوام از خوشوقت شدند •

دوئمین خان

دوئمین خان - پسر رشید اوست - پدر چون بناگاهلی زمان گذشتن دریافت اورا ولیدعهد و جانشین خود کرد - او در لوازم دارائی و ملک افزائی کوشش نمود - او را نه پسر بود - بعد از گذشتن او منولون والد فرزندان که بعدل و تدبیر یکتا بود بگوشت رفته بتربیت فرزندان مشغول گشت - روزی جلایر که از قوم دراکین اند کمین گرفته منولون و هشت فرزند اورا بقتل رسانیدند - قایدو خان که پسر نهم بود بخداستکاری یکی از خویشان پسر عم خود ماچین رفته بود نجات یافت - و بدستگیری و مددکاری ماچین جلایر بر نادانی خود معترف شده هفتاد تن را که در کشتن شریک بودند بخون منولون و پسرانش کشند - و عیال و اطفال ایشانرا بسته پیش قایدو خان فرستادند - خان داغ بندگی بر جبین آنها نهاده گذاشت - و فرزندان ایشان زمانه دراز در قید بندگی بودند •

قایدو خان

قایدو خان - بعد از چندین وقایع بسعی ماچین بر سریر سلطنت نشست - و در آبادانی

(۲) نسخه [۵۱] و ظفرنامه توقیا • (۳) نسخه [ج] بوقا قاآن • (۴) این نام در نسخها بصور مختلفه - یکجا بصورت و در همان نسخه جای دیگر بصورت دیگر - نسخه [ج] که فی الجمله در صحت از نسخهای دیگر بهتر است در این اینجا دو تین نوشته - و در حاشیه نسخه [ز] اینجا آورده که دو تین خانرا دو تین بن بوقا هم گویند من تاریخ الا عجوبه •

لیکن مبدع جهان آرا که از عنفوان ابداع کارخانه ایجاد را سرانجام میدهد بمقتضای تضاد و
تباين اسمای جمالی و جلالی چنانچه گروه آدمیانرا بدانش والا و تدبیر درخت و فطرت عالی
و نصرت عظیم و اندیشه صواب مخصوص ساخته روز بروز در افزایش حال آنها میکوشد همان
طور گروه انبوه آدم صورتانرا بکم بیدی و کوتاهایی و کج اندیشی و بدگمانی و فتنه انگیزی
و به تصریح اختصاص داده سرگرم کار میدارد - و اگرچه در هر دو طور بهمانه استعداد پُر میشود
اما بجا حکمتها که درین کار شگرف اندارج دارد - بظاہر آن پیوسته ظلمت با نور و نحریت
با سعادت و ادبار با اقبال همقران میباشد - و همواره بیدولتان تیره رایی سنگ تفرقه در پیش
می اندازند - و بروی شرمسار صوری و معنوی گشته بگوی^(۱) عدم میشنابند - و مصداق آن حال
این سانکه نورانیست که چون چنین امر بدیع بظهور آمد جمعی از کونه نظران ناقص خرد ظاهر برست
که از دولت حقیقی به نصیب اند و از نعمت معرفت بعید اندیشهای نادرست بخاطر
آوردند - و آن مسند نشین عمقت از کمال مهریابی نخواست که این نابینایان به سعادت
در و بال این خیال گرفتار مانند اعیان مملکت خود را از واقعه آگاه ساخت - و فرمود که اگر
ساده لوحی ناقص عقل که از بدایع قدرتهای الهی و صنوب تقدیرات ازلی خبردار نبوده در بلبله
روی ظن اند و آئینه دل را بزرگ خیالات فاسده تیره رنگ سازد هر آئینه از عقوبت
آن ابدالقاد در خسران و نکال ماند - بهتر آنست که ساخت اندیشه ایشانرا ازین دغدغه
را بردازم - و نظر برین مقدمه ضرورت است که بیدار دلان حقیقت شناس و معتمدان اختصاص پیوند
در حوالی خرگاه بحر است شب زنده دارند - تا تاریکی شک و ریب از حویدای دل ایشان
بذور واردات الهی و مشاهده انوار غیبی بروشنی گراید - و مظنه اوهم ناسد از درون این
تیره جاذان بیرون رود - بظاہر آن چندگاه پاسبانان بیدار دل و خرد پروزان درون حوالی خرگاه
بوده چون اختران شب زنده دار دیده برهم نزدند - لاکه در دل شب که وقت نزول رحمت
الهیست نوره فروزنند چون ماه تابان بدستورے که بانوی سرافرد عفت فرموده بود از فراز
به نشیب روی کرده بحرگاه در آمد - غریو از حاضران آگاه برخاست - لحنی در مقام حیرت
بوده اندیشهای باطل از دلهای وسوسه خیز فرونشست - و چون ایام آستن سپری شد سه
بهر گرامی سعادت ولادت یافت - یکم بمون قنقی^(۲) - و تمامت قوم قنقین از دلی او پدید آمد -
و دوم یونسی ساجی که قبیلہ - السجیوت از وی منشعب گشت - قوم تروزییر قان است - و اولاد

(۲) نسخه [۵۱ ح] موعود . (۳) در نسخهای اکبرنامه بموحده و تیسین بقای فوقانیست و در ظفرنامه

یوزن بیای سکنای و قنقی دون .

که آسایش عالم معنی بود آسایش ملک دنیای فیزیکی گشت - و بضرورت بظاهر امور پرداخته
بسروری و سربرآرائی الویس خود متوجه شد •

شیء آن نورپرد الهی بر بستر انزواست بهلو نهاده و بر چارباش استراحت تکیه زده
بود که ناگاه نوری شگرف در خرگاه پرتو داداخت - و آن نور در کام و دهان آن سرچشمه
عرفان و حضور در آمد - و آن عفت قباب بر منوال حضرت مریم بنت عمران ازان نور آبتن
شد - سبحان الله نفوس قدسیه انسانی را از آدم تا این نورپرد در نعمت و محبت
و نوازی و تنگی و فتح و هزیمت و لطف و غضب و سایر صفات متضاده مرتبه بمرتبه
پرورش داده مستعد فیضان نور مقدس میساختند • و پیشتر از آنکه این نور اقدس
از آسمان تقدس نزول انبال نماید قیام از تعلق آباد شهر و اقلیم برآورده در صحرائی
تجرد پرورش بخشیده چندین آبا و اجداد ارزا بطن بطن در مدت دو هزار سال دران
کوهستان هم تصفیه بخشیده آشنای ملک تقدس میساختند - و هم مرتبه انسانی را
جامع مراتب کونی و الهی میگردانیدند - چون پرورش معنوی سرانجام یافت بمقتضای
حکمت بالغه بلندوزخانرا از کوه بشهر آورده سربرآرای گردانیدند - تا نوبت این سلسله مقدمه
بحضرت آلتقوا رسید - و آن نور الهی بمیانجی چندین بزرگان دین و دولت بدواسطه بشری
در عالم ظاهر جلوه گر آمد - آغاز ظهور حضرت شامشاهی آن روز بود که بعد از دیر در مدارج
مختلفه از خدیر مقدس حضرت مریم مکانی برای سرانجام نشاء صورت و معنی بعالم بروز
شدت - اماطون تجرّسه باید که این سخنان بگوش هوش شنود که خدیو زمان در پرده آرائی -
و زمانیان با درد چشم - و زحیر باطن پرده در است - و بالجمله بر سر سخن رفته باز گویم که همواره
در اوقات فرخنده و ساعات خجسته سرای مقدس آن عفت قباب بفروغ آن نور روشن میشد -
و زمان زمان ظاهر و باطن آن قدسی نژاد اضاوت مییافت - آنانکه از بال همت بلند پروازی
فرموده از اسباب پرستی گذشته محبت بین اند امثال این امور در وسعت آباد قدرت الهی بدیع
و بعید نمیدانند - و مستبعد علت پرستای ظاهرین در پیش حایل ایشان معتبر نیست - و آنانکه
در سبب مانده پیشتر قدم نهاده اند لیکن بقا دوزی بخت بیدار از محامه ظاهری گریز ندارند
انها نیز در مبادی حال توقف نمیکنند - خصوصاً فرزند بی مادر و پدر [که آدم اول باشد] قبول
کرده اند و فرزند بی مادر را [که حوا نامند] پذیرفته اند - و فرزند بی پدر آنها را چگونه قبول
نکنند - فکیف که مذل این واقع در قصه عیسی و مریم متبیین آنها باشد •

حکایات مریم اگر بشنوی • باللقوا همچنان بگویی

و سرداری سرفراز بود. و بعد از بنیان فرزندانی ایشان بطناً بعد بطن در ارکنة تون مروری قبايل داشتند -
 پلورز خان بعددگاری بخت کویک دولتش رفته رفته از انقی سعادت طلوع نمود - و او از وی
 مغل را آبادان ساخت - و فرمانروای والکوه شد - و نزد قوم مغل آنکس در مرتب نسب و شایسته
 خانی باشد که نسب خود را ببالدوزخان رساند •

جویینه بهادر

جویینه بهادر - پسر رشید بالدوزخانست - بعد از هر شدن پیدانه عمر پدر بر تخت جهانپانی
 کعباد گشت -

حضرت عصمت قباب قدسی نقاب آنقوا

دادار بدایع آفرین هر چه از مکرین خفا بجای ظهور آرد بسیار از عجایب امور را مشتمل باشد
 لیکن آدمی زاد بموجب غفلت که در نشاء کثرت و لباس تعلق متون این بنای عالی احاس است
 از دریانت آن باز میماند - چه اگر این طور نشده او را از نظارگی بودن فرصت نبوده - و بهیچ کره
 فہر داخته - مبدع جهان آرا اکثر از عجایب قدرت خود را از نظر جهانیان می پوشد - و بقدر احتیاج
 که یکبارگی از تماشای غرایب مقدرات الہی محروم نماند هر ده چند از روی مقدمات مکرین
 غیب بر میدارد - و باز از دید بسیار از غفلت که در سرشت ایشان ودیعت نهاد تقدیر است
 همان دید را هر ده شناسائی میگرداند - و پس از آن رانیت علم الہی برای هزار گونه حکمت که
 یکم از آن آگاهی غفلت زدهای این جهانست آفرینش دیگر بظہور می آرد - و نقاب و احتجاب را
 اندک برداشته رنگ آمیز تعجب میگرداند - از آن جمله احوال بدایع طراز حضرت آنقواست -
 و او دختر قدسی اختر جویینه بهادر است از قوم قیات از نسل برلاس - از زمان خردی تا بمر
 بزرگی حسن صوری و معنوی او در افزایش بود - تا آنکه بفطرت عالی و همت والا یگانه
 روزگار گشت - و باتفاق درست و دشمن و خویش و بیگانه بزرگمنش خردپور خداپرست
 بود - انوار خداشناسی ز چہر اش پیدا - احرار الہی بر پیشانی او هویدا - پرده نعلین سادات
 عفت - خلوت گزین مراتبات احدیت - مظهر تجلیات قدسی - مہبط فیوضات قدسی بود -
 چون بحد کمال رسید او را چنانچه آئین سلطین و رحم بزرگان دنیا و دین است به ذہون بیان
 که فرمانروای مغلستان و مصر او بود پیوند کردند - و آن گوهر یکنای قدسی را قرین
 فرمانروائی الهی ماحقند - از آنها که او همسر نبود بملک نیستی شناسند - حضرت آنقوا

جامع حضرت شاهنشاهی بود تا هم نصیب فدائیت بجای آید و هم مراتب غریت و عزت و مشقت باین طرز بدیع فراهم شود تا گوهر بکفای حضرت شاهنشاهی (که مقصود اصلی از آفرینش این طبقه گرامی است) و هم حرمان این محنت نامه ایزدبخت (جامع مدارج اطرار کونیه شده و قدر این طبقات انام (که باین حالت باعند) گشته کامرانی صورت و معنی گردد - و باین طرز کرده از نامرادی پیرامون حال مقتضی او نگردد - و باجمعه چون قیام با همراهان دران سرزمین بسر برد از ایشان اولاد شد - و قبایل پدید آمد - و جماعه را که از قیام بوجود آمدند قیامت نام نهادند - و طایفه که از تگوز رسیدند به درلکین ملقب گشتند - احوال فرزندان قیام تا زمانی که در ارکده تون بودند - که در هزار حال تقریبی باشد بنظر در نیامده - و همانا که دران زمان مکان رسم نوشتن و خواندن نبوده باشد - و بعد از مهری شدن در هزار حال تخمینا در آخرهای زمان نوشیروان قیامت و درلکین بجهت آنکه زمین ارکده تونرا گنجایش این مردم نماده بود اراده برآمدن کردند - و هر راه ایشانرا کوهی که معدن آهن بود مسدود داشت - دانایان اندیشها را کار فرموده از چرم گوزن دمها اخذرا نمودند - و آن کوه آهنین را گذاخته گذر پیدا کردند - و ملک خودرا بزور شمشیر و نیروی تدبیر از دست تاتار و غیر او برآوردند - و بر سریر کامرانی و جهانپائی متمکن گشتند - و تخمین کیشان درست اندیش از چهار هزار سال پیش از آنکه اجداد عالی بیست و هشت تن بوده اند و هزار سال بعد از آنکه آبابی کرام بیست و پنج نفر بوده اند چنان قداس کنند که درین دو هزار سال بیست و پنج کس باشند - پوشیده نماند - که زمین مغول در طرف مشرق است و از آبادانی دور - دور آن هفت هشت ماهه راه است - سرحد شرقیش تا سرحد خطا - و غربی آن تا زمین ایغور - و شمالی او پدومته با قرغزو سلیکایست - و جنوبی آن متصل با تبت - خورش ایشان گوشت شکار - و پوشش ایشان پوست بهایم و سباعست •

تیمورتاش

تیمورتاش - از نحل سعادت اصل قیام است - بسروری و فرماندهی سر بلند بود •

منکلی خواجه

منکلی خواجه - گرامی فرزند تیمورتاش است - سرفراز تاج دولت و سعادت بود - و مصدق

ایالت و عدالت داشت •

بلدوزخان

بلدوزخان - خلف بزرگ منش منکلی خواجه است که درین آمدن قیامت و درلکین با امر

منکلی خان

منکلی خان - پسر دوستدار او بود - بعد از بر سر بر فرماندهی نشست - و بنظر عنایت یزدان

و مقامش ایزد شناسان اعتبار یافت •

تنگیز خان

تنگیز خان - بعد از رحلت پدر گرامی متصدی انتظام امور سلطنت شده صد و ده سال

در مغولستان تاج دولت بر سر داشت •

ایلخان

ایلخان - نرزد گرامی اوست - پدر در هنگام پیری و ناتوانی سر انجام مهام جهانجایی بار

ارزانی داشت و خود بعد خواهی ایام کثرت بگوشت و هدت نشست •

قیان

قیان - فرزند دانشین ایلخانست که بمقتضای غوامض حکمت ایزدی مورد شداید احوال شد -

چون ایزد دانا خواهد که جوهر انصاف را بکمال معنوی رسالت اول مرادے چلد در ضمن نامرادی
جلوه گر آرد - و چندین بزرگان پاک طینت را فدای آن بزرگ ساخته او را خلعت ظهور دهد -

مصدق این حال قصه ایلخانست که چون نوبت سرپرآرائی بار رسید بائید که عالم صوری ازان نظام
گیرد و ملک معنوی مراعات پذیرد زیست میکرد - و دلهای پراکنده را فراهم می آورد - تا آنکه

تور بن فریدون بدر کشتان و ماوراءالنهر امتیلا یافت و باتفاق سونچ خلن ملک قاتار و ایغور با ایلخان
نبرد عظیم کرد - و زمره منل از حسن معاشرت ایلخان فداپایانه جنگ کردند - و بسیاری از ترکان

و ایغور و قاتار درین نبرد کشته شدند - و در اندای جنگ تور و قاتار مقاومت نکرده فرار اختیار
نمودند - و بمکر و حیلت دست زده از راه روباه بازی روی بگریز نهادند - و باره از راه رفته در نشیبی

فرود آمدند - و آخرهای شب ناگهانی بر سر لشکر ایلخان شبیخون آوردند - و چندان کشتش شد
که از مردم ایلخان جز پسر او قیان و پسر خال او نکوز و دو حرم ایشان که خود را در میان کشتگان

پنهان ساخته بودند هیچکس جان بسلامت بیرون نداشت برد - چون شب درآمد آن چهارکس
خود را بکوه کشیدند - و بزحمت و مشقت بیدار چون از گریوها و تنگیهای کوه گذشتند مرغزاره که

در چشمهای خوشکوار و میوهای نرازان بود بنظر درآمد - ناچار آن مواضع نزه را بمقتضای وقت
غنیمت دانسته طرح اقامت انداختند - و ترکان این جای را ارگنه تون نامند - و گویند این رانعه

هائیکه بعد از هزار سال بود از گذشتن اغورخان - هانا داند که درین قضیه بدیع تدبیر ابداع گوهر

همه منسحب گشتند - و تمامی ترکان از نسل این بزرگان اند - و لفظ ترکمان در قدیم نبوده است چمن اولاد ایشان بایران در آمدند و در آن سرزمین توالد و تضام شد بقدریج صورتهای ایشان مانند تاجیک شد - و چون تاجیک نبودند تاجکان ایشان را ترکمان گفتند یعنی ترک مانند - و بعضی برآند که ترکمان قوم علیحده اند و بترکان نسبت قرابت ندارند - و ماقول است که اغورخان بعد از آنکه تصدیق عالم نموده بدوریت اصلی خود بازگشته بر مهند دولت نشست بزم خسروانه ترتیب نمود و هر کدام از فرزندان دولتمند و امرای اخلاص اندیش و مایر ملازمانرا بفوازشهای پادشاهانه بذواخت - و نصیحتهای بلند و وصیتهای ارجمند که بر ثبات دولت رهنمون باشد فرمود - و مقرر ساخت که دست راست که ترکمان برانگار گویند و ولیمهدی به پسر بزرگ و اولاد او مقرر باشد - و دست چپ که جوونگار باشد و وکالت بفرزندان خرد داد - و قرار داد که همواره بطن بر بطنی برین آئین ثابت باشند - و اکنون ازین بیست و چهار فرقه يك نیمه بدست راست تعلق دارد - و يك نیمه بدست چپ - هفتاد و سه سال یا در سال لوازم جهانبانی بجای آورده این جهانرا وداع کرد •

کن خان

کن خان - بموجب وصیت بجای پدر به نشست - و در فرماندهی و جهانداری باخورد در برین خود تدبیرات منیبه ارقیل^(۱) خواجه که وزیر اغورخان بود کامروا شد - و با برادران و فرزندان و برادرزاده ها (که بیست و چهار کس بودند چه هر یک ازین شش برادر را چهار فرزند شده بود) آنگنان ملوک نمود که هر کدام اندازه و حالت خود دانسته در گیرودار سلطنت مددگار هم بودند - و هفتاد سال کامیاب دولت شده آئی خانرا ولیمهدی خود ساخت و درگذشت •

آی خان

آی خان - به نیروی بخت پیدار و دولت پایدار آئین پدر بزرگوار خود داشت - و عدالت را با خوی خوش آراسته بود - و دانش را با کردار نیک فراهم آورده •

بلدوزخان

بلدوزخان - پسر مهین و جانشین او بود - در آداب جهانداری و دادگستری پایه بلند یافت •

(۲) در هر نه نسخه - قبل خواجه - و در هفتمین برنهی ارقیل خواجه - و این شعر نیز آورده • شعر •
از ارقیل چون کن شخود این سخن • پسندید گفتار مرد کهن

اورا در بزرگوارترین مقام آمد - یکی را مغل نام کرد و دیگری را تاتار - و چون بهتد کلدانی
 رسیدند ملک خود را بدو حصه بخش کرد - یک نصف را مغل داد - نصف دیگر را بتاتار - و چون
 پدر بزرگوار ایشان در بهشت حیات مهرد فرزندان با یکدیگر موافقت نموده هر کدام در ولایت خود
 دارائی میکردند - و چون این سلسله علیه را بتاتار و شعب هشتگانه او نسبت نصبت ذکر اورا
 منطوقی مانده بشرح احوال مغل و فرزندان گرامی او میپردازد *

مغل خان

مغلیان - فرمانروای دانا بود - در ولایت خود آنچه ملوک فرموده که دلهای رعایا در ملک بندگی
 و راضی و او درآمد - و همه در نیکو خدمت بها کوشش میکردند - و شعب مغل نه نفر بودند اول
 ایشان مغل خان - و آخر آنها ایل خان است - و مغول تقوز را ازین گرفته اند - این عدد را در جمیع
 اشیا فرخنده دانسته اند - و اورا جهان آفرین چهار پسر داد قراخان - آذرخان - کرخان - اوزخان

قراخان

قراخان - هم در سال بزرگترین فرزندان بود - و هم در شغل جهانداری رشد و امتیاز تمام
 داشت - بعد از پدر بزرگ منش بر اورنگ فرمانروائی نشست - و در قراقرم حدود دو کوه که آنرا
 ارتاق کرتاق می گفتند جهت یورت بیلاق و قشلاق معین ساخت *

اغور خان

اغور خان - فرزند گرامی قراخانست نه در هنگام فرمانروائی از خاتون بزرگ ولادت یافت - و در
 نام نهادن و در راه خدا پرستی کام زدن افسانه گذاران سخنی چند باو نسبت میکنند که خرد انصاف گزین
 بقبول آن چندان اقبال نمی نماید - و او باتفاق فرمانروای خرد دوست و خدا پرست معصیت گستر بود -
 و بایستهای نیک و آئینهای خجسته که باعث انتظام احوال عالم گوناگون و موجب انقیاد
 اختلافات روزگار رنگارنگ بود در میان جهانیان نهاد - و او در میان ملوک ترک مثل جمشید
 بود در ملوک عجم - بفرهنگ درست و همت بلند و بخت ارجمند و شجاعت ذاتی ملک ایران
 و نروان و روم و مصر و شام و اتریش و دیگر ولایتها را در حیطه تصرف درآورد - و اکثر اهل عالم
 در حایه عاطفت او در آمدند - و ترکها را بی نامبتهای مناسب لقبها نهاد که تا امروز زبانزد مردم
 است - مثل ایغور و قنغلی و قیپاق و قارایغ و خلیج و غیر آن - و او را شش پسر شد - گن - آبی - یولدوز -
 کوک - طاق - نیکباز - و سه بزرگ را بوزرق میگویند - و ده دگر را باجوق - و فرزندانهای او به بیست و چهار

و (۱۰) غز - و (۱۱) یارج - و در بعضی کتب هشت پسر مذکور است - خلیج و مدسان و غز را یاد نکرده اند •

ترک

ترک - بزرگترین فرزندانِ یانث بود - ترکانِ او را یانث ارغلان^(۱) گویند - و بهوشیاردانی و کارگذاری و رعیت‌پروری از همه برادران امتیاز داشت - بعد از رحلت پدر بر تخت فرمانروائی نشست - و داد مردمی و مردانگی و مظلوم‌پرسی داد - و در جائی که ترکان او را سیلول یا سلیکای می‌گفتند و چشمهای آب‌بران سبز خوشگوار و گرم عافیت بخش و مرغزارهای دلکش داشت اقامت فرمود - و از چوب و گیاه خانها اختراع کرد - و خرگاه پدید آورد - و از پوست بهایم و سباع لباس پوشیدنی دوخت - و نمک در زمان او ظاهر شد - و در آندین او آن بود که پسر را جز شمشیر میراث ندهند - و تمام خواسته دختر را باشد - و گویند که معاصر او کیومرث است چنانچه کیومرث اول ملوک عجم است او اول سلاطین ترکستان است - و عمر او دویست و چهل سال بود •

النجہ خان

النجہ خان - بهترین فرزندان ترک بود - چون پیمانۀ زندگی ترک هر شدن گرفت او را بمشورت بزرگان بر تخت سلطنت نشاند - و او خرد دروین را پیشوای خود ساخته در عدالت گستری روزگار گذراند - و چون پدر شد عزت اختیار فرمود •

دیب باقوی

دیب با قوی - بعد از عزت پدر و باشارت عالیشان فرمانروا شد •

کیوک خان

کیوکخان - فرزند رشید اوست - پدرش در هنگام بدروید کردن جهان صبرِ خانی باو عقابت فرمود - او قدر سلطنت را دانسته در لوازم آن اهتمام بجای آورد •

البحه خان

البحه خان - پسر اوست در آخر عمر پدر و تبعید شد - و او داد و ندهش را از اندازه بیرون برد - و ترکان در زمان دولت او مصیبت دنیا شده از راه خردمندی عدول نمودند - چون مدتی بران بگذشت

حاله یادریست و پنجاه ساله یا سیصد و پنجاه ساله بر مسند رهنمونی خلافت نشست - و مدت نهصد و پنجاه سال در راه هرجی جهانیان بود - *

اما حام را نه پسر بود * هند - سند - زنج - نوبه - کنعان - کوش^(۱) - قبط - بربر - حبش - و بعضی حام را شش پسر نوشته اند - سند و کنعانی را ذکر نمیکنند - و نوبه را پسر حبش میگویند *

و حام را نیز نه پسر شد (۱) ارفخشذ - و (۲) کیومرث که پدر ملوک عجم است - و (۳) اسود که مداین و غبیره از بنای اوست - و اهواز و پهلوی پسران اویند - و فارس پسر پهلوی است - و (۴) یغن^(۲) که شام و روم پسران اویند - و (۵) بورچ که در میان مورخان از جز فامی نامیده - و (۶) لوز که فراعنه مصر از نسل اویند - و (۷) عیلم که عمارت خوزستان کرد - خراسان و تنبال پسران اویند - و عراق پسر خراسانست - و کرمان و مکران پسران تنبال اند - و (۸) ارم که قوم عاد از جمله احفاد اویند - و (۹) بوذر که آذربایجان و اران و ارمن و فرغان پسران اویند * بعضی حام را هم شش پسر میگویند کیومرث و بورچ و لوز را ذکر نکرده اند - و بالجمله در فرزندان این دو گروه بسیار اختلافست *

یافت ارشد اولاد نوح است - حلسله علیّه حضرت شاهنشاهی بار می پیوندد - و نسبت تمامی خاندان بلاد مشرق و ترکستان بار میرسد - و او را ابوالذکر گویند^(۳) - و بعضی مورخان او را الونجه خان میگفته اند - در هنگامی که یافت از سوق الثمانین با اهل و عیال رخصت دیار شرق و شمال که نامزد او شده بود یافت از پدر التماس نمود که او را دعائی آموزد که هرگاه خواهد باران بارد - نوح سنگی را که خامیّت او آوردن باران بود بار داد - و چنان نمود که اسم اعظم برو خوانده ام بجهت این مصلحت که ساده لوحان پی بآن زهره از صوابدید او بیرون نروند - یا واقع اسم اعظم برو خوانند - و اکنون آن سنگ در میان ترکان بسیار است آنرا جده تاش گویند - فارسیان سنگ یده خوانند - و عرب حجر المطر گویند - و او بآن حدود رفته صحرائشینی اختیار کرد - و هرگاه میخواست بوسیله آن سنگ ابر عذابت ایزدی در باریدن می آمد - و او را پسرور ایام فرزندان پدید آمدند - و آئینهای شایسته که هم تسلی بخش کوتاه اندیشان تواند شد و هم محرت افزای خاطر بلند همتان و الانطرت تواند گشت در میان آورد - آزو یازده پسر ماند (۱) ترک - و (۲) چین - و (۳) سقاپ - و (۴) منج که او را منسک گویند - و (۵) کماری که او را کیمال نیز خوانند - و (۶) خلج - و (۷) خزر - و (۸) روس - و (۹) حدسان -

(۲) نسخه [ج] کوشن و [ح] کوس - (۳) نسخه [ز] یغین و [ب] و [ح ط] یغین - [۴] و سلم را

لَمَك

لَمَك در عِلْو مرتبت و حَمِو منقبت یگانه عهد بود - بعد از پدر مَسَدِ سروری بدو ثبات یافت - و مدت زندگانی او هفتصد و هشتاد سال بود - و گروهی او را لَمَک و لَمَک نیز گویند *

نُوح

نُوح بن لَمَك بعد از وفاتِ آدم بعد و بیست و شش سال بطالعِ اسد متولد شد - و او معتدِ رسومِ عبادت و معبدِ احساسِ دادارپرستی گشت - و قضیه دعوتِ خلائق بر خداپرستی و نافرمانیِ اربابِ قوم او در سَنُوحِ طوفان و غیر آن مشهور است - و اربابِ تواربِ سه طوفان نشان داده اند - اولِ طوفانی که پیش ازین آدم مشهور بظهور آمده بود - چنانچه علامه شهرزوری میگوید آدم در دورِ اول بود بعد از خرابیِ عالم بطوفانِ اول - و طوفانِ دوم در زمانِ نوح بود که آغاز آن در کوفه شد از تلورِ سرایِ نوح - و تا شش ماه بود و هشتاد کس در کشتی بودند - و هم ازین سبب بعد از برآمدن جائه که اینها مقام ساختند سَوقِ القمانین نام نهاده شد - و دومِ طوفانِ زمانِ موسی که خاصِ باهلِ مصر بود - اگرچه نقلِ پرستانِ روزگار [که در نقلِ طوفانی میکنند] آن دو طوفانرا هم بهمه عالم نسبت میدهند ظاهراً نه چنان باشد - چه در هندوستان [که لقبِ چندین هزار ساله موجود است] ازین دو طوفان نیز نشانی پیدا نیست - الْقَمَر هر اندک فرسنگ آن هشتاد تنی کشتی نهین همه ردیعتِ حیلست میبردند - الا هفت کس نوح - و سه پسرش یافت و حام و حام - و زنای ایشلن * نوح شام و جزیره و عراق و خراسان را بهام داد - و دیارِ مغرب و حبشه و هند و سند و اراضیِ سودانرا بهام عطا فرمود - و چین و قلاب و ترکستانرا بیافست گرفت * و اکنون بزعمِ مورخان مکانِ اصلیِ این مواضع از اولادِ ایشانند - و انتسابِ بنیِ آدم بعد از طوفانِ باین سه تن است - عمرش چون بهزار و شصت سال رسید یا هزار و سیصد سال - در گذشت - و در عمرِ او اقوالِ دیگر هم داستانِ طوازانِ ایراد نموده اند - و گویند بعد از طوفانِ دویست و پنجاه سال یا سیصد و پنجاه سال بزیست - و بالجملة بعد از فوتِ آدم بعد و بیست و شش سال یا در اواخرِ عهدِ آدم متولد شد - و چون پنجاه ساله شد با صد و پنجاه

(۲) نسخه [ز] لانج ؟ و در برهانِ لامنج بیوم پدر نوح و پسر لَمَك و او پیش از لَمَك وفات یافت و نوح را لَمَك پرورش داد و بعضی گویند پدر نوح لَمَك نام داشت - و بدین معنی در سیرة النبی لَمَك و در تورات لامنج *

(۳) در عبرانی نُوح و در عربی نُوح *

و چون گواکب سیّاره که فیض پندیرانِ خوانِ انوارِ اربند هرگاه در خانه خود یا شرفگاه خود می‌رسیدند آنرا گرامی شمرده شیر بدایع آفرینش ایزدی بجای می‌آورد - و آن ازمنه را موافقت و مظاهر نعم والای حق میدانست - و همگی روزگار او بخدومتِ ارجح علویه و اجرام مقدسه میگذاشت • و گنبد های آهرام مصری که بگنبدِ هرمان مشهور است بنا کرده اوست - و دران بنای عالی جمیع صنایع و آلاتِ آدمرا تصویر کرده است تا اگر از دل رود باز آورده شود - مرقوم است که یکی از عظمای دولت را بران داشت که گنبد های مذکور را اساس نهاد - و سیر تمام عالم فرموده مراجعت بمصر نمود - و ابو محضر بلخی آورده که هرامسه بسیار است - اما افضل ایشان سه تن اند - اول هرمس هرامسه که آن ادریس است - و اهل فرس برآنند که نبیره کیومرث است - دوم هرمس بابلی است که بعد از طوفان بنای شهر بابل از آثار اوست - و نیشاغورس از شاگردان او - و بسمعی این هرمس بابلی آنچه از علوم در طوفان نوح مندرس شده بود از سرنور رزق گرفت - وطنی او مدینه کندیین بود که او را مدینه فلاسفه مشرق گفتند - سیوم هرمس مصری استاد اسقلینوس - او نیز در جمیع علوم خصوصاً در طب و کیمیا ید طولی داشت - اکثر اوقات بسفر گذرانیده - و مولد هرمس الهرامسه مدینه منیف (که الحال بمنوف اشتباه دارد) از دیار مصر بود - و آن مدینه را پیش از بذای اسکندریه مدینه الحکما گفتند - و بعد ازان که اسکندر این را بنا کرد جمیع حکمای منیف و غیر آنرا با اسکندریه آورد - از سخنان اوست که بهترین نکوئیها به چیز است - راستی در وقت غضب - و بخشش در زمان تنگدستی - و عفو در هنگام قدرت - و در رفتن او ازین سرای غم پیرای در تواریخ حکایتی بدیع آورده اند که خردمندان در قبول آن می ایستند - و بر روایت در آن وقت هشتصد و شصت و پنج ماله - و بقوله چهار صد و پنج ماله - و نزد گروهی سیصد و شصت و پنج ماله بود •

منوشلخ

متوشلخ بن اخنوخ او را فرزند بسیار بود چنانکه بدشواری بشمار می آمد - بعد از پدر بزرگوار بزرگ قوم شد - و خلایق را بیزدان پرستی دعوت کرد - چون عمر از بنهصد رسید او را پسر آمد - اماک نام کرد - و بعد ازان دویست و نود سال دیگر بزیست •

(۲) در برهان اسقلینوس • و در نسخه [ا ب ج د] اسقلینوس • [۳] نسخه [ز] بنیاد •

(۴) در عبرانی منوشلخ بنای مجهول و • ای حطی و در سیره النبی منوشلخ •

ساخت - و او سیصد سال فرمانروایی گیتی یافت - عمر او نهصد و بیست و شش سال بود -
یا هشتصد و چهل - یا هشتصد و نود و پنج سال *

یون

یون^۱ - رشیدترین اولاد مهلائیل بود - بحکم پدر گرامی انتظام بخش جهان گشت - ردها و جویها
او پدید آورد - و نهصد و شصت و در سال - و بقوله نهصد و شصت و هفت سال عمر یافت - و این
گرامی نژادان خانواده اقبال همه در زمان حیات آدم از بطون نیستی بطور مستقیم آمده بودند *

اخنوخ

اخنوخ^۲ - که بادریس مشهور است فرزند گرامی یردامت که بعد از گذشتن آدم متولد شد - اگرچه
کوچکترین اولاد است اما بفرهنگ و رای از همه بزرگ^۳ - و به بخت و دانش از همه پیش
بود - و بعد از شیت کسی که تجدید نوامیس نمود اوست - و بعضی گفته اند که ادريس در وقت
آدم صد ساله بود - و برخه میصد و شصت ساله گفته اند - در مراسم سلطنت و دقایق حکمت
یگانه بود - اگرچه بعضی جا جمیع علوم و صنایع را بآدم نسبت میدهند اما بقول اشهر علم
اخترشناسی و نوشتن و رشتن و بافتن و درختن او در میان آورد - و او از آغازین مصری که
اورا ادربیائی ثانی میگویند دانش آموخت - و از القاب گرامی او هرمس الهرامسه است - و ادربیائی
مقبوم نیز میگویند - و او را پایه بلند در خداشناسی میسر شد - و به هفتاد و دو نوع زبان
خلق را بیزدان پرستی دعوت فرمود - صد شهر آبادان ساخت - و کوچکترین آن شهرها مدینه
زهانت^۴ که از شهرهای جزایر است - بعضی آنها داخل حجاز میدانند - و این شهر تا زمان هلاکو خان
آبادان بود - و گویند خان مذکور آنها بجهت مصالح ملکی و صلاح رعیت ویران ساخت -
و هرگز از مردم و هر طبقه از آدمیانرا بروی خاص باندازه حوصله دریامت آنها هدایت
نمود * آورده اند که در تعظیم لیل اعظم عطیه بخش عالم (که بیشترین از دریامت فیوض انفسی
و آفاقی او محروم بوده آداب شکرگذاری آن نورالانوار بجای نمی آوردند) رهنمونی کرد - و آنرا
مرایه دوات صوری و معنوی میدانست - و در هنگام نزول اجال و تحویل اقبال از برج ببرج
که هنگام ظهور فیض خاص است علی الخصوص در تحویل حمل جفته بزرگ ترتیب میداد -

(۲) یون بفتح یاء ثعالبی موافقا للتوراة و لسیرة النبی * (۳) نسخه [چ ز] نهصد و دو - (۴) در سیرة
النبی خنوخ و در عبرانی خنوخ یوا و مجهول و در برهان یروزن مطبوع (۵) بجای بزرگتر (۶) نسخه [ح د]
غازیون و [ز] غازیون * (۷) نسخه [ح] رها * (۸) در ترکی هلاکو بالف *

رژیم او احوال قرار گرفت - همواره در جمعیت ظاهر و معصوم باطن همت مصروف میداشت - در طوفان نوح جز اولاد او کسی نماند - و او را ادویای اول گویند - و آریا بزبان سریانی معلم باشد - همواره بعلوم طبیعی و ریاضی و الهی اشتغال میفرمود - و اکثر اوقات در دیار شام اقامت میداشت - و بحسب از فرزندان او ترک احباب نموده در گوشه خلوت برباضت مشغول شدند - و چون از عمر گرامی او نهمد و دوازده سال گذشت جهانرا پدرود کرد - و بعضی برآند که او نبیره آدصت - پدر او ملحا بود - و همانا که این قول از فروغ صحت ضیائی ندارد *

انوش

انوش - در ششصد سالگی شیث از خلوت سرای عدم بجلوه گاه وجود آمده بود - گروهی از گذارندگان سخن برآند که مادر او قدسی نزاد است بود که مثل آدم پسر پدر و مادر خلعت هستی پوشیده بود - و بعد از پدر بموجب وصیت مسند آرای خلافت شد - و اول کسی که درین دور اساس فرمانروائی نهاد او بود - گویند ششصد سال کامروایی سر بر اقبال داشت - و بر وایت یهود و نصاری نهمد و شصت و پنج سال - و بقول ابن جوزی نهمد و پنجاه سال - و بقول فاضل بیضاوی ششصد سال عمر یافت - او را فرزند بسیار شد *

قینان

قینان - از جمیع فرزندان انوش روشن ضمیر و بیدار بخت و فراخ حوصله تر بود - این بزرگدها بعد از رحلت پدر بدابر تمهید وصیت بانظام مهام جهانیان مشغول گشت - و بر شاهراه متابعت و اقتضای آبابی کرام سلوک نمود - عمارت بابل و شهر موس بنای اوست - ابداع بساتین و عمارات هم باو نسبت میدهند - و در عهد او آدمی زاد بعیار شد - یکردانی خود همه را متفرق ساخت و خود با اولاد شیث در حدود بابل اقامت فرمود - و نهمد و بیست و شش سال زندگانی کرد - و بعضی برآند که شش صد و چهل سال آب زندگانی میخورد - و طایفه برآند که قریب صد سال نراهم آور پریشانیهایی روزگار بود *

مهلائیل

مهلائیل - بهترین فرزندان قینان بود - چون عمرش بفصد سال رسید او را بجای خود مسند نشین

(۲) در برهان انوش یوزن خموش و در عبرانی بکسر همزه و در سیره النبی لابن هشام یانتر ، * (۳) در عبرانی قینان بالغتم و در سیره النبی قینان * (۴) در عبرانی مهلائیل بیای مجهول و در سیره النبی مهلائیل *

مشکل میشود . چه شرفِ نیرِ اعظم در حمل و شرفِ عطارد در سنبله است - و عطارد از نیرِ اعظم بیش از بیست و هفت درجه دور نباشد - پس در حینِ شرفِ نیرِ اعظم شرفِ او چگونه صورت بندد - و همچنین در هنگامِ شرفِ عطارد شرفِ نیرِ اعظم واقع نشود - و همانا که نظر این گوینده بر آن مقرر منجمین افتاده باشد که عطارد با هر که پیوند حال او گیرد - پس میتواند بود که عطارد با یکی از این کواکب که در شرف بودند نسبتِ اتصال داشته باشد - و او دراز بالای گندم گرنِ مجتهد موسی زیباروی بود - و در درازی قامت این ابوالآبا اختلاف کرده اند - بیشتره بر آنند که شصت گز بوده - و ابنِ تعالی از ضلعِ ایسر او حوا را بوجود آورد - و با او ازدواج داد - و ازو فرزند پدید آمد - و در احوال این بزرگ اربابِ تواریخ غریب و عجیب فراوان آورده اند - که اگرچه نظر بر جمعیتِ قدرتِ ایزدی مستبعد نیست اما مردِ معامله فهم مزاج روزگار دانسته کار آزموده نظر بر عاداتِ جهان از روی حساب در قبولِ آن بقدری می ایستد - منقولست که در زمانِ انتقالِ او چهل هزار فرزند و فرزندزاده ها بهم رسیده بود - و فرزندانِ بیواسطه او چهل و یک تن بودند - بیست و یک پسر و بیست دختر - و بقولِ نوزده دختر - و شصت از همه بزرگتر بود - بعضی گفته اند او را در تمقینات و غیر آن از علوم غریبه تصانیف است چنانچه علامه شهرزوری در تاریخ الحکما نقل میکند - گویند وفات او در هندوستان افتاده - و بر کوه سراندیب که بر سمتِ قطبِ جنوبی واقع شده مدفون گشت - و اکنون بقدمگاهِ آدم مشهور است - بیست و یک روز بیمار بود - و حوا بعد ازو بیست سال و بقولِ هفت سال و برایتی پس از سه روز وفات کرد - شصت که خلیفه و وصی بود او را در جوارِ آدم دفن کرد - و نقلست که نوح در زمانِ طوفان تابوتِ ایشانرا بکشتی درآورد - و بعد از آن در کوهِ ابوقبیس و برایتی در بیت المقدس و بقولِ در نجف کوفه دفن کردند .

شیت علیه السلام

اشرفِ فرزندانِ بیواسطه آدم است - بعد از سانحه هابیل سعادتِ ولادت یافت - آورده اند که هرگاه حوا حامله گشته پسر و دختری آورد - مگر شیت که او را تنها زاد - و اقلیمها خواهرِ قایل در عقدِ ازدواج او درآمد - چون عمرِ آدم به هزار سال رسید او را وایعهد خود ساخت - و همگنانرا بمطاعت و مطاعیت او امر فرمود - بعد از آدم انتظامِ عالم صورت و معنی بر رای

(۲) نسخه [ا] تفصیلات و [ب] تعینات و [د] تفصیلات و [ه] تفصیلات و [د] تفصیلات و [ح]

تفصیلات و (۳) در برهان اقلیمها وزن معیما هم آمده -

هزار ادوار مسطور است - و بزعم ایشان عدد برهما که بوجود آمده‌اند علم بشری احاطه آن نمیکند - و میگویند که آنچه از ثنات شرح احوال برهما زحیده است برهمنی حال هزار و یکم است - و از عمر این شخص بدیع امروز پنجاه سال و نیم روز گذشته است - و راقم این کارنامه ایزدی این دو روایت را خود بترجمانی مردم دانشور راستگوی نکوکار هند از روی کذب معتبره ایشان نوشته - و آنچه در تصانیف شیخ ابن عربی و شیخ سعدالدین حمویه (که از کبار اولیا و اعظم اهل کشف و وجداند) در شرح روزه‌های الهی و روزه‌های ربانی منقولست ازین عالمست - چه هر روز ربانی متضمن هزار سالست - و هر روز الهی مشتمل بر پنجاه هزار سال - و مؤلف نفایس الغنون آورده که در تاریخ خطائی چنانست که از ابتدای عهد آدم ابوالبشر تا این زمان که (۷۳۵) هفتصد و سی و پنج هجریست هشت صد و شصت و سه هرون و نه هزار و هشتصد سالست - و هرون پیش ایشان ده هزار سالست - و اجمال این روایات و حکایات گوناگون در وسعت آباد قدرت الهی دور نیست که صورت محتمل داشته باشد - و آدم بسیار بظهور آمده باشد - چنانچه از امام جعفر صادق علیه السلام منقولست که پیشتر از آدم که پدر ماست هزار هزار آدم بوده اند - و شیخ ابن عربی میفرماید که دور نیست که بعد هفته ربانی [که هفت هزار سال باشد و مدت دور سلطنت قیارات مبعه است] نسل یک منقطع شود و آدم دیگر خلعت وجود بپوشد - و پس از درازی سخن و کوتاهی کلام انموذجی از احوال برکت اشتمال این پنجاه و دو تن (که از آدم تا حضرت شاهنشاهیست) اکتفا بکتاب و تواریخ مبسوط نموده درین شگرفنامه درآرم - تا باعث مزید آگاهی شود - و این مروج شناسائی را از مضمات احوال حضرت شاهنشاهی دانسته برسم اجمال که شیوه راقم است گزارش کنم.

ذکر احوال آدم علیه السلام

مشهور چنانست که پیش ازین بهفت هزار سال و کسری بمحض قدرت کامله ربانی بے رابطه صلب پدر و رحم مادر از عناصر اربعه مرتب و معتدل پدید آمد - و بقدر استعداد و قابلیت جسم روح از مبدأ فیاض فیاض گشت - و ملقب بانسان و موصوف بآدم شد - در زمانی که اول درجه جدی بر افاق شرقی منطبق بود - و زحل در انجا - و مشتری در حوت - و مریخ در حمل - و قمر در اسد - و شمس و عطارد در منبله - و زهرة در میزان - و بعضی گفته‌اند که در آن هنگام جمیع کواکب در درجات شرف بوده‌اند - و ظاهر این کلام بضابطه اهل هیأت و نجوم درست نباشد - چرا که در عطارد

(۲) نسخه [د ح] رضی الله عنه - (۳) در نسخه عبرانی - آدم - و در ترکی آدم * (۴) نسخه

[۵۵] ظاهراً این *

خردان دبار دهلی سطر است - و میگویند که موی طفل جگای هفت روزه که بنایت بار بخت تجزیه بمقابله باید کرد که دیگر قسمت نپذیرد - و از جنس اجزای موی مذکور چاهی را که طول و عرض و عمق آن چهار کوره باشد پر ساخت - و بعد از گذشتن صدهزار سال یک جزو از اجزای مذکوره را ازان چاه بر آورد - تا زمانی که آن چاه خالی شود این مقدار زمانرا که آن چاه بروش مذکور خالی شود بلویم گویند - و هرگاه ده - ستر [که شرح آن گفته شد] از بلویم گذرد یک ساگر شود - و کمیت ادبار مذکور با اعتقاد این مردم از حیطه بیان و احاطه تبیان افزونست - و گمان این جماعت آنست که بحسب انتظام عالم صورت و معنی در هر شش آره بیست و چهار آدم گرامی از دارالملک کمون بعالم ظهور می آیند - و سپری میشوند که نام اول آنداته است و رگه ناتنه هم میگویند - و روایی دستور العمل این برگزیده ایزدی بنجاء کورور لک ساگرامت - و نام آخرین مهادیوامت - و مدت رواج احکام او بیست هزار سال است که امروز دو هزار سال از گذشته است - و اعتقاد این جماعه آنست که چندین بار این بیست و چهار کس از کفر عدم بوجود آمده اند - و چندین بار خواهند آمد - و برآهنگ هندوستان [که جمهور اهل هند تابع اقوال و اعمال ایشانند] برآیند که مدار گردش روزگار بوقلمون بر چهار دور است - دور اول را [که مدت او هفده لک و بیست و هشت هزار سال متعارفست] ست جگ گویند - درین دور اوضاع جهانیان فردا فردا بر صلاحست - وضع و شریف و غنی و مسکین و صغیر و کبیر راستی و درستی را شعار خود ساخته در مرضیات الهی سلوک مینمایند - و عمر طبیعی مردم این دور یک لک سال است - و دور دوم که مسمی به تربیتا ست بقای آن دوازده لک و نود و شش هزار سال عرفیست درین زمانه حصه از چهار حصه اوضاع آسمانیا بمقتضای رضای الهیست - و عمر طبیعی مردمان درین دور ده هزار سالست - و دور سیم که بنام دوابر اشتهار دارد امتداد آن هشت لک و شصت و چهار هزار سالست - و درین هنگام دو حصه روش جهانیان راست گفتاری و درست کرداریست - و عمر طبیعی آسمانیا این زمان هزار سالست - و دور چهارم که به کل جگ شهرت دارد مدت آن چهار لک و سی و دو هزار سالست - درین دور سه حصه از چهار حصه اطوار جهانیان بر ناراستی و نادرستیست - و عمر طبیعی مردم این روزگار صد سالست - و این گروه جزم دارند که هر یکچذسه حضرت هستی بخش جهانیان و پدید آرنده عالمیان تجرد نهاده و دانش نژاده را از مکن متر و خفا بموطن بروز و جلا میدارد - و از محبت غیب و عدم بجلوهگاه شهادت و وجود می آرد - و ادرا وسیله آفرینش عالم میسازد - و این بزرگ را برهسا نام باشد - و اعتقاد ایشان آنست که این برهما مدمال عمر دارد که هر ساله ازان سیصد و شصت روز است - و هر روزی مشتمل بر هزار و چهار دور مذکور - و هر شب بدستور روز متضمن

برآیند - یا بمعنی کمال طول امتداد که پہلو بقدم میزند - گروه سیورها (که بر ریاضت و تجرد و حکمت در کلّ ممالک هندوستان امتیاز دارند) زمانه را که بزبان هندی کلّ گویند بر دو قسم منقسم ساخته اند - یکی او مرتبی یعنی زمانه که آغازش بشادمانی گذرد و آخرش باندوه انجامد - دوم اوت - مرتبی بمعنی برعکس اول - و هر کدام ازین دو قسم را بخش حصّه جدا ساخته اند - و هر حصّه را آره می نامند - و هر یک ازین آرها را نامی مخصوص نهاده اند بمناصبیت خواص آن زمانه - چنانچه آره قسم اول را سکھمان سکھمان بتکرار این لفظ میگویند یعنی زمانه ایست که مصرت بر مصرت و فرج بر فرج می آرد - و امتداد این زمان فرحت بخش چهار کوراکور ساگراست - و نام آره دوم سکھمانست یعنی زمان خوشحالی و غارتجالی - و مدت از سه کوراکور ساگر است - و نام آره سیوم به سکھم دکھمان اشتباه دارد - یعنی در موسم خوشحالی اندوه و بدحالی طاری شود - و مقدار امتداد این آره در کوراکور ساگراست - و آره چهارم به دکھمان سکھمان مشهور است - یعنی در اوقات اندوه و غم خرمی و بیدمی روی دهد - و درازی این آره یک کوراکور ساگر است بچهل و دو هزار سال کم - و آره پنجم دکھمانست برخلاف آره دوم که سکھمان بوده - طول مدت این آره بیست و یک هزار سال است - و آره ششم دکھمان دکھمانست برخلاف آره اول - و مدت از نیز بیست و یک هزار سالست - و اتمام آره های قسم دوم بعینه همین اسمیست لیکن آره اول قسم دوم در نام و مدت متحد است بآره ششم قسم اول - و آره دوم قسم دوم نیز متحد است بآره پنجم قسم اول - و سیوم دوم بچهارم اول مطابق است - و چهارم دوم ب سیوم اول موافق است - و پنجم دوم عین دوم اول است - و ششم دوم عین اول اول است - و الحال بزم ایشان از آره پنجم قسم اول دو هزار و کسری پری شده است - پوشیده نماید که محاسبان هندوستان صد هزار را یک لک خوانند - و ده لک را پریوت گویند - و ده پریوت را یک کرور نامند - و صد کرور را یک ارب خوانند - و ده ارب را یک کهرب نامند - و ده کهرب را یک بکهرب گویند - و ده بکهرب را مہاسروج و پدم میخوانند - و ده پدم سنکه باشد - و ده سنکه را سمدر گویند - کوراکور نامند - و مخفی نماید که زعم ایشان آنست که در زمان پیش در یک جای مخصوص از هر شکلی یک بصر و یک دختر بوجود می آمد - چنانچه در میان عوام ما هم اشتباه دارد - و گمان این گروه آنست که از صوی سر اینها [که بعلگی موسوم اند] چهار هزار و نود و شش مقدار صوبهای

(۲) در گلستان صحن - سکھمان دکھمان - (۳) همگی این اسمای اعداد در جلد دوم آئین اکبری بحروف و حرکات بضبط آورده - اما بکهرب در صفحه (۱۰۴) ازین بیا و در صفحه (۵۱) ازین بدون منضبط است - و در بیشتر نسخ اکبر نامه بیا و در نسخه [۱] بدون و در [ز] بهمیم -

بن الفکر بهادر بن ایچل نوریان بن قرنچار نوریان بن موغوجیچن بن ایردمچی برلاس بن تاجولی
 بهادر بن نومنه خان بن بایسنقرخان بن قایدوخان بن دومندین خان بن بوتاقان بن روزنچرقان
 بن آلفوا بنسجوبنده بهادر بن یلدوز بن منکلی خواجه بن تیمورتاش است - و از نسل قیان بن
 ایلخان بن تذکیرخان بن منکلی خان بن یلدوز خان بن آیخان بن کُنخان بن اغورخان بن
 فراخان بن مغلخان بن النجه خان بن گدوک خان بن دیب باتوی بن النجه خان بن ترک بن
 یافت بن نوح بن لمک بن متوشلیم بن آخوخ بن یرد بن مهلائیل بن قینان بن انوش بن
 شیت بن آدم علیهم السلام - پوشیده نماند که تا یلدوز که جد بیست و پنجم حضرت شاهشاهیست
 احوال سعادت مآل این عالی بزرگان در سحیف مدور گذارندگان سخن مضبوط و مسطور
 و برالسند مستحفظان ارقام دهور محفوظ و مذکور است - و از منکلی خواجه تا ایلخان که احوال
 دو هزار ساله بطریق تخمین تواند بود بنظر درنیامده - چنانچه سبب این مذکور خواهد شد -
 و از ایلخان تا آدم که بیست و چهار تن اند و ارباب تواریخ ذکر کرده اند نیز نگاشته کلب اجمال
 خواهد گشت •

نزد خردمندان دوربین [که با دل انصاف گزین و دانش خداداد تنبّع اخبار گذشتهها
 نموده بلکه شناسایی سخنان راست را سرمایه دیانت و پیرایه امانت خود ساخته نگهبوی
 در سنجیدگی کردار درست می نمایند] پوشیده نیست که آنچه بر صفحات مسامع والواج اخبار رقم
 اشتها دارد [که آغاز آدمیانرا هفت هزار سال میگویند] اعلی که شایستگی قبول عقل و افکار
 دانیان [که تماشانیان بهار و خزان این چار چمن و پرداشناسان زیر و بم این هفت انجمن اند] داشته
 باشد ندارد - و در امثال این امور عقل درست اندیش دوربین از راستیها و درستیهای دریافت گاه انکار
 میکند - و گاه از احتیاط [که موقوف اطمینان و محال ادراک است] در ردّ و قبول آن توقف مینماید -
 بدستباری فروغ جهان افروز خرد و مددکاری نقلهای معتبر و خبرهای معتمد روزگار مثل کتب قدیمه
 هندی و خطائی و غیر آن [که از جولان حوادث مصون مانده و بنای قواعد نجوم و احکام اوصاف
 و غیر آن بر آنست - و شواهد صدق و سداد از نتایج آن پیدا] و از ضبط تواریخ متواتره حکمای این
 اقالیم و آثار ملاحق افکار این طبقه مرتاض مفهوم میشود که این عالم و عالمیانرا ابتدائ و این
 مظاهر اسمای صفاتی را مبدائ پدید نیست - یا بمعنی قدم چنانکه اکثره حکمای متقدمین

(۲) صورت این اسما موافق اکثر نسخ - و تحقیق اینها بعد ازین در تحت هر یکی از اسما می آید • (۳) نسخه

[ط] نظارگان حاشیه بن هفت انجمن - (۴) نسخه [ز] تلاحق •

ندرت ایندی بود - ولله الحمد ثم لله الحمد که مثل امام الکلام حصان العجم لسان الحقیقه حکیم خاقانی در حضرت صاحب وقت [که انتظام سلسله صورت و معنی را از آن گزیر نمیشد] نبیست -
چنانچه نگاشته ام حقانی رفیع لوست

• رباعی •

گویند که هر هزار سال از عالم • آید بوجود اهل دوائی محرم
آمد زین پیش و با نژاده ز عدم • آید بحر ازین و یا فرو رفته بغم

• رباعی •

و بفرز دیکر میگوید

هر یک چند از خصال جهان سیر آید • روشن جانے ز آسمان زیر آید

خاقانی ازین جنس درین دهر مجوی • بر ره منشین که کاروان دیر آید

و با ببال حمادت کامیاب ملازمت این فرمانفرمای کل و عهده گشای سبیل گشته از دولت توجّه و التفات عالی مزاج زمانه مشهوره دانافریب را فهمیده خاطر را که سرگردان بادیه احباب بود فراهم آورد در نشاء تعلق جز تحصیل خوشنودی او که عین رضای ایندوست بهیچ چیز مرکب نیست ندارد - و دل را از قیود تعلقات و تقیدات دنیوی آزاد ساخته نه در حضرت گذشته و نه در آرزوی آینده دلخراش است - چنانچه شرح احوال خود را از اسمعاد ملازمت و استظلال بظلال رانت و عاطفت و مرتبندی از ادای عزّت و ارجمندی بفرقه معرفت در محال خود رقم زده کلب عرض خواهد گردانید •

ترتیب انساب معالی القاب و تنسیق اسامی گرامی

آبای کرام حضرت شاهنشاهی

تعداد القاب مستطاب آسمانی انتساب آبای کرام و اجداد گرامی حضرت شاهنشاهی [که در مدارج رفعت و مراتب عظمت با آبای علوی توأم اند - و همه شاه و شاهنشاه و پادشاهی بخش و پادشاه نشان آمده اند - و بدانند خداداد و بیدش حق بدین چنانچه مقتضای عدالت و انصافست در انتظام عالم و عالمیان طغیانه نام نیکو را که عمر ثانیست بلکه حیات جاودانی درین بساط گذاشته اند] باین ترتیب و منوال است - ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر پادشاه بن نصیر الدین محمد همایون پادشاه بن ظهیر الدین محمد بابر پادشاه بن عمر شیخ میرزا بن سلطان ابو حمید میرزا بن سلطان محمد میرزا بن میران شاه بن صاحبقران قطب الدنیا و الدین امیر ندمور گورکان بن امیر طراغای بن امیر برگل

(۲) در تاریخ تیموری عربی - تیمور بن ابغای - (۳) در مطلع السعدین - طراغای ابن توکل ابن بلگر -

و در حاشیه صفحه سیزدهم حصه اول منتخب اللباب خانی خان چنین نوشته که - تیمور بن طراغای بن برگل بن

ابنکر - و توکل و بلنگور نصیف - و سوزوچین اختلاف بسیار دارد - و قلهولی را بعضی قاجولی نوشته اند -

انوار پادشاهی از ناصیه غرّایش لامع - ارقام ظلّ الهی از خطوط دست و الایش ساطع - شواهد عقل از ترکیب وجودش ظاهر - دلائل خداشناسی از مجموعه هستیش باهر - براهین عدالت از اعتدال مزاجش پیدا - مواعظ نراصف از جوهر ذاتش هویدا - رفیع صاحبقرانی از جدول احسن تقویمش روشن - علوم غیب‌دانی از بیاض نورنهادش مبرهن - رموز دوربدی از تیزبینیش واضح - اطوار دراندیشی از نگاه بلندش لایح *

ذکر بعضی از تواریخ بدیعه ولادت سعادت پیرای حضرت شاهنشاهی

بجهت ولادت اشرف نکرده پردازان نظم و نثر تواریخ مناسب یافتند - و قصاید تهنیت گفتند - و همه بعرض قبول مجلس نشینان بارگاه حضرت جهانبانی که عیارگاه جواهر العانی بود رسانیده کمدیاب جایزه‌های گرامی گشتند - از انجمله این تاریخ را مولانا نورالدین ترخان یافته بحسین و احسان ممتاز شده بود *

چون کلب تضانشان تقدیرنوشت * آیات ابد را همه تفسیر نوشت
از بهر ولادت شهشاه جهان * تاریخ - شهشه جهانگیر - نوشت
سنه ۱۱۴۹ ه
و این تاریخ نیز از غریب اتفاقاتست که یکم از فضلی عصر یافته بود * شعر *
لله الحمد که آمد بوجود * آنکه از کون و مکان منتخب است
پادشاه که ز شاهان جهان * اکبرش نام و جلالش لقب امت
شب و روز و مه و سال میلاد * شب یکشنبه و پنج رجب - امت

شکرگذاری مؤلف این شکرنامه ابوالفضل بردریافت زمان سلطنت و دوام ملازمت حضرت شاهنشاهی

در هنگام طلوع این نیر اقبال اگر چه راقم این شکرنامه در نهانخانه عدم بی مایه هستی و پیرایه ایزدپرستی گرانبار حسرت بود - اما شکر این موهبت عظمی چگونه گذارد که زمان ظهور این بزرگ حقیقی و مجازی پدشوی صوری و معنوی دریافته از نظرکردهای چشم‌الغفات تربیت است - و صد شکر دیگر آنکه پیشتر از آنکه زایچه قدسی بنظر درآید و بدقایق شرایف و بدایع جلال ارقام آن اطلاع یابد کمال ایزدشناسی و ملک‌آرایی که از پایه شناخت منجم فراتر است دریافته پرستار

میرسد و کب و شاه در جهان دنبالش • می‌رود قافله شوق با مستقبالش

و در آخر شعبان که نورِ نزلِ اجمال بود و یکم منزل از معسکرِ اقبال مانده بود می‌فرمودند که همانا نورِ سعادت پیوند صاحبِ طالعِ قریمت - و سعادتِ دارین در ذاتِ او مطوی - که هر چند نزدیکتر می‌شود در شهرستانِ وجود جمعیتِ دیگر معاینه می‌گردد - و مسرتی تازه مشاهده می‌انند - از عفايِ باطن و نورِ فراستِ حضرتِ جهانبانی جنتِ آشایی ادراکِ دقیقِ رموزِ الهی و دریاستِ حقایقِ کنوزِ آسمانی چه عجب - و از کمالِ ظهورِ آثارِ حضرتِ شاهنشاهی ظنی‌الهی که نسخه‌ی دیباچه‌های بدایعِ عالم و مجموعه‌ی فهرستهای کمالاتِ بنی‌آدم است ابجالی انوار را چه غرابت - و در ساعتی که سعادتِ قرآنِ معدین و میمنتِ اقتدارِ یقین داشت بدولتِ و اقبالِ بسراوقاتِ عظمت و اجمالِ نزلِ فرمودند - و بحضورِ موردالذور مستعد گشتند - و در سایه‌ی همای دولتِ ابدی آرامگاه گرفتند - و تارکِ مبارکِ حضرتِ شاهنشاهی بمساحِ پای سرورِ مرسای حضرتِ جهانبانی به نیتِ برخورداری و وصولِ بکمالِ پیری سعادت پذیر شد - و از کمالِ عطوفت و فرطِ عاطفت در بر گرفته بر پیدایشی نورانی آنحضرت که لوحِ سعادتِ درجهانی و دیباچه‌ی دولتِ جاودانیمت بوسه دادند

• ع •

• گاه بر آب گاه بر دل گاه بر سر داشتند •

بعد از مشاهده این نورِ اقدس زبانِ الهامی را بادایِ شکرگذاریِ حضرتِ باری عزّ شانه و جلّ پرهانه مقرون ساختند - و فرقِ فرقدسای را بسجدهاتِ نیازمندی بر درگاهِ بی‌نیاز فرود آوردند • شعر •

نه تنها سجده سر دمبدم بود • که هر مو بر تنش در سجده خم بود

حافظانِ عنایتِ الهی و خازنانِ سعادتِ نامتناهی آن ودیعتِ ازلی و امانتِ ابدی را در کفِ عاطفتِ پادشاهی سپرده باین زمزمه شادی و ترانه آزادی مترنم گشتند • شعر •

اینست امانتِ الهی • زین گنجِ بخواه هر چه خواهی

اینست که در دامن نهادند • ماهیتِ کنه حقِ کماهی

اینست که کعبه درش را • گیدرند شهبان بقبله کماهی

اینست که پای دولتِ اومت • رونق ده تختِ پادشاهی

صحنه‌خوانانِ هیأتِ بشری بچشمِ تعقی و تفکر نظاره کردند - و قیافه شادمانِ هیکلِ انسانی بنظرِ تأمل و تدبیر مطالعه نمودند -

• قطعه •

چه دیدند دیدند نقشه که هرگز • ندیدند در جدولِ آسایش

ز حیرت نگفتند چیزه و گفتند • زه نور دانش زه چشمِ بینش

داده بملاطمت و رفق نرم نرم بجانش درآوردند - و بجهت انص و آرام نام خجسته آغاز
 شاهنده مرجام خالق ذوالجلال والاكرام موافق تالیفات موسیقی سرانیدند - عاكفان موامع قدس
 و عاكفان مهامع انص [كه منظمای سلسله زمین و زمان و فراهم آوندگان دانه کون و مكان اند]
 كسروا شده بر عالم و عالمیان منت نهادند - و بان جگرگوشه آسمان باین تهنیت
 باغدا آوازه گشند

• شعر •

كای شرف عقل مستم ترا • دیر شهنشاهی عالم ترا
 روی زمین همچو تو باغم نداشت • طاق فلک چون تو چراغم نداشت
 نغمه ابداع بسم موج داد • تا گهر چو تو بهاصل نداد
 خامه نقد بر بسم نقش بست • تا ز قضا همچو تو نقشه نشست
 اسخه کون آیت تلمیح نعت • جلد فلک دفتر تشریح نعت

چون چشم جهان بین و دیده سعادت ترین حضرت جهان بینی جنت آشیانی بمشاهده دیدار
 گرامی حضرت شاهنشاهی نگران بود فرمان عاطفت نشان شرف ارحال یافت كه در حضانت
 حضرت مریم مكانی متوجه مرادق عزت و مخیم اقبال شوند - و خواجه معظم و ندیم كوكلناش
 و شمس الدین محمد غزنوی را فرمادند كه در راه ملازم هودج سعادت باشند - اجرم حضرت
 شاهنشاهی در كذب دولت و كفار تربیت حضرت مریم مكانی یازدهم شهر شعبان بساعت
 مسعود از حصار امرکوت سرایرده اجلال بیرون زدند - و بسعادت و اقبال بر تخت روان
 روان شدند

• شعر •

عهد گهواره ناگذشته هنوز • بخت والاش کرده تخت هدین
 چشم نگهشده و بدیده دل • دیده در انتظام دنیا و دین
 دست گشاده و دلش خواهان • كه جهانرا كند بزم نگیان
 ناشكفته گلش یكه ز هزار • عالم از باغ دولتش گلچین

چون تخت روان حضرت شاهنشاهی كه گنج روان معرفت الهی بود قریب رحید و مسافت
 در منزل ماند حكم جهانمطاع شد - كه اعیان سلطنت و ارکان دولت و سایر اكبر و اهالی متوجه
 قبله اقبال و مستقبل كعبه آمال شود - فاصدان بشارت همت بساعت میرسیدند - و اخبار قرب
 مقدم گرامی زمان زمان میرسایندند

• شعر •

حضرت جهانبانی جنت آیینی در قرب ایام طلوع این نیر اقبال از شرایف مجازات آن خدمت
 بوعده این موهبت عظمی استیوار دولت جاردانی ساخته بودند که کوچ دولت منش
 عصمت سرشت او که امروز به جیبی آنکه بلند خطابست بمعادت خدمت دایمی آن نوابه بهارستان
 خلعت و اقبال و دولت حضانت آن گلدسته مرابستان عظمت و جلال معجز افتخار و طیلان امتدیز
 پوشد. بذابر آن حضرت مریم مکنی ندسی ارکانی آن مایده ساز آسمانی راطلب داشته آن مواد فیض درود را
 در حاکمیت مسعود بکار آمید او در آورند - و چون هنوز وضع حمل این دایه قدسی مایه نشده بود
 بمقت مآب دایه بهاول (که خدمتگار خاص حضرت جهانبانی بود و بعصمت و طهارت امتیاز
 داشت) فرمودند که اول او شیر داد - و تحقیق آنست که اول بشیر والد ماجده قدسیه میل
 فرمودند - پس ازان مضرعا آنکه کوچ ندیم کوکه باین شرافت کسباب شد - بعد ازان
 بهاول آنکه دریانت این معادت نمود - بعد ازان کوچ خواجه غازی باین دولت بلند عزت
 یانت - ازان پس حکیمه باین عطیه کبری مخصوص گشت - سپس ازان عصمت نصاب
 جیبی آنکه بآزوری خود دولتمند صورت و معنی شد - و از پس او کوکی آنکه کوچ ثور بیتی -
 و از گذشت او بی بی رها گرد آوردی این خدمت شایسته نمود - و آنگاه خالدار آنکه مادر
 معادت یار کوکه باین موهبت کبری اختصاص یافت - و در آخر آن عفت قباب پیچ جان آنکه
 والد شریفه زین خان کوکه باین دولت بزرگ استعصاف یافته مرمایه بزرگی جاردانی سرانجام
 داد - و جمع دیگر از عفت قبابان بخور بشفاعت این خدمت سر بلند شدند - همانا که حکمت
 ایزدی در اختلاف این طبقات و دیعت نهادن مشارب مختلفه است تا وجود مقدس بمدارج متذوقه
 رسیده غنای اطوار گوناگون تجلیات الهی گردد - یا برای آنست که بر منصبان هوشمند ظاهر
 شود که این نونهال اقبال از زلال جویدار فیض ایزدیت - نه ازان باب که بتربیت صوری
 بمدارج معذوبی ارتفاع یافته - چه حالت معذوبی این گروه بر همگان پیدا که درجه پایه است -
 و بلند و رتبت قدسی منزلت این برگزیده در چه مرتبه •

و از غرایب آثار آنکه حضرت شاهنشاهی در بدو حال و اول چشم گشودن در ملک وجود
 بخلاف عادت دیگر اطفال بنمکین تبسم دلهای دانا را گلگل شکفته ساختند - متفرسان زیرک طبع
 تبسم را فاتحه تفاؤل ابتسام بهار دولت و اقبال شناختند - و مقدمه انفتاح غنچه امانی
 و آمال دانستند - بعد ازان بگهواره بکتر از پیکر خیال (که نجاترین سریر سلطنت از
 صندل و عود ساخته بودند - و چون شاخ و برگ گل بیکدیگر پیوند کرده و لالی و یوایت
 گرانمایه از گوشه و کنار آن آویخته) آن گوهر یکنای نه صدف را بخوبیترین وضع آرام

می پیوندد - و چون این دو سعادت نامه گرامی مقابله نموده عطیات کواکب و معادات علویات را بمیزان تامل برسانند دریابند که زانچه صاحبقرانی چه خبر میدهد - و این زانچه‌های قدسیه از چه آگاه میسازند - سبحان الله باوجود تلبید مستخرجین از روی زمان و مکان و حال و تخالف ضوابط هر یک از صحایف طالع فرخنده مطالع (که صورت گذارش یافت) توافق دارند که این مواد بپایه اعلی مراتب کونی و الهی رسد و ذات مقدس او مجموعه مکارم صوری و معنوی گردد و از اقسام کمالات و ملکات قدسی و کسروانی صورت و معنی - و ملطنت ظاهر و باطن - و انواع حالات جهانبانی - و درجات رمانروائی - و مدارج علیای حق پرستی و خداشناسی - و درپیش پرسی و غریب نوازی - و دروازی عمر و صحت بدن - و اعتدال مزاج - و ممدوح عوام و خواص بودن - و مشکور صغیر و کبیر شدن - و کمال آگاهی و خبرداری از احوال عالم - و ضبط ممالک و حفظ مسالک - و مایر امور ملک رانی و جهانداری - و از غرایب آنکه جمعلی این حالات که رموزدانان تجسیم بفکر و تامل بآن پی برده اند ساده لوحان نقوش ستاره شناسی از فروغ دربینی خود از صفحه پیشانی احوال آن حضرت میخوانند - اما قوت ناطقه از ادای بیان مراتب بعجز و قصور اعتراف مینماید * شعر *

ای صفات توزبانها را بیان انداخته * عزت ذات یقین را در گمان انداخته

نصیر اسمی گرامی دایهای معادت پیرای و قوایل

روحانی قوایل حضرت شاهنشاهی

همان زمان که آسمان بفر ولادت عالیش بر زمین حسد برد - و زمین بمقدم گرامیش بر آسمان مخر جست روز آفرینش نورانی شد - پایه دانش و بینش بلند گشت - و بدست سایه پروردان معادت پوتو و نسربین بدیان پاکدامن عنصر قدسی و گوهر ندیمی آنحضرت که بسرچشمه نور الهی و دریای معرفت ازلی شست و شو یافته بود و انوار قبول و اقبال بر وجود پاکش تافته برهم عادت (که شیوه متصدیان تربیت ترکیب ظاهر عنصریست) اغتفال و اصطفا یافت - دایهای معتدل مزاج روح امتزاج بمقام معادات ارتباط (که از پردهای دیده پاکان پاکتر بود) بپاییده آن پیکر ربانی و هیکل آسمانی را بحسن ادب و کمال احترام برکنار و کف قدسی میرتان پاکذیل نهادند - و بستان مهربانی بنوشین لبش داده بشیره جان پرور شیرین کام ساختند * شعر *

شیر و ز بهر ایش انگشتند * شیر و شکر را بهم آمیختند

شیر نه از دایه آمیخت خورد * کب ز سرچشمه خورشید خورد

چون از نقاره دودمان معادت شمس الدین محمد غزنوی در تقوچ خدمت شایسته بقدم رسید بود

دادند [چنانچه نموده آمد] بوضوح می‌پدیدند که منشأ اختلاف نه آنست که گمان برده میشد خواه
 که حکامی هندوستان بر رجوع انلاک قابل نباشند چنانچه در دینار دوم مشروحست - بلکه حکمت
 الهی و غیرت ایزدی چنین اقتضا فرمود که احوال این فارس میدان عظمت و محرم حکومتی کبریا
 هم از نظرانندیشه بالغ نظران خورده‌دان باریک بین مخفی ماند - و هم از چشم بداندیشان کور باطن
 مستور و محتجب باشد - و ازین سبب است نه حضرت جهانبانی جنت‌آشیدانی [که در تدقیقات
 امطرابی و تحقیقات زنجی و رمزی سرآمد تخت‌نشینان نکتهدانی و ثانی اسکندر یونانی بودند]
 باوجود کمال جهد و اجتهاد در طالع حدیو زمان چنانچه باید تصریح نفرموده اند - و همچنین سایر
 روزشناسان علم تاجیم در پرده اختلاط مانده مرتکب ازین امر شگرف بر نیاورده اند - و باوجود اتفاق
 قوانین حسابی و تحقیقی محاسبان درست‌الدیشه [که دانایان روزگار در امثال این امور کمتر اختلاف
 نمایند] بمقتضای غیرت الهی حقیقت زایچه مقدسه در نقاب احتجاب مانده - و در پرده اختلاف
 مستتر گشته - و بالجمله هر یک از زایچه‌های طالع را [که نمودی در هر کدام گفته آمد] اگر بنظر انصاف
 دیده شود ظاهر گردد که در حالت خدادانی و ایزدشناسی و در جلالت قدر و منزلت و رفعت
 صوری و معنوی او را ثانی نتواند بود - اگرچه زایچه‌ها باهم اختلاف دارند - اما در دولت‌آرائی
 ظاهر و باطن متفق بوده صاحب طالع را بمقددائی صورت و معنی تهنیت مینمایند - و از نزدیکان
 حضرت جهانبانی جنت‌آشیدانی [که ظاهر و باطن ایشان برامتی و درستی آراخته بود] شنیده شد
 که حضرت جهانبانی جنت‌آشیدانی چون زایچه طالع سعادت مطالع را در پیش نظر داشته نامثل
 میفرمودند بارها چنین واقع شده که در خلوتگاه خاص درها بسته از کمال شوق برقص می‌درآمدند -
 و از غایت شوق جنبش دوری مینمودند - آری صدرنشینان بارگاه ذوق حقیقی و چاشنی گیران
 خوان معرفت مردمی [که از حلاوت وجدان و عرفان الهی لذت‌پذیر باشند] چرا بشکر دریافست این
 لذات بلخودی نکنند - و از فرط طرب و انشراح زمزمه وجد و حال نکشند - چه صعود بر مدارج
 علیای این کمالات عین معرفت الهی است - و حضرت جهانبانی جنت‌آشیدانی را از کمال دریافست
 ذاتی بوارق واردات و حالات آتیه و کمالات و سعادت مستقبله ذات اقدس شاهنشاهی بر مشاعر
 ادراک مینافست - و جمیع آن الوار قبل از حصول در مراتب فعلیه از مرآت زایچه بدیهه
 معاینه میشد - و بارها بمستعدان خطاب بیان میفرمودند که طالع این نیز اقبال از طالع حضرت
 صاحبقرانی در بعضی امور عالیه بچند درجه زیاده است چنانچه بر تیزبینان جداول احکام بوضوح

بیان حکمت در اختلاف میان حکمای یونان و منجمان

هندوستان در طالع مسعود حضرت شاهنشاهی

گروهی از دانش منجمان روزگار را گمان می‌شد که این اختلاف که میان اخترشناسان هندوستان و فلک پدما یونان واقعیت که یک طالع آنحضرت را آمد میگوید - و دیگری سنبله قرار میدهد - بظاهر آدست که حکما را در حرکت فلک البروج اختلاف است - جمهور حکمای متقدمین و ارسطو بر آنند که فلک هشتم را حرکت نیست - و ابرخس حکیم قایل شده بحرکت - اما تعیین مقدار نکرده - و بطلمیوس گفته که حرکت او در صد سال یک درجه است - و درسی و شش هزار سال یک دوره تمام کند - و اکثر حکما بر آنند که در هفتاد سال یک درجه قطع کند - و در بیست و پنج هزار و دویست سال دوره تمام سازد - طایفه از حکما میگویند که در شصت و سه سال یک درجه قطع کند - و تمامی دوره در بیست و دو هزار و ششصد و هشتاد سال باشد - و سبب چندین اختلاف اختلاف اسباب و آلات رصدی و تفاوت در غموض و وقت انظار است - و تحقیق آنست که حکمای متقدمین بحرکت ثوابت از جهت کمال بطور مستشعور نشده‌اند - و بسبب آنکه مدت عمر و ما نکرده زمانه که مقدار حرکات ثوابت را احساس توان نمود نیافته‌اند - پس در وقت تعیین بروج صورت آمد که از اجتماع چند کواکب ثابت متوهم میشود محاذی و مقابل جزوه از فلک الافلاک بود که الآن بحرکت فلک البروج ازان جز انتقال نموده بموضع که صورت سنبله دران زمان دران موضع بود استقرار یافته - و همچنین سنبله بموضع میزان و میزان در مکان عقرب تا آخر بروج - پس حساب منجمان هند بر وفق رصد حکمای متقدمین است که مبنی است بر عدم حرکت ثوابت - و حساب رصد جدید بر اعتبار حرکت فلک البروج که مستلزم انتقال صورت اعدادست بموضع سنبله - و مقدار مابه‌التفاوت در میان این دو حساب هفده درجه است که هر برجه هفده درجه از مکان خود انتقال نموده - و ازینجا میتوان دانست که از رصدی که حکمای هند بسته‌اند تا رصد جدید یک هزار و یکصد و نود سال گذشته بقول که در هر هفتاد سال یک درجه قطع کند - چنانچه اکثر حکما بر آنند بضرب هفتاد در هفده - و بقول بطلمیوس [که در صد سال قطع یک درجه باشد] فاصله در میان رصدین یک هزار و هفتصد سال بود - باریک بینان حقایق معانی و دقایق شناسان رموز آسمانی ازین مواقع خلاف و موافق اختلاف در وادی حیرت می‌انند - و اکنون که قدس حکمای روزگار عضدالدوله امیر فخر الدین بقرائن یونانی و ضوابط فارسی احتیاط طالع همایون حضرت شاهنشاهی نموده آمد قرار

اینست نمودن از احکام زائچهای طالع اقبال مطالع - و اگر غطیات کواکب و معادات نظرات و خواص بیوت و غیر آن بتمام و کمال ایراد کرده شود هرآینه داناتر بهمرسد و صحایف ساخته گردد • شعر • نیمجد ز شمار دقایق شرفش • مهندسان رصد را بجز تخمین

صورت زائچه اقدس منقول از خط مولانا الیاس اردبیلی موافق زیم ایلخانی

در وقت تحریر این گرامی صحیفه که محل استنشاب احوال سعادت قرین بود زائچه بخط امداد و انصاف پناه تحریر عهد مولانا الیاس اردبیلی [که در علوم ریاضی پایه بلند داشت و از مدرنشدان بارگاه قبول حضرت جهانبانی جنت آشیانی بود] بنظر در آمد - آن زائچه نیز بجدس منقول گشت - مجرد از بیان آثار بیوت و احکام - چه بجهت اعتبار مستخرج و چه باعتبار آنکه این زائچه برخلاف زائچهای دیگر مبتنی بر زیم ایلخانیست •

<div> <div>میزان</div> <div> <div>عقرب</div> <div>زحل</div> <div>شمس</div> </div> </div>	<div> <div>زمره</div> <div>منبله</div> </div>	<div> <div>دنب</div> <div>اسد</div> <div>سرطان</div> </div>
<div> <div>قوس</div> </div>		<div> <div>جوزا</div> </div>
<div> <div> <div>قمر</div> <div>مریخ</div> <div>جدی</div> <div>ریس</div> <div>دلو</div> </div> </div>	<div> <div>حوت</div> </div>	<div> <div> <div>حل</div> <div>نور</div> </div> </div>

احکام خانۀ نهم چون مرکز این خانه در برج حمل است و خداوند او که مرتفع است در شرف و فرج و مستولی برین خانه مولود محمود از سفر کامیاب بود - و سفرهایی که در پیش آید متضمن تسخیر ولایقه باشد • **احکام خانۀ دهم** چون مرکز این خانه از ثور است که خانه زهره است و مستولی برین خانه و در طالع است دلالت کند بر سعادت تامه و ریاست عامه که عبارت از پادشاهی عظیم است - و آنکه این منصب والا در قبضه قدرت صاحب طالع امتداد پذیرد خصوص که این خانه شرف قمر است - و قدر ناظر بار و بطالع با نظر تمام درستی - و چون سهم السعادت بقول جمهور درین خانه است دلیل است بر کمال سعادت و ازدیاد دولت - و آنکه اکثر اوقات در سرانجام و انتظام مهم ملک و ملت باشد - و چون سهم العقل والنطق درین خانه است دلیلست بر آنکه عقل و سخن او پادشاه عقلمها و مردنتر سخنان باشد - و بمنسوبیات زهره که ارباب عیش و نشاط اند عنایت او فراوان باشد **احکام خانۀ یازدهم** چون مرکز این خانه از جوزا است و صاحبش در دوم که بیت المال است دلالت کند بر آنکه امیدهای او بتدبیراتی که در مال و ملک خود کند بر حسب دلخواه صورت یابد - و نیز دلیلست بر آنکه او را دوستان یكدل باشند - و ارباب علم و دانش در خدمت او بمرتبه ارجمند رسند - و چون سهم عواقب امور درین خانه است دلیلست بر آنکه عاقبت آمال و امائی او همواره بخیر و سعادت برآید • **احکام خانۀ دوازدهم** چون مرکز این خانه از سرطان است و صاحبش قمر در وصال و فرج دلیلست بر آنکه اعدای دولت پیوسته در نکبت و وصال باشند بوجهی که صاحب طالع ازان رضامند شود - و بودن ذنب در آنخانه در درجه اول مقوی اینمعنی است - و چون سهم العلم والحلم درین خانه است دلیلست بر آنکه صاحب طالع باوجود علم بر احوال کونه اندیشان تیره رازی در مقام حلم و عفو باشد - و بردباری و فراخ حوصلگی و عموم مهربانی از صفات لازمه او باشد • ایند تعالی آن خدو اقبال را بقرون و دهور ممتد دارد که صفات خلق عظیم [که اصل و خلاصه امور جهانداری و ملک آرائی و حبیب صید خاطر دوست و دشمن و رابطه جذب قلوب و انتظام ضمائر خواص و عوام است] بحمدالله والتمنه در مجموعه اخلاق مهذب این مؤدب دبستان کبریاى احدیت بر وجه اتم و نهج کمال مشاهد و معاین است - و از اصل فطرت و مبدأ طبیعت باین عطیه والا و موهبت خاص اختصاص یافته - و از روی تحقیق آن همه شمایل و سجایای پسندیده بے تکلف و تصلف ملکه آن ذات سماوی برکات گشته ازین سرچشمه معدلت بجداول بصائین استعدادات ارباب استفادۀ جاری و ماریست • شعر •
 همیشه تا که بر انلاک انجمند پدید • همیشه تا که بارواج قایمند اجسام
 مهان جز بهوای تو گردش گردون • مهان جز برضای تو جنبش اجرام

چهارم چون صاحب مرکز این خانه مرتب است و در شرف و وجه و مثقاله خود و حد مشتریست و او
 محتویست برین خانه دلیل است بر آنکه در اول مرتبه ملک بمعنی لشکریان در تصرف درآید - و چون
 این خانه برج ثابت است و صاحبش در شرف ناظر بنظر مودت همیشه ملک در تصرف اولیای
 دولت باشد - و هرچه در تصرف درآید پایدار بود - و چون هشتم و چهارم باعتبار این درجات که از
 اول عقربست جزا است که صاحبش در تحت شعاع نفیر اعظم مختلفی است دلالت کند بر آنکه چون
 صاحب طالع برین تمیز رسد سلطان عقلش ظهور کند - و والد ماجد مولود مسعود درین هنگام رو
 بکمون و بطون آورده اقدام بشهرستان جاودانی نماید - و چون اکثر این خانه از برج قوس است و
 صاحب حد در درم طالع مولود دوسندار و حقگذار پدر باشد - و از ملک پدر روزیمند گردد • **احکام**
خانه پنجم چون صاحب اکثر خانه سیوم که تعلق بمکبان و مخلصان و معاونان دارد [یعنی مرتب در پنجم
 و در شرف است دلیل است بر جلال احوال فرزندان مولود و اخلاص و ارتباط ایشان - و چون محتوی
 برین خانه زحل است که در شرف و مثقاله خود و کدخد است و مشتری که در وجه و مثقاله
 خود است و شریک با کدخدا و صاحب مرکز این خانه است دلالت کند بر آنکه فرزندان مولود
 سعادت پذیر و معین دولت گردند - و تارک ادب از زمین رضامندی برنگیرند - و نصیر طایر که
 بر مزاج مرتب است و مشتری و منقار التجاجه که بر مزاج مشتری و زهره است درین خانه است
 دلیل قوی بر فراوانی مید مسرت و سعادت است • **احکام خانه ششم** چون صاحب این خانه
 که زحل است در شرف خود است و راس درین خانه دلالت کند بر دوام سرور مولود و حصول
 مال و منال فراوان و استدامت صحت عنصر و اعتدال مزاج - و اگر اندک مازده پیرامون
 مزاج قدسی گردد بی شایبه امتداد بصحت کامل انجامد - و چون مستوی برین
 خانه مرتب است بشرکت زحل و هر دو در شرف اند خدمتگاران و ملازمان سعادت مند فراهم آیند •
احکام خانه هفتم چون صاحب مرکز خانه هفتم زحل و در شرف است صاحب طالع را
 در اوایل جوانی پردگیان مرابره از دواج از خاندان فرمادها نهند باغند - و چون زحل
 در بیت دوم است دلیل باشد بر آنکه این عصمتیان شادروان عفت از حکم مالگذار و
 خزانه معمر عاز او باشند - و چون سهم اللفة والمحبه درین خانه است دولت بر مزید التذاف
 در الفت و مودت کند خصوص که سهم اللفة در حوت است که خانه مشتری و شرف زهره
 است • **احکام خانه هشتم** چون مرکز این خانه از حوت است و صاحب او مشتری در دوم است
 در حد و مثقاله خود - و سهم الشرف درین خانه است - و مستوی برین خانه زهره است بشرکت
 مرتب که در شرف است دلیل است بر عدم خوف و خطر و بحفظ و میانیت ایزدی مامون بودن •

احوالش روز بروز دولت افزاتر باشد - و بودن مشتری در حد خود دلیل طولی عمر گرامیست چنانچه فرزندانهای گرامی را دریابد - و این سعادت منشان بنظر تربیت او بزرگ حال شوند - و زحل چون در دهم است و در شرف هرگز نقصانی بخیزد این معموره او نرود - و هیدلج که جزو اجتماع مقدم است درین خانه است مقوی این معنی است - و کدخدا که زحل است و در شرف خود و شریکش که مشتریست درینجا آمده عقیقه عمر مقدس از عمر دو کدخدا و سیوم که مریخ است از عمر طبیعی (که صد و بیست سال است) متجاوز باشد - و بودن قمر مستولی برین خانه مؤید دیگر است برای اساس این سعادت * احکام خانه سیوم چون صاحب طالع در سیوم است دلالت کند بر کمال حلم و آهستگی و وفار و اعزاز و امداد اقربا - و این گروه از کونه بینی در مقام یکجبهتی نباشند - اما چون آن مرکز که صاحب طالع دروست خانه مریخ و مثله و حد و وجه و آدرجان و در بجان اوست و او در پنجم طالع است که خانه فرج و شرف اوست - و در مثله و وجه مشتری و آدرجان صاحب طالع است - اندیشهای نادرست این طبقه موجب زیادتیی جاه و بهب مزید دولت صاحب طالع گردد - و چون اوایل سیوم (که تعلق برادران دارد) مورد مطوت نبیر اعظم است دلیل است بر آنکه برادران در جنب شکوه ذات اقدس در حساب نباشند - و از پیدمان غصه شربت واپسین در کشند - و اوامط و اواخر سیوم (که تعلق باخوان و انصار دارد) محل مهم السعادة بقول بطلمیوس - و نیز وجه نبیر اعظم است و او شریک کدخداست دلیل است بر آنکه دوستان و مخلصان بر بساط یکرنگی و جانمپاری بوده در آداب دولتخواهی ثابت قدم باشند - و از طرف صاحب طالع سعادت و دولت رسند - و چون این محل از خانه سیوم تعلق بمریخ دارد که در شرف خود است و آن خانه فرج و خانه زحل که کدخدای مقدم است و آن نیز در شرف خود است دوستان همه با شکوه و شوکت باشند - و بودن زحل مستولی برین خانه که کدخداست و واقع در شرف دلالت تام برین امور دارد - و بودن صاحب سیوم در پنجم دلیل است بر انتظار احوال فرزندان گرامی - و آنکه نقل و حرکت نزدیک بسیار روی نماید که موجب انبساط خاطر گردد - و از غرائب آنکه مهم الغیب باتفاق و مهم السعادت بر قول بطلمیوس و محلی الدین مغربی در یکجا جمع شده (که درجه هجدهم عقرب است که داخل خانه سیوم است و این در طوابع کمتر اند) دلالت قوی میکند بر آنکه پدومته از عالم غیب سعادت بر سعادت روی دهد - و هرآینه دلیلی متین است بر اطلاع بر خفایای امور و آنکه ضمیر منیرش مورد مغیبات باشد * احکام خانه

و بیست و دو دقیقه آمد است - و درین زائجه هبلج اول جزو اجتماع مقدم است - پس هم
 السعادة - پس درجه طالع - و کشفده از ممر هبلج اول زحل است - پس مشنری - و از ممر هم
 السعادة اول مشنریست - پس زحل - و از ممر درجه طالع اول شمس است - پس مرنج *

شرح احکام این زائجه بدیعه که هیکل بازوی انجم و افلاک و تعویذ تارک نرون و ادوار است

چون احسن زائجه قدسیه استحکام یافت شرح اندک از بسیار احکام بدایع انتظام این زائجه
 مقدمه ناگزیر است **احکام خانه اول** چون مرکز طالع از اسد است که خانه نیر اعظم است دلالت
 میکند بر علو فطرت و بها - و بودن هیکل مقدس قوتی و توانا - و بزرگی هر و فراخی پیشانی و کشادگی
 سینه و قدرت و بسطت و شهاست و عظمت و مهابت و حسن منظر و قوت دماغ - و چون اکثر درجات
 طالع از برج منبله است که خانه و شرف عطارد است که در خانه زهره در دوم طالع است و متصل
 به مشنری و در حد و مثلث خود است باید که در همه امور مالی و مایه بنفیس نفیس خود
 باز رود - و بتدبیرات درست سرانجام مهام خود نماید - و چون مستولی برین طالع شریف نیر اعظم است
 به مشارکت زحل ملطنت تمامی ممالک هندوستان و بعضی از اقلیم چهارم بصاحب طالع تعلق گیرد -
 و چون بحسب مقام نیر اعظم بعد زحل است پادشاهی هندوستان مقدم باشد بر اقلیم رابع - و چون
 صاحب مرکز دوم که عطارد است متصل بصاحب طالع شده دلالت کند بر آنکه مال و ملک باسانی
 دست دهد - و بودن طالع و هم السعادت و جزو اجتماع مقدم از بروج کثیره المطالع دلیل قوی
 بر درازی عمر و امتداد سلطنت باشد **احکام خانه دوم** چون مرکز خانه دوم از منبله است که
 خانه عطارد است متصل بشمس و اکثرش از میزان که خانه زهره است و او در طالع است که خانه
 و شرف عطارد است دلالت کند بر آنکه مال و ملک از ممر حسن تدبیر و عقل کامل حاصل
 شود - و یابنده منصب بزرگ پادشاهی باشد - و بودن مشنری درین خانه در حد خود و
 اتصال عطارد باو مقوی این معنی است - و بر آنکه وزرا بقوت عقل وافر این صاحب طالع
 در انتظام امور ملک و مال کوشند نه بتدبیر خود - بلکه اندیشه های ایشان پیش تدبیر
 خدیو زمان ننماید - و چون صاحب دوم در طالع است خزاین بحساب او را جمع شود - و چون مشنری
 درین خانه است مال را در مسالک رضای ایندی صرف کند - و در مرصیات خدای نگاهدارد - و نظام

و نحو شرکت از زحل - و سهم درجه مذکر و نیره و از درجات ابار است - سهم الولد المذكور بقوله در بیست و سه درجه و چهل و نه دقیقه نور است - و سهم سفرا لبحر در دو درجه و سی و شش دقیقه - و سهم ام در پنج درجه و صفر دقیقه نور است • مرکز خانه دهم بیست و هفت درجه و بیست و یک دقیقه نور است - خانه و آدرجان زهره - و شرف و مبتدئه اش قمر است بشرکت زهره و خدمت مریخ - و در بجان زحل - و نه بهر و هفت بهر عطارد - و اثنا عشریه و حد و وبال مرتخصت - مسئولی برین خانه زهره است بشرکت نام قمر و شرکت از مریخ - و این درجه مذکر و نیره و خالی از نجوم است و معاد است - سهم السعادة بر قول غیر بطلمیوس و محیی الدین مغربی در نه درجه و بیست و دو دقیقه جوزا است - و سهم العقل و النطق در نه درجه و پنجاه و یک دقیقه جوزا است - و سهم المرض در بیست و پنج درجه و بیست و هفت دقیقه جوزا است - و سهم الولد المذكور بقوله در بیست و نه درجه و چهل دقیقه نور است - و سهم الورع در چهار درجه و صفر دقیقه جوزا است - و سهم الاملاک در نوزده درجه و سی و شش دقیقه - و سهم الاعداء بقوله در بیست و پنج درجه و بیست و هفت دقیقه جوزا است - مرکز خانه یازدهم بیست و هفت درجه و یازده دقیقه جوزا است - خانه و نه بهر عطارد - و رب مبتدئه اش است بشرکت زحل و خدمت مشتری - و شرف راس - و حد و در بجان زحل - و وجه شمس - و آدرجان مشتری - و اثنا عشریه و هفت بهر زهره است - و این درجه مؤنث و قیمه و خالی از معاد است و نجوم است - سهم عواقب الامور - و سهم القزویج در چهارده درجه سرطان است - مسئولی برین خانه عطارد است بشرکت زحل - مرکز خانه دوازدهم بیست و شش درجه و چهل و شش دقیقه سرطان است - خانه و درجه قمر و شرف و نه بهر و در بجان مشتری - و حد و وبال زحل است - و رب مبتدئه اش مرتخصت بشرکت زهره و خدمت قمر - و آدرجان و اثنا عشریه و هفت بهر و هبوط مریخ است - مسئولی برین خانه قمر است بشرکت مشتری و مریخ و زهره و زحل - و این درجه مؤنث و نیره و خالی از معاد است و نجوم است - و ذنب در بیست و هفت درجه و بیست و نه دقیقه - و یزده ثانیه امد است - و سهم العلم و الحلم و الغلبه و النصرة در هجده درجه و بیست و دو دقیقه - و سهم الولد بقوله در دو درجه و چهل و نه دقیقه - و سهم الخوف و الشدة در بیست و دو درجه و یازده دقیقه - و سهم الحیوة در دو درجه و چهل و نه دقیقه - و سهم الاب در هجده درجه

(۲) نسخه [۵۱ ح] قول بطلمیوس - (۳) نسخه [۵] دو - (۴) نسخه [۵] نه - (۵) نسخه

[۵۱ ح] چهارده درجه - (۶) نسخه [۵] یازده -

و هفت بهر زحل - و هبوط راس - و ربالی عطارد است - مسئولی برین خانه مشتریست یعنی
 شرکتی از زحل - و این درجه مذکور است و قیمة و از نجومست و سعادت خالی - هم السلطنة والملك
 در بیست و هشت درجه و سی و نه دقیقه قوس است - منقار التجاره و سر الطائر در بیست
 و پنج درجه جدی است و مریخ در ده درجه و چهل و هشت دقیقه و بیست و سه ثانیه - و قمر
 در یازده درجه و چهل و هشت دقیقه و چهارده ثانیه جدی است مرکز خانه ششم بیست و شش
 درجه و چهل و شش دقیقه جدی است خانه زحل و شرف و حد مریخ - و وجه شمس -
 و رب مثلدهاش قمر است بشرکت زهره و خدمت مریخ - و در بجان و نه بهر عطارد - و آدرجان
 و اثناء شریه و هبوط مشتری - و هفت بهر و ربالی قمر است - مسئولی برین خانه مریخ است
 بشرکت زحل و قمر - و این درجه مذکور و نیره و نحس است - و راس در بیست و هفت
 درجه و بیست و نه دقیقه و سیزده ثانیه دلو است - و هم الجیش و الاساری در بیست و چهار
 درجه و چهل و چهار دقیقه جدی است - و هم موت الاخوة در دو درجه و یک دقیقه دواست -
 مرکز خانه هفتم بیست و هشت درجه و سی و شش دقیقه دلو است - خانه و حد و اثناء شریه
 زحل - و رب مثلدهاش عطارد است بشرکت زحل و خدمت مشتری - و وجه قمر - و در بجان
 زهره و آدرجان و نه بهر عطارد - و هفت بهر مشتری - و ربالی شمس است - مسئولی برین
 خانه زحل است بشرکت عطارد و نحو شرکتی از مشتری - و این درجه مذکور و مظلمه و خالی
 از نجومست و سعادت است - هم اللفة و البقاء و الذبات و المحبة در بیست درجه و هشت دقیقه
 حوتست • مرکز خانه هشتم بیست و هشت درجه و چهل و سه دقیقه حوتست خانه و
 نه بهر مشتری - و شرف زهره - و حد و وجه و در بجان و آدرجان و رب مثلدهاش مریخست بشرکت
 زهره و خدمت قمر - و حد و هفت بهر و اثناء شریه زحل - و هبوط عطارد است - مسئولی
 برین خانه زهره است بشرکت مریخ و نحو شرکتی از قمر - و این درجه مذکور و قیمة و خالی از
 نجومست و سعادت است - و هم الشرف در بیست درجه و هشت دقیقه حمل است - و هم الشجاء
 در دو درجه و پنجاه و سه دقیقه حمل است • مرکز خانه نهم بیست و هشت درجه و یک
 دقیقه حمل است - خانه مریخ - و شرف نیر اعظم - و حد زحل و هبوط و آدرجان و وجه و ربالی
 زهره است - و رب مثلدهاش مشتریست بشرکت نیر اعظم و خدمت زحل - و در بجان و نه بهر
 و اثناء شریه و هفت بهر مشتریست - مسئولی برین خانه مریخ است بشرکت مشتری

و موارد دقیقه سنبه است مرکز خانه دوم بیست و هشت درجه و چهل و سه دقیقه
 سنبه است خانه و شرف عطارد است - و حد زحل - و ربّ مثلثه اش شمس است بشرکت
 زهره و خدمت مریخ - و درجه عطارد - و درجای زهره - و نه بهر عطارد - و آدرجان ممر -
 و اثناعشریه نیر اعظم و هفت بهر و هبوط زهره - و وبال مشتریست - و مسئولی برین
 خانه قمر است - و این درجه مذکور است خالی از ظلمت و نور و انحراف و سعادت -
 و مشتری در پانزده درجه و سی و هفت ثانیه - و عطارد در بیست و
 پنج درجه و بیست و چهار دقیقه میزن است - و سهم الرجا در دوازده درجه و پنجاه و سه
 دقیقه - و سهم القصره و الظفر در یک درجه و هفده دقیقه میزن است - و جزو اجتماع مقدم در بیست
 و چهار درجه و پنجاه دقیقه میزن است مرکز خانه سوم بیست و هشت درجه و یک دقیقه
 میزن است - و خانه زهره است و شرف زحل - و حد مریخ - و ربّ مثلثه اش عطارد است بشرکت زحل
 و خدمت مشتری - و درجه مشتری - و درجای زهره و اثناعشریه و هفت بهر عطارد - و آدرجان
 و هبوط نیر اعظم - و وبال مریخ است - و مسئولی برین خانه زحل است - و این درجه موقت
 است - و مهبیه و خالی از انحراف و سعادت - و زحل در ده درجه و چهل دقیقه و سی و سه
 ثانیه عقربست - و سهم الغیب در هفت درجه و پنجاه دقیقه - و سهم السعادت بر قول
 بطلمیوس و محی الدین مغربی در هجده درجه و نه دقیقه - و سهم الامدقا و الخیر (۹) و سهم العبد
 بقول در بیست و سه درجه و دوازده دقیقه - و سهم الامراض بقول در هفده درجه و بیست و یک
 دقیقه - و نیر اعظم در صفر درجه و چهل و پنج دقیقه و پنجاه و هفت ثانیه عقربست مرکز خانه
 چهارم بیست و هفت درجه و بیست و یک دقیقه عقربست - و این وند قائم است و خانه مریخ -
 و حد زحل - و درجه و اثناعشریه و وبال زهره - و ربّ مثلثه مریخ است بشرکت زهره و خدمت قمر -
 و درجای عطارد - و نه بهر و هفت بهر مشتری - و مسئولی برین خانه مریخ است - و این درجه
 مذکور قیه و خالی از انحراف و سعادت - و سهم سفر البر در دوازده درجه و بیست و هشت
 دقیقه قوس است - و سهم الخصومات در بیست و هفت درجه و می و دو دقیقه عقربست مرکز خانه
 پنجم بیست و هفت درجه و یازده دقیقه قوس است - خانه و نه بهر مشتری - و شرف
 ذنب - و حد مریخ - و درجه زحل - و ربّ مثلثه اش مشتری بشرکت شمس و خدمت
 زحل است - و درجای شمس - و آدرجان زهره - و اثناعشریه مریخ - و نه بهر مشتری -

(۲) نسخه [۱] چهل و هشت - (۳) نسخه [ب] الصدق و الخیر - (۴) نسخه [ه] درجه و یک دقیقه -

مشتری زمره عطارد منبلة شمس زحل میزان	طالع اسد	دنب سرطان جوزا
عقرب	هبلج اول جزو اجتماع پس مشتری پس زحل	نور
مریخ قوس قمر جدی راس	دلو	حمل حوت

مرکز طالع اشرف درین زائجه اندکس که کارنامه ادوار ثواب و سیاره است بیست و هشت
 درجه و سی و شش دقیقه اسد است و قائم الوتاد اتفاق افتاده - و چون مرکز طالع معادلت مطالع
 از خانه نیر اعظم است هیچ کوکب صاحب شریف خانه او نیست - و حد مرتبعت -
 و رب مثله اش معد الکبر است بشرکت نیر اعظم و خدمت زحل - و درجه و درجانی
 مریخ - و نه بهر مشتری - و آدرجان و هفت بهر مریخ - و اندام شریف قمر - و وبال زحل است -
 و این درجه مذکور است و نیره و از نجوم خالی - و معقولی برین طالع نیر اعظمست
 بنحوی از شرکت زحل - و زهره در برج منبلة در بیست و شش درجه و بیست و سه دقیقه و سی
 و هفت ثانیه - و سهم الولد بقوله در بیست و چهار درجه و بیست و سه دقیقه - و سهم المال در
 بیست و پنج درجه و هفده دقیقه - و سهم موت الاب در بیست و چهار درجه و بیست و سه دقیقه
 و سهم الاخوة در هشت درجه و چهل و هفت دقیقه - و سهم عدد الاخوة در چهارده درجه

هر شخص خالق پسندیده نماید - و بآئین نیکو در رعیت پروری و معدلت گسترش بمر برد - و او را فرزندان دولت مند حق پرست شوند - و مذاق بآداب اطاعت و راجونی باشد - صاحب دهم زهره در دوم است بوالدین و بزرگسالان خویش بادب و رضا طلب باشد - و صاحب یازدهم عطارد در سیوم است خدمتکاران و ملازمان درگاه را دوست دارد - و پناه جهانیان باشد - و دشمنان او بی محنت و مشقت او نبست و نابود گردند - و صاحب دوازدهم قمر در ششم است منافقان و مخالفان او فراوان باشند - و از صدمه مدای کوس دولت و غلبه هیجایی عظمت او مراسیده و پراکنده گردند - و غایب و خاسر روی بشمارش خانه فدا نهند - و اگر مشتری یا زحل در دوم واقع شود مولود مسعود پادشاه بزرگ گردد - و بر دشمنان چیره دست شود - و نیز هرگاه قمر در جدی که خانه زحل است وقوع یابد و در نه بهر زحل جایی گیرد دلالت کند که اکثر عالم مرالبردار مولود محمود باشد - و اطراف ممالک او بدریای شور منتهی شود - و ایام سلطنت سعادت انظام او امتداد یابد - و نیز مقرر است که چون در زائجه ولادت زحل در شرف باشد مولود اشرف پادشاهی بزرگ و عمر دراز کسباب گردد - و این همه ضوابط و دلائل درین زائجه مسعود رقم ظهور دارد •

ذکر زائجه سعادت ارقام که علامه الزمانی عضدالدوله

امیر فتح الله شیرازی استخراج نموده

در سال که قدوة علمای روزگار - و نقادة دانش اندوزان آموزگار - قسطای دقایق علوم - اقلید مغالقی فهم - مرتفعی مدارج علما - مبتین حقایق اشیا - نقاد جواهر معانی - حلال غوامض یونانی - پرده شکاف روابط نور و ظلام - نکته طراز حرکت و سکون اجرام و اجسام - عنقای اوج بلند پرورازی - علامه الدهر عضدالدوله امیر فتح الله شیرازی - برهنه نمونی بخت بیدار بیپایه مریر اربع لاهی مشرف شد - و بر مراتب رفیع و مدارج عالی خلعت امتیاز یافت - روزی راقم این شگرفنامه مذکور ساخت - که زائجه طالع مسعود مختلف بنظر میرسد - مامول آنست که ایشان نیز بنمودار صحیح غور تمام کرده بمیزان تحقیق بسنجند - خدمت میرزا کمال تدقیق بضوابط فارسی و قوانین یونانی استلباط طالع اشرف نموده استد قرار دادند - چون با اعتماد مقرر معتمدترین زائجه است صورت آنرا با نمودی از احکام ایراد مینماید •

بر کشورگشایی و فرمانروائی مولود مسعود آگاهی بخشند - چنانچه درین لوحه نگارین چراغ دولت می امیزند - و اگر جزو طالع یا قمر در نهبر برج باشد و چهار کوب یا زیاده بقمر ناظر بیست و دو سلطنت بصاحب طالع منعلق شود - و ممالک فرادان در حیطه تصرف و قبضه اقتدارش استمرار پذیرد - و درین طالع با وجود بودن جزو طالع و بودن قمر در نهبر خود قمر را پنج کوب ناظراند - نیزاعظم - سعادتمن - زحل - عطارد و درین زائجه قدسی صاحب طالع در خانه سیوم است مولود اندکی را اگر برادر سه باشد دیر نماند - و دوستان حاضری بهم رسند - و نکوکار و بخشنده و قوی حال باشد - و سلطنت بگزند و سعادت بمنتها بهره مند شود - و صاحب دوم در سیوم واقعت کارهای عظیم کند - و شغلهای شگرف بوجود آورد - و اختراع قوانین دولت و حکمت کند - و بداندیشانرا تنبیه فرماید - و ازین ممر اندیشه پیرامون ضمیر والایش نگرند - و صاحب سیوم در دوم است - بیچارهائی از بافتاده را دستگیری کند - و با خوبشاند سعادت پیوند بهمریانی پیش آید - و سایر نیک اندیشان از فیض انعام و احسان او بهره مند گردند - و از حدایق انصال و اکرام او ثمرات برجینند - و مقررات که اگر صاحب سیوم معد باشد مولود گرایی سلطنت علیا رود - چنانچه در زائجه مقدس صاحب سیوم سعادتمن است - هرآینه دلالت دارد بر خلافت کبری و ایالت عظمی - و صاحب چهارم که مشریمت در پنجم جا گرفته - پدر و الاقدر از وجود اشرف او مؤید بقاییدات غیبی گردد - و فرزندان عالی نژاد او دراز عمر باشند - و با دولت و اقبال بزرگ و نامدار شوند - و صاحب پنجم که مشریمت در دوم است خزانیش فراوان شود - و ممالک عظیمه در تحت تصرف آورد - و چون زهره نیز در دوم است بفکات موسیقی و دقایق ادوار و رموز نغمات باریک بین و موی شکاف باشد - و صاحب ششم زحل در سیوم است بعضی از ملازمان درگاهش اندیشهائی ناشایسته پیش گیرند - و پایمال قهرمان اقبال شوند - و صاحب هفتم زحل در سیوم است امور شوکت و ایت بتدبیر صایب خود انتظام دهد - و در خاطر او ابن آرزو جایی کند که مرا برادر سه نشد که در خدمت من سر بلند شد - و صاحب هشتم مشق در دوم است بتدبیر والی خود اموال فراوان و خزاین باندازه را متصرف باشد - و تواند بود که میراث نیز بدست او افتد - و صاحب نهم مرتج در پنجم در خانه مشریمت دلالت بر قوت حافظه کند - و یادداشت قوی داشته باشد - و هرچه با خلق کند عایسته کند - و

(۳) مطابق نسخه [ح] و در باقی هشت نسخه - اکبر - و صاحب خانه سیوم یعنی مهزلن زهره است که

بصفت ۲۴ سعدامشرف نوشته و بعضی زهره را سعد توسط گفته اند و قمر را سعد اصغر -

خود است - دومین قوی حال که آن معدا کبر است اندیشه و غمهای طوایف عالم دور دهند - و خوشدل و کامروا باشد - و بقوت مری و معنوی و ذاتی و عرضی بزرگی بزرگان و پادشاه پادشاهان شود - و پرتو شهرتش عالمگیر گردد - وصیت عظمش از کران تا کران برسد - بصیارسه از سلطان و حکام در نعمت حکم او باشند - و از اندیشه ناک بوده طبع و منقاد گردند - و چون در خانه مشربحت و نیر اعظم نظر بر او دارد سروران جهان سر بر خط فرمان او باشند - و خاک آستانش سجدهگاه اطاعت خود سازند - و قمر در ششم است دشمنان او بزرگان باشند - اما باو نرسند - و تاب باره قهر و عظمت او ندارند - و همیشه دوستی او را ترتیب دهند - تا باقیه ای الوار و نایق لوا از آنات سلامت بمانند - و چون در جدی است وبال دلالت بر ضعف حال دشمنان کند - و خداوند طالع را موافق مزاج آید که نصل خصومات موافق عدل و مطابق نفس الامر کند - و تحقیق ادیان مختلف و مشارب متفاوت نموده هر طایفه را به نیکوکاری رهبری نماید - و خواهد که عالمیان از نشیب آباد تقلید برآمده ایجاد قویم تحقیق گرایند - و چون مشنری بر او نظر میکند قدرت و قوت پادشاهی زیاده از اندازه قبایس باشد - و صاحب فرزندان شایسته گردد - و چون زهره ناظر است عقیق بزرگ منشی خجسته کردار در خدمت او بعمرها دراز باشند - و از رضاجویی فرزندان نیک نهاد کامران شود ●

و ضابطه چند از کتب حکمای هندوستان که دلالت بر جلالت قدر این زائچه قدسی میکند نیز ایراد می یابد - چون دوازدهم قمر یکی از کواکب سیاره واقع شود مولود بعمر دراز صاحب عیش باشد - و غبار عارضه بدامن عافیت او کمزورده - و چون در عین قوت بود و شهادت ابتزاز و سعادت شرف داشته باشد پادشاهی بزرگ یابد - و بطول حیات و وفور برکت در منازل عالی اماس و اماکن والایان مصرت آرای گردد - و چون درین زائچه دوازدهم قمر مرتفع است حصول این معنی بر وجه کمال رود - و صاحب عساکر منصوره گشته در معارک رزم هفت شکن و دشمن شکن باشد - و بر هر کس نظر خشم اندازد گداخته مطوت جلال او گردد - و چون دوازدهم نیر اعظم کوکبی محمود واقع شود مولود گرامی پادشاه سلیم طبع سخنگذار دانش پذیر قوی حال صاحب اقبال بود - و در جائی که دلیران نبرد و مردان مرد متوهم شوند صاحب این سعادت هرگز متزلزل نگردد - و پلی و قار در دامن تمکن و پردلی کشیده دارد - و زائچه توهم و هابیه تغیر بصاحب احتیاط او راه نیابد - و درین زائچه مقدس ورود معدن در دوازدهم اتفاق افتاده افاضه سعادت می نماید - چون صاحب طالع نیر اعظم باشد و در سیوم واقع شود مولود اشرف را مرتبه سلطنت عظمی رساند - چنانچه درین دیباجه سعادت پرتو ظهور دارد - و چون مشنری و عطارد و زهره هارسه ناظر قمر باشند

با وجود کمال پندمبندی و به تکلفی حضرت شاهنشاهی چندین شمشه عظمی و جبروت که از
 پیدایش سطوتش میباید دلالت میکند که قول منجمان هندوستان که طالع اشرف آمد میگوید
 نزدیک بواقع باشد - و در کتب احکام این طبقه مقرر است که صاحب این طالع بسیار مال و غالب
 بر دشمنان و بهشایسته بر گنہکاران باشد - و بآئین عدل و انصاف گراید - و کارها بعقل قوی و رای
 متین خود سرانجام دهد - و سفر مایل بود - و از سفر بهره مند باشد - و صاحب فرزندان ارجمند
 و صاحبی شود - و مشغولی و زهره در خانه دوم فراهم آمده صاحب طالع را بغیر هنرمندی و
 انواع دانشوری رهنمون گشته - و چون سعد اکبر در خانه عطارد امت بنطیقه حسن صورت و تناسب
 ترکیب منصری و سنجیدگی سخن و آرامندگی مجلس و خرد عالی و اندیشه بلند در خداشناسی و
 یزدان پرستی و نکوکاری و انتظام حرکات از روی شایستگی ممتاز ساخته - و زهره در منبله بآرایش
 مشغولات مرادفات اقبال و افزایش پیرایه حسن و جمال اهتمام نموده - و نیز اعظم چون در میوم است
 هرچه خواهد از کارهای بزرگ به ملاحظه که بجای آرد - و توانا باشد - و برادران بهایه او نرسند -
 بلکه نجم طالع اخوان محترق گردد - و جهانیان بر هواداری او متحد و متفق باشند - و چون عطارد
 در میوم است هنرمند و کردار بوده به بیکاری خوش نداشته باشد - مشقت کش و دشمن کش
 گردد - و در الهیات و دیگر فنون حکمت فکرهای دقیقش در مرتبه ذوق و وجدان باشد - و چون
 در میزانست مشهور آفاق گردد - و کارهای پهنیده فراوان میدانسته باشد - و در ازمنه ممتده
 جهانمندی و جهانپانی کند - و تدبیرات صایده و افکار دقیقه نماید - و زحل چون در میوم است
 آسایش و آسودگی فراوان بیند - و خدمتکاران رضامند بکسب داشته باشد - و با شجاعت ذاتی
 بعقل کامل خود کار کند - و چون در میزان و در شرفعت صاحب خزاین عالم شود - و چون در سایه
 گرانبایه آفتاب جهانتابست خزاین بیکرانیش مدتهای مدید و دهندهای دراز برقرار بماند - و
 مفرهای دلخواه بکامرانی و کامستانی کند - و از بزرگتره در روی زمین نباشد - و جانوران میانه رنگ
 عظیم جثه بر درگاه او باشند - هرچند بس و سال بزرگ گردد قدر او بزرگتر شود - و کثرت سپاه و کامل
 دولت و جاه به مشقت و تردید او حاصل آید - و بدولت و اقبال دیرگاه بماند - چه ازین بطی تر
 کوکم نیدمت - بعضی سعادت و استقامت ملطنت و امتداد زمان از عطیهای اوست - و نیز اعظم
 و زحل و عطارد در یک برجند - دوست هر روز و دشمنگاه باشد - و آئین دوستی و دشمنی
 نیکو داند - و مریخ در قوس است جهانیان او را ستایش کنند - چه در مثلثه طالع و در بیت دوست

نصیر زائجه طالع آسمان پیرای حضرت شاهنشاهی و مجمل از احکام بطرز اخذ شناسان هندوستان

طالع معاملات مطابق آنحضرت بموجب صاحب منجمان هند آمد قرار یافته که برج ثابت است - و کمال غلبه و استیلا و مولد و منفعة دارد - و نیز اعظم که از جمیع افراد عالم نظیر تربیتش بحلاطین بیشتر است صاحب طالع واقع شده - و این نشان میدهد روشن که صاحب طالع بر شهریاران نامور و فرماندهان بزرگ قدر غالب و مدبوری باشد - و روز بروز توایم سلطنت و ایالتش استحکام و استقامت پذیرد - و قواعد رفعت و شوکتش باساقط قرار و استقامت انجامد - پنجه قهرش دست گردنکشان بدسکال تاب دهد - و آوازه کوس نبردش زهرا صفدران غیرمرد را آب سازد - و صورت زائجه قدسی بموجب تحریر عمده منجمان هندوستان چونگرای که از ملزمان عتبه شاهی بود رفته کلب تصریح میشود •

<div>صنبله</div> <div>مشنری</div> <div>آفتاب</div> <div>میزان</div> <div>عطارد</div> <div>زحل</div>	<div>اسد</div>	<div>سرطان</div> <div>جوزا</div>
<div>عقرب</div>		<div>نور</div>
<div>قوس</div> <div>مریخ</div> <div>جدی</div> <div>نمر</div>	<div>دلو</div>	<div>حمل</div> <div>حوت</div>

و مرتبی بدن در خانه پنجم است منصرف از مرتب بتقلید زهره واسطه دوام صحت و تندرستی مزاج و قوت بدن گشته - و خانه ششم دلواست منسوب باشکر - و صاحبش که زحل است در محرم واقع شده که خانه اعوان و انصار است - و راس در وقت لشکریانرا از خیل مخلصان و فدائیان داخده و و تدابیر حوتست بدرجه هفتم که حد زهره است و از مملکت و آذربایجان است - مخدرات حریم عصمت را در لوازم رضاجوئی و آداب خدمتگاری ثابت قدمی عطیه نموده - و از نگو خدمتی کلبه اب دولت و سعادت ساخته - و خانه هشتم حمل است صاحبش مرتب که سعادت مفکوره دارد - و ناظر بطالع بنظر تقلید است اشارت بر حمایت الهی نموده در موافق خوف و مکام خطر - و خانه نهم خانه سفر است صاحبش زهره در طالع قرار گرفته مواد مرور و جمعیت در سفرهای دور آمده میدارد - و موجب ازدیاد ملک میگردد - و سهم السعاده در و تدعاشراست که خانه دولت و اقبال است - و صاحبش عطار مسعود ناظر بنظر تقلید - و همچنین سعادت ناظر بنظر تقلید بر مملکت عظمی و کمال عقل و عدل دلالت کرده - و خزاین روزگار را در حیطه تصرف و قبضه اقتدار او در آورده - خانه یازدهم که خانه امید است صاحبش قمر زاندا النور در بلجم طالع بواسطه نظر تقلید بطالع سبب حصول امائی و آمال شده - و در خانه دوازدهم که خانه دشمنانست ذنب جای گرفته در خواری و نگو ساری اعدای دولت ابد پیوند اهتمام دارد - هر بیدولتی را که از قبله اطاعت روگردان شده ببادیه فدا سرگردان ساخته - صاحبش که نیر اعظم است در خانه سیوم که جای اعوان و انصار است جای گرفته بهیاسه از مخالفانرا بشیمان ساخته در ملک بندگی و جانشهاری در آورده - و از غریب این طالع آنکه عاشر که خانه دولت و سلطنت است جو زامت که خداوندش صاحب طالعست - و مقرر که هر صاحب طالع میخواهد که منسوب خود را بر تبه بلند رماند - لیکن بواسطه موانع از قوه بفعل نمی آید - و درین طالع مسعود آن خانه جای دولت و مملکت واقعست - هرگاه که دولت در خانه خود داشته باشد چگونه از منسوب خود دریغ دارد •

و معدلت بر روی عالمیان گشاده در جمیع امور حفظ مراتب دیانت و مینایت نماید -
 و در اختراع مینایی عمارات عالی که ملک گذشته را کمتر دست داده باشد همت بگمارد -
 و دران عمارات دلچسپ بانواع خوشحالی و خرمی و اصناف آزادی و بیغمی بگذرانند -
 و از جمله فرایب آنکه زهره در خانه عطارد است - و عطارد در خانه زهره - و ماه سعادت جمع شده -
 یکم سعادت مشغری - دوم سعادت زهره - سیوم سعادت عطارد که از سعدین کسب کرده -
 و این بغایت نادر افتد - و نیز اعظم عطیه بخش عالم که نظام بخش امور جهانیانست
 علی الخصوص کرامت فرمای جلالت و اقتدار و شوکت و اعتبار در خانه سیوم در برج ثابت
 واقع شده رمت و جلالت و عظمت و شوکت موهبت نموده - و چون از هبوط برآمده
 در بشری دارد شرافتش روزافزون ساخته - و چون ناظر است بخانه نهم که خانه مفرست
 همواره در سفر رایات فتح و ظفرش سر بلند بوده از آمیب و آشوب زمان در کنف حفظ و حراست
 روشنی بخش جهان باشد - و خانه سیوم که باقربا نسبت یافته عقربست از اقارب عقارب
 خبر داده - و زحل در انجا آن نزدیکان دور را بلخوصت و نکبت بهاریه ضلالت و هلاکت
 رسانیده - و قوس و تد رابع است و آن خانه عواقب کارها - و مشتری که صاحب اوست نظیر
 تسدیس دارد و متصل است بعطارد مسمود و در حد خود و مثلثه خود است - در هر کاره
 که توجه فرماید باساندین روشی انصرام یابد - و عاقبت کارش بکامروائی باشد - و خانه پنجم
 که خانه فرزندانست جدی است - و آن برجیست بسیار فرزند - و مرتب که کوکب سپاه است
 در انجاست و کدخدای طالعست که مدار قانون عمر بپروست - و از جایل امور آنکه
 این کوکب انجیش در بیت الشرف است در وجه و مثلثه و در بجان و آدرجان و اذاعهرقه
 خود از عمر دراز برومند گرداند - و از بسیاری اولاد و احفاد بهره مند سازد - و از فرزندان برخوردار
 کامگار اعتضاد بخشد - و سپاه گیتی بوی را کامیاب ظفر و نصرت دارد - و از جمله اتفاقات
 حسنه آنکه در زانچه طالع حضرت صاحبقرانی نیز مرتب در پنجم بود - چنانچه در ظفرنامه
 ابراد یافته - و حکمت پروران تجربه کار در طالع سلاطین قوت مرتب اعتبار کرده اند - و درین زانچه
 قوی حال قدسی مثال زبانی از طالع صاحبقرانی آنست که این کوکب والا در بیت الشرف
 است با قوتی که گذارش یافت - چنانچه این معنی از جلالت قدر و بزرگی شان و بلند رتبت
 در فتح و نصرت و تسخیر مسالک آگاه میسازد - و ایما مینماید ازین که صاحب طالع هر چند دراز عمر
 شود جای او بیهمتر و بهتر از ایام شباب باشد - و ماه که واسطه تاثیر علویات بصفلیانست
 و ائدالتور آمده بدولت روزافزون رهنمونی مینماید - و هلال هم اوست که بمنابۀ روحست

اگرچه سهیل برج ذوجه مدین است مرکب از ثبات و انقلاب اما درین دیباجه اقبال ثبات طالع
 با معانی نظر و امعان تأمل به درجه متحقق شده - یکم آنکه جزو طالع درجه هفتم است از ثانی
 اول برج - و آن با اتفاق اهل تفسیر ثبات دارد - دوم آنکه برج ارضیست و ثبات در عناصر بارش
 منسوب - و این دو دلیل است بر ثبات سریر سلطنت و استقرار هند خلعت - و صاحب طالع عطار
 درین زائجه اشرف بمنزله سعید اکبر است - چه مشتری که سعید اکبر است با اوست - و عطار
 دو کیه است که با سعد سعدتر گردد - و زهره که سعد اصغر است در خانه اوست - چنانچه عطار در
 خانه زهره است که میزان باشد - و منسوب است به عقل و دانش و فراست و کیاست - و آن هم
 بحسب تسویه و هم بحسب برجیت در خانه دوم است که تعلق با سبب معاش و قوام زندگانی
 دارد افاضه کمال عقل و دانش بر خداوند طالع کرده که در امور معاش و معاد عالم را بنور
 عقل بدارد - و عقدهای دین و دولت را بسرانگشت خود بگشاید - و زهره که سعادت و میمنت
 مشهور و ہمیش و طرب منسوب است درین طالع آمده همواره اسباب شوق و سرور و مواد ذوق
 و حضور آماده میدارد - و از غرائب آنکه صاحب طالع در خانه معاش نشسته - و صاحب خانه
 معاش در طالع - و هر دو سعادت ذاتی و عرضی دارند - و ایام زندگانی را با عیش و کامرانی
 انظام می بخشند - و مشتری که سعید اکبر است و منسوب به عدل و دیانت و علو همت و استقامت طبع
 و تعمیر عالم نیز در خانه دوم است نظر بخانه چهارم که خانه عاقبت است اسباب عشرت و
 کامرانی بر وجه اتم تا عاقبة العاقبه مزار حال فرخنده مالی آن حضرت میدارد - و عطار
 ممتاز المزاج بسبب مقارنه با سعید اکبر سعادت کبری یافته و سعادت بر سعادت افزوده - و دلالت کرده
 بر آنکه صاحب طالع بعلو همت و سمو منزلت بر همه خلائق مایق باشد - و بارب عقل و دانش و اصحاب
 طمانت و ذکا میباشد - و دانشوران روزگار و دانایان هر فریق ملازم درگاه دانش پناه او باشند -
 و هذو صدای روی زمین ترک اوطان نموده احرام طواف آستان ربیع او بندند - و آنچه در ضمیر
 الهام ورود او پرتو حضور اندازد موافق عقل و مطابق نفس امر باشد - و ابواب نصفت

(۲) نسخه [ح] چیز - (۳) بعد از آن در نسخه [ط] شعر • عقل بود پیشرو کار او • عقل بود
 قاعده سالار او • هر چه نه از فکر بنزدش فسون • هر چه نه از عقل بنزدش جنون • و در نسخه [ز] این
 ابیات هاشمیه - (۴) نسخه [ب] عاقبة الامر - (۵) بعد از آن در نسخه [ط] شعر • چو اسکندر بود
 در پادشاهی • بحکمت و روزی و دانش پناهی • و در حاشیه نسخه [ز] این بیت نیز • ارسطو فطرتان دانش اندوز •
 نکردش در سخن زانی شب و روز •

ذکر صورت زایچه • مورد که در وقت ولادت اشرف بموجب ارتفاع اضطراب یونانی ثبت یافته بود

بدا ای آسمان منجم رصد بند • نگاه کن بمقل چرخ پیوند

بحسن طالع صاحبقران بین • سعادت نامۀ هر در جهان بین

تماشا کن درین فرخنده منشور • سعادت بر سعادت نور بر نور

در وقت نهضت رایشات نصرت اعتصام از حصار امرکوت مولانا چاند ملجم را (که در معرفت اضطراب و تدبیر زبج و استخراج تقویم و تخریب احکام مهارت عظیم و ممارست تمام داشت) بجهت تشخیص زمان سعادت و تحقیق وقت ولادت ملازم درگاه عمقت قباب ساخته بودند و او چنان بممسکر والا نوشته معروف داشت که بازتفاع اضطراب یونانی و حساب زبج گورگانی طالع سعادت مطالع منبلا استخراج نموده شد . و صورت زایچه اقدس این است •

عطارد مشتری شمس زحل میزان عقرب	زهره سنبله	دنب اسد سرطان
قوس		جوزا
مریخ جدی قمر دلو رأس	حوت	حمل نور

ملقب و موصوف ماخند - و هر صحیف سعادت و صفای دولت مثبت و مرقوم گردانیدند - و بعد از دو سال و چهار ماه تمهید رویایی متفق بر اینی بظهور پیوست - تبارک الله زه اسم سامی و طلسم گرامی که از آسمان کبریا و جبهه نور و ضیا فرود آمد - و از مشرق تا مغرب فروغ این اسم و پرتو این مستی فروگرفت - و از شرائف این نام بدایع انتظام یکم آنست که خدایت اخوی اعظمی جامع کمالی صوری و معنوی ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی در بعضی تحریرات بدیعه خود ابرار نموده اند که از غرائب مفاهیم اسرار حروف که کلمات مایات الهی در عالم تجرد و ترکیب آثار آن بر وجه اتم بحسب تفاوت مدارج و مضاعف ارتباط و انتصاب ظهور می یابد آنست که بیانات حروف آفتاب که دوست و بیست و سه عدد است موافق است بعدد حروف اکبر • رباعی •

نور که ز مهر عالم آرا پیدا است • از جبهه شاهنشاه والا پیدا است

اکبر که بآفتاب دارد نسبت • این نکته زیباتر اسما پیدا است

الذی کلامه - و دیگر از لطائف این اسم جلیل آنست که واقفان رموز جفر و تفسیر و عارفان آثار و تراکیم حروف و طبایع شناسان الفاظ و کلمات (که از مقامات بطون هوبت و ظهور تنزلات خبر دارند - و از عالم نورانیت و ظلماتیت حروف باعتبار تجرد از نقط و امتزاج با نقاط آگاهند) از این حروف بیست و هشتگانه اجد هفت هفت حرف بهر عنصری از عناصر اربعه منسوب داشته اند - و حروف عدالت امتزاج این اسم گرامی جامع مراتب چهارگانه بوده از جامعیت مدارج جمال و جلال و مایه نعمت فضل و کمال آگاه میبازد - چنانچه الف آتشی - و کاف آبی - و با بادی - و را خاکی است - و هرگاه اسمی بطریق سویت در عنصریت از حروف فراهم آید که عنصری در آن ناقص نبود و عنصری مکرر نیاید هرآینه آن اسم در حد ذات خود در کمال اعتدال باشد - و اعتدال نشانه ایست که او را در حین سیرت و محبت بدن و طول عمر و ارتقای دولت و دوام مسرت خداوند آن نام مدخل تمام است •

و در ضمن این نکته دیگر بر دریچه ادراک جلوه گر شده که این معد اکبر را هرچند اعدا از اطراف پیدا شوند نابود و پراکنده گردند - چه در ترکیب و نظم حروف این اسم دو حرف میالکی که آن کاف و باست کاف آبیست دشمن بالای خود را که آتش است بر میدارد - و با که با بیست دشمن پایا را که خاکست پراکنده میکند - و عارفان نقاط اسرار را باید که از رموز نکات عالی اشارات این اسم بدیعه خبردار گشته از فیض معادات و کرامات مستی بهره مند گردند •

بدرگاه خدایندگاری مانند - و جوی نیاز بر خاک خاکساری نمایند • شعر •

تاج رفعت بر سر و روی طاعت بر زمین • پای دولت بر سر و فرق منت در سجود
بعد از ادای وظایف شکر بمسکر والا شتافته بیارگاه • بهر کارگاه در آمدند - جبهه را جشن عدوت
و آنی دولت تازه شد - و نثار عیش و شادی بآئین نشاط کعبه دانی بلند آواز گشت - بارگاه
ترتیب یافته بآئین همایونی • دلکش تر از جشن کیوسرئی و بزم فریدونی • رباعی •

ای دیده بیا قدرت بیچون بنگر • دین بزمگه از درون و بیرون بنگر
گردن تو تماشاى در عالم داری • آرایش این جشن همایون بنگر
جهان پیر بزرگ و نواب جوانی از سر گرفت - و عالم دلگیر حضرت فراموش کرده را بپایه آورد • شعر •
ساتیان دست بجام می بیفش کردند • خضر را تشنه این چشمه آتش کردند
این چه می بود که ساقی بقدر ریخت فرو • که میخ و خضر از رشک کشاکش کردند

مطربان دستان سرا و مغنیان جادونوا سازهای گوناگون نواختن بنیاد نهادند - و پرده های رنگارنگ
ساختن آغاز نمودند - چنگیان دست بر شقعه مقصود در زدند - مودنوازان غمهای جهانرا گوشمال
دادند - قانونیان از زلف مراد تار بر بستند - نانیان گرم نفس نفسهای راست آهنگ برکشیدند - نجیبیان
دایا را بزلف مطلوب در آویختند - دائره دستان آینه اقبال در پیش رو نهادند - ظریفان شگرف
از رنگ آمیزی ظرافت نکته سنجان سحر پرداز را زبان سخن آفرین بستند - ندیمان نادره حرف
در بدله گویی لبهای مجلسیانرا در تهنئه شوق در آوردند - به سالاران جهانگشای و مرداران صف آرای
نوج نوج تسلیم مهار کبانی با تقدیم رسانیدند - و طوایف اعظم و اهالی و افاضل و موالی مراسم
تهلیل و تعظیم بجای آوردند - و دانش منشان اسکندر پسند و امطرلاب دانان رسیدند که علی الدوام
از هم نشاندن محفل نهایی و همرازان ابرار آسمانی بودند زانچه طالع مواد ولادت مسعود را مروت ضمیر
اشراق پذیر ساخته از نظرات کواکب و اتصالات آسمانی و تفامیل احکام و عراقب آثار از طول بقا و علو
ارتقا بر مدارج سلطنت و معارج خلافت بنانچه رقم ازان جدول بر صفحه اجمال کشیده
می آید معروض داشتند - و آنچه حضرت جهاننامی جنت آشنایی که در علوم ریاضی پایه بلند و
فکر فی فلک پیوند داشتند و ضمیر باریک بین آنحضرت آئینه دلگشای اسکندری و جام کبکی لسانی
جمشیدی بود بدریافت والای خود احتیاط بجایب و استخراج مآثر طالع این کارنامه ایزدی
فرمودند - بانچه دانایان دیگر از تاثیرات بساط افلاک و نتایج اجسام و اجرام بی بوم و غیبی برده
بودند مقابله فرمودند - همه موافق و معاضد یکدیگر یافتند - و بعد از فراغ ازین جشن عالی مطابق
بشارت غیبی و اشارت ربانی (چنانچه گزارش یافته) آن گوهر قدمی راهمان لقب ازج و اسم اعظم

● **شمر** ●
 بنظر گویای عالم بالا بر زبان بیزبانی پایین ترانه ترزبان گشتند
 این چه مستیست که باده و جام است اینجا ● باده کز جام بنوشند حرام است اینجا
 خوانهای مهوای رنگارنگ کشیدند - و مایدهای نعمت گوناگون چیدند - تشریفهای رنگارنگ بخش
 فرمودند - و خلعتهای ننگ تنگ اتمام کردند - ازین شگفتگی و خوشحالی چگویم که حاجت شرح و
 ابلاغ نیست - اگر توانم از برآمد مقصود قدس - جان عالم بالا شمع باز گویم که پس از چندین تگابی و
 جست و جوی نظام بخش ملک معنی و انتظام ارزانی کنی عالم مورت را خلعت گرمای وجود
 پوشانیدند - و از مهد بطون منابع و خلوات قدسی بمنصه ظهور بدایع و جلوات انبی آوردند - اما شرح
 ابتهاج ملاطی و کامروائی روحانیان تهرند نژاد از اندازه گویائی بیرونست ●

همانزمان که نیر جلال از مشرق اقبال طلوع فرمود قاصدان تیزگام و سواران چابک خرام بجانب
 محکم اقبال و معسکر اجال که مسافت چهار فرسخ در میان داشت برمانیدند این مژده جانفزا
 و نوید دلگشا شتافتند - و فردای آن شب که حاصل روز سعادت بود وقت صبح صادق ازان منزل
 بدولت کوچ شده بود - و قریب به نیم روز نزدیک بمنزل در مرز مینه که بغایت دلگشا و خوش هوا بود
 و آبهای بینش و درختان دلکش داشت حضرت جهانبانی جنت آشیانی بسعادت تکیه فرموده بودند -
 و معدرسه از مقربان سربز اطلی بخدمت حضور قیام داشتند ●

● **مثنوی** ●
 تازه درختان بفاک چترسای ● سایه نکی بر سر ظل همای
 غلغل مرغول مرغای راغ ● ریخته بر بزم نوای فراغ
 ناگاه از عقب سوار سگرم رفتار سیاهی کرد - مهتر سنبل (که غلام قدیم حضرت جهانبانی بود و از الطاف
 حضرت شاهنشاهی بعد ازان خطاب مقرر خانی بلندنامی داشت) ازین سیاهی که سفید روی مولین
 درو مضمحل بود آگاه گشته بعرض اقدس رسانید - حضرت فرمودند که اگر این سوار نوید رسان ولادت
 نور دیده سلطنت باشد ترا امیر هزار مازم ●

● **شمر** ●
 پادشاهان جهانرا نزد ار هفت اقلیم ● مزدگانی چنین مژده اقبال دهند
 ازین جانب نیز چابک روان باد رفتار از غایت شادی عزانها از دست داده پیش دویدند - و آن
 سوار رخس سعادت هم نزدیک رسیده از غایت شوق با آوازه های بلند شهریار جهان و جهانیانرا
 بشادمانی جارید مژده دادند - و بطلوع نیر اجال از افق امید نوید رساندند - که سپیده دم صبح مراد
 بر حسب آرزو دمید - و مروی بهار اقبال بر طبق امید سر برزد - همان لحظه آنحضرت سر بسجده شکر

ساعتی فرخنده که بهزاران مال پدید آید میرسد - چه شود که تولد در توقف افتد - حاضران مجلس استعجاب نمودند که این اضطراب چه گنجایش دارد - و امثال این امور اختیاری نیست - مقاری این حال آن اقتضا بظرف شد - و خاطر او از گفتنی ساعتی بقدومه فراهم آمد - و موجب ظاهر این عقیقه عظمی آن بود که دران هنگام دایه ازین دیار آوردند که منتقل این خدمت شود - چون کویع نظر بود خاطر مقدس حضرت مریم مکنی از دیدن آن نفرت نمود - و مزاج اعتدال سرشت منجر شد - و آن اقتضا در طبیعت نماند - و چون ساعت مختار رسید از دهکده آنکه ساعت نگذرد موافا در قلع بود - مصریان حرم قفس گفتند که الحال حضرت مهد علیا بعد از محنت بسیار آسایش یافته غموده اند - بیدار ساختن لایق نیست - آنچه ایزد بیچون در مشیت خویش مقرر ساخته بر وقوع خواهد پیوست - در همین حرف و حکایت بودند که حضرت مریم مکنی را شدت رجوع بیدار ساخت - و دران ساعت مسعود آن گوهر یکتای خلقت با بخت بیدار بظهور آمد - در سرابده عصمت و سراق عزت بصاط نشاط بگشودند - و جوی شوق و انبساط ترتیب دادند - پردگیان خرگاهی و مصفیان حرم پادشاهی دیده افتید بصره شوق مکمل کردند - ابروی هوش را وضع طرب دادند - گوش بشارت بگوشواره مراد برآراستند - چهره آرزو را گلگونه هیش زدند - ساعد تمنا را یاره مقصود بستند - پنی رقص لخلخال جلوه درآورده بچولانگاه عشرت و شادی درآوردند - و زمزمه مبارکی و مبارکبادهی برگزیدند - مروج جنبانان مندلی ساعد بمطر آمیزی هوا بیز گشتند - لخلخله مایان عنبرین موی زمین را تازه روی کردند - پرهتوان گلچهره بگلپاشانی شوق را آبروی تازه دادند - از خوانی لباسی نوشخنده بزعفران پاشی میمهرا نوا در زر گرفتند - گلپویان سمن عارض بصندیل گهور آسبیز گرم رفقا را جلوه را اعتدال بخشیدند - مجمرهای زین در حواشی بصاط بخور انگیز کردند - از عودسوزهای عنبر آگون مرهوش برداشتند - خنیاگران پرده ساز جادوی بلخودی بنیاد کردند - و ترانه زنان نغمه پرداز انصوب بیهوخی دردمیدند

● مثنوی ●

هم از هندسی زنان نازک آراز ● چو طارسان هندی جلوه پرداز

هم از چین نوازان سبک دست ● ز ساغرهای بی می گفته مرصع

هم از قانسون نوازان خرامان ● دل مشکل پسندان برده آسان

هم از دستسازان عراقی ● نوا ساز نوید عمر بلقی

الحق مجلسی شد چون عالم قدسیان تجرد نهاد در غایت قرار و آرام - و محفل چون بزم روحانیان تقدس نژاد مستغنی از باده و جام - تماشاگران ملاطی به واسطه حسن بصر تفرج کنای گذشتند - و

مستور معبر حلم و جفا - مقدرة مقدرة عزت و کبریا - ذریعة انجلی نور غیب و شهادت -
 وسیلة انکشاف صبر دولت و معادیت - پرده نقیص مرآتات آسمانی - حضرت مریم سکنی -
 عصمة الدنيا و القیس - حیدر بالو بیگم [ادم الله ظلال جلالها] نقد پاک قدوة اولیای کرام - تطبیق
 انطباق عظام - محتاج بیدای ناصوت - محتاج دویلی قهوت - مصباح مکس روح - مفتاح خزاین
 ملوح - گلچین بساتین نهلی - نخلیند ریاحین معنی - امام مومنه ریاضت - ساتی میکده
 افروخته - دربالیل مرحله تیرید - دربانوش مصطفی توحید - مستغرق احوار مجاهده - مستهلک
 یوزاق مشاهده - مشعله دیر شمعان طریقت - قفله سائر شاهراه حقیقت - اکمل مظاهر تجلیات
 ذاتیه - اجلی اجمالی انوار مغالیه - مراتب سراپا اصحاب کشف و عهود - نقاد ضمایر ارباب
 وجد و وجود - مآثر مشاهده قلوب و ارواح - نظار بواطن قوالب و اغباح - واسطه انجلی غمام
 ظلام - وسیله انحصاری ارقام آتام - عارف روابط امتزاج ظهور و بطون - کاشف لایح اسرار
 بروز و کمون

قطب که بقطبین فلک داشت پیام • شیران هوس را بادب کرده لجام
 در بیفتد دل هزبر مرصع غرام • دریاکش عشق زنده فیل احمد جام
 [قدس سره] اتفاق افتاد - اصحاب ارتفاع شمری شامیه که سی و شش درجه بود بعد از گذشتن
 هشت ساعت و بیست دقیقه از اول غیب هفتم آبان ماه جلالی (۹۴۴) سال چهارم و شصت و چهارم -
 موانعی نوزدهم امفندار مذ ماه قدیمی سال (۹۱۱) نهصد و یازدهم - مطابق شب یکشنبه پنجم رجب
 سال (۹۴۹) نهصد و چهل و نیم هلالی - ششم ماه کاتک سال (۱۵۱۹) هزار و پانصد و نوزدهم هندوی -
 شانزدهم تشرین الاول رومی سال (۱۸۵۴) هزار و هشتصد و پنجاه و چهارم - چهار ساعت و بیست و دو
 دقیقه از شب مذکور مانده بود در شهر کرامت بهر و حصار معادلت انحصار امرکوت که از
 اقلیم دوم است - و عرض از خط استوا بیست و پنج درجه - و طول آن از جزایر خالادات صد و پنج
 درجه است - در هنگامی که موکب علی روی توجه بتحصیر ولایت تنه داشت - و هودج اقبال دران
 حصی دولت و حصار معادلت بجهت قرب زمان اشراق این نور گبینی آرای توقف فرموده بود •
 و از غرایب امور که قریب بزمان ظهور نیر اقبال مانع شد آنست که پیش ازین ساعت معهود
 طبیعت را اقتضای ولایت شد - مولانا چاند منجم که بجهت تشخیص و تعبیر طالع بموجب حکم
 پادشاهی بر عتبه عفت بود در اضطراب درآمد که الحال ساعت نهمست دارد - بعد از چند ساعت

آفاق را منور دارد - و در سلسله مایه این هزده بزرگ این مظهر کمال قدرت ایزدی را خلمیت گرامی
سلطنت صوری و معنوی ارزانی داغده نوربخش عالم بطن و ظاهر ساخته اند - هر متفحصین
دقایق آثار صدق این معنی مخفی نیست - چنانچه مجمل از کمالات این گروه والا درین شگرفنامه
گذارش خواهد یافت - و بر هوشمندان بیدار بخت حقیقت این سخن بظهور خواهد رسید - و هر که
امروز گرامی احوال این بزرگان فرخنده سال را بنظر دقت و خیرت مطالعه نموده عهد خلیفه زمانرا
دریابد و بر مراتب درجات عالی خدیو جهان مطلع گردد آنرین برین دریانت کلد - هیئت هیات
سخن فروش نیکم که چشم نهمین از مردم داشته باشم - جایزه عظمی ازین گزیده تر چه باشد
که دل اخلاص گزین من مصدر نکات حقانی شده است - و خرد ننگه دان من مہبط این دقائق ربانی
گشته - ازین جواهر شب تاب گوشوارهای گرامی بجهت آرایش گوش هوش سعادتمندان
دانش پسند یادگار میگذارم •

ذکر طلوع نیر اعظم و مطرح سعاد اکبر از سماي سعادت یعنی ولادت

حضرت شاهنشاهی ظلّ الهی

ظهور نتیجه آمال از مشیمة ارادت - و طلوع نیر اقبال از مطرح سعادت - یعنی ولادت اقدس
حضرت شاهنشاهی از خدر معنی و ستر مقدس حضرت عصمت قباب - عفت نقاب - تقدس احتجاب -
تجرد انتساب - ولایت عصر - بازغة دهر - ماحبة روزگار - کامله آموزگار - قدوة طاهرات - اسوة زاهرات -
صفیة صافی تبیت - رفیة وانی طوبیت - ملکه قدسی مملکت - ملکه سمایی برکات - صفوت
زمین و زمان - برکت کون و مکان - موجة دریای قدم - مدف محیط کرم - چراغ خاندان
ولایت - فروغ دودمان هدایت - سراج حطیم عبادت - مشکوة حریم سعادت - ناصیة طاعت ایزدی -
باصرة سلطنت مریدی - قایمة سریر ممو - قاهدة کرمی علو - خاتون منصف رفعت - بانوی
حجلة دولت - نقاب گزین هودج عزت - رفعت بخش طیلسان عصمت - عطیة والای عالم بالا -
خزینة رحمت ایزد تعالی - نعمت کبرای مایدة ربانی - دولت عظمی موهبت آسمانی -
نقطه دائره فضل و انصال - درة فاخرة دولت و اقبال - شکوفه بهارستان عدالت - لوحه نگارستان
جلالت - بارقة انوار ولایت و لا - ناپره نیر عظمت و اعتلا - زبده میامن کسبی و وهبی -
نخبه مکامن سرتی و تلبی - راحلة عقد دانش و آگاهی - رابطه انتظام سلسله کونی و الهی -
شجره طیبة صفوت و صفا - ثمره مکرمه کرامت و اصطفای - مرآت حقیقت نمایی و چه یقین -
مرقات اعتلای مصاعد دولت و دین - اصل اصول فوحد برومندی - نقطه عرفة روضه ارجمندی -

ستاره نورانی از فلک جانب [و اشارت بمعموره که مولد اشرف بود فرمودند] طلوع کرد - و سماعت
 سماعت بلند میشد - و در بلند شدن هم نور او زیاده میداد - و هم جرم از افزون میگشت - تا آنکه اکثر
 عالم را نور او فراگرفت - می از روشن میبرد می و رحم که این جرم نورانی چیست - او جواب داد
 که نور مجسم خلف الصدیق است - و هر قدر از سطح غمرا که این نور جهان افروز پرتو بر ساحل آن
 انداخته در تحت تصرف و تحیر او درآید - و آن ملک از انوار معدلت آن گرامی نژاد معصوم گردد -
 و روز ازین بشارت غیبی گذشته بود که خبر طلوع نجم معاد از افق امید رسید - چون از روی
 ملاحظه بوقت آن معاینه روحانی و رؤیای مالمه مقابله کردند ظاهر شد که حصول معاد و ولادت
 و شهود بشارت کرامت در یک وقت بود - بزرگی را که چنین فرخنده مولود نصیب باشد این نمود
 و این آگاهی چرا کرامت نکنند - و آنجا که چندین موهبت از دنبال آن بود امثال این مراقبه و انکشاف
 چگونه روندهد - و بر ظاهر بینان نقد پرست اگر امثال این سوانح شگفت نماید دور نیست - اما
 بهک سهرتای دوزین را بظن قبل از وقوع و به یقین بعد از حصول متحقق شد که این پرتو آن نجم
 عالم افروز است - و آن مژده این لیل ظلمت سوز - و بر دریافتهای دولت دوام ملازمت این خدیو
 جهان که بر جلال شمایش واقف باشند ظهور امثال این امور جای ایستاد نیست -

و بر نکتهدانان باریک بین پوشیده نماند که اگرچه مولانا شرف الدین علی یزدی در ظفرنامه
 رؤیای صافه قاجولی بهادر و تعبیر تومنه خانرا از روی ظاهر بوجود حضرت صاحبقرانی فرود
 آورده و از هفتم کوکب نورانی [که همان از پرتو آن روشن شد - و از جیب قاجولی بهادر بدر آمد] اشارت
 بوجود حضرت صاحبقرانی کرده که جد هفتم آنحضرت است - اما بر باطن نور موطن دور بینان علم
 تمیز و مرز دانان عالم مثل ظاهر است که از هفت کوکب هفت تن تعبیر نمودن که با کلیل فرمانروایی
 سریندگی نوافته باشند و بتکلی دولت آرائی ارجمنده ندیده - از وادی تعبیر و اشارت مثالی
 بیوراست - بلکه آن هفت کوکب هفت جهان آرای و اقتدار اند - و مقصود از آن لعمه جهانقاب ذات مقس
 حضرت شاهنشاهیست که بنور انبیت وجود ارفع عالم و عالمیانرا روشن گردانیده - و آن نور ماطع
 این معدا کبر است که از جیب آن برجیس معاد مرز نبود - اگرچه او جد شانزدهم آنحضرت است
 از روی شماره - اما درین میان هفت کوکب برج عظمت اند - که نور این شاهنشاهی گیتی افروز در جبهه
 جهان آنها کمال ظهور کرده - این هفت تن در میان این هفده کس بزرگی و گیتی آرائی امتیاز تمام
 داشته اند - و هفتم این گروه والعهو ذات اقدس حضرت شاهنشاهیست - که نور معدلت او عالم

که ناکه نورسِ عظیم بمن روی آورد - و در میان کنارم درآمد • پنداشتم آفتاب عالمیاب
در کنار من افتاد - غریبِ حالتم روی نمود - و عظیم حیرتی دمست داد - که از
لذتِ وجد و شوقِ تمامِ اعضا و اجزای بدنم در حرکت و اهتزاز آمد - و چاشنیِ آن لذت
هنوز موهومیم را فرو گرفته است - و از آن وقت تباشیرِ آن صبحِ جلال و جمال و کمالِ این
شکوفهٔ دولت و اقبال را چشم‌براه بودم که یارب نتیجهٔ این شگرفِ حالت چه خواهند بود -
تا آنکه باین خدمتِ والا که سرمایهٔ دولتِ دین و دنیا است سرفراز گشتم - و بمحمد
شکر این نعمت جاودانی سربلندی یافتیم • مصرع •

دولت آنست که بے خون دل آید بکنار

مبجای الله چه سعادت بود که در کنار من آمد - و چه اقبال که در بر گرفتیم - اگرچه در
ظاهر بخدمتِ پرورشِ آن گوهرِ گرامی نژاد پشت‌قوی شدم و اینک در معنی دولت روی
بمن آورده مرا با قبيلهٔ من می‌پرورد - هرگاه آنحضرت را هر دوش می‌گرفتم سعادت
مرا از خاک بر میکشید - چنانچه ببرکتِ این خدمت که مرنوشت بود طالعِ قوی و سعادت
عظیم منت بر من نهاد - و با قبيلهٔ خود روشناسِ هفت‌اقلیم شدم •

دیگر از سولانا نورالدین ترخان و جمعی دیگر که ملازمِ رکابِ سعادت‌اعتماد بودند شنیده شد
که در نزدیکی ظهورِ نیرِ اقبال حضرت جهانبانی در خانهٔ مسقف که در بیچهای مشبک داشت
عشرت‌هایری بودند - و حرفِ نمودارِ ولادتِ اشرف در میان بود - ناکه از شکوهٔ آن دولتخانه اشعهٔ
نورِ الهی تابیدن گرفت - چنانکه نزدیکانِ درگاه که دولتِ حضور یافته بودند از خرد و بزرگ
برین نور جهانقاب آگاه شدند - و جمعی که راهِ سخن داشتند امتکشافِ این معنی از حضرت
جهانبانی کردند • فرمودند همانا که درین زودی از گلبنِ خلافت تازه گله خواهد شکفت -
و از نهانخانهٔ جاه و جلال و نگارینِ مرای عزت و اقبال نورِ پروردهٔ نصرتِ روشن مازد قدم در دایرهٔ
وجود خواهد نهاد - که از کوبهٔ عظمتش دلهای اعدای دولت در بونگهٔ اضحلال بگدازد - و این
خاندانِ والا و دودمانِ عالی را از سرتوبه و رونقِ پدید آید - بل شهبانِ عالم را از پوتو جهان‌افروزش
ضیائے دیوانهٔ تازه روی نماید •

دیگر میر عبدالحی صدر [که از پادشاهانِ عالی‌قدر بود] نقل میکرد که سحرهٔ حضرت
جهانبانی جنتِ آشیانی در مراقبه بودند - و گمان برده میشد که چشمِ مبارک ایشان گرم شده
باشد - بعد از زمانی سر برداشتند که الحمد لله و المنة که چراغِ خانوادهٔ سلطنت ما بنارگی
روشن شد • من بر این شکرانه پریدم - فرمودند که درین نشاء خواب و بیداری چنان نمودند که

عظمی و نعمت حسنی سجدهات شکر الہی بنقدیم رسانیده کیفیت آنرا بمحرمانِ حریمِ خاص
و ملازمانِ آسمانی اخلاص درمیان آوردند •

این خواب که از دیدار جان پرده گسل بود • خوابش نتوان گفت که بیداری دل بود
از شریف خان برادر شمس الدین محمدخان اتکه شنیده شد که شمس الدین محمدخان
در بدمت و دو مانگی در غزنین بخواب دیده اند که ماه در بغل ایشان در آمده • صورت واقعه را
بپدر گرامی خود میر یار محمد غزنوی که کدخدای درویش منش بود گفته اند • پدر گرامی
از سماع این واقعه معذرت انرا خوش رقت شده چنان تعبیر نموده اند که ایزد تعالی دولتی
عظیم بتو روزی خواهد کرد که با عیال رفعت خاندان ما بوده باشد • و همچنان شد که از برکات
انوار این پدر آسمان قدر پایت عزت این سلسله از حسیض خاک باوچ افلاک تصاعد نمود •
دیگر از راحت کیشان در صحت اندیش معلوم شده که در زمانه که حضرت مریم مکنی خلقت
ظلال اجالها بمنصور مقدس آنحضرت حاصله بودند روشنی فریب از جبین مبین ایشان هوبدا
بود - بسا اوقات بر ناظران این منظره ربانی مشتبه بآئینه میشد چنانچه آئین حلی پوشان
مراقب عفت است که نزدیک به پیشانی آئینه می بندند - و کوکب اقبال بزبان حال
این ترانه میسرانید •

براهِ بخت نهادم جبینِ ظلمانی • هزار آینه آویختم به پیشانی
روزی در نزدیکی ایام ولادت باسعادت حضرت مریم مکنی بر هودجه میروند - در اثنای
راه نظر ایشان بباغ انبه افتاده است - از آنجا که طبیعت درین حال بشرتهای میخوش
و میوه های شیرین و ترش راغب می باشد بخواجه معظم (که برادر مادری ایشان بود)
فرموده اند که از آن باغ انبه چند بدارد • خواجه انبه چند آورده بدمت مبارک ایشان میداد
که در نظرش پرتو ناصیه فروغ بخش ایشان بآئینه اشتباه یافته پرمیده است که شما بر پیشانی
خود آینه بصده اید - فرمودند که من آئینه نبسته ام از کجا میگوئید - خواجه چون نیک ملاحظه
میکند پیشانی نورانی آنحضرت را بذور ایزدی تابان می یابد - تعجب نموده حیران آن نور
ازلی میگردد • و بعضی از محرمان درگاه الہی این را نقل میکند • و این استفسار خواجه
بجهت آن بود که شعله انوار الہی که از جبهه انور می تابست خواجه را یارای نگاه
کردن تمامی آن نبود •

دیگر از والد ماجد خان اعظم میرزا عزیز کولانش که بعرف انگلی آن حضرت
معترف است شنیده شد که پیشتر از آن که باین دولت کبری سعادت مند شوم محرم بود

آنکه حضرت جهانبانی جلت آشیانی از ظهور آنحضرت آگاه شده همواره بر خاک خاکساری
تاریک انکاری غبار آلود میباشند - و فرق نیاز بر آستان کعبه حاجات نهاده و روی آمرد
بسمت قبله مناجات آورده بسمت تضرع و خشوع اعتمادی این دولت تازه که فی الحقیقه
طالع همایون و میر نظامزور مهارت ازینست میفرمودند

• مثنوی •

خداوند بسور عجم ذات • بگوهرهای دریای صفات
بآن پاکی که چون گل پاک رختند • نرون از چشمه خورشید شستند
که تاج دولت را گوهره بخش • سپهر نعمت را اختره بخش
ز ماه ده شبستان مرا نور • که ظلمتهای عالم را کند دور
ز خورشید برافروزان وجود • که اندک نه سپهر اندر سجود
بقای ده بجان غم پذیرم • که گرد راه اجل آید نمیرم

الحق چیزیکه حیات بے بدل را بدل تواند شد و عمر گذرنده را عوض تواند گشت فرزند خلف و جانشین
مسند شرفست - که میوه حدیقه زندگانی و مصباح زجاجة آمانیست که از زینت عنایت ایزدی
مستفی گشته - و چراغ خاندان آبا و اجداد طبقاً من طبق روشن ساخته بر تخت تخت متعین
گردد - و ظلال عدالت و جلالت بر مفارق عالمیان ممدود و مبسوط گرداند - خصوصاً چنین نادره ذاتی
کامل و حق شناس مکتل که اگر مردن بر انتاب او ایما گویند لایقست - و اگر عقد سلطنت عظمی را
اب آبا و جد اعلی نامند بنفس امر موانقی - و هر آینه چنین پادشاهی که سلسله بر سلسله بر محمد
فرماندهی و فرمانروائی و جهانگیری و عالم آرائی ثابت و مطمئن باشد بخلف گرامی خزاوار است
و در طلب این مطلب عالی از همه بیقرارتر - تا آنکه چهارم ربیع الاول سال (۹۸۷)
نهم و چهل و هفتم هجری حضرت جهانبانی جلت آشیانی بعد از توجه پدید نیایش
زمانی سر ببالین راحت نهاده و تن به بستر استراحت در داده بودند - ناگهان در پرد
خواب سعادت احتجاب [که خلوتخانه غیب عمارت ازینست] مشاهده فرمودند که حق
سلحانه خلف نامدار کرامت میفرماید که شمع عظمیت از ناصیه اقبال او تابد - و بارقه
آیهت از جبهه احوال او فروغ دهد - و از نور هدایتش ظلمت آباد عقول و اوهم روغنی
پذیرد - و از فروغ معدلتش صفی لبالی و آیام اضاعت یابد - و بعد از آنکه بشارت
دهندگان عالم غیب از احوال سعادت مآل آنحضرت آگاهی بخشیدند نام جلالت انتظام آن
کرنامه ایزدی را چنانچه امروز منابر و منابر بآن مریبلد امت - و وجوه دراهم و دنانیر
بآن شکفته بیان فرمودند - و چون حضرت جهانبانی بدولت بیدار شدند ازین بشارت

بزرگ دولت بلند در ریاست در اندیشه بشری و دایره امکانی کجا گنجایش پذیرد - چنانچه
 پوشندگی کارگاه زمان ما این دو عطیة کبری از حواد پیدایشی نورانی این خدای جهان می یابند -
 و از کمال انصاف از شرح مقلب لوبعجز اعتراف مینمایند - و این طایفه را همین دولت بس که
 بمعادیت توفیق پذیرای این در ریاست گشتمانه - که ادراک رتبه چنین خدیوے اندازا طاقت بشری
 نیست - و در احترام این بزرگ والا قدر تعظیم قدرت الهی دانسته پرستش خدای خود می نمایند -
 و همگی همت در تحصیل رضای او که هرآینه مشتمل برگردآوری رضای ایزد بشپو نیست
 مصروف دارند - کدام معادیت ازین نعمت بزرگتر است - و کدام دولت ازین سوهبت گزیده تر -
 و روشن ضمیر در بدین [که چشم بصیرتش توتبای انصاف کشیده باشد] بر همنوعی مقام معادیت
 داند که چندی در سال بطنا بعد بطن در مهد تربیت در آورده حضرت آلفوا را طراز همتی بخشید -
 تا شایان آن نور عالم افروز که شرح آن شمس پیدشایق داستانهای باهقان و کتابه مدنی توارنج
 راستاست گردید - و شناسد که همان نور که بی وسیله بشری و راه طه صلیبی در مشیقه باطن
 قدسی موطن حضرت آلفوا ظهور یافته بود بعد از تربیت چندین قرن دیگر که در ملبس
 قدسی ظاهر دیگران برای استکمال میر میفرمود امروز در عنبر پاک این یگانه یزدان شناس
 دادار بر صحت ظهور میکند

• شعر •

چندین زمان بگردد چندین قران بر آید • کاین اختر معادیت از آسمان بر آید

و معیت قدیم و عادت نیست مرمود که مبشران دارالملک قدم و منهیان فاح الباب کرم در
 هر زمانه پیش از ظهور چنین برگزیده [که پس از هزاران سال بکے بوجود آید] دولتمندان بخت بیدار
 را بنویسد قدوم هدایت اقدام او مسرور سازند - چه هر امری در تلقی وقتی مرمود و عقده زمانه
 منحصر منجیب و مکنونست - اجرم پیش از تحقق این امر در بچه از عالم غیب مقابل
 مشاعر اهام میگشایند - و مواجه روزنهایی شبکه ادراکات میدارند - گاه در عالم شهود مینمایند - و گاه
 در عالم مثل [که تمثالیت از عالم ناموت] جلوه میدهند - تا بر شاهراه شوق آمیدوار بوده
 منتظر ظهور نیر مقصود و مقصد طلوع نجم مسعود باشند - چه انتظار شوق افزایست - و شوق
 دولت آرای - و هر آنچه بعد از کشش و خواهش طالب وجود گیرد - و بعد از انتظار
 و طلب حصول پذیرد آنرا اشتهاست که در غیر ایلمعنی صورت نهند - و مصداق این معنی

(۲) نسخه [ادو] میفریند (۳) نسخه [۱] هزار - (۴) نسخه [اب] تحقیق -

(۵) نسخه [ج] مشارع -

این خطاب مستطاب در ضمیر انور گذشته [اشارت می نمایم - و از جد گرامی این خداوند جهان
حضرت گیتی - معانی فردوس مکانی تعبیر نموده عبارت را کوتاه میگردانم]

ذکر بعضی بشارت غیبی و اشارت قدسی که پیش از ولادت با سعادت حضرت شاهنشاهی ظهور یافته

بر ضمایر صراحت نظائر دیدن در این و رازداران مکملین یقین [که غیب نمایان احتیاج الیهام -
و هر ده گشایان اسرار غفاصر و اجرام اند] مستغنی و مستغنی نیست که بدائع حکمت غامضه و مرائب
قدرت کامله آنربدگار جلّ جلاله اقتضای آن میکند که بواسطه ازدواج آبی علمی و آسمانی - غلبی
بعد از چندی در ادوار امتزاج و اتصال - و اجتماع و استقبالی - و قرانات علمی و سفای - و طلوع
و غروب - و ظهور و خفای کواکب - و خسوفات و کسوفات - و خواص شرف و هبوط - و تأثیرات ادج
و حصیض - و امثال آن که طراحان کارگاه ایجاد و ابداع - و نقشبندان نگارخانه تکوین و اختراع اند - یگانه
از خلوتیان پرده - سرائی بطون بهارگاه ظهور روی نماید - و یکنانی از پردگیان نهانخانه عدم بر ملا اعلای
وجود جلوه فرماید - که موجب نظام سلسله کون و فساد و باعث تمیز چهار بازار حتم و داد گردد -
چه سامان عالم و مراحیم جهانی از تن واحد چگونه تمشیت پذیرد که بنید نهان هر
فردی مبتدی بر جمع اعداد - و انانیت عظمی در هر مر - و انصاف ذایب - و محبت ناپدید -
و خواهش در فریبی - و شهوت در روز افزونی •

خردمند دور بین داند که در هر چند مدتی از وجود فرمانروائی که بتائیدات ایزدی موبد
و بمسکات مردمی مستعد باشد گذیر نیست - و هوشمند خبیر شناسد که این دولت
به نیروی بازوی معنویست - و مرد معامله فهم معلوم کند که هرگاه چندین سال تربیت یابد
لعل در مشیمه معادن ببلوغ رسد - تا لایق انحر شاهی تواند شد - این چندین گوهری بها
و جوهر یکتا [که هیچ چیز بدان نماند] چندین امتداد ترون و دهور باید که پرورد تربیت
خاص شود - تا بمدارج ترقیات باتمداد خود فائز گردد - دقیقه شناسان معامله دانی در یابند
که مقدار مدتی تائید باندازه کفرت رعایا تواند بود - چه هر چند کثرت بیشتر اختلاف و
تباين در افزایش و عظمت خدو آن زمان ظاهرتر که بار عالم و عالمیانرا بدستداری تائید الهی
بر فرق همت گرفته فرق عالمیانرا از فساد نگاه میدارد - و کار جهان و جهانیانرا بباروری آگاهی
سامان و مراحیم میدهد - و هرگاه بمقتضای حکمت بالغه کارفرمایی حقیقی خواهد که نظام
صورت و معنی و آبادانی ظاهر و باطن در دمت فردی از افراد انسانی نهد مدتی تربیت این

در قید تحریر که بدین آغاز نمود - و از سال نوزدهم الهی که قانون واقع نویسی از فروع رای جهان آرای
 شاهنشاهی پرتو ظهور یافته بود دفتر واقعات را بدمت آوردم - و از آن محاسبات دولت تحقیق تواریخ
 بسم از سوانح گرامی نمودم - و نیز جدسه فراوان رفتم - تا اکثری از مناسبت معلی که از ابتدای
 اورنگ شهنشاهی تا حال [که آغاز مبع اقبال امت] بحدود استطاع شرف نفاذ یافته بود چه بجلس و چه
 بنقل بدست درآمد - و بسا مضامین مقدسه او - سرمایه این شکرنامه گشت. و گوشش ببلغ بجای آورد
 تا بصباری از عرائض که اعیان دولت و ملتعبان عتبه سعادت شرح سوانح اطراف مملکت و تفصیل
 موارد اکتاف ولایت معروض داشتند بودند ضمیمه گنجینه معانی شد - و از اسباب تشعیش و تحقیق
 خاطر مشکل پسند مطمئن گشت. و همت گماشتم که معصودات و بیداضهای هوشمندان خیرت گزین روزگار
 فراهم آمد - و از آن نیز ذخیره برای شادابی و حیرانی این گداز دولت برگزفتم - و با این همه اسباب و
 فنجوری خرابی مطالب چون از دیرگاه خازنه نقل خرابست و اختلاف و تنافس در اخبار و آثار
 شایع بان بحد نکرده از حضرت شاهنشاهی که بقوت حافظه کامله جزئیات و کلیات وقایع و سوانح را
 که از یک مالکی [که عقل هبلانی در اهتزاز بود] تا امروز [که بوالا خرد قبله بالغ نظران
 حقیقت بین اند] بطافرت اندس مرتسم دارند التماس تبصیح شفوهای خویش نموده در مجالس
 متعدده بصحبت رسانیدم - و عیبات و شکوک را بکراک تحقیق و ايقان محو کردم - و چون باطن را
 اطمینان پدید آمد خاطر اخلاصمند را ببذل مجهود کارفرمایی این مطلب عالی گردانیدم - امید که
 بتأیید اخلاص این خدمت بانجام رسالم - و آنچه از عجائب این نوپاوه چمن کائنات و نهروست
 کارنامه مکنونات درخور استعداد خود دریافته باشم ظاهر کنم - تا تارکندل انرا شمع بصیرت بر در راه
 خرد نهاده آید - و روشن ضمیر انرا سرمایه مزید آگاهی شود. سبحان الله این چه دولتیست که عبادت
 الهی را در پرده خدمت پادشاهی بجای می آورم - و دستور العمل صوری و معنوی و آداب
 پادشاهی و بندگی را برای کلمه خلیق از پادشاه تا گدا ترتیب داده سرمایه دولت ابدی
 خود میگرددانم •

و چون درین کتاب [که محمدرت نامه ایزدبصفت] هر زمان نام والاشکوه این پادشاه آفاق
 بصریح برین از ادب دور میدانم لاجرم بحضرت شاهنشاهی عبارت را گرامی میسازم - و از پادشاه
 غفران تباب والد بزرگوار آنحضرت بحضرت جهانانی جنت اشیانی اکتفا نموده سخن دراز
 نمی کنم - و حضرت والده ماجده آن قدیمی نژاد را بحضرت مریم مکنی [که حضرت شاهنشاهی را

این برگزیده الهی را به شائسته تکلفات نفرمودن از آن نظم گستر فراهم آورد - ناحق عبودیت و ارادت
ولی نعمت گذارده باشم - و هم حق بر نورسای عالم شهود و آیندگان قوافل وجود ثابت گردانیده - هر چند
هر یک ازین چهار چیز باعث قوی بود بر اقدام این امر رنجه ندر - اما از آنجا که مقصد بلند و همت
کوتاه بود این دولت مهتر نمیشد - و این استیفات بمحصل نمی پیوست - تا آنکه بر پیشگاه خاطر
اخلاص مظاهر چنین جلوه دادند که درین شغل شگرف همچنانکه حق مخلوق میکند از حق خالق
نیز بجای می آید - اگر چه لوازم آداب ارادت و حقوق نعمت رسیدگی ادا میکند در معنی احمد
خدای جهان آمیزین قیام می نمائی - روز بروز این عزم مصمم میشد - و بسبب نیکبختی آماده
میشد - تا آنکه از بارگاه انصال بخصوص تربیت این نظر کرده خود و عموم مهربانی مستحقان سعادت
برین پیش قدم سالکان شاهراه ارادت نظر باخلاص - و واهستری قوافل از باب سعادت نظر بعز مراد -
ابو الفضل بن مبارک که کلاه چهار ترکی ارادت بر تارک دل مانده - و استیفات هفت طراز عقیدت
بر رده هزار عالم افشاده - بر تو اشارت یافت که موانع احوال اقبال ترین و وقایع فقرات دولت افزای
مارا بخامه صدق نگارش نماید - چگویم که این حکم نوشتن سرگذشت بود - یا بخفیدن همت نگاشتن را
اجازت فرمود - یا دل را سعادت بخفیده و اتعنه نویسی جلالت آثار ماضی - یا زبان انجمنی را فصاحت
گفتار کرامت کرد - یی نے سخن را بال و تلم را قدم بخشید - هریش غیب بود که از عالم بالا مرده
جان بخش رسانید - یا ناموس اکبر که از پیشگاه جبروت تغزل وحي نمود - لاجرم غایت نگاروی
و نهایت جمع و جوی در جمع کردن حرائد احوال و مغایر و اتعانت حضرت شاهنشاهی بجای آورد
گروتم - و مدتی از ملازمان درگاه و قدیمای این دودمان دولت از پهلوان هوشمند راست گفتار
و جوانان بددلم و مغرور درست کردار می پرسیدم و بقید کتابت می در آوردم - و باطراف ممالک بجمع
که با خدمت قدیم درستی و راستی مذیقین بعضی - و مظلوم برخی بود - مناشیر عالی شرف صدر
یافت که نقل مصودات و یادداشتهای خود را ببارگاه حضور فرستادند - هر چند این داعیه سعادت افزا
بتمام انجام نیافته بود - و این آرزو بکمال انصراف نگرفته که حکم مژده از پیشگاه مقدس لمعان
ظهور داد - که فراهم آوردهائی که بتحمید رسیده باشد به پیش برده بمسامع اجل رساند - و آنچه بعد
ازین رقم پذیر شود ضمیمه این کذاب گرامی سازد - و آنچنان تفصیل که از دقائق حقائق احوال
و جزئیات امور هیچ فرو گذاشت نشود آنرا بهنگام فرصت حواله کند - بنابر حکم پادشاهی که ترجمان
فرمان الهی به از اندیشه که مکنون ضمیر بود باز آمده مصودات را ساده از آرایش نقش و نگار عبارت

آسمان جلوه زمین تمسکین • صاحب عقل کل جلال الدین
 نور خورشید ذات و ظل الله • گوهر قاج و تخت ابر شاه
 این جهان کهن از نو باد • کوکبش آفتاب پرتو باد

این تهنیت است که از سه مویابی متولن نه جای نصبت و نه پای ایستاد داشت بیمنی این نیت
 در صحت و عزیمت جزم یکبارگی گنجور خزاین آفرین آفریننده شد - بواسطه خزینه دارمی که از خرج نقد
 جمع افزایش از جمع نقصان پدید آمد بدولت اخلاص کیمیاگر شدم - و خاطر مفلس را توانگر ساختم - صحت
 نوال گشودم - در خزینة گشادم - نیکبخت بودم دولت مند شدم - حرف مرا بودم ثناخوان گشتم - بر آستانه
 مجاز در حقیقت گشودم - ساده لوح بودم نکته نگار شدم - در مراد که بر روی من فراز بود از گشایش
 ایزدی باز شد - مرانندگی بر امر افزای بدل گشت - ناکرده می برگردم مجروری شد - و ناگفته می بگفته
 مودعی گشت - از بارعام بدولتصرای خاص آورده می بینانرا زبان سخن سرانی بخشیده رخصت
 سخن فرمودند - خواستم پیش از شروع در مقصود چنانچه رسم پیشینیان هر طایفه از طوائف عالمست
 که عنوان کفاب را بعد از عباس ایزدی بدعای والائزادان قدسی و صاحبان نوامیس الهی که
 در شهبان عالم شمع هدایت و انصاف افروخته بذهانخانه عدم فروخته اند چه بطریق عموم و چه
 بآئین مخصوص بزرگان گردانند این مجموعه محامد ایزدی را نیز بران نمط پردازم - و دعای گروه
 که در پیشگاه دریافت این کس بزرگی و خداشناسی جا دارند بعبارة که دل خواهد ادا نمایم -
 لیکن چون این بی برده حقیقت از راه مجاز میداند که اگر آشفته رائی در بارگاه سلطنت راه یافته
 سفارش سپهسالاران معرکه نماید و بوسیله خود خواهد که بکلریگی آن دولت را رحمت پذیر
 فرمانروای زمان گرداند هرآینه بصفاهت یا جنون منسوب گردانند

• شعر •

چه یاراها را که رخشند مه را • سفارش بخورشید انور نویسد

همین رفعت قدر او بس که خود را • بران حضرت از ذره کمتر نویسد

در حضرت که بزرگان نوازش یافته آن درگاه را رخصت خواهش بخشیده اند - و قدرت سفارش
 مورچه نداده از چون من بر در مانده بل راه نیافته کجا سزد که برای برگزیده های آن درگاه استدعای
 رحمت و تحیت نماید - و التماس مغفرت و رضوان کند - و اگر از ناهمیدگی زبان جرأت دراز مازد در
 عدالتگاه تمیز بچه نام نامزد شود - و در باز پرس انصاف بچه طعن مطمئن گردد - بنابراین خاطر ازین
 اندیشه باز آورده خود را آماده آن ساختم که اگر همت دمتگیری کند و توفیق یابوری نماید احوال
 سعادت منوال پادشاه صورت و معنی پیشوای دین و دنیای را نگاشته کلک بیان گردانم - و صفات
 جمال و جلال و نعوت عظمت و کمال و بدائع بزم و غرائب رزم و شرائع عبادات و لطائف عبادات

ابر دربار - در زمر نصرت دریای خونخوار - در مهابت جرات سیف معلول - در جلال جلالت
 رسم معلول - دریای موج انگیز عالم عطا - صاحب آفتاب نجات و غا - انفاسش مجمر گردان بر
 روح - الطافش مروج جلالش منیر فتوح - مدتش بر اعدای نمودن از طبع خورده انگیز - خلقش
 بر ندم ابدی بهشت از خنده لب ریز - عنصر وجودش در فتح مغالط مرتاض منجی - عقل
 سلیمش در کفیف مضامین مستغیر موتمن - ظاهرش بر جمعه دی و شکوه نریدونی - باطنش
 دانش سراطی و بینش ناطونی - ظاهر و باطنش مرتاض - چشم و دلش بامداد نیایش - دل را
 با زبان دمعاز ساخته - وحدت را با کثرت انباز کرده - بیداریش در پایش نفس گذشته - همتش پای
 بر هوا و هوس مانده - صدق معامله اش دکانچه تلخیص و تدلیس برانداخته - عیار دانشش قلاب
 زرانند از زر و گوهر آموده جدا ساخته - جواب تهمید بر مفارق غرایم دریده - طایمان عفو بر تارک جراثیم
 کشیده - شمع جود از پیشانی عاطفتش لعل ظهور بیرون داده - بارقه لطف از نواثر تهرش زبانه
 نور برکشیده - مولتش جگر سنگین جانان گذاشته - هببتش زهر آهنین جگران آب ساخته - دلتنگی
 روزگار افسه از گریه ابرویش - گشادگی زمانه پر توبه از شگفتگی خویش - دعای بقایش بزبان خرد و
 بزرگ مقام گرفته - مهر و وفایش بر دل برنا و پیر آرام یافته - بلندی نامش ناموران اکناف را
 پست کرده - تمکین دولتش مران اقطاع را از دست برده - طنطنه اقتبالش گوش هوای ملاطین
 آفاق باز کرده - کوبه جلالتش چشم اندیشه ملوک طوایف فراز نموده - صیبت بلندش در گنبد گردون
 پیچیده - آوازه شکوهش کران تا کران رسیده - ملای عطایش از اقصای شش جهت گذشته - درگاه
 والایش صراطی منتظران هفت اقلیم گشته - دولت روزافزونی کارنامه ازمان و ادوار شده - طالع
 همایونش دیباجه سعادت ثابت و ستار نموده

● مثنوی ●

آن شهنشاه آسمان پایه ● چتر اقتبالش آسمان حایه
 چمن آرای دانش و فرهنگ ● پایه افزایی انسر و اورنگ
 تخت قدرش بدولت ارزایی ● شخص بختش گهاده پیدایی
 حضرتش قبله گاه حق طلبان ● رانندش چشمه مار تهنه لبان
 زیر پا کرده از یک اندیشی ● تخت شاهی و نطع درویشی
 نه فلک بر مراد او توار ● هفت اختر بکبر او حوار
 بزم ساز زمان به بهاری ● پاسبان جهان به بیداری
 مهر و کفش بزم و رزم درون ● جام لبریزده زبانه خون
 بیم خاتان ز گرمی خویش ● دهر قیصر ز چمن ابرویش

نواح حوملی و شمول مهربانی و عموم قدردانی و کمال ایزدشناسی این در منصب گزینانیه که
 سر رشته النظام صورت و معنی است باین گره گشای فتور خردمندی و کلبه دار خرابی خداوندی
 عنایت شده - اگر چه مقدس او این خاصیت بخش هر آینه اندک از بسط الارض بطور بیامنی
 ظهور آمده باشد - هیچ میدانی که این شمع عالمگیر بنفیس نورانی کیست و قدم میمنت پیرای که
 این معاد است بخشید - این بصورت نورانیت و حقایق پادشاه عالم پناه زمان سلامت - یعنی آن شه شاه
 معارف سپاه - مظهر تورات الهی - مورد کرامت نامتناهی - پگاه درگاه صدقیت - مقرب بساط احدیت -
 گوهر معین شاهنشاهی - لقب خاتم بدالهی - فروغ خاندان گورگونی - چراغ در میان صاحبقرانی -
 صاحب سربلندی - وارث سریر همایونی - مخترع قوامد کشورستانی - فرقه نامیده صاحب هدایت - ترقه با صرة
 آفتاب ولایت - گرامی ساز گوهر آدم - ولیمید نیر اعظم - انتخاب مجموعه قضا و قدر - مقدمه جنود نفع
 و ظفر - لب لباب امتزاج لبالی و آیام - زنده نتایج عناصر و اجرام - چهر جهان جود و انصال - حال
 رخسار ملطنت و اقبال - قوه الظهور شخص خلعت - مسرة الصدر عدل و رانیت - فرزند گوهر نعت و
 بخنداری - فرازنده پایه نعت و تاجداري - قدردان جوهر خردمندان - قیمت شناس گوهر همت بلندان -
 گره گشای کار و روضندگان - مرهم بند نامور دل خستگان - صاحب دل روشن رای - جان بخش جهان پیرای - روح
 مصور و عقل مجسم - عالم جان و جان عالم - روضه ضمیر حق بین - طریقت پند حقیقت گزین - هشیار خرام
 دوام آگاهی - بیدار نشین نعت مبعگاهی - یکنای خاوت کده نور - نور افزای نهانخانه حضور - عارف
 اطوار سبل - کامیاب صلح کل - مورد غرائب کرامات - صاحب اعلای مقامات - محرم اسرار سفیدی
 و سیاهی - مظهر حقائق کونی و الهی - بینای روابط تقنیدی و اطلاقی - دانای رموز انفسی و
 و آلفی - منهل تمطش زلال وصال - مقصد متحیران طریق کمال - مظهر نکات شگرف و معارف
 گرامی - مورد علوم لدنی و رموز الهامی - محفل آرای مفر در وطن - شمع اندوز خلوت در انجمن -
 زودرس دیرگیر - بسیار بخش اندک پذیر - دیده بان سفینه کن مکن - سفینه دریای بحر و بن -
 دقت شناس حفظ مراتب - موی شکاف تقسیم روائت - فرخنده رای خیمه منظر - فتح طالع
 بلند اختر - بردبار گران سنگ - صاحب نیر عالی فرهنگ - خرد آرای بخرد نواز - دوست پرور دشمن گذار -
 ملک گیر عالم آرای - عدو بند کشور گشای - صاعد از ایک عظمت و جلال - رافع و مایه حشمت و
 اقبال - پادشاه دولت و دین - نگه دار نعت و نغم - طرازنده هفت اقلیم - برازنده نعت و دهم -
 شهسوار صف شکن - شاه باز شیرانکن - مجاهد میدان جهاد اکبر - مبارز جوان هفت کشور - سفید
 بنیان - لطفت و ریاست - موی اکرل تربیت و سیاست - منتصم عروة وثقی عقل کامل -
 مستوفی جبل منین عدل شامل - در روی بزمگاه قیام نظر - در دل زمگاه تمام جگر - در بزم عشرت

خانه معانی و بزم امروز شبستان حقائق شده محرم خلوتگاه شهید و انیس مفتوحی وحدت
گشته بهجت پیدار هر تخیل اقبال نهیند - و فرمانروائی صورت و معنی و مقدمه گشایی ظاهر و باطن
بدو تفویض یابد - چنانچه هر از گاه از نگین شاهی - و فرازنده لوی ظلّ الهی زمان مسعود صاحب که
مجموعه نهیند این فهم و خود - بل کارنامه صنعتگران ازل و ابد است - با چنین اصحاب غزلوان حمد
حقیقی که تو داری چگونه درین تگابو سرگردان مانده - از عقیدین این پیام روح پرور صبح دولت دمید -
صرمایه معادک جاوید میسر شد - دیده امید روشن گشت - عالم صورت رواج گرفت - ملک معنی
ابتهاج یافت - دامن مقصود بدست افتاد چهره مطلوب در نظر آمد *

سبحان الله این چه مریض بدیع که در کتابهای روزگار سپاس دادار پاک برای زیور کتاب
می آرند و درینجا کتاب را برای ثنای ایزد جان آفرین می آریند - در محائف جهانیان
حمد را بطفیل مقصود بر زبان میرانند و درین شکرنامه مقصود را بطفیل ستایش مینگارند -
در روش قدیم ستایش حضرت معبود گفتار بود - و درین تازه بارگاه خردشاهراه ثناخوانی کردار
است - موافق در محامد الهی بعضی التجا می برند - و درین دیباجه بدیع رقم بانسان کامل
که پادشاه حق پرست است پناه می برند - یعنی آن خدیو جهان که بدوایت خداجوئی
و خدایابی او نقاب از میان ظاهر و باطن برخاست - و در فرقه ارباب تجرد و اصحاب تعلق
محبت پدید آمد - و حجاب از پیش صورت و معنی مرتفع گشت - غفلت که راه مخالفت
هشیاری میرفت باز آمده از ملازمان شعور است - تقلید که از اقلیم تحقیق برآمده
شور انگیزی میکرد امروز طیلان تحقیق بر دوش گرفته از مسترشدان درگاه است - خودپرستی
کورباطن که خداپرستی گذاشته خلق پرستی کرده - چشم پیدا یافته سرانگنده و شرمنده بعبادتگاه
ایزدپرستی درآمد - حسد ناتوان بین که باد ماخلولیا در سر و سودای جنون در دماغ
داشته با دادار دانای دیم منازعت میزد خرد رهنمائی حاصل کرده از گروه
مستغفران درگاه عطیعت و طبقه مساعدان جنود دولتت - در طلب که محبت ابدی همان تواند
بود از لنگی به پیکری آمده هم مقصودی و هم قاصدی مینماید - و چرا چنین نباشد که درین
زمان دانش افزا چراغ شبستان عالم - فروغ دودمان آدم - پرده برانداز اسرار غیبی - چهره گشای صبر
عبی است - و چگونه این در نظر هوشمندان دوربین بعید باشد که ناظم آداب شنشاهی - قائم
الزاق بلندگاه الهی - باریک بین دقایق موشکافی - صاحب عیار جواهر مراقبت - تا در عالم وجود
پیشوائی ارباب تجرد که ولایتش خوانند و مقتدائی اصحاب تعلق که ملطنتش نامند جدا جدا بود -
در میان بنی نوع کفایت اختلاف بواطن را مراحمه داشت - امروز که از بلندبایی و پیش بینی و

مراد از حمد آنست که این نظم سپاس و محبت خود آرای خودنوش را بر آستان بلندگی در پایه نیایش
و مراعاتی داشته از طایق نظیر خود بینی خویش نکند - تا معنی بپا زگی در صورت نیاز مندی آراسته
شود - و ظاهر و باطن او به روشنی و به سرمایگی پیرایه گیرد - تا شایستگی کنار مقصود را جز - و همه
دادار جان آفرین گوید - و چون این متاع سپاس گذاری در نگاه بشری فراوان - علم الغیوم در
معامله های این باطن به اندازه است چرا از حمد ایزدی باز مانم - و از شکر مردمی تقاعد کنم -
همان بهتر که از آفت مکراندوزی این خود مرای برآمده خود را آماده چپای بلند اساس گردانم -
از آنجا که مقصد بلند بود - و مطلب از جمله - زبان سخن ساز را دل رخصت نمیداد - و دل معامله
از حیرت مرهم نمی آورد - نه فطرت میگذاشت که مثل نادانان هنگام تقلید بدست یاری حرف و
صوت در پیشگاه ناله خوانی خداوندی جل جلاله درآمده باحتیاجات معتاد و عبارات مبتذل غرضند
گردند - و نه همت سپاس دیزمت راضی میدهد که مثل دانایان کم حوصله دل از جسد رجوی
او بازداخته لب از گفت و گوی او ببرند - و بیک اقرار ناقص که در معامله بخلاف آن طریق مستمر
دارد عجز را نموده خود را از نیک الدیشان راست گوی ظاهر کند - زمانه دراز درین اندیشه ماندم
نه سر خرویدن بود - و نه دماغ خموشیدن که ناگاه از خرد که فروغ هستی اوست لب از روشنائی
گشودند - و دل هرزه گرد را گردن امید بکنند مقصود بحثه آمد - پیام آگهی بگوش توفیق رسید که
ای نقش طراز نگارستان معنی کتاب تصنیف نمیکنی که دیباجه را بحد آرایش دهی - حال
فرمانروای زمین و زمان گوهر تاج پادشاهان مینویسی و سپاس ایزدی بتحریر میرود - و نیایش خدای
بقصبر می آید - حمد را حمد نمی باید - چه مصنوعات صانع بر کمال حمدیست از دادار پاک که
بزبان بیزبانی ادا شده - آگاهان آباد باطن را بدریافت این پذیرای نور مطلق میگرددند - و بحایه
بلند پایه حامدیت که بالذات منصب والی بزرگ نهاد و جوب وجود است میرساند - و پیداست که در
عالم عنصر عظیم تر اثر و شریف تر گوهری از وجود گرامی پادشاهان و الشکوه که سرانجام نظام
ظاهر عالم را به بدست یاری همت قدیمی اعتصام ایشانست نهان نداده اند - و یقین که جهان
به قیام میرود - و مهم عالمی بشخصه گذاشتن جهان معنی درو نهانست بلکه جان جهان معنی
ماختن - خصوصاً گیتی آرائی که آملگ دریافت شایم نمایم بهارستان معنوی داشته بر حریر کمر دانی
میربند باشد - سیما خود پوزمانی که باین دو حالت شگرف از سرچشمه باطن میرابدل و شاداب خاطر
شود - خامه آن قبله گاه خدا آگاهان که بنائید ایزدی ازین مراتب فراتر شده رنگ آمیز نگارین

اگر آب مغز و نایب و نهد او را در معرض متابیش آفریدگار در آمدن چگونه مزد - بار نایافته را از
خلوت حواری سلطان سخن گفتن خود را در مضحکه انام انداختن - و سخره هنگام عوام ساختن است -
• منقوبی •

پای سخن را که دراز است دست • سنگ برآورد تو هر شکست
گرچه سخن نرزد و جان پرور است • چونکه بخوان تو رسد و خراست
ای برتر از کرمی عقول و الوهام - و ای و الاثر از سلطنت عناصر و اجرام چون معرفت ذات و صفات
بخشیدی معلوم شد که مباحثاری بر همت ما لازم نکردی - و چون نعمت بی ملتها عنایت نکردی
مفهوم شد که بر ذمت ما شکرگذاری واجب نفرمودی - چون در گفتار بسته دیدم درگاه کردار گشوده یافتم -
بخود بخود گفتم که اگر توانائی سخن سرائی نداری و باد پیمائی نمی توانی کرد آزرده مباش -
که این طریق چرب زبانان تهدست است که لفظ را بغریب دلالی ببهای معنی فروشد - حدیث
که از روی فرمان جهان مطاع سلطان خرد بر ذمت گرامی خانواده امکانی واجب شمرند آنست
که گوهر شبتاب خرد را که از بخششهای مهین مدبر قیاضت چراغ روشنائی ساخته در رخت و روپ
عمره باطن و ظاهر کوشند - اگر منتظمان کارگاه قضا و قدر نرسد از انراذ بنی آدم را در لباس
تجرد و تنهایی داشته اند نخستین کمر همت در اصلاح خود بندد - آنکه در نلاج دیگران کوشش نماید -
و اگر بجای جمعیت آباد تعلق و تكثر که در سلسله نظام کون و فساد از ان هم گزیر نیست آزرده اند
اگر فرمانرواست اصلاح دیگرانرا بر اصلاح خود مقدم دارد که مقصود از شباهی پاسبانی رسد است -
و غرض از سلطانی نگاهبانی همه - و اگر فرمانبردار است نخستین بر او امر من له الامر اندام نماید -
پس نهانخانه دل خود را از غبار خواهش گرانهای و خشم سبکسر پاک سازد - تا باین زیست و
رنذار بسقایش دادار بیچون و پروردگار درون و بیرون منخلق و متخلق گردد •

چون میان من و دل سخن بانهجا رسید عقل سرگردانرا منزل از دور نمود - اندیشه را وقت بقدر سه
خوش شد - خاطر حیرت زده اگرچه از دشواری و درازی راه آزرده گی داشت اما از آهنگ ساز راه
و نوید وصول خوشوقت گشته بود که ناگاه دل دور بین را باز پای اندیشه بعتک آمد که مقصود
از متابیش الهی نه آنست که صفات کمال او را دریابد - و آنرا بدرگاه او نسبت دهد - یا نعمتهای
بی انتهای قدم را در شمار آورد - و در برابر آن متاع متودگی حدوث آلود خود را پیش کشد - تا این را
از حوصله بهری برتر داند و از پس ماندگان پیغمبر عباس گذاری باشد - یا آنکه خویش را آرائی خود را
لناخوانی الهی نام نهد - و از تاریکی راه و تاریکی مقصود انکار خاطر گردد - و طبع حیلجوری این را
غذیمت دانسته از حمد باز ماند - و آغاز در آنچه حیل مزرق آنرا مقصود را نموده است نماید - بلکه

جان دین آمیز - هم آغاز را پایه مرزهای - و هم انجام را پدربایه داندوازی - هم قافله سالار سخنوران
و هم شهریار سخنوری - چراغ کلمه تاریک گهیگاهان - لایس وحدت سرای خلوت گزینان - دردنازی باطن
مشغولان کوی خداجویی - سرهم یک نامور خسته درونان کنج ناشکیبانی - نوشداروی شورابه نوشان اشک
حسرت - مویانی شکسته باقی زوایه خاموشی - رزم آرای دلورایه هنگامه عشق - بزم امروزی معشوق مزاجی
بارگاه اطمینان - تشنه های دریاها را استحقاق بخش - گرمه دلال بادیه جویانی را جوع انزوا -
ازینجامد که خردپروان بدادال با همه سراییمکی شوق و سه آرامی شغف دست فکرت از دایمی
هودج کبریا کوتاه داشته تشنه لب و آبله های هزاران جوش و خروش نروخوده مهر خاموشی
بر لب نهاده اند - و بدستجاری انصاف پای ادب دردنازی عجز پیچیده در آنچه شایانی آنرا از عطیه خانه
تقدیر نهاده باشد شروع نکرده اند

• شعر •

راه کمال ترا حریف و نقطه ریگ دست • عالم فیم ترا شهر سخن رومنا
بر درت اندیشه را شعله غیبت زند • لطمه حیرت بر موی جمل از قفا
یعنی مهاس ایزد بخیر از احاطه امکان بیرونست - و متایش خداوند بهمال از احصای اکوان افزون -

• مثنوی •

حدیث انجا که از یزدان شفاست • مهاس اندیشی ما ناماست
تو جرات بین که همت میزند جوش • که گیرد قطره دریا را در آغوش
نه پنداری که حرفش در کتابست • که این حرف کتان و ماهتابست
سخن را چند باشی محمل آرای • بدست آویز عجز اینجا بنده پای
هرگاه زمینیا را با آسمانیان رابطه مناسبت مفقود - و خاکباز را با افلاکیان راه سخن مسدود باشد مکانیا را
بلا مکانیا چه نسبت خواهد بود - تا حصه من ذره خاک نشین با نسبت آفتاب عالم تاب قدس
چه باشد - محسوس مظلوم امکان و حدوث را بهادیه پیمانی عرصه وجود و قدم چه حد و کدام
یارا - ذره سرگشته به سررها را در شعله نیر جهان افروز بجز هواداری چه بهره - و قطره شبنم را با بحر
زخار و ابر مدار بجز لای خشکسالی چه نصیبه - هیات اگر ذره از ان فروغ بخش انجمن هستی گوید
اگرچه او را نمیشناسد و او را نمی گوید اما ازو میگوید - و او را میگوید - لیکن تنگنای ظلمت را با
ساحت نور چه نسبت - و عدم مطلق را با وجود بحمت چه مناسبت - آفریده هرگاه از آفریننده کامیاب
شناسائی نتواند شد تا نمی چند در هوای کلامی بدایع مکلفات او زند - یا قدمی چند در صحرای

بسم الله الرحمن الرحيم

الله اکبر این چه دریافتیست ژرف - و شناختیست شگرف که حقیقت پذیرای دقت رس و روشن ضمیرانی صبح نفس که باریک بینان جد اول آفرینش و پرکار گشایان لوحه دانش و بینش اند در ترکیب عنصری و پیکر هیولانی نقده گرانمایه و گوهره والطبع که در کابد قیمت نگنجد - و میزان قیاس بر نمنجد - و همگیال گفت در لیا بد - و از مقیاس اندیشه بیرون باشد غیر از سخن که نسیم یحیی متحرک و هوای متموج نیافته اند - و چرا چنین نباشد که مرانجام دارالملک معنی بی دستیاری آن امکان نپذیرد و معموری خراب آباد صورت بی مددکاری آن در اندیشه نگذرد

• مثنوی •

این چه سخن بود که شد آشکار • پرده بر انداخت ز هر ده هزار

نیست درین بزم بسر مستیش • نیست حریفی بزر دستیش

کارگاه اوست درین کارگاه • صدر نهین اوست درین بارگاه

هر چه درآمد بدل اهل هوش • دل بزیان گفت و زبان زد بگوش

از در دل هم بدر دل رهش • ناطقه و حامه چو لنگش

ماه سخن را بر صدگاه هوش • مشرق و مغرب ز بانست و گوش

چنانچه بیایه والای آن بفردبان آسمان نتوان رسید بیای باد پیمای خرد در بیدای ناپیدای طبیعت آن قدم نتوان زد آتشی مزاجیست بدانهاد - خاکی طبیعتی است آب نما - منبعش آتشکده دل - اوج پروازش نزهنگاه هوا - کرسی بالارش باب - آرامگاهش مفعله خاک - مرتبه شناسان صفوی عزت افرا خور دید و دریافت خود چنانچه بهمالار انجمن معنی بل خلف الصدق دل دانستند - موبد موبدای دانش آتشکده خاطر بل ابوالآبای ضمیر انگشتند - خاصه سخلم که زیب فهرست نهخته مغاور و زینت دیباجه مجموعه معالی باشد یعنی صبح کشفای آسمان و زمین و حمد دادار

کنکاش نمودن حضرت گیتی ستانی
و گرفتن حضرت جهانبانی پورش
۱۰۲ عرق رویه بر ذمه اخلاص خود — — —
ذکر بعضی از سببهای صلح و اتحاد
و خجستههای وانا سانکا و وصول حضرت
جهانبانی به حضرت گیتی ستانی ۱۰۳
مصاف نمودن حضرت گیتی ستانی
فردوس مکانی برانا مانکا و رایات فتح
افراختن — — — — — ۱۰۵
رخصت حضرت جهانبانی بگل و بدخشان
و نهضت موکب جهان نور حضرت
گیتی ستانی بمسقر خلافت — — — ۱۱۱
حضرت جهانبانی جنت آشیانی
نصیرالدین محمد همایون پادشاه غازی ۱۲۰
ذکر آمدن میرزا کامران از کابل به پنجاب ۱۲۳
نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی
جنت آشیانی بتسخیر بنگاله و فتح
عزیمت و مراجعت بمسقر خلافت — — — ۱۲۶
ذکر نهضت حضرت جهانبانی جنت آشیانی
بتسخیر گجرات و شکست سلطان بهادر
و فتح آن ممالک — — — — — ۱۳۰
گذاشتن میرزا عسکری گجرات را بخدای
نامد — — — — — ۱۳۲
نهضت موکب مقدس حضرت جهانبانی
جنت آشیانی به تسخیر بنگاله و فتح آن
ممالک و مراجعت بمسقر خلافت و آنچه
درین میان روی نمود — — — — — ۱۳۷
ذکر احوال شیر خان — — — — — ایضا
گرفتن شهر خان قلعه رهناس را — — — ۱۴۳
توجه موکب مقدس حضرت جهانبانی
جنت آشیانی از دارالخلافه آگره بحمت

میان — — — — — ایضا
تیمورتاش — — — — — ۹۳
منکلی خواجه — — — — — ایضا
بلدوز خان — — — — — ایضا
جوینده بهادر — — — — — ۹۴
حضرت هصمت قباب قدسی نقاب
آلقوا — — — — — ایضا
بوزنجر قآن — — — — — ۹۷
بوقا خان — — — — — ایضا
دوتمین خان — — — — — ایضا
قایدو خان — — — — — ایضا
بایمسقر خان — — — — — ۹۸
تومنه خان — — — — — ایضا
قاچولی بهادر — — — — — ایضا
ایردمچی برلاس — — — — — ۷۱
موغو چیچن — — — — — ایضا
قرا چار نویان — — — — — ۷۲
ایجل نویان — — — — — ۷۸
امیر ایلنگر خان — — — — — ایضا
امیر برکل — — — — — ۷۷
امیر طراغای — — — — — ایضا
صاحبقران اعظم ثالث القطبین قطب الدنيا
والدین امیر تیمور گورکان — — — — — ایضا
جلال الدین مهران شاه — — — — — ۸۱
سلطان محمد میرزا — — — — — ۸۲
سلطان ابوسعید میرزا — — — — — ایضا
عمر شیخ میرزا — — — — — ۸۳
حضرت گیتی ستانی فردوس مکانی
ظفر الدین محمد بابر پادشاه غازی ۸۶
محاربه حضرت گیتی ستانی فردوس
مکانی با سلطان ابراهیم و ترتیب

فهرست دفتراول از اکبرنامه

(صفحات)	(اذکار)	(صفحات)	(اذکار)
بردریانت زمان سلطنت و دوام ملازمت		ذکر اقصای سعادت غیبی اوقات قدسی	
حضرت شاهنشاهی — — — — — ایضا		که پیش از ولادت با سعادت حضرت	
ترتیب انعام معالی القاب و تلمیذی		شاهنشاهی ظهور یافته — — — — — ۱۱	
احامی گرامی آبای کرام حضرت		ذکر طلوع نیر اعظم و سطوع معد اکبر	
شاهنشاهی — — — — — ۴۸		از سالی سعادت یعنی ولادت حضرت	
ذکر احوال آدم علیه السلام — — — — — ۵۲		شاهنشاهی ظل الهی — — — — — ۱۷	
عیف علیه السلام — — — — — ۵۳		ذکر صورت زائچه مسعود که در وقت	
انوش — — — — — ۵۴		ولادت اشرف بموجب ارتفاع امطرلاب	
تینان — — — — — ایضا		یونانی ثبت یافته بود — — — — — ۲۳	
مهلائیل — — — — — ایضا		تصویر زائچه طالع آسمان پیرای حضرت	
یره — — — — — ۵۵		شاهنشاهی و مجملی از احکام بطرز	
اخنوخ — — — — — ایضا		اختر شناسان هندوستان — — — — — ۲۷	
مئوشلیخ — — — — — ۵۶		ذکر زائچه سعادت ارقام که علامه الزمانی	
لمک — — — — — ۵۷		مضد الدوله امیر فتح الله شیرازی	
نرج — — — — — ایضا		استخراج نموده — — — — — ۳۱	
ترک — — — — — ۵۹		شرح احکام این زائچه بدیعه که هیکل	
الفجه خان — — — — — ایضا		بازوی انجم و انلاک و تبعیذ تارک	
دیب باتوی — — — — — ایضا		قرن و ادوار امت — — — — — ۳۶	
کیوک خان — — — — — ایضا		صورت زائچه اقدس منقول از خط مولانا	
الفجه خان — — — — — ایضا		الیاس اردبیلی موافق زیم الیخانی — — — — — ۴۰	
مغل خان — — — — — ۶۰		بدان حکمت در اختلاف میان حکمای	
قرا خان — — — — — ایضا		یونان و منجمان هندوستان در طالع مسعود	
اغور خان — — — — — ایضا		حضرت شاهنشاهی — — — — — ۴۱	
کر خان — — — — — ۶۱		تصویر اسامی گرامی دایمی سعادت پیرای	
آمی خان — — — — — ایضا		و قوایل روحانی قوالب حضرت	
یلدیز خان — — — — — ایضا		شاهنشاهی — — — — — ۴۳	
منگلی خان — — — — — ۶۲		ذکر بعضی از تواریخ بدیعه ولادت	
تنگیز خان — — — — — ایضا		سعادت پیرای حضرت شاهنشاهی — — — — — ۴۷	

بدولت و اقبال — — — — — ۳۳۲
 مجملے از سوانح و حوادث هندوستان کہ
 در ایام هرج و مرج روی نمود — — — ۳۳۶
 احوال ہیمو — — — — — ۳۳۷
 یورش جہانگشاہی حضرت جہانبانی جنت
 آشیانی بتسخیر ہندوستان و فتح آن
 بمیامن دولت روز افزون شاہنشاهی — ۳۴۰
 ظہور کرامت علیار بہارت عظمی از حضرت
 شاہنشاهی و دیگر سوانح اقبال — — — ۳۴۷
 نہضت رباب جہان تاب حضرت شاہنشاهی
 بصوب پنجاب بموجب امر عالی حضرت
 جہانبانی جنت آشیانی — — — ۳۵۵
 ذکر تئمۃ احوال سعادت منوال حضرت
 جہانبانی جنت آشیانی و شرح بعض
 از جلائل مخترعات و قوانین آنحضرت ۳۵۶
 پرتو انداختن مفر عالم تقدس بر صرأت
 باطن حضرت جہانبانی جنت آشیانی
 و محافرشدن بآن عالم — — — — ۳۶۲
 سوانح دولت انزای حضرت شاہنشاهی
 از هنگام توجہ بصوب پنجاب تا وقت
 جلوس مقدس — — — — — ۳۶۶

توجہ موکب مقدس حضرت جہانبانی
 باطنی نایبہ فتنۃ میرزا کامران ہار دیگر ۳۰۸
 نہضت موکب مقدس حضرت جہانبانی
 جنت آشیانی بتسخیر شورش میرزا کامران
 ہار دیگر و شہادت میرزا ہلال — — — ۳۱۱
 اختصاص ولایت غزنین بحضرت
 شاہنشاهی و ارتفاع منزلت بعض
 مستعدان دولت بحضرت والا — — — ۳۱۵
 عزیمت حضرت جہانبانی جنت آشیانی
 از بہسود بر سر قبائل افغانان کہ کدینگاہ
 فتنۃ میرزا کامران بود و فرار او بہندوستان ۳۱۹
 توجہ حضرت شاہنشاهی بغزنین و آن
 سرزمین را بنزد اجلال ارتفاع آسمانی
 بخشدن — — — — — ۳۲۱
 نہضت موکب مقدس حضرت جہانبانی
 جنت آشیانی بہ ہنگش و تادیب
 گردن کشان و لوای عزیمت انراختن
 بہندوستان و بدست آوردن میرزا کامران
 و مراجعت بکابل و دیگر سوانح — — — ۳۲۳
 توجہ موکب مقدس حضرت جہانبانی
 جنت آشیانی بقندھار و مراجعت

و مراجعت بعد از محاربه و حوائج
 مهربانان که بعد از این وقوع یافته — ۱۶۶
 رسیدن لویه ولایت محمود حضرت
 شاهنشاهی حضرت جهانبانی جنت
 آغیانی و تنگه منی — — — ۱۸۳
 ظهور خارق عادت از حضرت شاهنشاهی
 که مملوک کرامات و دیباجه مقامات
 ثواب بود در ماه هفتم از شرفزادان — ۱۸۶
 توجه موكب حضرت جهانبانی جنت
 آغیانی بقندهار و از انحدود سفر حجاز
 گزیدن و آهنگ عراق کشیدن — — ۱۸۸
 ذکر مجمل از احوال خیران مال غیر خان ۱۹۵
 ذکر مجمل از احوال میرزا حیدر — ۱۹۶
 ذکر مجمل از احوال میرزا کامران — ۱۹۹
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی بخراسان و عراق و آنچه
 درین سفر روی نمود — — — ۲۰۲
 فرمان شاه طهماسب بهاکم خراسان — ۲۰۶
 مراجعت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از عراق و آمدن حضرت
 شاهنشاهی از قندهار بکابل — — ۲۲۳
 غلبه حضرت شاهنشاهی در کشتی گرفتن
 با ابراهیم میرزا و بدستگیری بخت
 لغاره اقبال نواختن — — — ۲۲۶
 وصول موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی بکرم میر و فتح قلعه بخت ۲۲۷
 رسیدن موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی بقندهار و محاصره کردن
 و فتح نمودن — — — ۲۲۸
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از قندهار بتحصیر کابل

آرایش جنت دولت پیرای خفته خود
 حضرت شاهنشاهی و آئین بستان بآئین
 انبال و ظهور خارق عادت از ان نوبال
 بومقان دولت — — — — ۲۵۶
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی بتسخیر بدخشان و فتح
 آن ولایت و آنچه دران ایام روی نمود ۲۵۰
 پرده کشائی اسرار حکمت در گرد فتنه
 انگیزتن میرزا کامران و تسلط از بکابل ۲۵۵
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از بدخشان بکابل
 و محاصره آن — — — — ۲۶۰
 ظهور کرامت ولایا از حضرت شاهنشاهی
 و فتح کابل — — — — ۲۶۵
 مکتب نشستن حضرت شاهنشاهی
 و دیگر وقایع که دران ایام روی نمود — ۲۷۵
 نهضت موكب جهانگهای حضرت
 جهانبانی جنت آغیانی بدخشان
 و بفتح و فیروزی رجوع بکابل — — ۲۷۳
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از کابل ببلخ و رجوع عالی
 از بے اتفاقی میرزا کامران و نفاق
 امرا بکابل — — — — ۲۸۵
 نهضت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از کابل و محاربه بمیرزا
 کامران و دیگر وقایع عبرت انزای — ۲۹۴
 محاربت موكب مقدس حضرت جهانبانی
 جنت آغیانی از بدخشان و محاربه
 با میرزا کامران و قرین فتح نزول اقبال بکابل ۳۰۲
 اختصاص یافتن موضع چرخ بحضرت
 شاهنشاهی و تفاؤل نمودن درویشان

فهرست ولیم کالج - بحیار مسعود اثبات از کاتب دران راه یافته - تاریخ اتمام کتابت دران مندرج نیست
اما بعد سال هفدهم در نسخه (۶۳۲) تاریخ از کاتب مرقوم است - و آن چنین است
در دار الخلافه شاهجهان آباد بتاريخ دوم شهر صفر المظفر سنه ۱۲۰۹ یک هزار و صد و شش
موافق سنه ۱۱۳۳ شاه عالم فوت اتمام و طرز اختتام پذیرفت *

(ب) این نسخه نافع است تا آخر سال هفدهم - ایضا ازان فورت ولیم کالج - در اغلاط
بدتر از اولی - در آخر این عبارت مرقوم است - روز شنبه تاریخ مبرم شهر رمضان المبارک سنه
۱۱۳۳ (همین صورت) از جلوس والا *

(ج) ایضا تا آخر سال هفدهم - ازان فورت ولیم کالج - فی الجملة صحیح است - تاریخ
کتابتش نامعلوم *

(د) ایضا تا آخر سال هفدهم - از کتبخانه دهلی ست - فی الجملة صحته دارد - تاریخ
کتابتش نامعلوم *

(ه) ایضا تا آخر سال هفدهم - ازان ایشیاٹک موسائیتی کلکته - از اغلاط پر - تاریخ کتابتش
مرقوم نیست *

(و) ایضا تا آخر سال هفدهم - ازان عالیجناب مولوی کبیر الدین احمد صاحب مالک
مطبع اردو گائیڈ شاعت نبوضه - اغلاط بحیار دارد - نه ورق قبل از اتمام تاریخ کتابتش چنین
آورده - بتاريخ فروردین الثاني سنه ۱۲۰۶ چهل و شش جلوس صاحبقرانی اورنگ زیب پادشاه غازی
رازم الحروف شیخ مصطفی انصاری - حسب اشاره میر عطاء اللہ کشمیری تحریر یافت *

(ز) این نسخه مطبوعه منگی ست - تا آخر سال چهل و ششم - اغلاط بحیار دارد - چنانچه
پیشتر ایمانیه بدان رفته - تاریخ طبعش پانزدهم شهر صفر سنه ۱۲۸۴ هجری *

(ح) این نسخه تا آخر سال هفدهم است - از کتبخانه دهلی - اگرچه دفتر اول در صحت
یکتائی دارد - اما از ابتدای دفتر دوم مسعود اثباتی راه یافته - تاریخ کتابتش نامعلوم *

(ط) ایضا تا آخر سال هفدهم - از کتبخانه دهلی - اغلاط درو به پایان - در آخر چنین
مکتوب است - بتاريخ چهاردهم شهر ربیع الاول سنه ۱۱۳۳ (همین صورت) جلوس اکبر پادشاه غازی *

(ی) این نسخه تا آخر سال بیست و چهارم دارد - اما دفتر اول ندارد - از کتبخانه دهلی
فی الجملة صحیح است - در آخر چنین مکتوب است - هفتم جمادی الاول سنه ۱۱۰۷ - نقط *

• التالیف الاثیم - عبد الرحیم •

ملیهای ارباب تدویس و تعلیم - مولوی اصحابِ تعظیم و تفضیم - فرد انوارِ الزم - القاصص
 بیچ بلخس - حاکم المدرسه للکلیة العالیة - الذی ما نال احد متین سبقوا من الحکم العالیة
 ما ناله من فضائل جلیلة جليلة - و شمائل جمیلة مرضیة •

• و هذا و ان کل الخیر زمانه • آت بهما لم تمقطعہ الاوائل •

و زالت سبب اعطائه مطر - و لخل اجدانه مشمره - و شوارق الطانه طالعه - و یوارق اعطائه لامعه
 و ریاض افادته ناضره - و اتمار اناضله باهره - الی یوم الآخرة (زیور طبع می پوشد •

دالستنی ست که نزد مصحح ده نسخه اکبرنامه (که موصوم به آ ب ج د ه ر
 ز ح ط ی است - و تفصیلش بذیل این دیباجه رقم پذیر میشود) موجود است - اما
 همگی نسخها قلمی اند - سواي نسخه ز که مطبوع است - و لیکن منگی - که آن هم حکم قلمی دارد
 و آن همان است که قبیل ازین کیفیت طبعش بمعرض بیان آمده - و معلوم است که قلمی نسخها
 مملو از غلط می باشند - که کاتبان ساده لوح را نظر بر حسن صوری است - که عبارت از خط
 خوب است - نه بر حسن معنوی - که عبارت از عبارت نیک و صحت - و بالجمله باعانت این
 نسخهای دهگانه در تصحیح آن معی به حد و سر و جهد بیشتر از بیشتر (که مزید بر آن
 منصوص نیست) بکار می رود •

دیگر بوضوح پیوندد که جزو اول و دوم (یعنی بیست و چهار فارم) از اولین دفتر این کذاب بتصحیح
 ماهر امرار خفی و جلی المرحوم مولوی آغا احمد علی (سقاء الله من عین تسنیم - و ادخله جنة
 النعیم) چاپ شده بود که مولوی موسی الیه داعی حق را لیبیک گفتند - باقی بتصحیح الراحمی
 الی رحمة ربه الکریم - العاصی عبد الرحیم - و بحسن تأیید ملازمان جناب پرنسپل صاحب بهادر
 ممدوح در تحقیقات بعضی اعماد و نوادر لغات (که جناب اناضت مآب را درین باب نیز
 به طولی ست) از حلیه طبع محلی گردید - و دفتر مذکور بذرتیب لایق مرتب شد • شعر •
 • فلو قبل مبکاها بکیت مبابه • بسعدی شفیت النفس قبل التندم •
 • و لکن بکیت قبلای نهیج لی البکا • بکاما نقلت الفضل للمتقدم •

انشاء الله تعالی اگر چندی حیات مستعار و نا کند و طایر روح درین چمن ریاضت قالب خاکی
 خرامد در تصحیح و تحقیق دفتر دوم نیز سعی منور و کارش به رهن و فتور بر روی کار خواهد آمد
 و هرگز تفصیر و توانیت در آن راه نخواهد یافت - و بالله التوفیق - و علیه التکلیل فی تحقیق •

• تفصیل نسخهای دهگانه •

انداخته - همین نطق است که بواسطه آن فردوسی و نظامی اکلیل یکنائی را بلائی دانش گفتار
 پیراسته - و همین نطق است که بواسطه آن ابوالفضل علامی اظهار جوهر حقیقت و کاردانی کرده
 باتکلی خود مصنف وزارت اکبر را آراخته - چه اکبر است - سگدر است - و چه علامی - ارطون
 الحق جلال الدین محمد اکبر پادشاه از همگی فرمان رویان هندوستان در داد بخشی و عدالت گستر
 گوی سبقت بود - و هیچ آنی معدلت و لیکن قوانین سلطنتش راههای دور و دراز
 اقصای ممالک شرق و غرب پیمود - اما این همه لوی اتبال برادران و کوس اجلال نواختن
 بیشتر از مغز معامله دربارتن و همان بصوی تدبیر صایب تانقرن علامی نهایی بود • • • بیت •
 • نه اکبر بر سر بر سلطنت ماند • که علامی بگلکش مملکت راند •

و سخن نفس الامری آنکه اکبر بذاته پادشاه عاقل و هوشیار - آگاه دل و معدلت شمار بود
 معامله فهمی و حقیقت ورزی ابو الفضل گوش هوش او را افزود • • • نظامی •
 • وزیر چنین شهریار چنان • جهان چون نگیرد قرار چنان •

آدم بر سر مدعا - پوشیده نماند که این نسخه نامی و این صحیفه گرامی. (که از گفتارهای
 دانش معمور است - و هزاران گنجینه های معانی در آن مستور) یعنی کتاب اکبر نامه (که
 قطره ایست از دریای علم ابو الفضل علامه) باره (بمطبع اقبال مند والا گوهر - منشی نول کشور
 بفرمان صاحب الحکومه و الایاله - مهاراجه پتیا له) مطبوع شده بود - اما بصحب اغلاط فاحش
 نامطبوع برآمد - بصورت مرغوب بود - و بمعنی معمور از عیوب - بظاهر سنجیدگی داشت
 و بیاطن نا پسندیدگی - باز برای ایشینک موسایتنی کلکته بصوابدید والا جناب معالی القاب
 (صاحب المفاخر البهیه - و المآثر السنیه - مجمع المحامد العلیه العالیه - منبع المناقب الجلیه
 الغالیه - رافع اعلام العلوم العقلیه و الذقلیه - ماد مرادق الغنون الادبیه و الحکمیة - قدوة الفضله
 زبدة العقلا - فخر ارباب العزائم - صدر اصحاب العمام - خلاصه اعیان جهان - نقاره نوینان زمان
 خداوند سحیبات رضیه - صاحب صفات رضیه - در یکنای فضائل و حکم - لعل به بهای جلالت شیم
 شمع معالم دانش و سخن پروری - زیب ده مجالس بینش و هنر گستر - دریای ناپیدا کنار
 دتائق معانی - بحر محیط سخن منجی و نکته دانی - والا گوهر عالی ثبار - جوهر شناس
 معدلت دثار • • •

• شاه سرور علم و چه شاه دست در دین • ماه منیر فضل و چه ماه ست ماه دین •
 • دانش همه بدید خداوند و جا گرفت • اما ندید هیچ مقام گوی چنین •
 • صدور صدور جمع کرام است در عطا • فعل فعلی بزم هنرهاست بالیقین •

بسم الله الرحمن الرحيم

هزاران حمد و ثنا اینار میدهد که ذاتش را پرده غیبت پندید - و صفاتش را پرده شهادت پوشانید - آسمان با آن علو عالمی زینده است از تصر خلقش - زمین با این وسعت و تمکین سنگ پاره است از صفا صنعتش - زمان با دے صفت از چمن قدرتش - جهان منظره است از گلشن حکمتش •

• بیرون ذاتش از علم گریبان • فزون وصفش از شرح انلاکیان •

• بآن کی رسد نکر نوع بشر • که قاصر ز درکش غول مهر •

و بپایان صلوات نثار شایم که وجودش فایق است در اتمیت از همگی مهمات جهان و نورش حایق است در اتمیت از مایه انوار زمین و زمان - نفس قدمیش خورده است در معالی رسالت و پیغمبری - ذات با کمالاتش درے صفت بر تاج هدایت و رهبری •

• نبی که شاه دوعالم هم اوست • مفتی که پادشاه خاتم هم اوست •

• کریم که دین است انعام او • بنیم که نجم است از نام او •

و نقائص درود و شرائف سلام بر آل و اصحاب کرام که ستارگان اند از آسمان هدایت و رطب چمنان اند از نخلستان ولایت •

• شمع که دین خانه روشن ازان • جهان روشنی یافت از نورشان •

• چه بودند گنج معانی همه • پر از گوهر و لعل دلی همه •

اما بعد بر ضامین دانش مظاهر مستبصران کارخانه ایزدی مخفی نیست که اگرچه [نعم الهی را] (که بر نوع بنی آدم از مبدأ نقایص افزوده شده است) پایانی نیست - و پیداست که شکر یک نعمت ازان نعمتهای نامتناهی از طاقتهای بفری بیرون [اما نعمت نطق را] (که اضافه و امتزاج و امتزاجه بآن منوط و مربوط است) پایه بلند خلقت - چه همین نطق است که بواسطه آن جبریل امین پیغمبران را از تشریف وحي از جناب کبریا مشرف فرموده اند (اگرچه آن نوع دیگر باشد از نطق) و همین نطق است که بواسطه آن پیغمبران بپیران و اولاد خود را بشاهراه هدایت کشیده - همین نطق است که بواسطه آن از ساطعین لولای حکمت بر مرصع جهان انراخته - و همین نطق است که بواسطه آن غلاظون و والیص آزادان دانش بگوشی علمیان •

وہر اہل

اکبر نامہ

تصنیف

علامہ نہامہ شیخ ابوالفضل ملامی بن شیخ مبارک ناکوئی

بنصیح

جناب - فضیلت بیاب - واقف و قائل فرائض نکات - عارف حقائق رموز و اشارات - داددہ بدائع معانی
و صلاح بیان - داغ نہ فصحاء دہر و بلفاء زمان - ماهر حکمتیہای طبعی و عملی

مولوی آغا احمد علی

جناب - فضائل آیت - نور حدیث حکمت و دانشوری - نور حقیقہ صنعت و هنر پروری - مرئیس افکار افکار - عیضہ را
شازہ پوری - اصحابی بنور انظار دقیقہ را جلوة آری - مرکز دایرہ فصاحت و بلاغت - مردہ کی
بصرہ بدایت و برامت - من لہ نور صلہم - و طبع مستقیم

المولوی عبد الرحیم

مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ

از طرف اشیا تک موسمتی بنگالہ

در مطبع

مظہر العجائب المعروف بہ اردو کائید پریس واقع

کلکتہ

در سنہ ۱۸۷۷ھ از طبع بیجامہ نو برآمد

THE
AKBARNĀMAH

BY
ABUL FAZL I MUBĀRAK I 'ALLĀMĪ,
VOL. I.

EDITED FOR THE ASIATIC SOCIETY OF BENGAL.

BY
MAULAWĪ 'ABD-UR-RAHĪM,

ARABIC PROFESSOR, CALCUTTA MADRASAH.

CALCUTTA:

PRINTED AT THE URDOO GUIDE OR MUZHURDOL UJAYER PRESS.

1877.

